No. 22(1146

پہلا قصیدہ امرء القیس کا ہے

اسکا اصلی نام جندح ہی حجر بن عمر مقصور کا بیٹا ہی۔ اسکی نسب مین مختلف روائتین ہین۔ مگر اسمین کوئی شبہ نہین کہ سب کا مرجع یہی ہے کہ یہہ شاہزادہ کندہ بن عفیر بن عدی کے اولاد سی ہی جسکا سلسلہ نسب یعرب بن قحطان تک پونچہتا ہی۔ پہر سام بن نوح تک۔ اسکی مان کا نام فاطمہ تہا اور بعض کے نزدیک تملک۔ اور ایک روایت مین تملک بہی آیا ہی۔ امرء القیس کا شعر ذیل اخیر روایت کی تائید کرتا ہی ۔ الا ہل اتاہا والحوادث جمۃ   بان امرء القیس بن تملک بیقرا   بیقرہ کی معنی عراق مین جانیکے ہین (اور یہہ ربیعہ بن حرث کی بیٹی کلیب اور مہلہل کی بہن ہے)۔ اسکی کنیت ابو وہب اور ابو الحرث ہی اور ذو القروح بہی اسی کہتے تہے اسلئے کہ قیصر کے زہرناک پوشاک نے اسی زخمی کردیا تہا جسکی طرف وہ اپنی اس شعر مین اشارہ کرتا ہی ۔ وبدلت قرحا دامیا بعد صحۃ   لعل منایانا تحولن ابؤسا   اور ذائد بہی کہتی ہین اسلئے کہ اسنے یہہ شعر کہا ۔ اذود القوافی عنی ذیادا   اور ملک ضلیل یعنی گمراہ بادشاہ بہی اسکا نام پڑگیا تہا۔ کیونکہ وہ عورتون کے محبت مین مبتلا تہا۔ اور بعض کا یہہ خیال ہی کہ چونکہ اسنے اپنے باپ کے شاہنشاہت کو یون ہی ضائع کردیا تہا لہذا اسکا نام یہی موزون سمجہا گیا۔ قبیلہ بنی اسد مین اسنے تربیت پائی تہی مشہور شاعر طرفہ بن العبد جسکا قصیدہ آگی آئیگا ۔ عبیدہ بن ابرص عمرو بن قمیۂ اسکے ہمعصر تہے امرء القیس اسی لئے کہتی ہی کہ قیس کے معنی سختی اور شدت کے ہین اور چونکہ یہہ بہی دل چلا اور سخت گیر تہا اسلئے اس نام سی موسوم ہوا۔ اور بعض کا یہہ خیال ہی کہ قیس ایک بت کا نام ہی یہی وجہ ہی کہ امرء القیس کہنی سے اصمعی نفرت کرتا تہا اور بجائی اسکے شعر مین یا امرء اللہ فانزل پڑہتا تہا یہہ وہی شخص ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہی اشعر الشعراء وقائدہم الی النار یعنی یہہ شخص سب شاعرون سے اچہا شاعر ہی اور ان سب کو آگ کی طرف لیجانی والا ہے اسکا زمانہ آنحضرت کی زمانہ سی تقریبا چالیس سال پہلی ہی۔ چونکہ بحکم کلام الملوک ملوک الکلام بادشاہون کے زبان ایک خاص لطف اور مزہ رکہتی ہے لہذا علی العموم یہہ خیال ہی کہ پہلی اسنے نازک اور لطیف مضمون شعر مین باندہی اور اسی نے پہل پہل کہنڈرات کی ذکر اور اجڑی نشانکی حالات پر رونی سی اپنی شعرونکو زینت دی۔ عورتون کو ہرنون اور بقر وحش اور شتر مرغون کے انڈون سے پہلی اسی نے تشبیہ دی ہے تیز گہوڑون کو عقابون اور لاٹہیون سے اسی نے نسبت دی ہے جب اور قصیدہ مین اسی نے پہلے امتیاز کیا ہی۔ چونکہ اس سے پہلے عرب کے بادشاہ شعر کہنی سی بغائت متنفر تہی۔ لہذا جب اسنی شعر کہا باپ کی طرف سی یہی سزا ملی کہ گہر سی نکالا گیا۔ اور ہاتہین شعر کہنی سی جسکی کنیت ام الحویرث تہی اور اسکی عزیز جورو تہی بہت بدنام کیا۔ ناچار اسی در بدر پہرکر ایسی آدمی ساتہہ کرنی پڑی جو بالکل کوئی معیشت کی وجہ نہین رکہتی تہے۔ چنانچہ انہون مفلس قلاشون ملکیہا تہی معیشت پوچہا کر عرب مین لوٹ مچادی اور اسطرحسی اپنا پیٹ بہر کر گذارہ کرنا پڑا۔ اسکا باپ بہی جو بنی اسد کا حاکم تہا نہایت تند مزاج اور سخت طبیعت تہا اسکے ظلم سی تنگ آکر بنی اسد نی اسکے قتل کا ارادہ کیا۔ اور اسمین کامیاب بہی ہوگئی۔ امرء القیس کو اپنی باپ کے مقتول ہونیکی خبر دمون مین پونچی جو یمن مین ایک مشہور مقام ہی جہان اپنی دستون کی ساتہہ

3588 19.2.57

یہہ شراب پی رہا تہا اور زمانہ کی حوادث سے بالکل مطمئن تہا سنتے ہی بولا ع تطاول اللیل علی دمون دمون
فامعشر یمانون وانا لاہلنا محبون یعنے اب اپنے وطن کی کشش یہان رہنے نہین دیتی پہر کہا ع ضیعنے
صغیرا وحملنی دمہ کبیرا لا صحو الیوم ولا سکر غدا الیوم خمر وغدا امر پہر سات جام شراب کے پے
پہر جب نشا اترا تو یہہ قسم کہائی کہ جب تک اپنے باپ کا خون بہا نہ لیلونگا تب تک مجہہ پر شراب کباب زینت عورت سب
کچہہ حرام ہے اور بنی بکر بن وائل کی ایک بہاری جماعت کو ساتہہ لیکر بنی اسد پر چڑہائی کی بنی اسد کو بہی خبر ہو گئی راہین سے
خبر بہاگ گئی اور بیچاری بنی کنانہ کی شامت آگئی - کیونکہ بنی اسد انہین کی پناہ مین تہے اور قتل عام کیا ایک بڑہیا نے لات
بت کی قسم کہا کر عرض کیا کہ ہم لوگ بادشاہ کی عتاب کے قابل نہین تہے ہماری جانین ناحق تلف ہوئین بنی اسد تو پہلی ہی سے
چلدئے تہے جسپر امرء القیس نے رحم کہا کر انہین معاف کر دیا - اور کہا ع الا یا لہف نفسی اثر قوم ہم کانوا الشفاء
فلم یصابوا وقاہم جدہم ببنی ابیہم وبالاشقین ما کان العقاب وافلتہن علباء جریضا ولو ادرکنہ
صفر الوطاب جب امرء القیس کے ہمراہی بنی کنانہ کو ناحق تکلیف دینے سے ناراض ہو گئے - اور بنی بکر اور بنی تغلب دونون
نے اسکا ساتہہ چہوڑ دیا - تو انہین چند قلاشون کو ساتہہ لیکر قبیلہ حمیر کے بادشاہ مرثد الخیر سے مدد چاہی - انہے پانچ سو
سوار مدد کیلئے ساتہہ کئے - مگر ابہی امرء القیس وہان سے چلا ہی نہین تہا کہ مرثد الخیر مر گیا جسکے بعد اسکا قرمل نامی بیٹا
تخت پر بیٹہا اور امرء القیس کو علاوہ اور امداد کی زاد راہ بہی دیا امرء القیس وہ سارا لشکر لیکر بنی اسد سے خوب
لڑا اور فتح حاصل کر کے اپنی قسم سے عہدہ برا ہوا اس شعر سے امرء القیس اسی طرف اشارہ کرتا ہے ع وکنا اناسا قبل غزوۃ
قرمل ورثنا الغنی والمجد اکبر اکبرا پہر منذر نے امرء القیس کے مقابلہ کیلئے ایک بہاری لشکر بہیجا یہہ دیکہہ کر
سب بنی حمیر وغیرہ اس سے علیحدہ ہو گئے امرء القیس نے بہی غنیمت سمجہا کہ اپنے اہل عیال کے سمیت کہین بہاگ جائے
رستہ مین حارث بن شہاب یربوعی سے ملاقات ہوئی اور اوسیکے پاس رہنے کی ٹہیری جب منذر کو خبر پہونچی تو اسنے حارث کو
لکہا کہ یا دشمن میرے حوالہ ہو نہین تو آپ کی شامت آئی سمجہے - حارث نے ڈر کر امرء القیس کے آدمیون کو تو حوالہ کر دیا مگر
امرء القیس کو بہاگ جانیکی اجازت دی - چنانچہ وہ یزید بن معاویہ بن حرث اور اپنی لڑکی ہند بنت امرء القیس کے
ساتہہ زرہون کو لیے ہوئے سعد بن ضباب ایادی کے پاس چلا گیا - یہہ شریف اپنی قوم کا سردار تہا امرء القیس نے اسکی
مہربانی کو بہت شعرون مین بیان کیا پہر وہان سے ہٹ کر معلے بن تمیم طائی کے پاس چلا گیا اور اونٹ رکہہ لئے - بنی جدیلہ
کے ایک قوم نے جسے بنو زید کہتے تہے وہ اونٹ لوٹ لئے جسپر بنو نبہان نے اپنی طرف سے بکریان دیدین چنانچہ امرء القیس ان
احسانکی طرف شعر ذیل مین اشارہ کرتا ہے ع اذا ما لم یکن ابل فمعزی کان قرون جلتہا العصی پہر وہان
سے چلکر عامر بن جوین سے پناہ لی مگر اسنے امرء القیس کے کنبہ اور مال پر ہاتہہ صاف کرنا چاہا امرء القیس یہہ تاڑ گیا
قبیلہ بنی ثعل کی مشہور شریف حارثہ بن مر سے پناہ جا لی - جس سے عامر کو سخت ناراضگی ہوئی - اور حارثہ سے اسکی لڑائی

شروع ہوگئی امرء القیس نے یہہ نامناسب جانا کہ میری خاطر خواہ کسی کو تکلیف پونچے لہذا وہ سموأل بن عادیا
یہودی کی پناہ مین چلا گیا ۔ وہ بڑی مدارات سے پیش آیا اور ہر ایک قسم کی عزت سے جو معزز مہمان کے لئے ضروری ہو
اوسے معزز کیا کچھ مدت کے بعد امرء القیس نے اس سے درخواست کی کہ آپ مجھے حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف ایک سفارشی
خط لکھدین جس سے میرے قیصر روم تک اسکے ذریعہ سے رسائی ہوجاے سموأل نے اسے منظور کرلیا ۔ امرء القیس نے وہان اپنے
زرہین اور مال و متاع امانتاً چھوڑ کر حارث کی معیت مین قیصر کی طرف سفر کیا اور اپنے ساتھہ مین عمرو بن قمیئہ شاعر کو
جو اسکا استاد بہی تہا لے لیا (یہہ شخص قبیلہ بنی قیس سے تہا) مگر چونکہ اسکو اصل حال سے خبر تہی سخت گہبرایا اور اپنی
بیوطنی پر سخت رویا اسی موقع پر امرء القیس نے یہہ شعر مناسب حال کہے تہے ؎ بکی صاحبی لما رای الدرب دونہ
وایقن انا لاحقان بقیصرا   فقلت لہ لا تبک عینک انما   نحاول ملکا او نموت فنعذرا
جس سے اسے کچھ تسلی ہوئی جبکہ قیصر روم کے دربار مین انہین بار مل گیا ۔ وہان سے ایک اور آفت کا سامنا ہوا ۔ اور وہ
یہہ تہی کہ قیصر روم کی لڑکی اس پر عاشق ہوئی اور یہہ بہی اس پر مبتلا ہوگیا مگر خیر یہہ معاملہ آسانی سے طے ہوگیا یہہ شعر
امرء القیس نے اسکو مخاطب کرکے کہا ہے ؎ فقلت یمین اللہ ابرح قاعدا   ولو قطعوا راسی لدیک
واوصالی   بنی اسد مین سے ایک شخص طماح نامی کو اس معاملہ پر اطلاع ہوگئی موقع پاکر بادشاہ سے اسنے سارا حال ظاہر
کردیا ۔ بادشاہ کو یہہ امر سخت ناگوار گذرا مگر چونکہ امداد کا وعدہ ہوچکا تہا لہذا بظاہر مصلحت چپ ہو رہا اور
حسب وعدہ اسے لشکر دیکر کمال عزت سے رخصت کیا ۔ بعد مین ایک شخص کو خلعت دیکر بہیجا اور اسے حکم دیا کہ
امرء القیس کو حمام مین جانیکے بعد پہنادے ۔ یہہ خلعت بالکل زہر آلا تہا جب حمام کے بعد امرء القیس نے پہنا تو
اسکی زہر کا اسقدر برا اثر ہوا کہ سارا بدن پہٹ گیا ۔ گہوڑے پر سوار ہونے کی طاقت نہ رہی بلکہ جب پاؤن چلنے سے
بہی رہ گیا تو اوسکے لئے ڈولی کی تجویز ہوئی امرء القیس نے سمجھ لیا کہ یہہ سب طماح کی شرارت ہے مگر اب کیا ہوسکتا تہا ۔
چنانچہ یہہ شعر جو اسوقت عین اضطراب مین اسنے کہے تہے اس واقعہ کی یادگار ہین ؎ لقد طمح الطماح من بعد ارضہ
لیلبسنی من دائہ ما تلبسا   ولو انہا نفس تموت سویۃ   ولکنہا نفس تساقط انفسا   طماح کی
شکایت کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ امرء القیس نے اسپر زنا کی تہمت لگائی تہی جس سے اسنے بہاگ کر یہان
پناہ لی تہی موقع پاکر اسنے اپنا بدلہ لینا چاہا ۔ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ امرء القیس نے اسکے بہائی کو مار ڈالا تہا
جب امرء القیس بہت بری حالت مین انقرہ پونچا تو اس بیماری سے تنگ آکر خودکشی کی اور عسیب پہاڑ کی متصل
ڈیرا کیا ۔ مرنے سے پہلے اسنے دریافت کیا تہا کہ یہہ قبر جو پہاڑ کے پاس ہے کسکی ہے معلوم ہوا کہ وہ بہی اسیطرح کسی
دکہیاری شاہزادی کی قبر ہے جسے اجل نے یہین ٹہیرنے کا حکم دیا تہا امرء القیس نے ایک ٹہنڈا سانس لیا اور کہا ؎
اجارتنا ان الخطوب تنوب   وانی مقیم ما اقام عسیب   اجارتنا انا غریبان ههنا   وکل غریب

فان تصلینی بنعدی بمودتی فان تقطعینی فالغریب غریب اور جہت مرگیا اور اسکی قبر کیساتھہ اسی بھی قبر بن کیا گیا - آخری کلام امرء القیس کے یہہ تھی شعر - رب طعنة مثعنجرة وخطبة مسحنفرة و جفنة متعثرة وقصیدہ محبرة تبقی غدا بانقرة اس قصیدہ بین وہ عنیزہ بنت شرحبیل کی اُن حالات کی طرف جو اسکی متعلق تھی اشارہ کرتا ہی یہہ اسکے چچا کی بیٹی تھی اور اسکا ذکر شعر نمبر ۔ این تفصیل مذکور ہی اور نیز اپنے گھوڑے کی شکار کی تعریف کرتا ہی اور ان سب شدائد کی طرف جو سفر بین ہمت والون کو پیش آتی ہین اور انہیں نہایت استقلال سے جھیلنی بین اشارہ کرتا ہی جیسی بھوکہی بھیڑیے کا ملنا - دوستون کے سفر بین خدمت کرنا اندہیری رات بین عین بارش کے وقت سفر کرنا قدرتی چیزون کی تعریف بھی کرتا ہی - مگر نہایت لطافت اور پاکیزگی سے - اور کیونکہ وہ عرب عاربہ سے ہی - یہہ قصیدہ بحر طویل بین ہے یعنی فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

قِفَا نَبْکِ مِنْ ذِکْرَیٰ حَبِیْبٍ وَمَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَیٰ بَیْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلِ	۱

اللغات قِفا تثنیہ کا صیغہ ہی باب وقف یقف سے - وقوف مصدر بمعنی ٹھیرنا اس صورتین دو احتمال ہوسکتے ہین پہلی یہہ کہ فی الواقع دو مصاحبون کی خطاب ہو - کیونکہ امرا آقاون کے ساتھہ عموما دو خادم ضرور رہتی ہین ایک اونٹون کا چرانیوالا دوسرا لکڑیون کا دوم یہہ کہ ایک ہی ہو اور نظر بتاکید تثنیہ مستعمل ہو جیسے خدا تعالے کے اس قول بین رب ارجعون یعنی ارجع ارجع ارجع اور حجاج کے اس قول بین یاحرسی اضربا عنقہ ای اضرب اضرب اور حسب تحقیق رضی اسی تثنیہ نہین کہتا ہی بلکہ تکرار اور بجای دو دفعہ قف قف کہنے کے صرف ایک ہی پر اقتصار قناعت ہوئی وکذلک قوله تعالے القیا فی جہنم کل کفار عنید یا مفرد کا صیغہ ہی جسکا نون خفیفہ الف سے بدل گیا ہے اعشی کہتا ہی وذا النصب المنصوب لاتنسکنہ لعاقبة والله ربک فاعبدا اراد فاعبدن نبک اصل بین نبکی تہا چونکہ جواب امر ہی اسلئے یا کو حذف کیا گیا ذکری بکسر ذال مصدر مونث ہی جسکے معنی دل سے خیال رکہنا اور زبان سے یاد کرنا دونون کے آتی ہین حبیب باب ضرب یا علم سے فعیل بمعنی مفعول ہی مذکر کیلئے آتا ہی بمعنی دوست و یار احباء جمع قیاس تو اس امر کا مقتضے تہا کہ شرفاء کی وزن پر اسکی جمع آتی لیکن ایک جنس کے دو حرفون کے اجتماع کو انہون نے مکروہ سمجہ کر افعلاء پر جمع کیا کیونکہ قاعدہ ہی کہ فعیل صفتی جب مضاعف نہو تو فعلاء پر جمع کیا جاتا ہی اور مضاعف ہونیکی حالت بین افعلاء پر جیسے اخلاء اطباء وغیرہ منزل بفتح میم وکسرہ زا اسم ظرف بمعنی جیسے گہر مذکر ہی اور چونکہ بمعنی دار ہی اسلئے مونث کی ضمیر اسطرف راجع ہوسکتی ہی وقد انثوا المذکر علی المعنی فقال الاصمعی قال ابو بکر بن علاء سمعت اعرابیا یمانیا یقول فلان لغوب ای احمق اتتہ کتابی فاحتقرها فقلت له اتقول کتابی فقال الیس بصحیفة ومن تانیث المذکر علی المعنی تانیث الامثال فی قوله تعالے

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها - لان الامثال فی المعنی حسنات انتهی یا مواضع اسکا مضاف محذوف ہے یا منزل نحو مواضع کی تاویل میں ہے سقط سین کے تینوں حرکات اور قاف کے سکون سے ریگ تودہ کی منتہا اور طرف کو کہتے ہیں لوی بروزن الی وہ ریتی کا ٹیلہ جو ایک طرف کو جھک گیا ہو ومنہ کہ وہ پیالہ جسمین کجی ہو الوا الویہ جمع دخول اور حومل دونون جگہین ہین اول بروزن قبول اور دوم بروزن جوہر بین ظرف کے لئے ہے اور عموما وہ ایسی دو یا زیادہ امرون کے لئے آتا ہے جو ایک دوسرے سے علیحدہ اور الگ تھلگ ہون فا حرف عطف ہے اور چونکہ دخول شاعر کے ذہن مین بسبب تصور مقدم ہے لہذا حومل توضح مقراۃ پر بجای واو کے فا لایا ۔ المعنی ای یارو دونو دوستو ٹھہرو تاکہ ہم سب ملکر ایک دوست اور اوسکی ایسی منزل کے یاد سے رولین جو کبھی ایک ریگ تودہ پر واقع تھی موضع دخول اور حومل مین تھا - یہان شاعر حسب عادت عرب اپنے دونون دوستون سے دو نہین اعانت چاہتا ہے تاکہ کچھ تسکین حاصل کرے جیسے قیس بن ملوح کہتا ہے ؎ خلیلی ان لم تبکیالی التمس ۔ خلیلا اذا انزفت دمعی بکا لیا ۔ اور چونکہ معشوق کے آثار وغیرہ کے ذکر سے ایک قسم کا التذاذ اور تحسر مقصود ہے لہذا اسنے منزل کے چارون حدود کو بیان کیا ورنہ صرف دو مکان کا بیان کرنا ہی کافی تھا جیسے ایک اور شاعر کہتا ہے ؎ فقالہ

اتبکی کل قبر رایتہ لقبر ثوی بین اللوی فالدکادک

۲ فَتُوضِحَ فَالْمِقْرَاةِ لَمْ يَعْفُ رَسْمُهَا	لِمَا نَسَجَتْهَا مِنْ جَنُوبٍ وَشَمْأَلِ

اللغات توضح بروزن توعد امرہ اور سواد العین کے بیچ مین ایک موضع ہے جیسے مقراۃ بروزن مرماۃ لم یعف بصیغہ جحد معلوم عفو سے مشتق ہے جسکے معنی مٹنے کے ہین نسجت واحدہ مونثہ غائبہ نسج مصدر بُننا یہان ہواون کی آمد و رفت سے کنایہ ہے جنوب بفتح وہ ہوا جو دکھنائی ہو شمال بروزن جعفر وہ ہوا جو اتر کی طرف سے چلے رسم سے مراد وہ نشانات ہین جو زمین سے متصل ہون جیسے راکھ وغیرہ نص علیہ صاحب الکفایہ رسوم ارسم جمع المعنی اور توضح اور مقراۃ مین بحالیکہ دکھنائی اور اتری ہواون کے بار بار آنے سے اسکی نشان نہین مٹے ۔

الاعراب سقط اللوی منزل کی پہلی صفت ہے اور بین الدخول الی آخرہ دوسری اور جملہ لم یعف رسمها تیسری ہے اور لما نسجتها نفی کے متعلق نہین ہے بلکہ منفی کے جسمین لام تعلیلیہ ہے اور ما مصدریہ یا موصولہ ہے پہلی صورت مین جنوب اور شمال فاعل ہے من زیادتی ہے یا فاعل مقدر یعنی الریاح کا بیان ہے جیسے اس آیت مین ولقد جاءک من نبأ المرسلین دوسری صورت مین چونکہ ما سے مونث مراد ہے لہذا ضمیر مونث راجع ہو سکتی ہے جیسے اضافت ما حولہن اور مفعول کے ضمیر نسجت مین منزل کے طرف پہرتی ہے منزل مع اپنے اوصاف کے حبیب کے طرح ذکر ہی کا مضاف الیہ ہے اور جار مجرور نبک کے متعلق ہے جو جواب امر کا ہوکر محل جملہ انشائیہ ہے

۳ تَرَى بَعَرَ الْآرَامِ فِي عَرَصَاتِهَا	وَقِيعَانِهَا كَأَنَّهُ حَبُّ فُلْفُلِ

ف قال الرضی بین یقتضی ان یکون بین المعطوف والمعطوف علیہ فالواو ... بالفاء ... بین زید وعمرو ... بین الدخول فحومل ... قال ... صحیح ... الدخول وحومل ... بین الدخول ... ۱۲

ص وما دارت بانک واکانت امک فی الرضی ان الضمیر الراجع الی یکون الضمیر عبارة عن ذلک الضمیر ... ۱۲

اللغات ترٰی اصل ترأی تہا ہمزہ لقاعدہ یسل محذوف ہوگیا اور یا کو ما قبل مفتوح ہونیسے الف سے بدلا گیا
آرَآم ریم کی جمع ہی وہ ہرن جسکا رنگ سفید ہو اصل مین اَرْآم تہا بروزن افعال بعد قلب کے آرام بن گیا بَعَر بفتحین
بیل اونٹ کی مینگنی کو کہتے ہین اور جو سُمدار جانور ہوتے ہین جیسے گہوڑا انکی لید کو بعر نہین کہتے — اور عین کا سکون
بہی اسمین مروی ہی عرصہ گہر کا صحن — انگن جسمین عمارت نہو ابن فارس اسکی وجہ تسمیہ مین یہہ فرماتے ہین کہ وہ عرص سے
مشتق ہی جسکے معنی کہیلنے کے ہین اور چونکہ گہر کا صحن بہی عموماً بچون کے کام آتا ہی اور وہ اسمین کہیلتے کودتے ہین اسلئے اسے عرصہ
کہتے ہین عراص عرصات جمع قیعان جمع قاع ہموار زمین ابن فارس کے نزدیک یہہ بہی شرط ہی کہ بلی گیاہ ہو یہہ حالت
اطلاق مین ہی اور اضافت کے وقت پہر صحن کے معنون مین ہوجاتا ہی قال الفیومی قاعۃ الدار ساحتہا فلفل
بضم ہر دو فا بروزن برثن گول مرچ کو کہتے ہین قال الفیومی قالوا ولا یجوز فیہ الکسر ؁
المعنی تو اسکی انگنون اور صحنون مین سفید ہرنون کی مینگنیون کو ایسے دیکہتا ہی کہ گویا وہ گول مرچکے دانے ہین —

۳ کَأَنِّي غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحَمَّلُوا	لَدَى سَمُرَاتِ الْحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلِ

اللغات غداۃ چاشت ابن انباری فرماتے ہین کہ اسکی تذکیر صحیح نہین ہان اگر ابتدای نہار کے معنی لیکر مذکر
کیا جاوے تو مضائقہ نہین بَیْن فراق وصال اضداد سے ہی — یہان معنی اول مراد ہین یوم اصل مین تو اس
وقت سے مراد ہی جو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہی مگر کبہی مطلق وقت کے معنون مین بہی آجاتا ہی قال الفیومی
والعرب قد تطلق الیوم وترید الوقت والحین نہاراً کان او لیلاً اور یہان بہی مطلق کے معنون مین ہی ایام جمع
تحملوا بصیغہ ماضی معلوم — تحمل مصدر لادنا کوچ کرنا لدے ظرف مکان بمعنی عند ہی مگر اتنا فرق ہی کہ لدے کا
استعمال اسیوقت ہوتا ہی جب کہ شی پاس موجود ہو اور یہہ ایک جامد اسم ہی جسمین بسبب مشابہت حرفی کے کسی قسم کا تغیر نہین
ہوسکتا سمرات جمع سمرہ بروزن رجل کیکر حیّ عربی قبیلہ احیاء جمع ناقف اسم فاعل نقف مصدر توڑنا حنظل
بروزن جعفر اندراین کا پہل —
المعنی گویا جدائی کے دن جب انہون نے کوچ کیا قبیلہ کے کیکرون کے پاس مین اندراین کے پہل کو توڑنے والا تہا یعنی
جیسے حنظل توڑنیوالے کی آنسو بے اختیار نکل آتے این ویسے ہی مین بہی بے اختیار آنسو بہاتا تہا —
الاعراب کان حرف شبہ بالفعل ای اسم ی جو یاء متکلم ہی داخل ہی ناقف حنظل خبر ہی جسکے متعلق غداۃ
اسم ظرف ...

۴ وُقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ	يَقُولُونَ لَا تَهْلِكْ أَسًى وَتَجَمَّلِ

اللغات وقوف واقف کی جمع ہی وقف وقوف مصدر مویشی کا ٹہیرنا ٹہیرانا دونون معنون میں المعنے
یہان بمعنے ثانی مین مستعمل ہے صحب جمع صاحب کے اصل مین اسکا اطلاق اس شخص پر آتا ہی جسکو صحبت ہو
نہو بلکہ اسکا ہمنشین اور مصاحب بہی رہا ہو مطی مطیۃ کی جمع ہی اور فعیل بمعنے مفعول ہی یعنی جسپر ... تعالے

سواری سوار ہون مذکر مونث مین مساوی ہے لاتھلک نہی حاضر از باب ضرب ہلاک ہلاک مہلک مصدر تباہ
ہونا اسی علم لعلم سی تاصل مصدر ہے غم۔ اندوہ تجمل مصدر خوبصورت نیک سیرت بننا۔

المعنی مین اندرائن کا پہل توڑنے والا تہا یاردینوالا تہا حالانکہ میرے سب دوست اپنی سواریون کو میرے
خاطر تہامنے والے تہے یہہ کہتے ہوئی کہ رنج سی تباہ نہو اور اچھا پن یعنی صبر اچھی لوگون کا کام نہین ہے

الاعراب وقوفا چونکہ ناقف حنظل کے ضمیر سی حال ہی اسلئی منصوب ہی اور یقولون صحبی یا مطی کے مضاف الیہ سے
حال واقع ہی اور صحبی وقوفا کا فاعل ہے اور چونکہ وقوفا جمع بکسر بروزن مفرد ہی۔ اسلئے بصورت فاعل ظاہر ہونے
کی بہی جمع ہی رہا اور ممکن ہی کہ وقوفا یقولون کے فاعل سے حال ہو کیونکہ عامل جب کہ فعل ہو بسبب قوت فعل کے حال کی
تقدیم جائز ہی کقولہ تعالی خشعا ابصارہم یخرجون اور جیسی اس شعر مین ؎ فی بعض تطواف ابن طعمۃ
امنالاتی حمامہ قال الشارح وانتصب امنا علی الحال من لاتی حمامہ واذا کان العامل متصرفا جاز تقدیم الحال

فَهَلْ عِنْدَ رَسْمٍ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلِ	۵ وَاِنَّ شِفَائِي عَبْرَةٌ مُهَرَاقَةٌ

اللغات شفاء باب ضرب سے مصدر ہے بمعنی بیماری سے صحت حاصل کرنا عبرۃ وہ آنسو جو آنکہہ سی عبور اور درگذر کرکے باہر کی طرف نکل آئی عبور سی مشتق ہی جسکے معنے جاری ہونیکے ہین مہراقۃ اصل مین مراقۃ تہا ہا زیادہ ہی ہل یہان تمنے کے لئے ہی دارس بصیغہ اسم فاعل دروس مصدر باب نصر نشانون کا مٹنا اور نابدید ہونا یہان بمعنی استقبال ہی جیسے انی جاعل فی الارض خلیفہ مین معول وہ شخص جسپر اعتماد کیا جاوے معول کی درخواست تسکین کے لئی ہی جیسے اس شعر مین ؎ اذا لجانب عیاک فاعمد لجانب فانک لاق فی بلاد معولا یا باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنی چلانا کما حققہ الاستاد۔
المعنی دوست مجہی ایسا کہتے ہین حالانکہ بہنے والے آنسو میری شفا ہین پس کیا کوئی مٹنے والی نشانون کے پاس معتمد رفیق ہے جو میرے حال پر رحم کہا کر میری اعانت کرے

وَجَارَتِهَا اُمِّ الرَّبَابِ بِمَأْسَلِ	۶ كَدَأْبِكَ مِنْ اُمِّ الْحُوَيْرِثِ قَبْلَهَا

اللغات داب عادۃ۔ حال۔ نصیبہ ام الحویرث حارث بن حصین کلبی کے بیٹی کی کنیت ہے جسکا نام ہر تہا جارۃ مونث جار بمعنی ہمسایہ۔ و نیز بمعنی سوت کی بہی آتا ہی قال القنوجی سمیت الضرۃ جارۃ استکراہا اللفظۃ پہلے صورام الرباب بنی نبہان سی جو طی کا ایک قبیلہ ہے ماسل بروزن جعفر ایک ٹیلے کا نام ہے
جاءک من تیرا معشوقہ کی ساتہہ وہی حال ہے جو پہلا ام حویرث اور اسکی پڑوسن ام الرباب کی ساتہہ ماسل مین تہا۔
اضافت ہے کدابک مبتدا محذوف سی خبر ہے ای دابک کدابک اور من ام الحویرث اور قبلہا دونون جار مجرور کے طرح ظرف دابک کے متعلق ہے کیونکہ وہ بمعنی تمتع اور حظ کے ہی نص علیہ الرضی

نَسِيمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرَيَّا الْقَرَنْفُلِ	۷ تَرَى‌مَتَا تَضَوَّعَ الْمِسْكُ مِنْهُمَا

اللغات تضوّع بصیغہ ماضی معلوم از باب تفعّل تضوّع مصدر خوشبوئی کا مہکنا مسک کستوری معرب ہے عربی مین اسے مشموم کہتے ہین فراء کے نزدیک مذکر ہے دیگر اہل علم کے نزدیک مذکر مونث دونون طرح آتا ہے سجستانی کہتا ہے جو اسے مونث کہتا ہے وہ اسے جمع کہتا ہے اور ذہب عسل کیطرح مونث بناتا ہے ابن سکیت کے نزدیک اصل مین بکسر میم ہے مگر سجستانی کے نزدیک بکسر مین اہل کے سوا کوئی نہین بتاتے اگر کسرہ نہین آیا ہے تو ضرورت شعری کے لئے ہے نسیم نرم ہوا صبا وہ ہوا جو مشرق سے چلے لیعنے پروا ہی ریّا خوشبوئی

المعنی جب اوٹھتی تہین تو کستوری کے لپٹین لیسی ایسی نکلتی تہین جیسی پروا ہوا لونگ کے خوشبو لاوے

ففاضت دموع العین منّی صبابۃً	علی النحر حتّی بلّ دمعی محملی

اللغات فاضت بصیغہ واحدہ مونثہ غائبہ فیض مصدر باب ضرب پانی کا اُبلنا بہنا صبابۃ عاشق ہونا کسی کیطرف محبت سے ایسے متوجہ ہونا جیسے پانی یکطرف بہہ جائے محمل بروزن منبر تلوار کا پرتلا

المعنی جوش آئے میرے آنسو میری آنکھون سے محبت کی مارے میری چھاتی پر گرین کہ تلوار کا پرتلا انہون نے

الاعراب منّی متعلق ہے دموع سے حال واقع ہے صبابۃ مفعول لہ ہے اور کچھہ ضرورت نہین ہے کہ اسکا فعل اور یہہ فاعل مین ایک ہون نص علیہ الرضی اور حال بتاویل بہی بن سکتا ہی

الا ربّ یومٍ کان منہنّ صالحٍ	ولا سیّما یومٌ بدارۃ جلجل

اللغات الا حرف تنبیہ ہے لا سیّما سیّ بروزن ومعنی مثل یقال ہما سیّان ای مثلان یاء کی تشدید اور تخفیف دونون اسمین جائز ہین یا کا فتح اور تشدید ہی ایک لغت مین آیا ہے ابن جنی کہتا ہی کہ لا سیما مین ما زائدہ بہی ہو سکتا ہی اسصورت مین یوم مجرور علی الاضافۃ ہوگا اور بمعنی الذی بہی ہو سکتا ہے یعنی لا مثل الیوم الذی ہو یوم بدارۃ جلجل اسحالتمین یوم مبتدا محذوف کی خبر ہونیکے باعث مرفوع ہوگا بعض نے نصب سے ہی یوماً مین روایت کیا ہے سخاوی نے ثعلب سے یون روایت کیا ہے کہ بدون لا کے مستعمل نہین تہا فیوحی اسکی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ مرکب ہوکر ایک کلمہ کیطرح ہو گیا ہی اور اس سے غرض یہہ ہوتی ہے کہ مابعد کو ماقبل پر ترجیح دیجائے ابن فارس فرماتے ہین کہ اسے وہین کام لیتے ہین جہان تعظیم مقصود ہو اب اگر لا حذف کیا جاوے تو ماقبل کے بعد سے مماثلت ثابت ہوگی جو خلاف مقصود ہے قال البعض الا فاضل وتمسک بقول امرء القیس مضی لنا ایام طیبۃ لیس فیہا مثل یوم دارۃ جلجل فانہ الطیب من غیرہ وافضل من سائر الایام ولو حذفت لا بقی المعنی مضت لنا ایام طیبۃ مثل یوم دارۃ جلجل فلا یبقی فیہ مدح وتعظیم انتہی جلجل بروزن زبرج بہاری کام اور امر عظیم کو کہتے ہین دارۃ جلجل نجد کی دار الضباب مین بنی فزارہ کے مقابل واقع ہے دارۃ ہر ایک فراخ زمین کو کہتے ہین

المعنی دیکہہ بہت سے اچھے دن تجھے انسے ہاتھہ آئے خاصکر وہ دن جو دارہ جلجل مین تہا

دارۂ جلجل کا قصہ یہہ ہے کہ امرء القیس اپنے چچا شرحبیل کے بیٹی عنیزہ پر عاشق تہا اور ہمیشہ موقع کی تاڑ میں رہتا تہا کہ یوم غدیر آگیا اسدن سبنے کوچ کر لیا عورتوں اور غلاموں کے سوا کوئی باقی نرہا امرء القیس وہان سے علیحدہ رہکر ایک کمینگاہ میں چہپ رہا جب عورتیں جنمیں عنیزہ بہی تہے اسکے پاس سے گذریں اور نہانے کے لیئے ایک تالاب میں اتریں تو اسنے بیخبری کیحالت میں انکے کپڑے لے لیئے اور کہا کہ تمہیں کپڑے نہیں ملینگے تا آنکہ سب ننگی ہو کر باہر نکلو گی کسی نے نمانا یہانتک کہ چاشت کا وقت آگیا چونکہ منزل کا فکر بہی دامنگیر تہا اسلیئے یکے بعد دیگری جو سب سے بیچیا تہی امرء القیس کے کہنے مطابق مادرزاد ننگی نکلے پہر تو بہیڑ چال شروع ہو گئی اور یکے بعد دیگرے نکلتے آئیں تا آنکہ عنیزہ کی نوبت آگئی وہ بہی تنگ آکر باہر نکلے اسکی ہاتہہ سے کپڑے لیئے پہر انہوں نے امرء القیس کو ملامت کرنا شروع کیا کہ ناحق تو نے ہمیں بہوکا رکہا اور ننگا کیا اسنے کہا کہ بہوک کا علاج تو ہو سکتا ہے اگر اجازت ہو تو میری اونٹنی حاضر ہے انہوں نے اس کے ضیافت کو خوشی سے قبول کیا چنانچہ اسنے جہٹ اونٹنی کو ذبح کر دیا اور غلاموں کو ارشاد کیا کہ جلد سے لکڑیوں کو جمع کریں یہہ کباب کرتا جاتا اور وہ نہایت اشتیاق سے کہاتی جاتیں یہانتک کہ سب سیر ہو گئیں بعد میں لیٹے پالان اپنی سواری پر لاد لیا کیسیے ہو وہ صرف ایک امرء القیس باقی رہ گیا وہ عنیزہ کی حصہ آیا بعد اصرار اسنی اونٹ کے کوہان پر اسے سوار کر لیا موقع پاکر ہودہ میں منہہ بیچاتا اور دلکی پیاس بوجہاتا عنیزہ ناراض ہو کر ادہر ادہر ہوتے جب کجاوہ کا ایکطرف رخ ہو جاتا اور اونٹ کو تکلیف پونچتی تو عنیزہ کہتی میری اونٹ سے اتر جا کہ تیرا ناشائستہ حرکات نے اسے زخمی کر دیا ہے چنانچہ اگلے شعر ومیں اجمالا اس قصہ کیطرف اشارہ کرتا ہے

١١	وَيَوْمَ عَقَرْتُ لِلْعَذَارَى مَطِيَّتِي	فَيَا عَجَبًا مِنْ كُورِهَا الْمُتَحَمَّلِ

اللغات عقر کوچیں کاٹنا اور نیز بمعنے نحر بہی آتا ہے اور یہی یہان مراد ہے قال الفیومی وربما قیل عقرہ اذا نحرہ فہو عقیر انتہی عذارٰی جمع عذرا بروزن حمرا مفرد عذرہ (بکارت) والی عورت کنواری مطیۃ فعیلہ بمعنی مفعول ہے وہ اونٹنی جسپر سواری کیجائی مذکر مؤنث دونوں میں مستعمل ہے قال الفیومی فعیلہ بمعنی مفعول لانہ ترکب مطاہ کور بضم کاف پالان سبابزو سامان کے سمیت اکوار کیران جمع متحمل بصیغہ اسم مفعول تحمل مصدر لادنا عجبی میں دو احتمال ہیں پہلے یہہ کہ منادی مضاف ہو اصل میں عجبی تہا چونکہ کسرہ یا سے پہلے ثقیل تہا لہذا بعد تبدیل یا الفتحہ یا کو الف سے بدلا گیا کقولہ ؎ وهل جزع ان قلت وا بأباهما دوم یہہ کہ مفرد ہو اور الف امتداد صوت کے لیئے زیادہ کیا گیا المعنے اسوقت کو نہ بہولونگا جبکہ میں کنواریوں کے لیئے اونٹنی کو ذبح کیا سو اسکی لادہو ہوئے پالان سے جو ایک عجیب بات ہے ہرا الاعراب یوم سے وقت مراد ہے اور یہہ اذکر یا النسی کا مفعول ہے اور چونکہ ماضی کیطرف مضاف ہے اسلیئے مبنی ہے اور من کودہا عجبی کی متعلق ہے اور ربوا مدارہ پر بہی معطوف ہو سکتا ہے فلا حاجۃ الی التقدیر۔

١٢	فَظَلَّ الْعَذَارَى يَرْتَمِينَ بِلَحْمِهَا	وَشَحْمٍ كَهُدَّابِ الدِّمَقْسِ الْمُفَتَّلِ

اللغات ظَلَّ بصیغہ ماضی معلوم ظلول مصدر باب علم یعلم افعال ناقصہ سی ہے مگر اسکا استعمال صرف انہین اعمال
مین ہوتا ہے جو دنمین کیجائین قال الخلیل لا یقول العرب ظل الا لعمل یکون بالنہار یرتمین بصیغہ جمع مونث
غائب ارتماء مصدر باب افتعال باہم ایکدوسرے کو مارنا شحم چربی ھداب پہندنا قال الجوھری ودمقس
مھدب ای ذو ھداب دمقس بروزن قمطر ریشم مفتل بصیغہ مفعول تفتیل باب تفعیل مصدر بٹنا۔
المعنے پہر وہ کنواریان آپسمین اسکے گوشت کے لتہڑے اور چربی جو بٹی ہوئی ریشم کے پہندنون کیطرح تہے مارنے لگین

۱۳	وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ	فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

اللغات خدر وہ ہودہ جو کپڑوں سے ڈہانپا ہوا ہو مگر خدر تب تک ہی کہلائیگا جب تک اسمین عورت ہو۔
ویل ایک کلمہ ہے جو بددعا مین مستعمل ہوتا ہے اور کبہی اسکے آخر مین تا تانیث بہی لاحق ہوجاتی ہے جسکی جمع ویلات
ہے مرجل صیغہ اسم فاعل از ارجال بمعنے پیدل کرنا۔
المعنے اور خصوصًا وہ دن نہین بہولونگا کہ مین عنیزہ کے ہودہ مین گہس گیا پس اُسنے تنگ آکر مجہے کہا خدا کرے تجہے ہلاکت ہو کہ مجہے تو
الاعراب یوم اذکر فعل محذوف کا مفعول بہ ہے خدر عنیزۃ الخدر کا بدل کل ہے لك الویلات مین لك خبر مقدم ہے
اور ویلات مبتدا مؤخر ہے جیسے اس شعر مین ع لام الدھر ویل ما اجنت + بحیث اضر بالحسن السبیل +
ف۔ یہہ شعر خدا تعالے کی اسقول کے مشابہ ہے لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموت ونیز قول الیہ ذوبیب ع وان حدیثا
منك لو تبذلینہ + جنی النحل فی البان عوذ مطافل + مطافل ابکار حدیث نتاجها + بشاب بماء مثل ماء المفاصل +

۱۴	تَقُوْلُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِيْطُ بِنَا مَعًا	عَقَرْتَ بَعِيْرِيْ يَا امْرَأَ الْقَيْسِ فَانْزِلِ

اللغات غبیط وہ کجاوہ جسپر ہودہ باندہا جاوے جمع غبط عقر پیٹہہ کا چہلنا۔
المعنے جب ہودہ ہم دونون سمیت جہکتا تہا تو وہ کہتی تہی کہ او امرء القیس تو نے میرے اونٹ کے پیٹہہ کو چہیل ڈالا اتر کہڑا ہو

۱۵	فَقُلْتُ لَهَا سِيْرِيْ وَأَرْخِيْ زِمَامَهُ	وَلَا تُبْعِدِيْنِيْ مِنْ جَنَاكِ الْمُعَلَّلِ

اللغات سیری بصیغہ واحدہ مؤنث حاضر سیر مصدر باب ضرب چلنا یقال سر علی فرسك بکرۃ وبکرا کما
یقال سحرۃ وسحرا صحا اچہی خصلت اختیار کرنا آسانی کرنا قال الشاعر ع ماشئت جیسے غیر جیلك + فاھدی عنی
وسیری + قال الشارح ای ھونی علیك الامر وقیل فامسکی عنی وسیری فی سیرہ حسنۃ جنی بروزن حصی
وہ تازہ میوہ جو درخت سے توڑا جاوے یہان مراد بوسہ وغیرہ ہے معلل بصیغہ مفعول از باب تفعیل دوبارہ پانی پلایا گیا
المعنے پہر مینے اُسے کہا کہ سیدہی چلی چل یا ٹہیر جا اور اونٹ کے ڈور ڈہیلی ڈالدے اور اپنی دوبارہ پانی پیئے ہوئے تازہ میوہ یعنی بوسے

۱۶	فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ	فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِيْ تَمَائِمَ مُحْوِلِ

اللغات فمثلك مین فا رب ہے اور اسکے بعد رب مقدر ہے یہہ فا خود بمعنی رب نہین ٹہیرتی الو الشناش

کے اس شعر کی شرح کی ضمن فرماتی ہیں وناٸیۃ الارجاء طامسۃ الصوی ابحرت باضما ردب والواو داخلۃ للعطف ولم یصرح بلا من رب لدلالۃ وقوع الفاء العاطفۃ موقعہ فی مثل قولہ نہ فمثلک حبلی قد طرقت ومرضع حبلی صیغہ صفۃ مشبہ از باب علم گابہن لہنا نون سے ہویا حیوانوں سے حبلیات جمع طرقت بصیغہ واحد متکلم طروق مصدر رات کا آنا مادہ پر جست کرنا مرضع اسم فاعل از باب افعال دودھ پلانیوالی قال الفراء ان قصد حقیقۃ الوصف قیل مرضع وان قصد مجاز الوصف بمعنی فاعل الارضاع فیما کان او سیکون فبالھاء وعلیہ قولہ تعالی یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت چونکہ دودھ پلانا ایک ایسا وصف ہے جو مردوں میں پایا نہیں جاتا اسلئے حائض حاسر طالع حامع حازر کیطرح اسمیں بھی ایسی علامت کیضرورت نہیں ہے جو فعل کے تحقق کے بعد موصوف کی فرق کیلئے ضروری ہے الھیت بصیغہ واحد متکلم الہاء مصدر بعیلہ عن اعراض کرانا روگردان کرنا قال اللہ تعالی لا تلہیکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ تمائم جمع تمیمہ مفرد جسکی معنی تعوید کی ہیں بطور تفاؤل کے سلیم وغیرہ کیطرح تمیمہ کہلاتا ہے گویا وہ پورا کرنیوالا ہے محول بروزن مرضع یکسالہ اسمیں باب افعال کے خواص سے نسبت

المعنی سو بہت سی حاملہ اور دودھ پلانیوالیاں تھیں کہ میں انکے پاس رات کو گیا اور تعویذوالی یکسالہ عزیز بچی سی میں نے انہیں الاعراب طرقت کا مفعول بہ ضمیر ہے جو حبلی کیطرف پھرتی ہے۔

۱۷	اِذَا مَا بَکٰی مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهٗ		بِشِقٍّ وَتَحْتِیْ شِقُّهَا لَمْ یُحَوَّلِ

اللغات شق بکسر شین وتشدید قاف نصف ومنہ الشقیقۃ جو ایک قسم کا جماع ہے بشق میں باء تعدیہ کی لیئے ہے اور لہ کا لام انتفاع کی لیئے ہے یا لام بمعنی الی ہے اور باء مصاحبت کے لیئے لم یحول بصیغہ واحد مؤنث غائب معلوم ضمیر غائب حبلی کیطرف پھرتی ہے اور ضمیر مفعول محذوف شق کیطرف یا لم یحول بصیغہ واحد مذکر غائب مجہول ہے تحویل مصدر ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیجانا۔ پھیرنا۔

المعنی جب وہ بچہ اسکے پیچھے رونے لگتا تو اُسکی لیئے ایک حصہ پھیر دیا اور اسکا دوسرا حصہ میرے نیچے رہا جسکو اسنے نہ پھیرایا اوسکا دوسرا حصہ میرے نیچے جون کا توں رہا۔

الاعراب اذا ما بکی من خلفہا شرط ہے انصرفت اسکی جزا ہے وتحتی شقہا انصرفت کی ضمیر فاعل سے حال ہے اور لم یحول جو اٰل میں لم تحولہ تہا شقہا میں جو مضاف ہے اسکا حال ہے انصرفت مع متعلقات جزا شرط ہے کمامر

۱۸	وَیَوْمًا عَلٰی ظَهْرِ الْکَثِیْبِ تَعَذَّرَتْ		عَلَیَّ وَاٰلَتْ حَلْفَةً لَمْ تَحَلَّلِ

اللغات کثیب بروزن فعیل ریگ تودہ کثب سے مشتق ہے جسکے معنی جمع کرنیکے ہیں یقال کثبتہم من حلب ضربہا ای جمعتہم ومنہ کثیب الرمل لاجتماعہ تعذرت تعذر بعیلہ علی دشوار ہونا آلت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ از ایلا قسم کہانا حلفۃ قسم کہانا باب ضرب یلا کی جگہ لایا گیا جیسے اس شعر میں ہے نقاسمہم اسیافنا شر قسمۃ

روگردان کرکے اپنی طرف متوجہ کیا　　ج　الہاء

ففیتا غوا شیبا وفیہم حدد دھا + قسمۃ مقاسمۃ کی جگہہ ہے لم تحلل بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تحلیل مصدر قسم کو استثنا رکفارہ وغیرہ سے حلال بنانا یا چہاڑہی کے کہولتی کیطرح بنانا یعنے جب چاہو کہول لو یا اسکے کہولنے کے مدت بہہ اندازہ رکہتی ہو قال الفیومی والاوّل اقرب اقول ففیہ التحویل وھو فعل الشیء عین الماخذ ومثل الماخذ فالاول نحو نصرتہ والثانی نحو خیمتہ وھو المطلوب فیعنے التحلیل جعلہ کحل العقال۔

المعنے اور ایک دن ریتے کی پشت پر مجہہ بہت سختی ہے پیش آئے اور ایسی سخت قسم کہائی جسمین اسنے انشاءاللہ نکہا یا توڑکر کفارہ ندیا یا ایسی قسم نہ کہائی جیسے جب چاہے توڑسکے یا جلدی سے توڑسکے۔

الاعراب یومًا تعذرت کا مفعول فیہ ہے اور علی ظہر الکثیب اسکی متعلق ہے فعل مع متعلق کے معطوف علیہ ہے جسپر جملہ وآلت الخ معطوف ہے معطوف مع معطوف علیہ جملہ عاطفہ ہے۔

۱۹	اَفَاطِمُ مَهْلًا بَعْضَ هٰذَا التَّدَلُّلِ	وَاِنْ كُنْتِ قَدْ اَزْمَعْتِ صَرْمِيْ فَاَجْمِلِي

اللغا فاطم فاطمہ کا مرخم ہے مہلا امہال سے مصدر ہے قال الفیومی والاسم المہل جو امہلی کے تقدیر کا قرینہ ہے تدلل خلاف نمائی کرنا یعنی ناز کرنا ازمعت بصیغہ واحد مؤنث مخاطبہ ازماع مصدر کسے امر کا پختہ ارادہ کرنا صرم قطع کرنا اجمال بصیلہ فے نرمی۔ خوبصورتی سے کوئی کام کرنا۔

المعنے اور ریں نے اسی کہا او فاطمہ اس خلاف نمائی کا کچہہ حصہ چہوڑدے اور اگر تو نے فراق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو ذرا خوبصورتی اور نرمی سے اس ارادہ کو پورا کرنا دوستوں سے ایسے الگ نہیں ہونا چاہئے کہ پہر متفق ہونیکا موقع ہی نہ رہے

۲۰	اَغَرَّكِ مِنِّيْ اَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِيْ	وَاَنَّكِ مَهْمَا تَاْمُرِيْ الْقَلْبَ يَفْعَلِ

اللغا مہما بجائی خود مستقل کلمہ ہے مہ اور ما دو اسی مرکب نہیں تین معانی مین مستعمل ہوتا ہے (۱) غیر ذوی العقول کے لئے مع تضمن معنے شرط جیسے مہما تاتنا بہ من آیۃ (۲) زمان اور شرط کی لئے جیسے وانك مہما تعط بطنك سؤلہ + وفرجك نالا منتہی الذم اجمعا + سحالت ین فعل شرط کی لئے ظرف ہوتا ہی (۳) استفہام مین جیسے مہمالی اللیلۃ مہمالیہ + اودی بنعلی وسربالیہ یہان دوم معنی مین مستعمل ہے اور تامری کا ظرف ہے۔

المعنے کیا تجہے میری حالت سے اس امر دہوکا دیدیا ہے کہ تیری محبت مجہہ مارڈالنے والی ہے اور میرا دل جب تو حکم کریگی بجالائیگا

الاعراب ان حبك قاتلی معہ جملہ وانك مہما تامری القلب یفعل اغر کا فاعل ہے اور اغر مین ہمزہ استفہام انکاری کی لئی ہے اور تقریر کی لئے بہی ہوسکتا ہی ان نفی مین صرف تقریر کی لئے ہی آتا ہے مگر رضی فرماتی ہین واذا دخلت الھمزۃ علی النفی فلمحض التقریر اعنے حمل المخاطب علی ان یقر لشیء یعرفہ نحو الم نشرح صدرك والم یجدك و الیس ذلك بقادر وھی فی الحقیقۃ للانکار دانکار النفی اثبات انتہی

۲۱	وَاِنْ تَكُ قَدْ سَاءَتْكِ مِنِّيْ خَلِيْقَةٌ	فَسُلِّيْ ثِيَابِيْ مِنْ ثِيَابِكِ تَنْسُلِ

ع ہ وفاطمہ الخ فاطمہا فقال ع فاطمہ معالا بنت العبید بن ثعلبہ بن عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ وھی التی تعلیلہ فیہا الاولیات ... العامری

اللغات تك اصل مین تکن تہا حفت کے لئے نون کا حذف جائز ہے مگر یہہ حکم تا سکون ہے نا حرکت کیوقت پہر لے آتے ہین جیسے لم یکن الرجل یونس کے نزدیک حرکت کیحالت مین بہی محذوف رکہتے ہے جیسے اذالم تك الحاجات من همم الفتی + فلیس بمغن عنك عقد الرتائم + ساءت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ سوء مصدر غمناک کرنا ملول کرنا خلیقتہ پیدائشی خصلت طبعی خوصلی بصیغہ امر واحدہ مؤنث مخاطبہ نسل مصدر سونتا نکال لینا ثیاب ثوب کے جمع ہے معنی کپڑا اور کبہی ثیاب سے اہل ثیاب بہی مراد ہوسکتا ہے جیسے فثیابك فطہر مین ونیز حماسی کے اس شعر مین یہہ لاتتکحن عجوزا ان اتیت بہا + واخلع ثیابك منہا ممعناهربا + یہان دونون معنے مراد ہوسکتے ہین تنسل بصیغہ واحد مؤنث غائبہ نسول مصدر بصلہ عن کپڑے کا گرنا یقال نسل الثوب عن جسمہ نسولا اذا اسقط من باب (ن)

المعنی اور اگر کوئی اپنے خو تجہکو بری لگے تو تو اپنے کپڑے مجسے علیحدہ کر لے الگ ہو جاویگے۔

۲۲	وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكِ إِلَّا لِتَضْرِبِي	بِسَهْمَيْكِ فِي أَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ

اللغات ذرفت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ذرف مصدر آنکہون سے آنسون کا بہنا سہم تیر اعشار عشر کے جمع ہے جیسے اقفال قفل کے دسوان حصہ عرب کا معمول تہا کہ قمار بازی کے وقت اونٹ کے دس حصہ کیا کرتی تہے اور وہ تیر جس سے قمار بازی کیا کرتی دس ہوتے جنمین سے رقیب کے تین حصہ اور معلی کے سات حصہ ہوتے جس بہاگوان کی قسمت مین یہہ دو تیر نکل آتے وہ سارے اونٹ کا مالک ہوجاتا مقتل بصیغہ اسم مفعول التقتیل مصدر ریزہ ریزہ کرنا قتل مین

المعنی تیری آنسو نہین ہے مگر اسلیئے کہ میری سخت پامال اور ریزہ ریزہ دل مین تو اپنے دو تیر رقیب اور معلی مارکر مجہے بیدل کردی اور خود سارے دل کی مالک ہوجائے جیسے بہاگوان جواری کے قبضہ مین اونٹنی کے ساری حصہ آجاتے (ف) قمار بازی کے تیر مع حصص کے یہہ ہین فذ ایک حصہ توام دو حصہ رقیب تین حصہ حلس ۴ حصہ نافس ۵ حصہ مسبل ۶ حصہ معلی ۷ حصہ اور سفیح منیح و غد کا کوئی حصہ نہین ہوتا۔

۲۳	وَبَيْضَةِ خِدْرٍ لَا يُرَامُ خِبَاؤُهَا	تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلِ

اللغات بیضہ کے معنے انڈے کی ہین اور خدر کی معنے خیمہ کے ہین بیضۃ الخدر سے یا تو خوبصورت عورت مراد ہے یعنے شترمرغ کی انڈے کیطرح شفاف اور سپید چکنی چیز ہے یا مستور یعنی خاص جسکے لئے خیمہ کہڑا کیا گیا ہو شاعر کی مراد اس سے سلمہ کنایۃ ہے اور عرب کے عادات سے ہے کہ معین چیز کو کثرت کے لفظ سے تعبیر کیا کرتے ہین جیسے اس آیہ مین دکم قصمنا من قریۃ حالانکہ مراد اس سے ایک ہی گانو ہے جسکی طرف حضرت شعیب مبعوث ہوئے خباء و خیمہ جو پشم یا بالون یا اونٹوکے پشم سے بنایا گیا ہو عمدہ دو یا تین ستون اسکے ہوتی ہین معجل بصیغہ مفعول اعجال مصدر جلدی

المعنی بہت سے مستورات ہین جو شترمرغ کی انڈے کیطرح خوبصورت ہین مین انکے ساتہہ کہیلا کیا بحالیکہ مجہے کسے قسم کا کہٹکا نہین تہا جس سے مین جلدی کرنے پر مستعد اور برانگیختہ کیا جاتا۔

الاعراب اس واو کے بعد رب مضمر ہے جسکا جواب تمتعت سے شروع ہوتا ہے۔

۲۴ تَجَاوَزْتُ أَحْرَاسًا إِلَيْهَا وَمَعْشَرًا ۔ عَلَيَّ حِرَاصًا لَوْ يُسِرُّونَ مَقْتَلِي

اللغات تجاوزت بصیغہ واحد متکلم تجاوز مصدر گذر جانا متعدی بنفسہ یقال تجاوزتہ اے تعدیتہ احراس جمع حارس بمعنے حافظ و نگاہبان معشر انسانوں کا گروہ معاشر جمع اور چونکہ معنے جمع ہے اسلیئے صفت بہی جمع ہے حراصا جمع ہے لو حرف شرط ہی جو بعض اوقات بمعنی ان مصدریہ بہی آجاتا ہے جیسے خداوند کریم کے اسقول میں یودون لو انہم بادون فی الاعراب یہاں بہی مصدریہ ہے ای معشر احراصا علی اسرار قتلی اصمعی لو یشرون مقتلی شین معجمہ سے روایت کرتا ہے من اشررت الشیء اظہرتہ۔

المعنے مین محافظوں اور ایسے لوگوں سے گذر کر جو پوشیدہ میری قتل کرنیکے تمنا رکہتے تہے خاص اس پردہ نشین تک پونچا الاعراب یہاں جملہ لو یسرون مقتلی تاویل مفرد مین ہوکر علی کی یاء متکلم سے بدل اشتمال ہے جیسے آیۃ لم تعلموھم ان تطؤھم قال صاحب الجامع ھو بدل الاشتمال من مفعول لم تعلموھم۔

۲۵ إِذَا مَا الثُّرَيَّا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضَتْ ۔ تَعَرُّضَ أَثْنَاءِ الْوِشَاحِ الْمُفَصَّلِ

اللغات اذا ظرف ہے اور ما زائدہ ہی ثریا ہرنیان یا جہمکا اصل مین ثروی کی تصغیر ہے جو ثروت سے مشتق ہے بمعنے کثرت چونکہ ثریا مین بہی ستاروں کی کثرت پائی جاتی ہے اسلیئے اسی ثریا کہتے ہین تعرضت بصیغہ واحدہ مونث غائبہ تعرض مصدر غروب کیلئے کنارہ دکہانا کنارہ پر ہونا بیچ مین نہ رہنا قال الشاعر ؎ اذا ما الثریا فی السماء تعرضت + یراھا حدید العین سبعۃ انجم + قال الشارح فی شرح قولہ ؎ وندمان یزید الکاس طیبا + سقیت اذا تعرضت النجم + رب ندیم علی ما وصفتہ سقیتہ اذا تعرضت النجوم ای ابدت عرضہا للمغیب یقال تعرضت الجبل اذا اخذت یمینا وشمالا فیہ ولم تستقم فی الصعود قال ؎ تعرضی مدارجا فسومی + تعرض الجوزا للنجوم ھذا ابو القاسم فاستقیمی وشاح چمڑیکا ہار ہے جسمین موتیوں سے جڑاؤ کر لیتے ہین وشح بروزن کتب جمع اور جب موتیوں مین چاندی یا سونے کے دانے پرو دیتے ہین تو اسی مفصل کہتے ہین ہندی مین بدہی یا مالا بہی کہتے ہین اثناء ثنی کی جمع ہے بروزن حمل بمعنے لڑی

المعنے مین اس پردہ نشین تک ایسے وقت جا پونچا کہ ہرنیان آسمان کے کنارہ پر ایسی ظاہر اور نمایان ہو رہی تہین یا ہرنیان اپنی کناروں کو ایسی دکہلا رہی تہین جیسے ایسی مالا کی لڑین جنکے موتیوں مین چاندی یا سونے کے دانوں سے فاصلہ کیا جاتا ہے

الاعراب یہہ شعر تجاوزت کا ظرف ہے جو پہلے شعر مین واقع ہے ای تجاوزت فی وقت تعرض الثریا۔

۲۶ فَجِئْتُ وَقَدْ نَضَتْ لِنَوْمٍ ثِيَابَهَا ۔ لَدَى السِّتْرِ إِلَّا لِبْسَةَ الْمُتَفَضِّلِ

اللغات نضت بصیغہ واحد مونث غائبہ نضو مصدر باب نصر ینصر کپڑے دور کرنا اوتارنا وقال صاحب الصحاح

ویجوز عندی نشدید للتکثیر انتہے ستر بکسر سین و سکون تا بمعنے ما یستر بہ کی ہی معنے پردہ لبستہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو پہنی جاتی ہین متفضل بصیغہ اسم فاعل تفضل مصدر فضلہ پہنے والا فضلہ ایک قسم کا لباس ہے جو سونے کیوقت پہنا جاتا ہے

المعنے پہر مین ایسے حال مین اسکے پاس آیا کہ وہ پردہ کے آڑ مین سونے کے لیے سب کپڑے اوتار چکی تہی سوا اس پوشاک کے جو متفضل کے

۲۷	فَقَالَتْ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَا لَكَ حِيْلَةٌ		وَمَا اِنْ اَرٰى عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَنْجَلِيْ

اللغات یمین اصل مین داہنا ہاتہ کو کہتے ہین چونکہ عرب کے لوگ داہنے ہاتہ سے قسم کہایا کرتی تہے لہذا اب بمعنی قسم ہوگیا ہے فی الصحاح اذا تحالفوا ضرب کل امرئ منہم یمینہ علی یمین صاحبہ ؎ فقلت یمین اللہ ابرح قاعدا + ولو قطعوا راسی لدیک واوصالی غوایت بفتح غین گمراہی تنجلے بصیغہ واحدہ مونث غائبہ انجلاء مصدر منکشف ہونا

المعنے پس اسنے کہا خدا کی قسم تیری لیے کوئی بہانہ نہین اور نہ مین یہہ خیال کرتی ہین کہ تجہسے گمراہی (یعنی عورتونکی محبت) دور ہو

الاعراب یمین کے نون کو اگر مرفوع پڑہا جائے تو مبتدا محذوف کے خبر ہوگا یعنی یمینی یمین اللہ اور اگر منصوب پڑہا جائے تو احلف محذوف کا مفعول مطلق ہوگا اور مصرعہ ثانی مین غوایت ادی کا پہلا مفعول ہے اور جملہ تنجلے دوسرا۔

۲۸	خَرَجْتُ بِهَا تَمْشِيْ تَجُرُّ وَرَائَنَا		عَلٰى اَثَرَيْنَا ذَيْلَ مِرْطٍ مُرَحَّلِ

اللغات تجر بصیغہ واحد مؤنث غائبہ جر مصدر باب نصر کہینچنا وداء بروزن سحاب ایک مؤنث کلمہ ہے جسکے معنی پیچہے اور آگی دونوں کے آتی ہین اور اکثر اوقات بمعنی ظرف زمان مستعمل ہوتا ہے کیونکہ ایک وقت کو دو لحاظ سے مقدم مؤخر کہہ سکتے ہین اور کبہی ظرف مکان مین بہی مستعمل ہوجاتا ہے جیسے یہان آثر بفتحتین نشان آثار جمع ذیل اصل مین باب ضرب سی مصدر ہے جسکے یہہ معنی ہین کپڑے کا یہانتک دراز ہونا کہ اسکا پلا زمین پر چہو جائے بعد مین اس پلہ کو بہی کہنے لگ گئے جو زمین کے قریب ہوجائے گو چہوتے نہین لتسمیہ بالمصدر ذیول جمع مثل سیل وسیول مرط اونی یا ریشمی چادر جیسے عورت پہنے مروط جمع جیسے حمل وحمول مرحل وہ چادر جسپر کجاوہ کی تصویرین ہون۔

المعنے مین ایسی حالت مین لیے نکلا کہ وہ میرے اور اپنی نشانون پر بوٹے دار ریشمی چادر کا پلا کہینچتی چلی آتے تہے تاکہ کہوجیون کو پتا نہ لگے یا نہایت فخر سے چلتے تہے۔

الاعراب بہا مین با تعدیہ کی لیے ہے اور تمشے ضمیر مونث سی حال ہے جسکے ضمیر سے جملہ تجر وراءنا حال واقع ہے اسحالت مین یہہ دونون حال متداخلہ ہونگے یا دونون حال مترادف ضمیر ھا سے ہین

۲۹	فَلَمَّا اَجَزْنَا سَاحَةَ الْحَيِّ وَانْتَحٰى		بِنَا بَطْنُ خَبْتٍ ذِيْ حِقَافٍ عَقَنْقَلِ

اللغات اجزنا بصیغہ متکلم مع الغیر اجازت مصدر قطع کرنا انتحی بصیغہ ماضی معلوم انتحاء مصدر چلنے مین بائین طرف اعتماد اور میل کرنا پہر مطلق اعتماد اور میل کے معنون مین مستعمل ہوگیا ہے خواہ کسی قسم کا ہو اور خواہ کسے

جانب سے ہو نیز معنے گذرنی اور ایکطرف ہو نیکی ہے آیا ہے قال ابو دھبل ۔ ثم انتحی غیر مذموم و اعیننا + لما تقول بدمع سافح سجم + قال التبریزی انتحی اے مرّ واخذ ناحیۃ خبت بست زمین جسمین ریتا ہو نصب علیہ حسب الصحاح خفا جمع حقف وہ ریگ تودہ ہے جو ذرا ساٹہیرا ہو عقنقل بروزن سفرجل فراخ وادی وہ ریتی کا ٹیلہ جو بہت بڑا ہو فاذا انقص فہو کثیب فاذا انقص قیل عوکل فاذا انقص قیل سقط فاذا انقص قیل عداب فاذا انقص قیل لبب المعنے جب ہم قبیلہ کی انگن سے گذر کر ایک ایسی جگہہ بیچا بیچ جا بیٹھ یا کنارہ کیا کہ وہ کچہہ تہوڑ ایسی نیچی بڑی بڑی تیلوں الاعراب انتحی بنا کی جگہہ انتحیا ببطن خبت چاہئے تہا کیونکہ اعتماد کرنا ایکطرف ہونا انسان کا خاصہ ہے نہ زمین کا لیکن یہان بطور قلب ہے جیسے شاعر کے شعر میں ۔ فلما ان جری فدن علیہا + کما طینت بالفدن السیاعا + ای کما طینت الفدن بالسیاع عقنقل خبت کے صفت ہے جیسے ذی خفاف ۔

۳۰	هَصَرْتُ بِفَوْدَيْ رَأْسِهَا فَتَمَايَلَتْ		عَلَيَّ هَضِيمَ الْكَشْحِ رَيَّا الْمُخَلْخَلِ

اللغات هصرت بصیغہ واحد متکلم هصر هصو مصدر کہینچنا ۔ جہکانا ۔ توڑنا ۔ تازہ شاخ کا موڑنا متعدی بنفسہ ہے اور بصلہ باء بہی مستعمل ہے فود ابن فارس کے نزدیک بالونکا مجموعہ جو کانون کے متصل ہو ابن سکیت کے نزدیک فودین سے گوندی ہوئی زلفین مراد ہین اور ربع مین اصمعی سے یہہ روایت ہے کہ فودین سے سر کے دونون جانب مراد ہین ہر ایک جانب کو فود کہتے ہین افواد جمع ہے جیسے ثوب کے جمع اثواب هضیم الکشح باریک کمر یہہ وصف مرد ونمین ہو یا عورتونمین اچہا خیال کیا جاتا ہے قال الشاعر ۔ الا قالت الخنساء یوم لقیتہا + عہدتک دہرا طاوی الکشح اهضما وابیضا وحنیذا حین تمسے الریح باردہ + وادی اشتی وفتیان بہ ھضم + ریا سیراب ریان کا مؤنث ہے مراد تازہ مخلخل اسم ظرف کا صیغہ ہے خلخال کے جگہہ یعنے پنڈلی ۔

المعنے مین نے اسکی زلفین پکڑکر اپنی طرف کہینچا یا جہکایا تو وہ کہیچ آئی یا جہک آئی بحالیکہ وہ کمر کی پتلی اور پنڈلی کی تازی تہی بہاری ۔

الاعراب هصرت کا مفعول بہ وہ ضمیر محذوف ہے جو معشوقہ کیطرف پہرتی ہے اصل مین هصرتہا تہا بفودین استعانت کی باء ہے هضیم الکشح اور ریا المخلخل دونون تمایلت کی ضمیر فاعل سے حال مترادف واقع ہین اور یہہ سارا جملہ لما کا جواب ہے اور بعض کے نزدیک انتحی جزا شرط ہے اور واو زائدہ اسپر داخل ہے جیسے ان آیات مین حتے اذا جاء وہا وفتحت ابوابہا ۔ فلما اسلما وتلہ للجبین فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاء تہ البشرے کہ اتین وفتحت ۔ وتلہ ۔ وجاء تہ سب جزائین ہین جن پر واو زائدہ داخل ہے ۔

۳۱	مُهَفْهَفَةٌ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ		تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجَنْجَلِ

اللغات مهفهفہ باریک کمر اور یہہ عورتونمین وصف ہے قال الشاعر ۔ مهفهفۃ الکشحین محطوطۃ المطا + لہم الفتے فی کل میک ومحضر + مفاضہ بڑی پیٹ والی عورت مشتق از افاضہ باب افعال فیض بحر گویا وہ پیٹ

کی طرف بھی ہائی گئی ہے ترائب جمع تریبہ مفرد وہ جگہ جہاں پر زیور معلق کیجئے جاتے ہیں قال الشارح فی شرح قوله ـ سود ذوائبها بیض ترائبها + درم مرافقها فی خلقها عمم جمع تربیۃ وہی معلق الحلی قال فی القاموس الترائب عظام الصدر او ماولی الترقوتین او ما بین الثدیین او اربع اضلاع من یمنۃ الصدر واربع من یسرۃ او الیدان والرجلان والعینان او موضع القلادۃ سنجنجل بروزن سفرجل رومی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیشہ

المعنی پتلی کمر سفید رنگ والی ہے بڑی پیٹ والی نہیں ہے ـ اسکا سینہ شیشہ کی طرح صقل کیا ہوا ہے

الاعراب مہفہفہ یا تو منصوب ہے اور ھضیم الکشح کیطرح حال ہے یا مرفوع ہے اور مبتدا محذوف یعنی ھی کی خبر ہے

۳۲	كبكر المقاناة البياض بصفرة	غذاها نمير الماء غير محلل

اللغات بکر کوئی بھی بے نظیر چیز جسکا ہم مثل پہلے موجود نہ ہو مراد اوس سے وہ موتی ہے جو سیپ سے نکالا نہ گیا ہو نص علیہ صاحب الصحاح مقاناۃ بصیغہ اسم مفعول مؤنث مقاناۃ مصدر ملانا نمیر پاکیزہ پانی اضافت صفت کی موصوف کیطرف ہے محلل بصیغہ اسم مفعول تحلیل مصدر اترنا وہ پانی جسپر اونٹوں نے گدلا اور مکدر کر دیا ہو ـ

المعنی ایسی سیپ کے اکلوتی موتی کی سی چمکتی ہے جسکی سپیدی زردی سے ملی ہوئی ہے اور پاکیزہ پانی نے اسے تربیت دی ہے جسمیں کوئی اترا نہیں یعنے وہ سیپ ایسے پانی سے غذا حاصل کر چکا ہے جو نہایت صاف اور پاکیزہ ہے چونکہ سیپ جنمیں موتی ہوتی ہیں سپید مائل بزردی ہوتی ہیں اسلئے ایسا کہا اور عورت کو موتی کے ساتھ عموماً تشبیہ دیا کرتے ہیں کقول الشاعر ـ کانت کدرۃ بحر غاص غائصها + فاستلها یداه بعد ما قدرا وقوله تعالی کانهن الیاقوت والمرجان اور غذاها کی ضمیر اگر معشوقہ کی طرف پھیر جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ عموماً خوبصورتی اور لطافت میں بہت سا حصہ پانی کا بھی ہوتا ہے یہی وجہ ہو کہ نازک بدن عورت کو وہ مادیہ کہہ لیتے ہیں اور ممکن ہے کہ بکر سے مراد شترمرغ کا انڈہ ہو جو سپید مائل بزردی ہوتا ہے اور عورتوں کو شترمرغ کے انڈے سے بھی تشبیہ دیا کرتی ہیں قال اللہ تعالی وعندهم قاصرات الطرف کانهن بیض مکنون اور بیاض کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں مقانات بصیغہ مونث بلحاظ اصل موصوف کے جیسا فی قوله مهفهفۃ الکشحین محطوطۃ المتنا الی آخره وقولہ ـ صعب الکریهۃ لا یرام جنابه + ماضی العزیمۃ کالحسام المصقل اور جملہ غذاها خبر بعد خبر یا حال بتقدیر قد بھی ہو سکتا ہے

بعض نسخوں میں ۱۲ کبکر مقاناۃ بغیر اضافت ۱۲

۳۳	تصد وتبدی عن اسيل وتتقی	بناظرة من وحش وجرة مطفل

اللغات تصد بصیغہ واحد مؤنث غائبہ صدود مصدر اعراض کرنا تبدی بصیغہ واحد مونث غائبہ ابداء مصدر بصلہ عن ظاہر کرنا اسیل نرم وکشیدہ رخسار کی صفت ہے تتقی بصیغہ واحد مونث غائبہ اتقاء مصدر بصلہ با مدخول بار کو حاجز بنانا ناظرۃ آنکھ فی الصحاح ویقال للعین الناظرۃ ـ وجرۃ مکہ اور بصرہ کے درمیان چالیس کوس کا سنسان جنگل ہے ایک گھر بھی آباد نہیں ہے نص علیہ الاصمعی ـ مطفل چھوٹی بچہ والی مرضع کے

یعنی بچہ والی

المعنی منہ بہیرلیتی ہے اور دراز اور نرم رخسار کو ظاہر کرتی ہے اور آنکھہ جو وجرہ کی بچہ دار وحشی کی ہی دیکھنی والی اور انہوں میں حاجز بنا لیتی ہے۔ یعنی جب انسان اسکو دیکھتا ہے تو بجائی اسکے وجرہ کی بقر وحش کے آنکھہ کا خیال آجاتا ہے

الاعراب قال الاستاد مد ظلہ مطفل یا وحش کی نعت ہے جو معرفہ ہونیکی باعث نکرہ نعت میں نہیں لی سکتا۔ یا بمعنی آنکھ ہے کے جبکی طرف مطفل کا ہونا اور کرنا قریبا بعید بلکہ سوائی ادنی ملابست کرکچہ معنی نہیں رکھتا قال العبد الضعیف اصلح الله حاله ان الاستاد مد ظلہ نظر الی اصل الوضع والا فقد یقال جاءني غلام زید من غیر اشارة الی واحد معین وذلك كما ان ذا اللام فی اصل الوضع لواحد معین ثم قد یستعمل بلا اشارة الی معین کما فی قوله ولقد امر علی اللئیم یسبنی وذلك علی خلاف وضعه نص علیه الشیخ الرضي فعلی هذا یجوز وقوع مطفل نعتا لها لانها فی حکم النکرة فاغتنم ذلك فانه من افاداتنا قال الشیخ الرضي واجاز ابن کیسان تنکیر المضاف لذا کان لا مانع غیر من التعریف لنیته الانفصال نحو جاءني غلام زید ظریف کما یجوز مثل ذلك فی المعرف باللام انتهی باقی رہی یہہ بات کہ وحش جمع ہے اور مطفل مفرد سو اسکی نسبت صرف اتنا کہنا کافی ہی کہ وہ بلفظ مفرد ہے کما قال الفیومي الوحش مفرد والجمع وحوش انتہی وقال فی التاج الوحش من حیوان البر کل ما لا یستانس مونث انتہی وعلیہ قول الشاعر

لقد ترکتني احد الوحش ان اری البقین منها لا یروعهما الذعر اور وجرہ کا مضاف محذوف ہے ای من نواظر

۳۴	وَجِیدٍ کَجِیدِ الرِّئْمِ لَیْسَ بِفَاحِشٍ	إِذَا هِيَ نَصَّتْهُ وَلَا بِمُعَطَّلِ

اللغات جید بکسر جیم وسکون یا گردن اجیاد جمع جیسے حمل کی جمع احمال فاحش بدصورت وقبیح حد سی تجاوز نصت بصیغہ واحدہ مونث غائبہ نص مصدر اونچا کرنا معطل بصیغہ اسم مفعول تعطیل مصدر بی زیور کرنا۔

المعنی اور ایسی گردن ظاہر کرتی ہے جو ہرن کی گردن کی طرح دراز ہے اور اونچا اٹھانی پر بدصورت نہیں اور نہ بی زیور یہان شاعر نے معشوقہ کی گردن کو ہرن کی گردن سی مشابہت دی ہے مگر اس نقص سی مبرا ٹھرایا ہے جو وحشی میں پایا جاتا ہے

الاعراب جید اسیل پر معطوف ہی اور ظرف اذا ہي نصته فاحش کے متعلق ہے

۳۵	وَفَرْعٍ یَزِینُ الْمَتْنَ أَسْوَدَ فَاحِمٍ	أَثِیثٍ کَقِنْوِ النَّخْلَةِ الْمُتَعَثْکِلِ

اللغات فرع عورت کی سر کے بال جنہیں ہندی میں چوٹی کہتے ہیں متن پیٹھہ فاحم سیاہ ماخوذ از فحم جسکے معنی کوئلے کے ہیں اور یہہ بمعنی تاریکی شب اثیث کھن دار قنو بروزن حمل یا قفل خوشہ قنوان قنوان جمع متعثکل جیسے اذا فاعل تعثکل مصدر خوشہ ٹکالنا اصل میں متعثکلة تہا لیکن ضرورت کی لیئی تا کو حذف کیا گیا جیسے ؎ الا الاهتر النشراء کرانین البیت حالانکہ یہاں یاد رہے کہ منسوبات سی جنہیں تا تانیث ضروری نہیں۔ ومنه قوله تعالی لا فارض ولا بکر۔ وقول الاعشی ؎ عهدی بها فی الحي قد سربلت ۞ بیضاء مثل المهفهفة الکشحین مخطوطة المطا وغیرہ یعنی تو زعمت انك لابن فی الصیف تامر۔ وقول الاحزم ورابط

قولة کالسجنجل ... فاصبه باب فعال فیض حجر وگو یاوہ بیت

خاضب وقولہ یا لیت ام الغزکانت صاحبی مکان من امشی علی الرکائب گرسماع شرط ہر یا یہہ کہ نخلہ ذکر ہو یا یہہ کہ قنوا صفت ہو جیسے کہ سیل بین وقال صاحب الکفایۃ العذق بکسر العین الکباسۃ وھی القنو ایضاً وعود العذق وھو عود الکباسۃ یقال لہ العرجون والاھان وفی العرجون الشماریخ الواحد شمراخ وشمروخ وھو الذی یکون علیہ البسر وھو العثکال ایضاً وجمعہ عثاکیل فعلی ھذا لا اشکال فی جعل المتعثکل نعتا للقنو کما لا یخفی علی اولی النہی وھو الحق الصریح

المعنی وہ ایسی چوٹی دکھاتی تھی جو پیٹھ کو زینت دے رہی ہے اور بڑی گھری کالے بال جو خوشہ دار کھجور کے خوشہ کی طرح ہانکے اور گنجان ہیں یا ایسے خوشے کی طرح ہیں جو کمال گنجان ہو اور خود خوشہ دار ہے

۳۶	غَدَائِرُهَا مُسْتَشْزِرَاتٌ اِلَی الْعُلٰی	تَضِلُّ الْعِقَاصُ فِی مُثَنًّی وَمُرْسَلِ

اللغات - غدائر جمع غدیرہ وہ بال جو گندھے ہوئے ہوں مستشزرات بصیغہ اسم فاعل یا مفعول جمع مونث استشزار مصدر - اندر کی طرف گوندنا - یا اندر کیطرف گوندا جانا - عقاص جمع عقیصہ عورت کے وہ بال جو جوڑا بنا کر جائیں عقص سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں بالوں کو جوڑا بنانا - باب ضرب مثنی وہ بال جو دوہرے گندھے گئے ہوں مرسل

المعنی اسکے گندھے ہوئے بال اوپر کو اٹھے ہوئے ادر اسکے جوڑے دوہرے گندھے اور لٹکتے بالوں میں چھپے ہوئے ہیں یعنی اسکے

الاعراب غدائرھا مبتدا ہے - اور مستشزرات الی العلی خبر - اور جملہ تضل العقاص فی مثنی ومرسل مستشزرات کے فاعل سے حال واقع ہو یا ضمیر مجرور سے حال ہے - اسصورت میں العقاص پر لام عوض مضاف الیہ کے ہے -

۳۷	وَكَشْحٍ لَطِيفٍ كَالْجَدِيلِ مُخَصَّرٍ	وَسَاقٍ كَاُنْبُوبِ السَّقِيِّ الْمُذَلَّلِ

اللغات جدیل - وہ مہار جو چمڑے سے بنائی جاتی ہے - جدل سے ماخوذ ہے جسکے معنی بٹنے کے ہیں فعیل بمعنے مفعول ہے مخصر باریک کمر ومنہ نخل مخصرۃ انبوب پوری - انابیب جمع سقی فعیل بمعنی مفعول ہے بمعنی سیراب جیسے جنی بمعنی مجتنی وجریح بمعنی مجروح مذلل بصیغہ اسم مفعول تذلیل مصدر - نرم بنانا - کھجور کا ایسی حالت میں ہونا کہ بباعث کثرت پھل کے اسکی شاخیں نیچے کو جھک آویں - ومنہ نخل مذلل

معنی اور وہ ایسی نازک کمر جو مہار سے پتلی ہے ظاہر کرتی ہے اور ایسی پنڈلی دکھاتی ہے جو سیراب نرم نرسل کی طرح ہے - یا ایسی نرسل کی پوری کی طرح ہے جو بہت بار دار کھجوروں میں اُگا ہوا ہے - اور کھجوروں سے ظاہر ہے جس سے وہ نہایت شادابی کی حالت میں ہے -

۳۸

اللغات تضنذل یا نخل محذوف کا وصف ہے - یا بردی بمعنی نرسل کا -

۳۸	وَتُضْحِی فَتِیْتُ الْمِسْكِ فَوْقَ فِرَاشِهَا	نَؤُوْمُ الضُّحٰی لَمْ تَنْتَطِقْ عَنْ تَفَضُّلِ

ابدا ء مصدر بصلہ عن ظاہر کرنا بصلہ با دخول بار کو حاضر بنانا - مفعول ہے باب نصر نصرت وہ چیز جو ریزہ ریزہ کی گئی ہو - مسک بروزن جسم جالیس کی سرکا سنسان جنگل ہے ایک کو ہا کستوری کو مشموم کہتے ہیں - فرا کے نزدیک مذکر ہے وبگر لغوی مذکر مونث

دونون طرح استعمال کرتے ہین سجستانی کے نزدیک بتاذیل جمع مونث ہے فراش بچھاونا ۔ فعال بمعنی مفعول ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب ۔ فرش جمع ہے ۔ لم تنتطق بصیغہ واحدہ مونث غائبہ انتطاق مصدر نطاق پہنا فهو بمعنی لتفعل للتعمل نحو تردّی ۔ اور نطاق کے معنے مین اختلاف ہے بعض تو نطاق سے مراد ازار بند لیتے ہین بعض اس کپڑے سے مراد لیتے ہین جسے عورت اپنے گرد لپیٹ کے بیچ مین سے باندھ کر اوپر کے پلڑا دون کو نچلون پر گرا لیوے جس سے بصورت اس گھگرے کی ہو جائے جسمین ازار بند ڈالکر عموماً عورتین پہنا کرتی ہین عن یہان بمعنی بعد کے ہے جیسے کابراً عن کابر مین ۔ اور رضی فرماتے ہین کہ اگر عن کو یہان اپنے معنون مین لیا جاوے تو بھی مضائقہ نہین یعنی کابراً متجاوزاً عن کابر بنا رعلیہ یہان عن بھی اپنے معنون مین مستعمل ہو سکتا ہے یعنے لم تنتطق متجاوزۃ عن تفضل تفضّل بروزن تفعّل مصدر عورت کا گھر مین ایک کپڑے مین رہنا ۔ اور اس کپڑے کو مفضل کہتے ہین ۔ نصّ علیہ الجوھری ۔

المعنی ۔ وہ پہرون چڑھے تک سوتی رہتی ہے بحالیکہ مشک کے ریزے اسکی بچھونے پر بکھرے ہوتے ہین اور چاشت مین سونیوالی ہے تفضل کو چھوڑ کر نطاق نہین پہنتی یعنی ایک کپڑے مین رہتی ہے جیسے خوشحال عورتین گھر مین پہنا کرتی ہین نطاق پہننے کی ضرورت ہی نہین پڑتی کیونکہ اسکی لونڈیان اسقدر بکثرت ہین کہ اسے کسی کام کے خود سرانجام دینے کے لئے گھر سے باہر جانیکی ضرورت نہین پڑتی ۔

الاعراب جملہ فتیت المسک الخ تضحی کے فاعل سے حال واقع ہے ۔ اور نؤم الضحی مبتدا محذوف سے خبر ہے یعنی هی اور جملہ لم تنتطق عن تفضل نؤم کے ضمیر سے حال واقع ہے ۔

۳۶	وَتَعْطُو بِرَخْصٍ غَيْرِ شَثْنٍ كَأَنَّهُ	أَسَارِيعُ ظَبْيٍ أَوْ مَسَاوِيكُ إِسْحِلِ

اللغات تعطو بصیغہ واحدہ مونث غائبہ عطو مصدر باب نصر پکڑنا ۔ رخص بروزن صعب نازک رخاصۃ مصدر شثن بفتح شین و سکون ثاسخت ۔ وہ عضو جو کام کرنے سے سخت ہو جاوے صفت مشبہ ہے شثن بالتحریک مصدر باب علم ۔ اساریع اسروع کی جمع ہے ۔ ایک قسم کے کرم ہین جنکے سر سرخ اور باقی بدن سپید ہوتا ہے ۔ اور وادی ظبی مین پیدا ہوتے ہین مساویک مسواک کی جمع ہے ۔ ابن درید کے نزدیک سوک سے مشتق ہے جسکے معنے ملنے کے ہین یقال سکت الشئ اسوکہ من باب قال اذا دلکتہ ۔ ابن فارس فرماتے ہین تساوکت الابل سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہین اونٹون کا اپنی گردنون کو ہلانا ۔ چونکہ مسواک مین بھی حرکت پائی جاتی ہے ۔ اس لئے مسواک سے موسوم کیا گیا ۔ لیکن ابن درید کے معنی بہت قریب قیاس ہین ۔ اِسحِل بالکسر ایک درخت ہے جسے پیلو کہتے ہین جس کی مسواک ہوتی ہے

المعنی اور وہ نرم انگلیون سے جو سخت نہین ہین پکڑتی ہے جو نازک ہین گویا وادی ظبی کے کرم یا درخت اسحل کی مسواکین ہین

الاعراب رخص موصوف محذوف یعنی بنان سے صفت واقع ہے غیر شثن صفت دوم ہے کانّ

حرف مشبہ بالفعل ہے ضمیر اسکا اسم ہے اور اسا ریع ظبی معہ معطوف نسا ویک اسحل خبر ہے۔

۴۰	تُضِیْئُ الظَّلَامَ بِالْعِشَاءِ کَاَنَّھَا	مَنَارَۃُ مُمْسٰی رَاھِبٍ مُتَبَتِّلِ

اللغات تضیئ بصیغہ واحدہ مونث غائبہ اضاءت مصدر بمعنی روشن کرنا۔ ظلام بروزن کتاب۔ ابتدائے شب اور تاریکی عِشی وہ وقت جو شام سے شروع ہوکر خفتن تک جاتا ہے منارۃ بفتح میم چراغدان۔ قیاس تو اس میں میم کا کسرہ تہا کیونکہ یہ آلہ کا صیغہ ہے لیکن یہ خلاف قیاس بالفتح آیا ہے اور صحاح میں یہہ ہے کہ منارۃ اسم ظرف ہے استنارۃ سے منار اور منائر جمع ممسی بروزن مفعل اسم ظرف ہے اور مراد اس سے گرجا ہے جسمین رات کاٹی جائے نص علیہ الجوھری راھب خدا سے ڈرنیوالا۔ عیسائی عابد جو خدا سے بہت ڈرنیوالا ہو۔ رہبان رہابین جمع متبتل بصیغہ اسم فاعل خدا کی طرف سب علاقے چھوڑکر جانیوالا۔ تبتل مصدر باب تفعل سب علاقوں سے الگ ہوکر صرف خدا کی عبادت کے لئے مستعد ہوجانا۔ حضرت فاطمہ رضہ کا لقب بتول اسی لئے پڑا تہا کہ انہوں نے سب خواہشوں سے جو زاہدوں کے خیالات کو پراگندگی میں ڈالتی ہیں الگ ہوگئی تہیں

المعنی عشا کے وقت اپنی چمک دمک سے پہلی رات کو روشن کردیتی ہے گویا وہ خدا سے ڈرنیوالے بالکل اسکی طرف متوجہ ہونیوالے عیسائی زاہد کے گرجے کا چراغ ہے جو دور دور تک روشنی پہیلاتا ہے۔ اس قسم کے عابد کی خصوصیت اس لئے ہے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کیلئے عموماً نیک کام سمجھکر زیادہ چراغ روشن رکہتا ہے۔

۴۱	اِلٰی مِثْلِھَا یَرْنُوا الْحَلِیْمُ صَبَابَۃً	اِذَا مَا اسْبَکَرَّتْ بَیْنَ دِرْعٍ وَّمِجْوَلِ

اللغات حلیم عقلمند۔ حلم عقل اسبکرت بصیغہ واحدہ مونث غائبہ اسبکرار مصدر جوان کا عین اعتدال میں ہونا۔ مسبکر وہ جوان جسکی جوانی عین اعتدال میں ہو۔ مجول چہوٹا سا کپڑا ہے جسے بچے پہنتے ہیں اور بہی کہتے ہیں۔ درع انگیا مذکر ہے۔ اور جب زرہ کے معنوں میں ہو تو اسوقت مونث ہوتا ہے۔

المعنی ایسی معشوقہ کی طرف عقلمند محبت سے میل کرتا ہے جب وہ انگیا اور اوڑہنی میں مصداق جوانی کی راتیں مراد دن کے دن ہوتی ہے یعنی وہ جب انگیا اور اوڑہنی پہنکر سامنے آتی ہے تو خواہ کیسے ہی دانا ہو خواہ نخواہ مفتون ہوجاتا ہے۔

الاعراب صبابۃ مفعول لہ ہے۔ الی مثلھا یرنو کے متعلق ہے اور جملہ اذا ما اسبکرت بین درع ومجول اسکو ظرف ہے یرنو معہ متعلقات اور مفعول لہ اور ظرف کے جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۲	تَسَلَّتْ عَمَایَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الصِّبَا	وَلَیْسَ فُؤَادِیْ عَنْ ھَوَاکِ بِمُنْسَلِ

اللغات تسلی انسلا بصلہ عن دور ہونا۔ فی الصحاح تسلی عنی الھم وانسلی انکشف عمایات جمع عمایہ بمعنی گمراہی رجال جمع رجل مرد۔ رجل سے مشتق ہے جسکو معنے چلنے پر قدرت پانے کے ہیں یا باعلم العلیم ومنہ ھوذو رجلۃ ای ذو قوۃ علی المشی صبا بروزن الی نادانی کودکی محبت کرنا۔ فواد۔ دل افئدہ جمع مذکر ہے عن الصبا میں جو عن ہے وہ بمعنے

بعد ہے۔ تسلت کا صلہ نہیں ہے۔

المعنی۔ لڑکپن کے بعد اور مردوں کی گمراہی تو دور ہوگئی ہے لیکن میں ایسا کم بخت ہوں کہ میرا دل تیری محبت سے الگ ہونیوالا

الاعراب تسلت فعل ماضی معروف عمایات الرجال فاعل عن الصبا بمعنی بعد الصبا مفعول فیہ ہے۔ فعل معہ فاعل اور

ظرف کے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہے۔ لیس فعل ناقص فؤاد مضاف لسوی یای متکلم اسم منسل خبر عن سوالک

متعلق فعل فعل معہ اسم وخبر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا۔ اور کل جملہ معطوفہ ہوا فائدہ بمنسل میں با زائدہ ہے جس سے ایک عالی

درجہ کا مبالغہ حاصل ہوتا ہے یعنی میرے دل کا علیحدہ ہونا کیا علیحدہ ہونیوالی کے ساتھ بھی نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وما اللہ بغافل

۴۳	أَلَا رُبَّ خَصْمٍ فِيكِ أَلْوَى رَدَدْتُهُ	نَصِيحٍ عَلَى تَعْذَالِهِ غَيْرِ مُؤْتَلِ

اللغات خصم خصومت کرنیوالا۔ جھگڑالو باب نصر سے صیغہ صفت مشبہ ہے۔ بعض واحد تثنیہ جمع مذکر مونث میں

برابر استعمال کرتے ہیں۔ الوی سخت جھگڑنیوالا نصیح خیرخواہ تعذال سخت ملامت کرنا۔ اس قسم کی مصدریں زیادتی

مبالغہ کیلئے آتی ہیں۔ موتل بصیغہ اسم فاعل ائتلاء مصدر قصور کرنا۔

المعنی دیکھیئے بہت سے تیرے حق میں جھگڑا کرنیوالوں سخت تنازع کرنیوالوں کو جو اپنے اعلیٰ درجہ کی ملامت میں کمی

کرنیوالے نہیں تھے رد کردیا اور انکی بات نہ مانی بلکہ خلاف انکی مرضی کے تیری الفت ومحبت کی دام میں پھنسا رہا۔

الاعراب۔ الوی نصیح غیر موتل علی تعذالہ سب خصم کی اوصاف میں اور رددتہ رب کا جواب ہے۔

۴۴	وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَرْخَى سُدُولَهُ	عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْهُمُومِ لِيَبْتَلِي

اللغات لیل رات۔ اصل میں لیلۃ تھا کیونکہ اسم تصغیر کا لییلۃ آتا ہے۔ لیالی برخلاف قیاس جمع ہے موج

ماج یموج سے تسمیہ بالمصدر کے طور پر ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں دریا کا لہرانا۔ موجات جمع بحر اصل میں بمعنی وسعت

ہے یقال فرس بحر اذا کان واسع الجری۔ اور چونکہ سمندر میں بھی وسعت پائی جاتی ہے۔ اس لئے اسی کو بحر کہتے ہیں بعض

علیہ الفیوض بحور۔ بحار جمع سدول جمع سدل بالکسر مفرد فعل بمعنی مفعول ہے وہ پردہ جو ہودج پر ڈالا جائے ۲ البحر

ھموم جمع ہم مفرد آئندہ امر کا غم۔ لیبتلی میں لام بمعنی کی ہے یبتلی باب افتعال سے بصیغہ فعل مضارع معلوم ہے

ابتلاء مصدر۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

المعنی بہت سی راتیں جنہوں نے اپنے پردے مجھ پر ڈالے ہیں سمندر کی موجوں کی طرح تھیں جنہوں نے طرح طرح کے غموں کے پردے

میری آزمائش کیلئے آویزاں کئے تاکہ مجھے آزمائیں کہ میں مصیبتوں میں ایک ممتاز بہادر ہوں یا ڈرپوک بزدل

جو تھوڑی سی مصیبت سے گھبرا جاتا ہے۔

الاعراب ولیل کی واو بمعنی رب ہے اور کموج البحر کائن محذوف کے متعلق ہوکر لیل کا صفت ہے اور جملہ ارخی

سدولہ جواب میں واقع ہے ارخی کا فاعل ضمیر ہے جو لیل کی طرف پھرتی ہے لان اللیل یذکر ویونث فی استعمالاتہم

[illegible]

التسا ولہ مفعول بہ ہی اور علے اور بانواع الہموم اور لیبتلی سب ارخی کے متعلق ہین اور لیبتلی مین لام کی کے بعد ان مقدر ہے کیونکہ لام جارہ فعل پر داخل نہین ہو سکتا اور ان کے داخل ہونے سے وہ اسم یعنی مصدر کی تاویل مین ہوجاتا ہی جس سے معنے لام ابتلائی کے ہو کر ان معانی کے فائدہ دینے مین بالکل کو تاہی نہین کرتا ہی جو لام کے لئے بمنزلہ غایت مطلوبہ کے ہین۔

۴۵	فَقُلْتُ لَہٗ لَمَّا تَمَطّٰی بِصُلْبِہٖ		وَاَرْدَفَ اَعْجَازًا وَّنَاءَ بِکَلْکَلٖ

اللغات تمطی بصیغہ ماضی مذکر معلوم تمطی مصدر باب تفعل رات وغیرہ کا دراز ہونا انگڑائی لینا دراز ہونا اصل مین تمطط تہا مطیط سے ماخوذ ہے وہ گاڑہا پانی جو حوض کے تہ مین جمع ہوکر سکڑ جائے بصلبہ مین با تعدیہ کے لئے ہے اردف بصیغہ واحد مذکر غائب ارداف مصدر ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا اور ردیف اور تابع بنانا اعجاز عجز بروزن رجل کی جمع ہی اور یہی لغت فصیح ہے اور بضم عین وجیم اور بضم عین وسکون جیم اور بفتح عین وسکون جیم بھی بعض لغات مین آیا ہی جو غیر فصیح سمجھا جاتا ہی بمعنی چوتڑ وسرین ناء نوء سے مشتق ہی جسکے معنی دور ہونیکے بھی آتے ہین فی الصحاح ناء الرجل لغۃ فی نای اذا بعد قال الشاعر ۔ من ان رای غنیا لاعجابہ وان رای فقیرا ناء فاعترا با اور اگر نوء ہی سے اصلی معنی مین رہے تو پہر بھی کچہ مضائقہ نہین یعنی مع دخول بار کو مشقت سے اٹہانا کلکل کلکال سینہ اصل مین تو بروزن جعفر ہی لیکن کبھی تشدید بھی اسمین بنظر ضرورت شعر پڑھ لیتے ہین جیسے اس شعر مین ؎

کان مہواہا علی الکلکل موضع کفی راہب یصلی

المعنی جب اس نے پشت کو دراز اور چوتڑون کو درازی مین پشت کا تابع کرکے سینہ کو دور کیا یا مشقت سے اٹہائی رکہا جیسے کہ انگڑائی کے وقت کیا کرتے ہین تو مین نے اس رات سے کہا یعنی جب رات خوب طرح سے پہیل گئی

الاعراب فقلت فعل با فاعل ہے اور اسکا مقولہ آیندہ شعر ہی اور لما یہان بمعنی ظرف ہی کیونکہ جب ایک ایسے فعل کے بعد آوے جو بدخول لما کے باعث واقع ہوا ہو تو ایسی حالت مین یہ اس بات کے لئے ظرف ہوجاتا ہی نص علیہ الفیومی وقال الجوہری وقد یتغیر معناہ عن معنی لم فیکون جوابا وسببا لما یقع ولما لم یقع تقول ضربتہ لما ذہب ولما لم یذہب اقول

۴۶	اَلَا اَیُّہَا اللَّیْلُ الطَّوِیْلُ اَلَا انْجَلِ		بِصُبْحٍ وَّمَا الْاِصْبَاحُ مِنْکَ بِاَمْثَلِ

اللغات الا تنبیہ کا حرف ہی جیسے اما جملہ خصوصا ندائیہ پر داخل ہوتا اور ابتدائی کلام مین آتا ہے اور اسکا خاصہ ہی جس سے مضمون جملہ کی تاکید مقصود ہوتی ہے اصل مین یہہ ہمزہ انکاری اور حرف نفی سے مرکب ہے جو بحکم نفی النفی اثبات ان کے معنون مین ہوگیا ہے ایہا مین ای ایک مبہم اسم ہی جسے معرف باللام کے ندا کے لئے لایا کرتے ہین اور ہا تنبیہ کے لئے ہے کیونکہ اصل حرف ندا مین تو یہی ہے کہ خاص منادی پر داخل ہو لیکن جب ای کو فاصلہ بنایا گیا تو اس اتصال کے عوض ہا کو زائد کیا گیا اور لیل کو ای کے لئے ضروری صفت سمجھنا چاہیے جسکے سبب سے کہ حقیقت مین یہی منادی ہو کبھی چہوٹ نہین سکتی اور مرفوع ہی پڑہتے ہین تاکہ اسکا رفع اس ضمہ کی عوض ہوجائے جو حقیقت مین اسپر آنا چاہی تہا یہی وجہ ہی کہ اسپر نصب نہین آتا مگر مازنی کے نزدیک جو ایک ضعیف مذہب قابل اعتبار نہین ہے انجل بصیغہ امر از انجلا مصدر باب انفعال ظاہر ہونا بالصبح سے متعدی ہوگیا ہی صبح فجر ابتدائی روز

اصباح صبح کردینا امثل افضل بہلائی کی طرف قریب ہونیوالا فی الصحاح فلان امثل بنی فلان ای ادناہم الی الخیر
المعنی میں نے کہا ای لنبی رات صبح کردے (مگر افسوس) کہ تیرا صبح کردینا بھی میرے حق میں بہتر نہیں ہے —

۴۷	فیالک من لیل کان نجومہ	بامراس کتان الی صم جندل

اللغات فیالک ایک مرکب کلمہ ہے جو معنی تعجب کے بخشتا ہے فی الصحاح وقول الراجز فیالک من تنزم فھی کلمۃ تعجب انتہی اور صاحب قاموس فرماتے ہیں کہ تمام ایسی صورتوں میں جہاں یا کا ابتدا منادی نہیں سکو مثلاً جیسے قول جلیسی الا یا اسجدوا یا حرف جلیسی یا لیتنی کنت معہم یا یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ یا جملہ اسمیہ مثلاً یا لعنۃ اللّٰہ والاقوام کلہم والصلحین علے سمعان من جار یا کا منادی محذوف سمجھنا چاہیے یا اسے حرف تنبیہ کے لیے سمجھنا چاہیے یا یہ قرار دینا چاہیے کہ اگر دعا یا امر پر داخل ہے تو اس حالت میں منادی محذوف ہے نہیں تو تنبیہ کے لیے ہے بہر حال یہاں تو معنی تعجب ہے نجوم جمع نجم مفرد جیسے فلوس و فلس اصل میں یہ مصدر بمعنی ظاہر ہونیکے ہے امراس جمع مرس رسی کتان السی اس دریدؔ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ ہے مشتق از کتن جسکے معنی سیاہ ہونیکے ہیں چونکہ السی بھیہ تہ بہ رکہنے سے سیاہ ہو جاتی ہے اسلئے اسے بھی کتان کہنے لگے ہیں صم جمع اصم ٹھوس پتھر موصوف کی طرف مضاف ہے جیسے اس شعر میں ہے وصحصح فی صم الصفا ثفنا تہ
المعنی پھر ای رات تجھ پر تعجب آتا ہے کہ اسقدر لمبی کسطرح ہو گئی کہ گویا تیرے ستارے اپنی جگہ سے ہلتے نہیں میں السی کی رسیوں کے ساتھ ٹھوس پتھروں سے باندھ دئیے گئے ہیں — یہ مضمون جنیج بن جنیج مری نے بھی باندھا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے ؎ لیل تحیرھا تخطّ فی جہتہ کانہ فوق متن الارض مشکول
الاعراب من لیل میں من کاف مخاطب سے بیان ہے نجومہ میں صنعت التفات ہے اصل میں نجومک چاہیے تھا اور بامراس کتان اور الی صم جندل مشدودۃ محذوف کے متعلق ہیں جسپر سیاق عبارت دال ہے

۴۸	وقربۃ اقوام جعلت عصامہا	علے کاہل منی ذلول مرحل

اللغات قربۃ دودھ والا مشکیزہ اور کبھی اسمیں پانی بھی ڈال لیتے ہیں شاید یہ محاورہ قدح قربان سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں وہ پیالہ جو قریب پر ہونیکا ہو اقوام جمع قوم مفرد مردوں کا گروہ چونکہ کارگذاری اور سرانجام امور میں قائم ہوتے ہیں اسلیئے انہیں قوم سے نامزد کرتے ہیں عصام مشک کا وہ تسمہ جس سے اسے کاندھے پر اٹھا رکھتے ہیں عصم بروزن کتب جمع اصل میں الصیغہ بھی ہے جو عصمت سے ماخوذ ہے بمعنی حفاظت کرنا کاھل یہ کاوہ بالائی حصہ جو گردن کے متصل ہو اور پشت کی جہت مہرہ اوسمیں پائی جائیں ابو زید کے نزدیک کاھل کا لفظ صرف انسان کے ساتھ مختص ہے اگر کہیں گھوڑے اور حیوان کے لئے مستعمل ہوا بھی ہے تو مجازاً ہے اصمعی کے نزدیک جہاں سے گردن شروع ہوتی ہے کاہل کہلاتا ہے ذلول بروزن رسول بمعنی نرم و منقاد ذلل بروزن رسل جمع مرحل بروزن معظم پالان ڈالا گیا —
المعنی بہت سے اپنی لوگوں کے مشکیزے تہیں جنکی دوال میں نے اپنے نرم پالان ڈالے گئی کاندھے پر ڈالی یعنی بذات خود

یعنی اپنے لوگون کی خدمت کی یہی مرتبہ تھا جسنے عرب کو ایک اولوالعزم ہمدرد خیرخواہ قوم مین شمار کیا جیسے حدیث شریف
مین بہی آیا ہے سید القوم خادمہم

الاعراب جعلت عصامها جواب رب ہے اور صنی اور ذلول اور مرحّل کا ھل کے اوصاف ہین جو مجرور ہوکر

۴۹	وَوَادٍ كَجَوْفِ الْعَيْرِ قَفْرٍ قَطَعْتُهُ		بِهِ الذِّئْبُ يَعْوِي كَالْخَلِيعِ الْمُعَيَّلِ

اللغات وادی وہ جگہ جو پہاڑون یا اونچی ٹیلون کے درمیان پانی بہنے کی ہو محاورہ ودی الشی سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہین کسی چیز کا پتلا ہوکر بہہ جانا اور دیہ جمع نص علیہ الفیومی جوف عیر وہ جگہہ جسمین کچھ بہتری نہو گویا وہ گورخر کے پیٹ کی طرح ہے جسمین کوئی مفید چیز نہین ہے یا یہہ انکے قول سے ماخوذ ہے اخلی من جوف حمار اور حمار اُس شخص کا نام ہے جو عاد کے قبیلے سے تہا بیٹون کے مرنے سے یکدفعہ کافر ہوگیا کوئی اس کی زمین سے گذرتا نہین تہا الا آنکہ یا اسے اپنا ہمخیال بنالیتا یا مار ڈالتا غیرت ایزدی نے جوش مارا اسکی وادی کو جو پہلے بہشت کا نمونہ تہی دوزخ کا قرینہ بنا دیا۔ بالکل ویران اور سنسان جنگل رہگئی۔ ولله الامر من قبل ومن بعد جوف ایک وادی کا نام جو عاد کی زمینون سے نہایت سرسبز اور خوشگوار پانی والی تہی حمار نامی ایک شخص نے تہا اسے اپنے قبضہ مین رکہا ہوا تہا خداوند تعالی نے اسکے بیٹون کو ہلاک کردیا۔ جاہلیت نے اسپر غلبہ کیا خدا سے ناراض ہوکر کافر ہوگیا اور پہلے سب احسان جو خداوند کریم نے اسپر فرمائے تہے بہول گیا جو خداپرست وہان سے گذرتا مار ڈالتا۔ قدرت ایزدی سے اسی وادی سے جس سے چشمے نکلتے اور ندیان بہتی تہین ایک مہلک آگ نکلی جس نے نکلتے ہی اس بڑا دیب کو معہ سارے سامان تجمّل اسباب شوکت کے جلا دیا پانی سب خشک ہوگئے۔ اور وہ جگہہ جو مصدر رحمت و مورد رافت تہی یکایک موقع غضب جبار اور قہر قہار ہوگئی ابتک الکفر من حمار دوادٍ کجوف الحمار۔ وواد کجوف العیر۔ واخرب من جوف حمار زبان زد خلائق ہوئین کذا فی الصحاح رأیتہ بعینی ونقلتہ بعینہ اور قاموس مین یہہ لکہا ہے کہ وہ پہلے چالیس برس تک ایک خاص خداپرست مسلمان تہا۔ اسکے دس بیٹے شکار کو گئے جو سب کے سب مارے گئے اس امر سے نہایت ناراض ہوا اور کہنے لگا کہ مین ایسے خدا کی پرستش سے باز آیا جسنے میرے بیٹون کے ساتہہ ایسا کیا باقی قصہ بدستور ہے قفر چٹیل میدان جسمین پانی سبزی نہو۔ قفار جمع۔ ذئب اصل مین اسکے معنے ہر ایک جانب سے آنیکے ہین۔ قال الشاعر ؎ وانت علی الاقصی صبا غیر قرۃ + تذ ائب منها مزرع ومسیل۔ قال التبریزی سمی الذئب ذئبا لانہ اذا طرد من وجہ جاء من وجہ اخر۔ چونکہ بہیڑیا بہی ایک جانب سے دفع کرنے سے دوسری جانب سے آجاتا ہے اور انسان کا پیچہا نہین چہوڑتا اس لیے اسے ذئب کہتے ہین۔ یا یہہ کہ ذئب کے معنے دفع کرنیکے آئے ہین اور چونکہ بہیڑیا بہی دفع کیا جاتا ہے اس لیے اسے ذئب کہتے ہین فعیل بکسر اول و سکون ثانی بمعنی مفعول ہے۔ خلیع وہ جواری جو ہمیشہ ہارتا ہے معیل عیالدار یا وہ شخص جسے اس کے وارثون نے چہوڑ دیا ہو ومنہ المعیل وہ گہوڑا جو چراگاہ مین چہوڑا جاے من عیّل المعنی یعنے بہت سی ایسی وادی قطع کین جو حمار بن مالک ملقب بعیر کی وادی جوف کی طرح گہاس پانی سے خالی تہین اور وہان ایک بہیڑیا مارے بہوک کے چلاتا ہوا جواری بال بچون والے کی طرح چلاتا تہا یا اس شخص کی طرح جسے اسکے وارثون نے نکال دیا ہو

الاعراب و واد مین واو بمعنی رب ہی. قفر بہ الذئب یعوی کالخلیع المعیل سب واد کی صفات ہین اور قطعتہ

٥٠	فقلت لہ لما عوی ان شاننا	قلیل الغنی ان کنت لما تمول

اللغات - شان بمعنی حال مہموز العین ہے. قلیل صیغہ صفت باب ضرب سے ہی - قلت سے ماخوذ جسکے معنی کمی کے آتی ہین اور کبھی مطلق عدم کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی مثلا کہتے ہین فلان قلیل التحیری لایکاد یفعلہ نص علیہ الفیومی - غنی بروزن الی تونگری کذا فی الصحاح لما اصل مین یہہ لم جازمہ ہی تہا جسپر ما زائد کیا گیا جیسے اینما وغیرہ مین مگر چونکہ زیادت الفاظ زیادت معنی پر دال ہی اس لیے اس کے معنون مین نسبت لم کی استغراق زیادہ ہے یعنی وہ نفی ابتدا تحقق سے متکلم کے کلام کے زمانہ تک باقی ہی - مثلا انتکلم فیہ مین تمول کی نفی شاعر کے شعر کہنے تک باقی ہی - تمول مضارع کا صیغہ ہی اصل مین تتمول تہا پہلے تا کو حسب قاعدہ حذف کیا گیا باقی تمول بسکون لام رہا اور چونکہ ضرورت شعری کے لیے لام کو حرکت دینا تہا اس لیے بحکم الساکن اذا حرک حرک بالکسرہ دیکر اشباع کیا گیا - تمول مصدر سے ماخوذ ہی جس کے معنی ہین مالدار ہونا - اور بادیہ نشین صرف مویشیون کو مال کہتے تہے نص علیہ الفیومی -

المعنے جب وہ بہیڑیا چیخا تو مینے اُس سے یہہ کہا کہ ہمارا حال بہا گئی ہی اگر تو مالدار نہین ہوا یعنی اس مہلک بیماری مین ہم دونون مساوی ہین - اگر تو مفلس ہے تو مین بہی تونگر نہین ہون - تو جیسے تجہے مالدار بننے کی خواہش ہی ویسے ہی

الاعراب - چونکہ قول عوی سے متعلق ہے اس لیے لما قلت کی ظرف ہی -

٥١	کلانا اذا ما نال شیئا افاتہ	ومن یحترث حرثی وحرثک یہزل

اللغات - کلا ایک لفظ ہی جو تثنیہ کی تاکید مین ویسی ہی آتا ہی جیسے کل جمع کے لیے . اور یہہ ایک مفرد لفظ ہی جسے تثنیہ کہنا خلاف تحقیق ہی جب اسکے بعد مظہر اسم ہو تو اسحالت مین تینون صورتون مین الف مقصورہ سے ہی پڑہا جیسے رایت کلا الرجلین و مررت بکلا الرجلین وجاءنی کلا الرجلین اور جب ضمیر سے متصل ہوتا ہی تو نصبی جری حالت مین یا سے بدلجاتا ہی اور رفعی مین اپنی حالت پر رہتا ہی - فرا کے نزدیک تثنیہ ہی جو اصل مین کل تہا بعد مین مخفف کر کے تثنیہ کا الف بڑہا گیا - اسکا واحد بغیر مستعمل ہے اگر کبھی مستعمل ہوتا تو کل ہوتا - فرا کا استدلال شاعر کی اس قول سے ہے ۔ فی کلت رجلیہا سلامی واحدۃ + کلتاہما مقرونۃ بزائدۃ - جسمین کلت واحد کے معنون مین مستعمل ہی یعنی احدی رجلیہا - ہمارے نزدیک فرا کا یہہ قول قابل حجت نہین ہے کیونکہ اگر یہہ تثنیہ ہوتا تو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہونے کی حالت مین بہی وہ حالت رکہتا جو تثنیہ کیلیے مختص ہی حالانکہ وہ خود قائل ہی کہ اس صورت مین اس مین کچہہ تغیر نہین آتا - نیز کل کے معنون اور کلا کے معنون مین کچہہ مناسبت نہین ہی - کل مین احاطہ کے معنی پائے جاتے ہین اور کلا ایک خاص مفہوم پر دلالت کرتا ہی لہذا شاعر نے کلت کا لفظ جو باندہا ہی تو مفرد کلتا کا سمجہکر نہین لایا بلکہ ضرورت شعری کیلیے اسنے الف حذف کیا ہی اور صحت کلام مین اسے کچہہ دخل نہین بلکہ بطور زیادت ہی تو جیسے معا کا لفظ ایک خاص معنون کے لیے آتا ہی ویسے ہی کلا کو سمجہنا چاہیے

بانڈی کا ابال۔ وہ گھوڑا جو ایڑی مارنے کیوقت جوش مین آجاوے اهتزام مصدر باب افتعال گو نڈیکی وہ آواز جو اس کے جلنے کیوقت آوے یا سینہ سے نکلے فی الصحاح واهتزام الفرس حفیف جریہ جتنی گھوڑے کا گرم ہونا اور سینہ لانا غلی بانڈی کا ابلنا مرجل تانبے کی بانڈی دیگچہ اور کبھی مطلق بانڈی کے معنون پر بھی اطلاق پالیتا ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔

المعنی وہ باوجود چھریرا بدن ہونیکے ایڑی مارنیکے ساتھہ جوش زنیوالا ہے گویا اس کی آواز جبکہ اسمین گرمی جوش مار رہی ہے بانڈی کا ابال ہے

الاعراب جیاش علی الذبل مبتدا محذوف یعنی هو سے خبر ہے اور ثانی مصرع مین غلی مرجل کان سے خبر ہے اور اهتزام اسم اور اذا جاش فیہ حمیہ سارا جملہ بتاویل مفرد ہوکر اهتزام کا ظرف ہے۔ ای کان اهتزامہ وقت غلیان حمیہ فیہ

۵۶	مسح اذا ما السابحات علی الونا	اثرن الغبار بالکدید المرکل

اللغات مسح۔ بروزن مکر وہ گھوڑا جو نہایت تیز چلنیوالا ہو مشتق از سح پانی کا اوپر سے گرانا۔ گویا وہ گھوڑا بھی تیز رفتاری مین ایسا ہے جیسے پانی اوپر سے گرتا آتا ہو۔ فی الصحاح وفرس مسح کانہ یصب الجری صبا۔ سابحات سابحۃ کی جمع ہے وہ گھوڑا جو بسبب عمدہ رفتار ہونیکے ایسے معلوم ہو کہ گویا تیر رہا ہے۔ قال الشاعر بل البیت شعری متی اغدو تعارضنی جرداء سابحۃ او سابح قدم۔ قال الشارح سابحۃ کانہا تسبح فی جریہا۔ ونا ضعیف ہوجانا تھک جانا سست ہوجانا۔ غبار معروف ہے۔ کدید۔ وہ زمین جو گھوڑون کے سمون سے روندی ہوئی ہو۔ مرکل۔ بروزن معظم۔ وہ زمین جو گھوڑون کے سمون سے روندی جاتی ہے۔ ارکل سے ماخوذ ہے جسکے معنی ایڑی لگانیکے ہین ومنہ المراکل وہ جگہہ جہان ایڑی لگاتے ہین یعنی گھوڑون کے دونون پہلو۔

المعنی ایسے گھوڑون کے ساتھہ کہ جب ایسے گھوڑے جو بحالت ماندگی بھی تیز چلنے والے ہین۔ ماندہ ہوکر غبار اوٹھا دینا تو یہہ اسوقت خوب تیز رفتار اور بہنے والا ہے۔ غرض یہہ کہ عمدہ سے عمدہ گھوڑون مین ہے۔

الاعراب مسح بکسر حا منجرد کا وصف ہے۔ اور السابحات مع متعلق علی الونا مبتدا ہے اور اثرن الغبار بالکدید المرکل خبر اور کل جملہ بتاویل مفرد اذا کا مضاف الیہ ہے۔ اذا اپنے مضاف الیہ سمیت مسح کا ظرف ہے۔ جو منجرد کی وصف ہے۔ کما قد صرحنا بہ من قبل ویجوز فیہ الرفع علی انہ خبر مبتدا محذوف والنصب علی المدح ای اعنی مسحا

۵۷	یزل الغلام الخف عن صہواتہ	ویلوی باثواب العنیف المثقل

اللغات غلام بچہ۔ مرد کو بھی مجازا غلام کہتے ہین اور یہہ باعتبار ماکان کے ہے جیسے شیخ باعتبار مایول کے اور غلامۃ لڑکی کو کہتے ہین جیسا اس شعر مین ہے یهان بها الغلامۃ والغلام۔ زہری فرماتے ہین کہ عرب لڑکے کو بجرد پیدا ہونے کے غلام کہتے ہین۔ اور مین نے اپنے کانون سے سنا ہے کہ ادہیڑ کو بھی غلام کہہ لیتے ہین۔ اور یہہ استعمال انکی زبان عام اور متعارف ہے۔ کاتب الحروف کے نزدیک غلام سے یہان بچہ مراد نہین ورنہ الاخف کی قید لگانیکی کیا ضرورت تھی خف۔ بکسر خا ہلکا پہلکا۔ صہوۃ۔ گھوڑے کی زین کی جگہہ۔ یلوی بصیغہ مضارع معلوم

اسکا بانڈی کا ابال ہے

وقت غلیان حمیہ فیہ

تازہ وحشیون کیلئے زنجیر ہو - یہان شاعر اپنی صبح خیزی اور گہوڑے کی تعریف کرتا ہو جیسے حمید الارقط کہتا ہے

سنہ وقد اغتدی والصبح محمر الطرۃ والیل عنہ طیاشیر السحر وفی حوالیہ نجوم کالشرۃ یسحق المیعۃ میال العذرۃ

الاعراب اغتدی فعل با فاعل ہو اور یہ کا فاعل ذوالحال ہو اور جملہ والطیر فی وکناتہا حال ہو اور منجرد موصوف اپنی اوصاف قید الاوابد ہیکل کے اغتدی سے متعلق ہے کل جملہ فعلیہ ہے

۵۳	مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا	كَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

اللغات مفر بکسر میم وتشدید راے مبالغہ کا صیغہ ہو بہت بہاگنے والا - مکر بہت حملہ کرنیوالا مقبل موتنہہ کرنیوالا مدبر پیٹہہ کرنیوالا جلمود بروزن عصفور گول پتہر اور اسمین میم زائدہ ہو - سیل بمعنی رو - عل مین یہان السیل کے مصدر ہو جسکو معنی ہین پانی کا بہنا علِ صفۃ مشبہ ہے بروزن ند بمعنی عالی یقال اتیتہ من عل الدار ای من عال - من عینہ سے ہو
المعنی وہ بہت بہاگنے والا - وہ بہت لوٹنے والا - آگے بڑہنے والا ہے جیسے کوئی بہاری پتہر جسپر رو کی صدمہ نے اپر سے نیچے کو گرایا

۵۴	كُمَيْتٍ يَزِلُّ اللِّبْدُ عَنْ حَالِ مَتْنِهِ	كَمَا زَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِ

اللغات کمیت بروزن جمل وہ گہوڑا جسکا رنگ سیاہی سرخی کے درمیان ہو - ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ اشقر اور کمیت مین صرف دم کا فرق ہو اگر وہ دونون سرخ ہون تو گہوڑا اشقر کہلاتا ہو اور اگر سیاہ ہون تو کمیت اور یہ صلی اسکا الکمت کا تصغیر ہو یزل بصیغہ واحد مضارع غائب باب افعال ازلال مصدر پہسلانا - یا از باب ضرب زلل مصدر پہسلنا پہلی صورت مین لبد منصوب ہوگا دوسری مین مرفوع لبد بروزن جمل وہ نمدہ جو پشم وغیرہ سے جما کر بنایا جائے ماخوذ از لبد باب علم یعلم جسکے معنے چمٹنے کے ہین حال وہ جگہہ جسپر نمدہ ہو - اور گہوڑے کی پیٹہہ کے عین وسط مین ہو اور متن ہر پشت مین دو ہوتی ہین - اور وہ خط پشت کے دائین بائین کی دو اطراف ہین جو گوشت اور پٹہون سے مرکب ہوتے ہین مذکر مونث دونوطرح آتا ہو نص علیہ صاحب الصحاح وفی المصباح وھو عند ابن فارس صفواء وہ صاف پتہر جسپر بسبب صفائی کے پانی نہ ٹہر سکے المتنزل بصیغہ اسم فاعل مطر محذوف کی صفت ہو - اور با جو متنزل پر داخل ہے وہ تعدیہ کیلئے ہے - یا بصیغہ مفعول ظرف ہو -
المعنی وہ رنگت کا کمیت ہے اور پیٹہہ اسکی ایسی صاف ہو کہ نمدہ اپنی پشت کی وسط سے ایسے پہسلاتا ہو جیسے صاف پتہر بارش کو پہسلا دیتا ہو یا نمدہ اس کی پشت سے ایسے پہسلتا ہو جیسے صاف پتہر اپنے اترنے کی جگہہ سے پہسلکر
الاعراب کمیت بکسر تا منجرد کی صفت ہو -

۵۵	عَلَى الذَّبْلِ جَيَّاشٍ كَأَنَّ اهْتِزَامَهُ	إِذَا جَاشَ فِيهِ حَمْيُهُ غَلْيُ مِرْجَلِ

اللغات علی یہان بمعنی مع ہو جیسے اس مثال مین فلان علی جلالتہ یقول کذا ای مع جلالتہ ذبل گہوڑے کا لاغر بدن والا ہونا یعنی نہ بہت فربہ ہونا اور نہ بہت لاغر اور یہہ گہوڑے مین صفت ہو جیاش بصیغہ مبالغہ مشتق از جیش باب ضرب

ہندی پنڈلی- اصل مین یہہ ماضی ہے جیسے ال نال- حال وغیرہ مشتق از سوق بمعنی ہانکنا- بعدہ معنی اسمی مین مستعمل ہوگیا- نعامۃ- شتر مرغ- تیز رفتاری وغیرہ مین اکثر شتر مرغ کو ذکر کیا کرتے ہین کیونکہ یہہ کبھی ایسی حالت مین نہین پایا جاتا جس مین انسان سے نفرت نکرے اور بہاگ نجاوے- جتنے وحشی دنیا مین پائے جاتے ہین انہین یہہ خاصہ ہے کہ اگر انہون نے کسی شکاری کو نہین دیکہا تو وہ انسان سے ڈرینگے بہی نہین مگر نعامہ وہ جانور ہے کہ خواہ ادنی انسان کبہی دیکہا بہی نہو لیکن وہ خواہ نخواہ اس سے بہاگتا ہے- یہی وجہ ہے کہ نفرت کے مقام مین یہہ مثلین لاتے ہین- خود دالۃ خفّت نعامتہ- شالت نعامتہ وغیرہا- مگر باقی وحشیون کا یہہ حال نہین ہے وہ انسان سے تب تک نہین بہاگینگے جب تک انسان انہین تکلیف نہ پہونچاوے یہی وجہ ہے کہ ذو الرمہ کہتا ہے ۔ وکل اسم المقلتین کانہ　　اخو الانس من طول الخلاء المغفل ارخاء- ایک قسم کی دوڑ ہے ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ ارخا کا مطلب یہہ ہے کہ گہوڑے کو اسکی مرضی پر چہوڑا جاوے جتنا اسکا جی چاہے دوڑے کسی قسم کی تکلیف اسی نہ پہونچاوے یہہ معنے ارخا کی لغوی معنی کے بالکل مطابق ہے کیونکہ لغت مین ارخا کے معنے ڈہیلا چہوڑنے کے ہین- سرحان- بروزن فعلان سیبویہ کے نزدیک نون اس مین زائدہ ہے سرح سے مشتق ہے جسکے معنے دوڑنے کے ہین ومنہ ناقۃ سرح وخیل سراح ومنتہاہ ای سریعۃ- تقریب کے اصل معنے تو نزدیک کرنیکے ہین- چونکہ تقریب مین جو ایک قسم کی دوڑ ہے دونون پانون کو معا اٹہایا جاتا ہے اور معا رکہا جاتا ہے اس لیئے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہہ دوڑ حضر دوڑ سے کم ہے تتفل- لومڑی- مذکر مونث اسمین مساوی ہین اصل مین یہہ مضارع کا صیغہ تہا جو منقول ہوکر اب اسمی معنون مین مستعمل ہوگیا جیسے- تغلب یشکر وغیرہ جنکے لغوی معنی ہین- تہوکتی ہے- اسی مناسبت سے تتفل کہنے لگ گئے-

المعنی اسکیلئے ہرن کی کوہین اور شتر مرغ کی ٹانگین اور بہیڑیئے کی دوڑ اور لومڑی کا پویہ ہے-

الاعراب لہ خبر مقدم ہے- اور ایطلا ظبی مبتدا ہے جسپر ساقا نعامۃ وغیرہ معطوف ہین-

۶۰	ضَلِيعٍ إِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ	بِضَافٍ فُوَيْقَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِأَعْزَلِ

اللغات ضلیع سخت پسلیون والا غضبناک گہوڑا- ضلاعت سے ماخوذ ہے جسکے معنی قوت کے ہین استدبار- پیچہے سے آنا استقبال کی ضد ہے یہہ مثل ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت- سدّ- بصیغہ ماضی معلوم- سد مصدر باب نصر نصیر رخنہ بند کرنا- فرج رانون کا بیچ ضاف بروزن قاض بہت بالون والا- بڑی دم والا ضفوت سے مشتق ہے جسکے معنے کامل اور لنبا اور زیادہ ہونیکے ہین یقال ثوب ضاف ای کامل شیر کہتا ہے ۔ لیالی لا اطاوع من نہانی + ویضفو تحت کعبی الازار + ورجل ضافی الرأس ای کثیر شعر الرأس فویق- فوق کا تصغیر ہے- اعزل وہ گہوڑا جسکی دم سیدہی نہو بلکہ ایک جانب کو کنارہ کش رہے عیب ہے مگر یہہ اس کے نیچر مین داخل نہین بلکہ ایک

المعنی- خوب توانا مضبوط پسلیون والے کے ساتہہ کہ جب تو اس کے پیچہے سے آوے تو وہ اپنے رانون کے

اِلوا مصدر - باب افعال جانا بصیغہ بالیجانا - یُقالُ الوی بحتی ای ذھبت بہ - وَاَلوَت بہ عنقاءُ مغرب ای ذھبت بہ

اثواب جمع ثوب - وہ لباس جسے انسان پہنے السی سی ہو یا ریشم لشیم پوستین وغیرہ سے یہاں اثواب سے مراد کپڑے یا ہتھیار ہیں یا خود کپڑوں ہی الا جیسے اس آیت میں وثیابک فطھر - لیکن پہلے معنے زیادہ موزون معلوم ہوتے ہیں

عنیف - وہ شخص جو سوار ہو نہیں خوب مشق کرے - جمع عنیف - فی الصحاح العنیف ھو الذی لیس لہ رفق برکوب الخیل والجمع عُنُف - مثقّل - بروزن معظم وہ شخص جو بہت بوجھل اور بھاری ہو -

المعنی - ہلکے پھلکے نوجوان کو تو اپنی پیٹھ سے پھسلا دیتا ہے - اور کڑی بوجھل کے کپڑوں کو لیجاتا ہے - یا خود کڑی بوجھل کو گرا دیتا ہے یعنی وہ کسی کا مطیع ہونیوالا نہیں ہے -

الاعراب - یزل - فعل مضارع معلوم از باب افعال ضمیر جو کمیت یا منجرد کی طرف پھرتی ہے فاعل - الغلام الخف مفعول عن صہواتہ متعلق - جملہ فعلیہ معطوف علیہ اور جملہ یلوی باثواب العنیف المثقل معطوف کل جملہ معطوفہ ہوا -

٥٨ | دَرِیرٍ کَخُذرُوفِ الوَلِیدِ اَمَرَّہٗ | | تَتَابُعُ کَفَّیہِ بِخَیطٍ مُوَصَّلِ

اللغات - درید - بروزن کریم تیز رو گھوڑا - کذا فی الصحاح - خذروف - بروزن عصفور پھیری و پھرکی و تفسیرہ علیٰ فی الصحاح شیٔ یدیرہ الصبی بخیطٍ فی یدیہ فتسمع لہ دوی - خذاریف جمع - ولید - بچہ بچی نجیل معنے مفعول ہے یستوی فیہا المذکر والمؤنث - ولدان جمع - امَرَّہٗ - بصیغہ ماضی معلوم از باب افعال امرار مصدر سخت بٹنا - تتابع - پے درپے آنا - کف - ہتھیلی مونث ہے - ابن انباری فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے جنکی سند معتبر نہیں ہے اسے مذکر بتایا ہے مگر باعتبار اہل علم سے سنا نہیں گیا - کفوف اکف - فلوس افلس کی طرح جمع ہے - ازہری فرماتے ہیں کہ کف سے صرف ہتھیلی ہی مراد نہیں بلکہ انگلیاں بھی اسکے مفہوم میں داخل ہیں - اور چونکہ پنجہ کی ذریعہ انسان اپنے بدن کو ضرر سے روکتا ہے اس لئے اسے کف کہتے ہیں - خیط - اصل میں مصدر بمعنی سینے کے ہے بعد میں من باب التسمیۃ بالمصدر ہو کر دھاگے کے معنوں میں مستعمل ہو گیا - موصل - بروزن معظم وہ دھاگا جسکی لڑیاں خوب ملائی گئی ہوں ہندی میں اسی کو بجور کہتے ہیں

المعنی - ایسے گھوڑے کے ساتھ جو بہت تیز جاتا ہے - اور چلنے سے ایسی تیز آواز اس میں آتی ہے جیسے بچہ کی پھرکی میں جسے اس کے دونوں ہاتھوں کے پے درپے آنے نے مضبوط دوہرے دھاگے سے بٹا ہوا اور پھرایا ہو تشبیہ سرعت اور آواز میں ہے

الاعراب - امرّہ تتابع کفیہ الی آخر البیت یا تو ولید کی وصف واقع ہے جیسے ولقد امر علی اللئیم یسبنی میں یا حال ہے - اور قد اس میں مضمر ہے -

٥٩ | لَہٗ اَیطَلَا ظَبیٍ وَّسَاقَا نَعَامَۃٍ | | وَاِرخَاءُ سِرحَانٍ وَّتَقرِیبُ تَتفُلِ

اللغات - ایطل اِطل پہلو - ایاطل آطال جمع - ظبی - ہرن - اور یہ نام اسکا کہا جاتا ہے جب اسکے دو دانت نکل آویں - اور دو دانت اسکے اخیر زندگی تک رہتے ہیں کبھی تین نہیں ہوتے - ساق - پاؤں کی

ہندی پنڈلی۔ اصل میں یہ ہانی ہے جیسے ال نال حال وغیرہ مشتق از سوق بمعنی ہانکنا۔ بعدہ معنی اسی میں مستعمل ہوگیا۔ نعامۃ۔ شتر مرغ۔ تیز رفتاری وغیرہ میں اکثر شتر مرغ کو ذکر کیا کرتے ہیں کیونکہ یہ کبھی ایسی حالت میں نہیں پایا جاتا جس میں انسان سے نفرت نکرے اور بھاگ نجائے۔ جتنے وحشی دنیا میں پائے جاتے ہیں انمیں یہہ خاصہ ہے کہ اگر انہوں نے کسی شکاری کو نہیں دیکھا تو وہ انسان سے ڈرتے بھی نہیں مگر نعامہ وہ جانور ہے کہ خواہ اوسنے انسان کبھی دیکھا بھی نہو لیکن وہ خواہ نخواہ اس سے بھاگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نفرت کے مقام میں یہہ مثلیں لیتے ہیں خود دالۃ خفت نعامتہ۔ شالت نعامتہ وغیرہا۔ مگر باقی وحشیوں کا یہہ حال نہیں ہے وہ انسان سے تب تک نہیں بھاگینگے جب تک انسان انہیں تکلیف نہ پہونچائے یہی وجہ ہے کہ ذو الرمہ کہتا ہے ۔ فکل اسم المقلتین کانہ اخو الانس من طول الخلاء المغفل ارخاء۔ ایک قسم کی دوڑ ہے ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ ارخا کا مطلب یہہ ہے کہ گھوڑے کو اسکی مرضی پر چھوڑ دیا جائے جتنا اسکا جی چاہے دوڑے کسی قسم کی تکلیف اسے نہ دیجائے یہہ معنے ارخا کے لغوی معنے کو بالکل مطابق ہے کیونکہ لغت میں ارخا کے معنے ڈھیلا چھوڑنے کے ہیں۔ سرحان۔ بروزن فعلان سیبویہ کے نزدیک نون اسمین زائد ہے سرح سے مشتق ہے جسکے معنے دوڑنے کے ہیں ومنہ ناقۃ سرح وخیل سرح ومنسرحۃ ای سریعۃ۔ تقریب کے اصل معنے تو نزدیک کرنیکے ہیں۔ چونکہ تقریب میں جو ایک قسم کی دوڑ ہے دونوں پانوں کو معا اٹھایا جاتا ہے اور معا رکھا جاتا ہے اس لیے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہہ دوڑ حضر دوڑ سے کم ہے تتفل۔ لونبڑی۔ مذکر مونث اسمیں مساوی ہیں اصل میں یہہ مضارع کا صیغہ تھا۔ جو منقول ہوکر اب اسی معنوں میں مستعمل ہوگیا جیسے۔ تغلب یشکر وغیرہ جسکے لغوی معنی ہیں تھوکتی ہے۔ اسی مناسبت سے تتفل کہنے لگے۔

المعنی اسکے لیے ہرن کی کھیت اور شتر مرغ کی ٹانگیں اور بھیڑیے کی دوڑ اور لونبڑی کا پویہ ہے۔

الاعراب لہ خبر مقدم ہے۔ اور ایطلا ظبی مبتدا ہے جسپر ساقا نعامۃ وغیرہ معطوف ہیں۔

۶٥	ضَلِيعٌ إِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ	بِضَافٍ فُوَيْقَ الأَرْضِ لَيْسَ بِأَعْزَلِ

اللغات ضلیع سخت پسلیوں والا غضبناک گھوڑا۔ ضلاعت سے ماخوذ ہے جسکے معنی قوت کے ہیں استدبار۔ پیچھے سے آنا استقبال کی ضد ہے یہ مثل ہے، لو استقبلت من امری ما استدبرت۔ سدّ۔ بصیغہ ماضی معلوم۔ تشدید باب نصر ینصر رخنہ بند کرنا۔ فرجہ رانوں کا بیچ ضاف بروزن قاض بہت بالوں والا۔ بڑی دم والا ضفوت سے مشتق ہے جسکے معنے کامل اور لنبا اور زیادہ ہونیکے ہیں یقال ثوب ضاف ای کامل لشیر کہتا ہے ۔ لیالی لا اطاوع من نھانی + ویضفو تحت کعبی الازار + ورجل ضافی الرأس ای کثیر شعر الرأس فُوَيق۔ فوق کا تصغیر ہے۔ اعزل وہ گھوڑا جسکی دم سیدھی نہو بلکہ ایک جانب کو کنارہ کش رہے عیب ہے مگر یہہ اس کے نیچے میں داخل نہیں بلکہ ایک

المعنی۔ خوب توانا مضبوط پسلیوں والے کے ساتھ کہ جب تو اس کے پیچھے سے آوے تو وہ اپنے رانوں کے

بیچ کو ایک نسبۃً بہت بالون والی دم سے بند کرے۔ جو زمین سے کچھ تہوڑے ہی اونچی رہتی ہی اور اسمین یہہ بہی عیب نہین کہ دم کو دائین یا بائین جانب ہر کیے بلکہ سیدہی رکہتا ہے۔ گہوڑے مین یہہ کمال وصف ہی کہ اسکی دم کے بال بہت ہون اور چہوٹی بہی نہون اور نہ ایسی لنبی کہ زمین کے ساتہہ چہوتے رہین اور دم کا سیدہا رکہنا نہ ایک جانب۔ قال المتنبی ؎ طوال السبیب قصار العسب

الاعراب فلیح مجرد کا وصف ہی اور جملہ اذا استدبرتہ مع انہی جزا سد فرجہ کی دوسرا وصف ہی اور بضاف جار مجرور متعلق سد کے ہے اور فویق الارض اور لیس باعزل ضاف کی وصف ہین

٦١	کَاَنَّ سَرَاتَہٗ لَدَی الْبَیْتِ قَائِمًا	مَدَاکُ عَرُوْسٍ اَوْ صَلَایَۃُ حَنْظَلِ

اللغات کأنّ مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ مرکب نہین ہے دوم یہہ کہ مرکب ہی اور یہہ خلیل کا مذہب ہے اس ترکیب مین اسکا یہہ خیال ہے کہ اصل مین ان سراتہ لدے البیت قائما کمداک عروس او کصلایۃ حنظل تہا حرف تشبیہ اس لئے مقدم کیا گیا تاکہ پہلی ہی معلوم ہو جائی کہ یہان تشبیہ مقصود ہے اور چونکہ کاف ہمیشہ مفرد پر داخل ہوا کرتا ہی اسلیے لفظی رعایت کرلی بجائے مکسورہ کے انّ مفتوحہ پڑہتی ہین باقی معنوی لحاظ سے تو وہی انّ مکسورہ ہی کوئی مصدر حرف نہین بنا اور انّ کا کے ساتہہ ملکر ایک کلمہ بن گیا ہی کچہ ضرورت نہین کہ ہم اسکے لئی کوئی متعلق نکالین جیسی پہلی حالت مین نکالا کرتی تہی بلکہ اسے یہہ حرف کی خبر سمجہنا چاہیے جارہ نہین رہا جیسی کذا کا بہ مین جارہ کی متعلق کی کوئی ضرورت نہین سراۃ ہر ایک چیز کی پشت اور وسط کو کہتی ہین سروات جمع فی الحدیث لیس للنساء سروات الطریق ای ظہرہ ووسطہ صحاح مین عینہ بیت سکن شب باشی کی جگہہ اصل مین یہہ مصدر ہے جسکے معنے رات کاٹنی کی ہین مداک سل دول سی ظرف کا صیغہ ہی جسکے معنے خوشبو پیسنی کے ہین فی الصحاح داک الطیب یدوکہ دوکا ومدا کا ای یسحقہ والمداک حجر یسحق علیہ والمدول علی وزان منبر حجر یسحق بہ راہ درشتی اور زمگت اور صاف ہونین اسکی تشبیہ دیا کرتی ہین ایک شاعر کہتا ہی ؎ فی جوجو کمداک الطیب مخضوب عروس دلہا دلہن دونون مین مساوی ہے البتہ جمع مین فرق پڑجاتا ہی بمعنے دلہا کی جمع عرس آتی ہی جیسے رسول کے جمع رسل اور بمعنی دلہن کے عرائس جیسی عجوز کی جمع عجائز عرس کے معنی جماع سے تنگ آئی اور رہ جانیکے ہین یقال عرس الرجل من باب تعب کل وعیی اور نیز حیرت کے معنون مین بہی آتا ہی یقال عرس بالشی اذا لزمہ قال الفیومی ویقال العرس من ہذین انتہی صلایۃ سل جس سی خوشبوئی پیستے ہین قال امیۃ فی وصف السماء ؎ سراۃ صلابۃ خلقا اضیعت تزل الشمس لیس لہا ایاب وانما قال امرء القیس مداک عروس وصلایۃ

المعنی جب وہ گہوڑا گہر کے پاس کہڑا ہوتا ہی تو اسکے پیٹہہ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی دلہن کے سہاگ پوڑہی کے سل یا وہ جس سے کبہی اندرائن کا پہل توڑتی ہین یعنے اسکی پشت نہایت صاف اور ٹہوس ہے

٦٢	کَاَنَّ دِمَاءَ الْھَادِیَاتِ بِنَحْرِہٖ	عُصَارَۃُ حِنَّاءٍ بِشَیْبٍ مُرَجَّلِ

اللغات دماء بروزن ظبا دم کی جمع ہے جو اصل مین دمی تہا بروزن ظبی مبرد کی نزدیک مفرد کا وزن دما بروزن عصا ہے اور یہہ جمع خلاف قیاس ہے چنانچہ ایک شاعر نی شعر مین ما ہی بلحاظ اصل باندہا ہے ۵ فلسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ھادیات ہادیہ کی جمع ہے بقر وحش کا وہ گروہ جو سب سے آگی چلے نحر ہار ڈالنے کے جگہہ اور کبہی نحر کا اطلاق سینہ پر بہی آجاتا ہے عصارہ نچوڑ عصر سے مشتق ہے جسکے معنی نچوڑنے کے ہین حنا مہندی خضاب جمع شیب بفتح اول اصل مین بمعنی بالون کی سپید ہونیکے ہے مگر یہان مراد سپید بال ہین مرجل بروزن معظم سلجہا ہوا بال ترجیل سے مشتق ہے جسکے معنی ہین بالون کو سلجہانا

المعنی آگی آگی چلنے والی گائیون کا خون جو اسکی چہاتی پر پڑتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مہندی کا نچوڑ ہے جو سپید سلجہائی ہوئی بالون کے ساتہہ لگایا جائی یعنے وہ گہوڑا ایسا تیز رو ہے کہ شکار کے وقت سب سے آگی دوڑنیوالی بقر وحشون کو جا مارتا ہے اور انکا خون جو بہالونکی مارنیسے نکلتا ہے اسکے سینہ کی سپید بالون پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مہندی کا نچوڑ جو سلجہائے ہوئی بالون

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے جسکا اسم دماء الھادیات بنحرہ ہے اور بنحرہ اسمین دما کا وصف ہے یا حال ہے اور عصارہ حنا موصوف اور شیب مرجل معہ اپنی محذوف متعلق کے وصف ہے اور کل صفت معہ موصوف کان کے خبر ہے

۶۳	فَعَنَّ لَنَا سِرْبٌ كَأَنَّ نِعَاجَهُ	عَذَارَى دَوَارٍ فِي مُلَاءٍ مُذَيَّلِ

اللغات عنّ بصیغہ ماضی مشتق از عنن جسکے معنی ظاہر ہونی اور پیش آنی کے ہین ومنہ العنان بمعنے السحاب لانہ تعترض فی افق السماء ـــــ والعنان بمعنی اللجام لانہ یعترض فی الحلق سرب ریوڑ سرب سے ماخوذ ہے جسکے معنے ہین جہان چاہنا چلے جانا ومنہ السارب ای الذاہب والسروب کذلک والسرب بالفتح للابل وما رعی من المال والمسرب ای المرعی والتسرب ای الارسال سربا سربا نعاج نعجہ کی جمع ہے سورا گائی دوار بضم اول اور کبہی فتح بہی پڑہ لیتی ہین ایک بت کا نام تہا جسکے ارد گرد ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ کیطرح پہرا کرتے تہی ملاء ملاءۃ کی جمع ہے جیسے تمر وتمرۃ یعنے چادر مذیل دامن دراز صحاح مین ہے وملاء مذیل ای طویل الذیل

المعنی سو ایک ریوڑ وحشیونکا ہماری سامنی آیا جسکے گائیان خوبصورتی مین گویا دوار کی وہ کنواریان تہین جو دراز دامن چادر

الاعراب مذیل ملاء کا وصف ہے جو ان جموع سے ہے جنمین واحد اور جمع مین تا ہی کا فرق ہے اور ایسی جمع عموما مذکر لاتی ہین اور عذاری کے اضافت دوار کیطرف بادنی ملابست ہے

۶۴	فَأَدْبَرْنَ كَالْجِزْعِ الْمُفَصَّلِ بَيْنَهُ	بِجِيدٍ مُعَمٍّ فِي الْعَشِيرَةِ مُخْوَلِ

اللغات ادبرن بصیغہ جمع مونث غائب ادبار مصدر باب افعال پیٹہ دینا پیچہی کو لوٹنا اقبال کا ضد ہے جزع بفتح جیم جزعۃ کا جمع ہے یعنے مہرہ جو سیاہ سفید ہوا کرتا ہے ہندی مین اسکو گلیتر اور فارسی مین شبہ کہتے ہین مفصل بروزن معظم بمعنی فاصلہ ڈالا گیا بینہ قائمقام مفعول مالم یسم فاعلہ کی ہے جید بکسرہ جیم گردن اجیاد جمع اجید لمگردن

جیداء لمکرد فی معم بصیغہ اسم فاعل باب افعال ومخول کذلک بہت چہوٹی اور ماموں والا یا شریف چہوٹی و ماموں والا
المعنی وہ ہمیں دیکہتی ہے پیچہے کو لوٹین اور حال انکا یہہ تہا کہ سپیدی وسیاہی مین وہ اُن یمنی مہرون کے مشابہ تہین
جنمین سونے یا چاندی کے منکون سے فاصلہ ڈالا گیا ہو ایسی گردن کے ساتہہ جو ایک شریف بہت چہوٹی ماموں والی لڑکی ہوتی ہے
یعنے ایسی نازپروردہ کی گردن کے مانند انکی گردنین ابہری ہوئی اور خوبصورت تہین
الاعراب کالجزع المفصل بینہ کائنۃ کے متعلق ہوکر ادبرن کی فاعل سے حال ہے اور معم فی العشیرۃ مخول
کی جید کا مضاف الیہ ہوکر ادبرن کے متعلق ہے

۶۵	فألحقنا بالهاديات ودونه	جواحرها في صرة لم تزيل

اللغات دون یہان ظرف مکان ہے جواحر وہ ریوڑ جو پیچہے رہ جاوی جاحر کی جمع ہے جسکے معنی پیچہے رہنے والے کے ہیں
صرۃ جماعت سختی شور قال صاحب الصحاح وقول امرء القیس یحتمل ھذہ الوجوہ الثلثۃ انتہی لم تزیل اصل میں
لم تتزیل تہا تا کو حسب قاعدہ حذف کیا گیا تزیل سے مشتق ہے جسکے معنی ہین بکہر جانا تزییل کا مطاوع ہے بمعنی متفرق کرنا
المعنی پس اس گہوڑی نے ہمکو اگلی گایون تک پہونچا دیا اور ادہر اسکے پاس پچہلی گایان ایک ایسی جماعت یا سختی
یا شور مین تہین جو اسکے گہسنے سے ابہی متفرق نہین ہوئی تہین یا پچہلی گایان سختی یا شور مین تہین بحالیکہ متفرق نہین
ہوئی تہین یہان گہوڑی کی تیزی کا بیان کرتا ہے وہ بجلی کیطرح اتنی جلدی گایون کو جا مارتا تہا کہ ابہی انمین سے جو
پیچہے رہتی تہین متفرق نہونے پاتی تہین کہ پہر انہین سبہے آ مارتا تہا

۶۶	فعادى عداء بين ثور ونعجة	دراكا ولم ينضح بماء فيغسل

اللغات عادی بصیغہ ماضی معلوم از باب مفاعلہ عداء مصدر ایک دوڑ مین دو شکار یکی بعد دیگری کرنا اور یہی
معنے یہان مراد ہین نص علیہ صاحب الصحاح ثور بیل شیران اثوار ثیرۃ جمع لم ینضح بصیغہ جحد معلوم مشتق از نضح
گہوڑی کا پسینہ لانا قال الفیومی نضح الفرس عرق انتہی
المعنی اس گہوڑی نے ایک دوڑ مین ایک بیل اور ایک گائے کو جا مارا اور پے درپے انکو شکار کیا اور باوصف اسکے
بہت پسینا بہی نہ بہا چنانچہ وہ نہا یا ہو اسے یہان پسینہ مراد ہے
الاعراب فیغسل مین فا عطف کیلئے ہے اور یہہ عطف منفی پر ہے نہ نفی پر

۶۷	فظل طهاة اللحم من بين منضج	صفيف شواء أو قدير معجل

اللغات طہاۃ طاہی کی جمع ہے طہو مصدر گوشت پکانا فی الحدیث فما طہوی اذا صفیف وہ گوشت
جو کباب کرنیکے لئے انگارون پر صف بنا کر رکہا جاوی ومنہ ھذا القول نص علیہ صاحب الصحاح ومنہ الصفوف وہ اونٹنی
جو بسبب کثرت دودہ کی پیالون کا برابر باندہے قدیر وہ گوشت جو ہانڈی مین پکایا جاوے معجل بروزن معظم وہ گوشت

جو جلدی پکایا جاوی فی الصحاح عجلت اللحم طبختہ علی عجلۃ

المعنی گوشت پکانے والی دو فریق ہو گئے ایک تو صف بستہ کباب کے پکانے والی دوم وہ جو ہانڈی میں جلدی پکائی گئے

الاعراب او یہاں شک کی لئے نہیں بلکہ بمعنی منع خلو کے ہی جس سے احد الامرین علی سبیل التعاقب مراد ہے اجتماع کی منافی نہیں کیونکہ اصل میں یہہ اباحت کے لئے ہی جیسے کسی شخص سے پوچھا جائے ماکان طعامك فی بلاد ك فیقول الحنطۃ

والمعنی احد ھذین علی ان یکون کل واحد منھما بدلا عن صاحبہ او الجمیع۔ قال قطری بن فجاءۃ سے حتی

خضبت لما تخذ من دمی اکناف سرجی او عنان لجامی قدیر زاد کی جر سے ضعیف ہے عطف ہی اور جر اسلیے ہے

وقت شاعر نے منضج کی تنوین سے قطع نظر کر لیا ہی اور معنوی اضافت کو بمنزلہ لفظی اضافت کی خیال کر کے ضعیف کو مجرور سمجھکر باوجود معطوف علیہ کے منصوب ہونیکے اُسے بھی مجرور کیا۔ جیسے سوار بن مضرب نے شعر سے یا ایھا

القلب ھل تنھاك موعظۃ او یحدثن لك طول الدھر نسیانا یحدثن کو نون خفیفہ کے ساتھہ ذکر کیا ہی اس توہم پر کہ تنہاک میں وہ نون خفیفہ ذکر آیا ہی قال التبریزی وسلغ ذلك لانھم الفوا زیادۃ احدی النونین فیما

لیس بواجب من الافعال فکانہ قدر ان الاول حصل فیہ النون تراد فی الثانیۃ ستوھم مثلہ فی الاول واستمرار

۶۸	وَرُحْنَا يَكَادُ الطَّرْفُ يَقْصُرُ دُونَهُ	مَتَى مَا تَرَقَّ الْعَيْنُ فِيهِ تَسَهَّلِ

اللغات رُحنا بروزن قلنا رواح مصدر شام کیوقت واپس آنا طرف العین نظر کرنا باب ضرب سے مصدر ہے یقصر بصیغہ مضارع معلوم قصور مصدر عاجز ہونا ومنہ قصر السھم عن الھدف اذا لم یبلغہ وقصرت بنا النفقۃ اذا لم یبلغ بنا مقصدنا ترق اصل میں تترقی تہا ترقی سے ماخوذ ہی جسکے معنی اوپر کیطرف چڑھنے کے ہے رقی اسکے مجرد ہی یقال رقی فی السلم رقیا مثل فلس من باب تعب ترقیت انتھی تسھل اصل میں تتسھل تہا تا کو حسب قاعدہ محذوف کیا گیا تسھل سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں نرم زمین اترنا نیچی کے طرف آنا

المعنی ہم شام کو شکار سے فراغت پاکر واپس لوٹی بحالیکہ نظر اُسکے عاجز ہوتی تہے اور ٹھہر نہ سکتے تہے وہ گھوڑا وونکا جو ہمکے ساتھہ تہا اسمین کسطرح کا کلال نہین آیا تہا تا کہ اسکے چمک دمک کی دور ہونیسے نظر ٹھیر سکے بلکہ جب نظر آسمان ترقی کرتی تہی اور اوپر کو جاتی تہی نیچی کو آجاتی تہی اس شعر کا مضمون اعشی کے اس شعر میں بھی پایا جاتا ہی سے واجرد من فحول الخیل طرف کان علی شواکلہ وھانا یعنی وہ گھوڑا ایسا چمک دمک کے ایسی معلوم ہوتا تہا کہ گویا اسپر روغن مل گیا ہی رویہ کہتا ہی سے کنفض بان ھودہ تیر عرج کان وردا من دھان یمرع فی الصحاح یقول کان لونہ یطلی بالدھن لصفائہ وما احسن ما قال اللہ تبارك وتعالی فی قولہ فارجع البصر کرتین ینقلب

الاعراب یکاد فعل مقاربہ ہے طرف اسم اور جملہ یقصر دونہ خبر کل جملہ رحنا کی فاعل سے حال واقع ہی اور متی ما ترق منہ العین شرط ھی تسھل جزا یہ جملہ شرطیہ ہے

۶۹	فبات علیہ سرجہ ولجامہ	وبات بعینی قائما غیر مرسل

اللغات بات دو معنوں مین مستعمل ہے (۱) یہہ کہ اسکا استعمال صرف انہین کامون مین ہو جو رات مین کیے جاتی ہین جب بات یفعل کذا بولتی ہین تو اس سی یہہ مراد ہوتی ہے کہ فعل رات مین واقع ہوا و علیہ قولہ تعالی و الذین یبیتون لربھم سجدا و قیاما ازہری فراء سی یون روایت کرتی ہین کہ بات اللیل جب کہ بولتی ہین جب ساری رات بیداری مین کاٹی نیک کام ہو یا برا لیث فرماتی ہین کہ جو بات بمعنی نام لیتا ہی وہ سخت غلطی کرتا ہی کیونکہ وہ بولتی بات یراعی النجوم یعنی اسنی تارے تارے ہی ہوئی رات کاٹی بہلا سویا ہو یا بہی یہہ کام کرسکتا ہی ابن قوطیہ اور سرقسطی بہی کہتی ہین بات یفعل کذا بمعنی نام نہین آتا (۲) یہہ کہ صار کی معنوں مین ہو ایسی حالت مین دن رات کی کچہ خصوصیت نہین رہتی حدیث مین جو آیا ہی فانہ لا یدری این باتت یدہ وہ بمعنی صارت کی ہے بات عند امرأتہ لیلۃ بہی انہین معنون مین صحیح ہی یعنے صار عندھا سواء حصل عندہ نوم ام لا یہہ دو معنی جو ہم نے ذکر کئی ہین بلحاظ اسکے ناقص ہو سکتی ہین اور کبہی تامہ بہی ہوتا ہی جسکے معنی ہین رات کاٹی قال الشیخ وقد تجیء تامۃ بمعنی اقام لیلا سواء نام او لم ینم یہان تامہ ناقصہ دونون کا احتمال ہو سکتا ہی سرج زین سروج جمع بروزن فلوس جمع لجام المعنی سو سچی ساری رات کاٹی گذین و لگام اسپر تہا اور میری آنکہون کی سامنی کہڑا رہا چراگاہ کیطرف چہوڑا نہین گیا تہا کیونکہ عزیز گہوڑون کو گلہ کے ساتہہ نہین چہوڑتے بلکہ انکی علیحدہ خدمت کرتے ہین

الاعراب بات کو اگر تامہ سمجہا جاوے تو جملہ علیہ سرجہ ولجامہ بات کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوگا و الا خبر ہے دوسری بات مین قیاس کر لینا چاہئی اگر تامہ ہی تو دونون قائما بعینی اور غیر مرسل مترادف یا متداخل حالات ہی فاعل سے ہونگی یا دونون خبرین ہونگی اگر ناقصہ سمجہا جاوے

۷۰	اصاح تری برقا اریک ومیضہ	کلمع الیدین فی حبی مکلل

اللغات صاح صاحب کا مرخم ہی اور ہمزہ ابتدائیہ ندا کی لی ہے برق بجلی بروق جمع ومیض بجلی کا تہوڑا سا چمکنا نہ اتنا کہ بادل کے اطراف پر چہا جائی لیکن اگر عرض ہو جاوی تو اسی خفو کہتی ہین اور اگر لمبی ہو جاوی بدون اسکے کہ دائین بائین ہو کہ بادل کو چیر کر نکل آوی تو اسی عقیقہ کہتے ہین چونکہ پہلی حالت توجہ دلانی کے قابل ہوتی ہے اسواسطی ومیض کا ذکر کیا لمع چمکنا حبی وہ بادل جو پہاڑ کے طرح آسمان پر چہائی لگے جب پورا ڈہانپ لی تو اسی حبی نہین کہتی وسمی بذلک لدنوہ الی الارض کذا فی الصحاح مکلل وہ بادل جسمین بجلی چمکتی ہو اور بعض کہتی ہین مراد وہ بادل ہی جسکے ارد گرد اور بہت بادل ہون اور یہہ بادل انکا تاج بنا ہوا ہو

المعنی ای میری دوست دیکہہ یا تو دیکہتا ہی اس چمکتی بجلی کو جسکے چمک مین تجہی سخت گرجی بادل مین دکہاتا ہون جو معشوقہ

الاعراب تری یا جملہ خبریہ ہی جو امر کے معنی دیتا ہی کیونکہ ایسی موقع مین جہان مامور کے انکار کی توقع ہو گویا یہی سمجہا جاتا ہے

کہ وہ اس کام کو آگے ہی کر رہا ہے یا زیادہ ترغیب دلانے کی غرض سے خبر کے لباس میں اس لئے ذکر کر دیتے ہیں کہ مخاطب متکلم کی تکذیب کو ناجائز سمجھ کر ضرور ہی اس کام کے کرنے پر آمادہ ہو جاوے یا یہہ جملہ استفہامیہ ہے جسکے ابتدا میں ہمزہ استفہام مقدر ہے اور رأے جیسے مکلا و مبضر کو متعلق ہے جیسے لمع الیدین اور کل جملہ جواب ندا کو ندائیہ بنا

۱۷	یُضِیءُ سَنَاهُ اَوْ مَصَابِیحُ رَاهِبٍ	اَمَالَ السَّلِیطَ بِالذُّبَالِ الْمُفَتَّلِ

اللغات یُضِیءُ بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم اضاءت مصدر باب افعال روشن ہونا سنا بالکسر روشنی اور بالمد بمعنے بلندی مصابیح جمع مصباح بمعنے چراغ اصل میں یہہ آلہ کا صیغہ ہے یعنے وہ چیز جس سے صبح حاصل کیجاے سلیط روغن زیت اور بمعنے روغن کنجد کو کہتے ہیں ذبال جمع ذبالہ بمعنے فتیلہ ذبول سے ماخوذ ہے جسکے معنے دبلا ہونیکے ہیں اسمین لام عوض مضاف الیہ ہے ای ذبالتہ المفتل مفتل بروزن معظم سخت بٹی ہوئی

المعنی اس بجلی کے چمک چمکتی ہے یا کسی راہب کے چراغ جلتے ہیں جسنے اسکے خوب بٹی ہوئی بتیوں کیطرف روغن زیت یا روغن کنجد جھکایا ہے یہان شاعر تجاہل عارفانہ کرکے کہتا ہے کہ اس بجلی کی چمک مجھے شک میں ڈالتی ہے کہ وہ بجلی ہی ہے

الاعراب ذبال چونکہ ان جموع سے ہے جنکے واحد تا سے ممیز ہوتے ہیں لہذا مفتل جو واحد مذکر کے لئے موضوع ہے اسکا وصف بن سکتا ہے اور جملہ امال السلیط الخ راہب کا وصف ہے اور چونکہ امال میں ضمیر جو راہب کیطرف پھرتی ہے موجود ہے لہذا یہہ جملہ وصف واقع ہو سکتا ہے اور موصوف مصابیح کا مضاف الیہ ہو کر یُضِیءُ کا فاعل ہے اور چونکہ عطف میں تذکیر تانیث میں پہلی نسبت ملحوظ ہوتی ہے لہذا یضیء کا باوجود اسکے مذکر ہونیکے مصابیح فاعل بن سکتا ہے

۱۸	قَعَدْتُ لَهُ وَصُحْبَتِي بَیْنَ ضَارِجٍ	وَبَیْنَ الْعُذَیْبِ بُعْدَ مَا مُتَأَمَّلِ

اللغات صحبتی بضم صاد جمع صاحب ہے جیسے فرہۃ فارہ کے لئے ضارج ایک جگہہ کا نام ہے عذیب عذب کا تصغیر ہے جسکے معنے میٹھے پانی کے ہیں یہہ بنی تمیم کے ایک چشمہ کا نام ہے متامل بصیغہ اسم مفعول بمعنے منظور الیہ یا ادل یا مصدر ہے یعنے تامل کرنا کسی چیز کے طرف حصول کے امید پر دیکھنا امل اسکا مجرد ہے جسکے معنے آرزو اور امید کے ہیں اور بعد اصل میں بعد تھا چونکہ فتحہ سے جو خفیف ہے ضمہ کیطرف جانا مکروہ تھا لہذا ضمہ تخفیفا محذوف ہوا قال الشیخ الرضی و مثلہ قوله فی کرم الترک کرم انتہی ثم قال فی موضع آخر کقوله تعدت له وصحبتے سعد کہتا ہے ؎ تلتهم الوسق مشد ودا اشطنة ؛ کانہا وجها قد طلی بالقار طلی اصل میں طلی تھا۔ اور ظرف کو لئے بھی بن سکتا ہے اسصورت میں یہہ زائد ہوگا جیسا کہ اس شعر میں ؎ ایا طعنة ما شیخ کبیر یفن بال

المعنی میں اور میرے ساتھی عذیب اور ضارج کے بیچ اس بجلی کے چمک کے مارے بہت سے سوچ بچار کے پیچھے بیٹھے یا میں اور میرے ساتھی عذیب اور ضارج کے بیچ اس بجلی کے چمک کے مارے بیٹھے لیکن وہ بادل جسکی ہم سوچ بچار کر رہے تھے بہت دور تھا یہان اپنی دور سے دیکھہ لینے پر تعجب ظاہر کرتا ہے کہ باوجود اس قدر مسافت کے اسکو ہمنے دیکھہ لیا۔

الاعراب وصحبتی یہان مفعول معہ ہی عطف بھی جایز کیونکہ فاصلہ ہے

٧٣	علے قطن بالشیم ایمن صوبہ	وایسرہ علے الستار فیذبل

اللغات قطن بفتحتین بنی اسد ایک پہاڑ کا نام ہے شیم بادل کو اس غرض سے دیکھنا کہ کہان برستا ہے ایمن داہین جانب اشمل کے ضد ہی فی الصحاح وقول الشاعر یاتی ھا من ایمن واشمل ای من ناحیۃ الیمین وناحیۃ الشمال انتہے صوب بارش کا برسنا ایسر ایمن کی ضد ہے ستار یذبل دو پہاڑ ہین

المعنی وہ گہرا بادل داہین بائین برستا تہا چنانچہ دیکہنے مین قطن پہاڑ پر داہنی جانب سے برستا ہی تہا اور اسکی بائین

الاعراب علے قطن خبر مقدم ہی اور ایمن صوبہ مبتدا موخر اور بالشیم متعلق مقدر کے حال ہے

٧٤	فاضحی یسح الماء فوق کتیفۃ	یکب علے الاذقان دوح الکنہبل

اللغات اضحی یہان بمعنی صار ہے یسح بصیغہ مضارع معلوم سح مصدر پانی کا بہانا متعدی بھی آتا ہی کتیفۃ بروزن جہینۃ بنی ہالہ کی شہرون مین ایک جگہ کا نام ہے یکب بصیغہ واحد غائب مضارع معلوم از باب نصر کبّ مصدر منہہ کی بل گرانا اکباب اسکا مطاوع ہی اور وہ لازم ہے فی الصحاح وھذا من النوادر ان یقال افعلت انا وفعلت غیری یقال کب اللہ عدو المسلمین ولا تقل اکب دوح دوحۃ کی جمع ہی بڑا درخت کوئی ہو کنہبل بروزن سفرجل اور بار کا ضمہ بھی مروی ہی ایک قسم کا درخت ہی نون اسکا زاید ہی اذقان ذقن ٹہوڑی اذقان جمع

المعنی سو یہہ حالت ہوئی کہ وہ بادل کتیفہ پر پانی بہانے لگا اور کنہبل کے درختون کو منہ کی بل گرانے لگا

الاعراب اضحی فعل ناقصہ اسکی ضمیر جو بادل کیطرف راجع ہی اسکا اسم ہی اور جملہ یسح الماء فوق کتیفۃ خبر اور یسح کے ضمیر فاعل ذو الحال ہے اور جملہ یکب علے الاذقان دوح الکنہبل اسکا حال ہے یا یہہ جملہ اضحی کے لئے دوسری خبر ہے یا بدل ہے دوح کی اضافت کنہبل کے طرف اضافت عام کی خاص کیطرف ہے جیسے شجر الاراک مدینۃ بغداد وغیرہ

٧٥	ومر علے القنان من نفیانہ	فانزل منہ العصم من کل منزل

اللغات مر بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم مرور مصدر باب نصر ینصر بصلہ باء وعلی گذرنا قنان بروزن سحاب بنی اسد کا پہاڑ ہی نفیان نفی سے مشتق ہے جسکے معنے دور کرنیکے ہین مراد اس سے وہ بارش ہی جسے بادل برسا کر اپنی سے علیحدہ کرے ومنہ النفی المطر علے وزن فعیل ما ینفیہ ویرشہ ونفی الریح ما یبقے فی اصول الشجر من التراب صحاح من عینہ عصم اعصم کی جمع ہے وہ ہرن یا پہاڑی بکرا جسکے دونون بازؤن سپیدی ہو اور باقی سیاہ نص علیہ الاصمعی ابو عبیدہ کے نزدیک اعصم اسی کہتے ہین جسکے ایک بازو مین سپیدی ہو اور باقی سیاہ ہو

المعنی اور قنان پہاڑ پر اسکے بارش پڑی سو اس پہاڑ سے اسنے ہر ایک جگہ کی ہرنون یا پہاڑی بکرون کو اتار دیا

٧٦	وتیماء لم یترک بہا جذع نخلۃ	ولا اطما الا مشیدا بجندل

اللغات تیماء بروزن بینار بتقدیم فوقانی بر تحتانی ایک جگہ ہے غیر منصرف ہے جذع بکسرہ جیم کہجور کے پورے تنہ کو کہتے ہین اور شہتیر کو بہی جذع کہ لیتے ہین نخلۃ کہجور کا درخت تار اسمین وحدت کی ہے تانیث کی نہین اطم واحد آطام مدینہ مین چند قلعے تہے صحاح مشید بروزن مبیع گچ کیا ہوا واحد کو لیا آیا ہے جیسے خداتعالے فرماتا ہے قصر مشید اور جمع کی وصف لاتا ہو تو مشیدہ لاتی ہین قال تعالی فی بروج مشیّدۃ نص علیہ الکسائی

المعنی اور تیماء رہی پری جس مین اسنے کوئی کہجور کا تنہ یا قلعہ نچہوڑا مگر وہ جو پتہر دن سے گچ کیا ہوا تہا

الاعراب تیماء کا عطف قنان پر ہے اور جملہ لم یترک بہا آہ اس سے حال واقع ہے اور علیحدہ جملہ بہی ہو سکتا ہے یعنی تہا

كَأَنَّ ثَبِيرًا فِي عَرَانِينِ وَبْلِهِ	كَبِيرُ أُنَاسٍ فِي بِجَادٍ مُزَمَّلِ	٧٧

اللغات ثبیر مکہ مین ایک پہاڑ ہے جسکے نسبت کہتے ہین اشرق ثبیر کیما نغیر کذا فی الصحاح عرانین عرنین سے جمع ہے بمعنی ابتداء ہر چیز و اول آن وبل سخت بارش کا برسنا باب نصر ینصر سے مصدر ہے بجاد دہاریان دار کملی جسے عموماً بادیہ نشین پہنا کرتے ہین صحاح من عینہ ومنہ ذو البجادین واسمہ عبداللہ مزمل بصیغہ اسم مفعول بروزن معظم

المعنی گویا کہ ثبیر اسکے پہلی دہارون مین ایسے گانو کا چودہری ہے جو دہاریون دار کملی پہنا یا گیا ہے

الاعراب فی عرانین وبلہ کائنا محذوف کی متعلق ہوکر ثبیر کا حال ہے جو کان کا اسم ہے اور کبیر اناس فی بجاد اسکی خبر ہے مزمل اصل مین تو مرفوع تہا کیونکہ کبیر کے نعت ہے لیکن ضرورت شعری یا جوار کے لحاظ سے مجرور کر دیا گیا

كَأَنَّ ذُرَى رَأْسِ الْمُجَيْمِرِ غُدْوَةً	مِنَ السَّيْلِ وَالْغُثَّاءِ فَلْكَةُ مِغْزَلِ	٧٨

اللغات ذری ذروۃ بروزن غرفۃ یا ذرۃ بکسرہ ذال کے جمع ہے جو ہر ایک چیز کے بلندی کو کہ لیتے ہین مجیمر بروزن مضیرب ایک پہاڑ ہے کذا فی الصحاح غدوہ صبح سے لیکر آفتاب کے طلوع تک جو وقت ہے غدوہ کہلاتا ہے چونکہ یہہ ایک خاص وقت کا نام ہے اور تاء تانیث اسمین پائی گئی ہے اسلیئے غیر منصرف ہے اور ضرورت کے لئے منصرف کیا گیا ہے غثاء بروزن زنار پہاگ گہاس پتے جو پانی کے اوپر آجاتی ہین مغزل آلہ کا صیغہ ہے تکلیے جس سے کاتا

المعنی گویا صبح کیوقت مجیمر پہاڑ کی چوٹی کی اونچائیان رو کی پانی اور ادہر ادہر کے گہاس پتون سے ایسے نظر آتی ہین

وَأَلْقَى بِصَحْرَاءِ الْغَبِيطِ بَعَاعَهُ	نُزُولَ الْيَمَانِي ذِي الْعِيَابِ الْمُحَمَّلِ	٧٩

اللغات غبیط ایک وادی کا نام ہے ومنہ صحراء الغبیط کذا فی الصحاح بعاع بادل کا بوجہ جو پانی کے باعث سے ہوا اور محاورہ القی السحاب علیہ بعاعہ کے معنے یہہ ہین کہ اسمین جتنا پانی تہا سب کا سب اسنے ڈال دیا بعج سے ماخوذ ہے جسکے معنے بادل کا ایک جگہ برابر برستے رہنا باب ضرب یمانی یاء مخفف سے یمن کیطرف نسبت ہے اصل مین یمنی یاء مشدد سے تہا ایک یاء کو حذف کرکے اسکے عوض مین الف زائد کیا گیا یہی وجہ ہے کہ الف کے ہوتے یاء مشدد نہین پڑہتے سیبویہ سے منقول ہے کہ مشدد بہی آجاتا ہے قال الشاعر ہ یمانیا یظل یشد کیرا — وینفخ دائما لہب الشواظ عیاب عیبۃ

کی جمع ہی جامد دان محتمل اسم فاعل و اسم مفعول دونون طرح بن سکتا ہی پہلے صورت مین اسکے معنے لا دینوالے کی ہونگے جو تاجر کی تیسری صفت قرار دیا جاویگا دوسرے صورت مین عیاب کی صفت ہوگا اور چونکہ مفرد کے وزن پر ہے اسواسطے لفظی لحاظ

المعنی اس بادل نے اپنا سارے کا سارا پانی وادی غبیط کی صحراؤن مین ڈال دیا جیسے یمن کا کوئی سوداگر بڑی بہاری گہٹریون کو لا دنیوالا ڈالتا ہی یا بہاری لدی ہوئی گہٹریون والا ڈالتا ہے

الاعراب چونکہ پہلا مصرع متضمن معنے نزل کے ہی اسلئے نزول الیمانی اسکا مفعول مطلق بن سکتا ہی یا نزع خافض ہو اور یمانی ذی العیاب اور حمل بشرطیکہ بصیغہ اسم فاعل ہو سب تاجر محذوف کے صفتین ہین

۸۵ كَأَنَّ مَكَاكِيَّ الْجِوَاءِ غُدَيَّةً ۔ صُبِحْنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيقٍ مُفَلْفَلِ

اللغات مکاکی مکاء کی جمع ہی سپید جانور ہوتا ہی جو چہچہاتا رہتا ہی جب سبزہ زار کی ہوا ہین اور جگہ لولی ہو فلات قحط کی ہی ذکرہ المخدوم جواء بروزن کتاب یمان مین ایک جگہ ہی نص علیہ صاحب الصحاح غدیۃ غدوہ کی تصغیر ہے صبح از باب منع صبوحی شراب پلانا یہان مجہول ہے سلاف انگور کا وہ شیرہ جو نچوڑنے سے پہلے بہہ جائے اور شراب کو بھی کہہ لیتے ہین رحیق صاف شراب مفلفل وہ تیز شراب جو گلے کو ایسی لگے جیسے مرچین نص علیہ صاحب الصحاح

المعنی صبح کیوقت وادی جواء کی مکا جانورون کے خوشی سے ایسی حالت تہی کہ گویا وہ تیز شراب از قسم سلاف پلائی گئی ہین یا بسبب بارش کے وہ اُڑنے سے رہ گئی تہے جیسے وہ شخص جو شراب مین شور بور ہو چل نہین سکتا

۸۶ كَأَنَّ السِّبَاعَ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً ۔ بِأَرْجَائِهِ الْقُصْوَى أَنَابِيشُ عُنْصُلِ

اللغات سباع جمع سبع بروزن رجل مفرد ہر ایک درندہ حیوان جو پنجہ سے شکار کرے بہیڑیا چیتا شیر اسمین داخل ہے اور ایک لغت مین سبع بسکون با بہی آیا ہی جمعہ اسبع جیسے افلس وغیرہ غرقی جمع غریق مفرد جیسے قتلی وقتیل عشیۃ کے معنی مین اختلاف ہی بعض تو اسوقت کو کہتے ہین جو زوال آفتاب سے غروب تک ہی اور بعض دن کے آخری حصہ کو کہتے ہین جو زوال سے شروع ہو کر صبح کو ختم ہوتا ہی ۔ ابن انباری اسے مؤنث کہتا ہی مگر بعض جگہ مذکر بھی مستعمل ہوا ہی اسکے جمع بعض کے نزدیک عشی ہی جیسے مطیہ اور مطی اور اکثر کے نزدیک عشایا جیسے خطیہ کی خطایا ارجا جمع رجو مفرد بمعنی کنارہ قصوی اقصی کی مؤنث ہی انابیش جمع انبوش مفرد پیاز دشتی وغیرہ کی جڑ جو اکہاڑی گئے ہو نبش سے ماخوذ ہی جسکے معنے سبزی وغیرہ کی کہود کے ہین یقال نبشت البقل صحاح عنصل پیاز دشتی

المعنی وادی جواء کی درندے جو شام کیوقت اسکے دور دور کنارون مین ڈوبے پڑے تہے دشتی پیاز کے جڑ معلوم ہوتے

الاعراب عشیۃ بارجائہ القصوی سباع سے حال اور انابیش عنصل کان کی خبر ہی فیہ اور ارجائہ کے دونون ضمیر جواء کیطرف پہرتے ہین کیونکہ جواء مین ہمزہ تانیث کا نہین بلکہ یاء سے مبدل ہے اسکا اصل وزن فعال

قد تمت بروزن کتاب هذا ما هدانی الله الیه وهو خیر الهادین القصیدة الاولی

دوسرا قصیدہ طرفہ بن عبد کا ہے جو بنی بکر سے ہے

اسکا اصلی نام عمرو ہے امرء القیس کا ہم عصر ہے طرفہ اسلئے لقب ملا کہ ایک شعر مین مطرف کا لفظ لایا ہے یہہ عرب عاربہ
کا نہین بلکہ مستعربہ ہی چنانچہ اسکے نسب نامہ سے معلوم ہوتا ہی طرفہ بن العبد بن سفیان بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس
بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد
بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن زید بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمیل بن قیدار بن
اسمٰعیل علیہ السلام آہ بلحاظ قوم بلحاظ شرافت اپنی وقت مین مشہور تہا پوری درجہ کی آزادی اسکے مزاج مین تہی
جب کوئی مضمون ذہن مین آیا تو جہٹ اسکا اظہار کر دیا یہہ خیال نہین ہوا کہ مصلحت بہی ہے یا نہین — عبد عمرو
بن بشر بن عمرو بن مرثد بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس اسکا بہنوئی تہا شاہنشاہ وقت عمرو بن ہند کے
دربار مین اسکا بہت رسوخ تہا اور عزت کی نگاہ سے دیکہا جاتا تہا طرفہ کی بہن نے ایک دفعہ عبد عمرو سے ناراض
ہوکر طرفہ سے شکایت کی ور اسکے بدسلوکی کا اظہار کیا طرفہ سے اور تو کچہ نہ ہوسکا جہٹ ان شعرون مین ہجو لکہ ماری

ولا خیر فیہ غیر ان لہ الغنی وان لہ کشحا اذا قام اهضما تظل النساء الحی یعکفن حولہ یقلن عسیب من سراة ملهما

جس سے ان دونون مین سخت عداوت ہوگئی رفتہ رفتہ یہہ شعر عمرو بن ہند کے کانون تک بہی جا پہونچے
ایک دفعہ عمرو بن ہند شکار کو گیا اور عبد عمرو سے ساتہہ تہا ایک گورخر بادشاہ نے شکار کیا عمرو کو ذبح کر لینے کا حکم دیا مگر
اس کم ہمت سے کچہ بہی نہو سکا لہذا بادشاہ نے اتر کر اسکی معاونت سے اور وہ ذبح کیا گیا بعد مین بادشاہ نے ہنسکر کہا
کہ واقعی طرفہ نے سچ کہا ہی کہ آپ سوائے ڈیل ڈول کے اور کچہ نہین عبد عمرو کو سخت ندامت ہوئی موقع پاکر عرض کیا
کہ جو کچہ اسنے آپکی نسبت کہا ہی وہ اس سے بدرجہا سخت تر ہی اور طرفہ کی یہہ شعر جو بادشاہ کی ہجو مین اسنے کہے تہی سنا دیئے

فلیت لنا مکان الملک عمرو رغوثا حول قبتنا تخور لعمرک ان قابوس بن ہند لیخلط ملکہ نوک کثیر قسمت الدهر فی زمن رخی کذلک الحکم یقصد او یجور

بادشاہ سخت طیش مین آگیا اور کہا
کہ چہوٹا منہ اور بڑی بات کیا اس قابل بہی ہوگیا ہے کہ ایسے ایسے شعر بادشاہونکی شان مین کہے — بنی عبد قیس مین سے ایک شخص
کی طرف جو بحرین مین تہا اور اسکا نام معلی تہا اسکے قتل کے لئے لکہا ایک مصاحب نے عرض کیا اگر آپ اس ناتجربہ کار بچہ کو جسکے
عمر ابہی بیس برس سے بڑہی نہین مروا ڈالینگے تو متلمس سے جو اسکا چچا ہے چہوڑنا مشکل ہوگا کیونکہ وہ بہت بڑا نامی شاعر ہی اور رشتہ
مین طرفہ کا ماموں ہے مناسب یہی ہے کہ دونون کو مروا ڈالا جائے بادشاہ کو یہہ مشورہ پسند آیا اور دونون کو
بلاکر شاہی خلعت سے ممتاز فرمایا بعد مین شاہی فرمان دو علیحدہ علیحدہ لفافون مین بند تہے انہیں دیکر بحرین کیطرف روانہ
کیا جسکا مضمون یہہ تہا کہ بمجرد پہونچنے کے انہیں قتل کیا جاوے اور زبانی انسے یہہ کہا کہ تمہارے لئے مینے عامل کیطرف
معقول سفارش کی ہے تم اسیوقت بحرین کیطرف روانہ ہو جاؤ جب حیرہ کی قریب پہونچے تو متلمس نے طرفہ سے کہا کہ بادشاہ کے

ع: کمنسب العیضا الغف / ویکو الوادی تعزاوۃ / وانعم واحورہ والبہ / ذیع بالبیع نعاعرہن

انکی مہربانی کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ایسی تحریرون پر جنکا مطلب معلوم نہو بہروسا کرنا کمال حماقت ہو پہر بہی
تو بہی ہم کو ان خطون کو کہولا جائی اگر فایدہ کی بات ہو تو چلین نہین تو واپس ہون طرفہ نی کہا کہ تم تو ناحق بدظن ہوتے
ہو اتنی بات ہی کہنا ہو کہ خط کہولنے جائین بحرین کو جانا ضرور ہی سمجہنا چاہی اگر جو کچہ وہ وعدہ کرتا ہی اسمین ہوا تو
فایدہ کی بات ہو ورالا ہم خالی واپس ہونگی بادشاہون کی خطونکو کہولنا مناسب معلوم نہین ہوتا کہلا خط لیتی سے شاید
عامل بہی انکار کری ہر چند متلمس نے کہنے کو کہا مگر طرفہ ایک بہی نہ مانی آخرش متلمس نے اپنا لفافہ کہول دیا اور حیرہ کی ایک چھوکری
سے پڑہنے کے لئی کہا اسنی دیکہہ کر کہا کہ اگر تیرا نام متلمس ہے تو جہٹ یہان سے رفوچکر ہو جا اسمین بادشاہ نی بحرین کے عامل کے نام
تیری قتل کا حکم لکہا ہی متلمس نے جہٹ وہ کاغذ چیر پہاڑ کر حیرہ مین ڈال دیا اور یہہ شعر کہی ع والقیتہا بالثنی من جنب کافر
کذالک یلقی کل قط مضلل رضیت لہا بالماء لما رایتہا یجول بہا التیار فی کل جدول بعد متلمس نے
طرفہ سی کہا کہ تیری خط کا مضمون بہی یہی معلوم ہوتا ہے اب بہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ تو بہی کہولکر دکہلالی مگر طرفہ نی کہا کہ تیرے
ساتہہ ایسا سلوک کرنیسی لازم نہین آتا کہ میرے ساتہہ بہی ایسا ہی ہو بلکہ ممکن ہے کہ میرے لئے کچہ اور لکہا ہو اگر ایک مضمون
ہوتا تو علیحدہ علیحدہ خط لکہہ کر دینی سی کیا فایدہ تہا الحاصل متلمس تو جہٹ شام کو آپوبجا اور یہہ شعر بدیہہ کہی ع
من مبلغ الشعراء عن اخویہم انی یصدقہم بذالک الانفس اودی الذی علق الصحیفۃ منہما ونجا حذار
حبائہ المتلمس القی صحیفتہ ونجت کورہ وجناء مجمرۃ المناسم عرمس عیرانۃ طبخ الہواجر لحمہا فکان نقبہا
ادیم املس اد ہر طرفہ بحرین مین عامل کی خدمت مین جا حاضر ہوا عامل نے کہا کہ ایک مشہور شریف ہو اور مجہی تیری خاندان
سے خاص محبت ہی اور قدیمی حقوق باہم مدت سی مرتبط ہین مجہی تیری بارہ الذی کا حکم ہوا ہی مناسب ہے معلوم ہوتا ہو کہ یہہ خط
لیکر یہان سی جلدی اور جہان کہ دکہلانی کا نام نہ لی اور اگر لفافہ کا کہولنا ہی ضرور ہی تو یاد رہی کہ پہر مجہی کسی قسم کی بہانہ کا اختیار
نہین ہوگا شاہی فرمان کی تعمیل ضرور ہی ہوگی طرفہ نی کہا کہ مجہی قتل ہونا ہی منظور ہی جب خط کہولا گیا اور شاہی فرمان
عامل نی انکہون سی پڑہا تو طرفہ سی کہا کہ کیا مجہی یہہ مین کہتا نہین تہا کہ کہولنا اچہا نہین ہے طرفہ نی عذر کیا اور کہا کہ
خدا کی مرضی یہی تہی اب مجہی اچہی طرح سی مارنا عامل نے کہا جیسی ارشاد ہو کہنی لگا کہ پہلی مجہی خوب شراب پلا دینی جب مست
ہوجاؤن تو سر رگ کا فصد لی لینا خون نکلتے نکلتے دم بہی نکل جایگا چنانچہ بہت سی شراب اسکی پلائی گئی اور اسکی
وصیت کے مطابق عمل کرنیسے اسکی جان نکل گئی نشہ مین اسنی یہہ قصیدہ کہا جسسے پورا پورا جوش جوانی ظاہر ہوتا
اور جلبی نے اسکے قتل کی وجہ یہہ بیان کی ہے کہ ایک روز وہ عمرو بن ہند کی ساتہہ شراب پی رہا تہا جسسے عمرو بن
ہند کے بہن نے جہانکا جب جام مین عکس پڑا تو اسنی یہہ شعر کہا ع الا یا ثانی الظبی الذی یبرق شنفاہ
ولولا الملک القاعد قد الثمنی فاہ عمرو کو سخت ناگوار گذرا اسنے اسکے قتل کے درپی ہوا بحرین مین اسکی قبر ہے

اسکے بہائی معبد بن عبد نے اسکے قصاص لینے کے لئے کمر باندہی مگر دیت پر صلح ہو گئی لبید شاعر سے پوچھا گیا تہا کہ عرب کے سب شاعروں سے کونسا اچہا شاعر ہے اسنے جواب مین کہا کہ امرء القیس پہر اس سے پوچھا گیا کہ اسکے بعد کسکا رتبہ ہے کہنے لگا کہ مقتول بحرین کا یعنی طرفہ کا اس قصیدہ مین وہ اپنی شراب نوشی اور شجاعت کی تعریف کرتا ہے اور اونٹنی کی تعریف بہی کرتا ہے۔ خولہ۔ ہند۔ سلمی کے نام سے اسنے بہت شعر کہے ہین اس قصیدہ مین خولہ کی نسبت وہ تشبیب کرتا ہے یہہ عورت بنی حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم مالکیہ کی ساتہہ بہی آئی کو یاد کرتا ہے اسکے شعر امرء القیس کے شعروں سے بہت مشابہ ہین بلکہ شعر نمبر ۲ مین تو بالکل توارد ہے یہہ قصیدہ بلحاظ تقطیع پہلے قصیدہ سے موافق ہے

۱	لِخَوْلَةَ أَطْلَالٌ بِبُرْقَةِ ثَهْمَدِ	تَلُوحُ كَبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ

اللغات خولہ کے اصلی معنے تو ہرنی کے ہین مگر یہان ایک عورت کا نام ہے جو بنی حنظلہ بن زید مناة بن تمیم سے ہے اطلال جمع طلل مفرد بمعنے کہنڈر و نشان برقہ وہ زمین جسمین پتہر اور کیچ ہو اس قسم کی زمینین عرب مین بکثرت ہین جو کہ صاحب قاموس سو سے بہی بڑہ جاتی ہین کسی کا نام برقہ اثمد ہے کسی کا برقہ اجاول کسی کا برقہ احول وغیرہ انہین سے ایک برقہ ثہمد بہی ہے اور ثہمد ایک جگہ کا نام ہے اصل مین اسکے معنے فربہ کی ہین وشم گودنا یعنے ہاتہہ کے ظاہر پہلے سوئی سے چہبا کر اسمین نیل ڈالنا جیسی سندوستان کے گہوسنی کیا کرتے ہین ظاہر الید ہاتہہ کی پشت

المعنے خولہ کے کہنڈر موضع ثہمد کے پتہریلی زمین مین ایسے ظاہر ہوتے ہین جیسے گودنے کی سہی نشان جو ہاتہہ کے

الاعراب لخولة خبر مقدم ہے اطلال موصوف ببرقة ثهمد اسکا پہلا صفت تلوح كباقي الوشم في ظاهر

۲	وُقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ	يَقُولُونَ لَا تَهْلِكْ أَسًى وَتَجَلَّدِ

اللغات تجلد صیغہ امر از باب تفعل تجلد مصدر جلد (قوی دل مضبوط سخت) بنا ہے منہ الجلد للارض

المعنے امرء القیس کے قصیدہ مین گذر چکے ہین

الاعراب وقوفا اطلال سے حال واقع ہو سکتا ہے اور تقدیم حال کے واجب ہونے کی وجہ سے نہین ہے کہ اطلال یہان نکرہ نہین بلکہ مخصص ہو گیا ہے اور وقوفا چونکہ جمع مکسر ہے بروزن فعول اسلئے اسے باوجود فاعل کے ظاہر ہونیکے جمع ہی کہا گیا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے بمطر دلدل ... صحاح کعو ...
یہہ شعر امرء القیس کے شعر سے سوا اخیری لفظ کے کچہہ اختلاف نہین رکہتا اور اسے سرقہ نہین سمجہنا چاہئے بلکہ شاعر کی کمال ہم خیالی سمجہنی چاہئے جس سے دونون کا مرتبہ شعر گوئی مین برابر معلوم ہو سکتا ہے اور ایسا بہت دفعہ واقع ہو چکا ہے چنانچہ کثیر کا قول ہے لها افنها ولها ذاتها اور ایک اور شاعر کا قول لها افنها ولها ذاتها — ذات اذان کے سوا اور لفظی اختلاف نہین ہے

۳	كَأَنَّ حُدُوجَ الْمَالِكِيَّةِ غُدْوَةً	خَلَايَا سَفِينٍ بِالنَّوَاصِفِ مِنْ دَدِ

اللغات حدوج حدج کی جمع ہے وہ ہودہ جو عورتون سے خاص ہو قال الشارح تحت قولہ سہ اثر الحدوج الغوادی وھو معقول الحدج مرکب من مراکب النساء خلایا خلیہ کے جمع ہے جیسے مطایا مطیہ کے معنے بڑی کشتی سفین فعیل بمعنے فاعل ہے یعنی پانی کو تراشنے والی کیونکہ سفن کے معنے تراشنے کے بہی آئی ہین قال امرؤ القیس سہ وجاء خفیا یسفن الارض بطنہ تری الترب منہ لاصقا کل ملصق اور یہہ سفینہ کی جمع خلاف قیاس ہے اسلئے کہ اس طرح کی جمع مخلوقات باری سے مختص ہے تو اصفا صفہ کی جمع ہے پانی بہنے کی جگہ ہارا دَدَ ایک جگہ کا نام ہے نص علیہ صاحب الصحاح

المعنی صبح کے وقت خولہ مالکیہ کے کجاوے ایسے دکہائی دیتی تہی کہ گویا وہ دَدَ کی دہاردن مین بڑی بڑی کشتیان ہین

الاعراب حدوج کی اضافت مالکیہ کی طرف ادنی ملابست سے ہے وہ تو ایک ہی کجاوہ مین سوار تہی مگر چونکہ دوسرے کجاوے اسکے ہمراہی بندون اور متعلقین کے تہے لہذا انکو شاعر نے اسی کی منسوب کیا اور خلایا سفین مین خاص عام کیطرف مضاف ہے اور غدوۃ مین تنوین عوض مضاف الیہ کی ہے یعنے غدوۃ الرحیل

۴	عَدُولِيَّةٍ اَوْ مِنْ سَفِيْنِ ابْنِ يَامِنٍ	يَجُوْرُ بِهَا الْمَلَّاحُ طَوْرًا وَّيَهْتَدِيْ

اللغات عدولیہ عدولی کیطرف منسوب ہے یہہ بحرین مین ایک گانو ہے جہان کی کشتیان مشہور ہین قالت زینت بنت الطثریہ سہ تری جمازیہ یزعدان وزاده علیہا عدولی الهشیم وصلاله فی الصحاح وفی شعر طرفہ سفینۃ منسوبۃ الی قریۃ بالبحرین یقال لها عدولی اور یہہ مفرد لفظ ہے جمع عدولی جیسے سلطیۃ و مطی و وحشیہ و وحشی وغیرہ ابن یامن ہجر کا باشندہ تہا جو یمن مین ایک مشہور شہر تہا بڑی بڑی کشتیان رکہتا تہا یجور بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع از نصر ینصر جور مصدر میلان کرنا جہکنا یہتدی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال سیدہی جاتا ہے دونون فعل باء سے متعدی ہوگئے ہین

المعنی وہ عدولی گانون کے کشتیان یا ابن یامن کے بیڑون سے ہین جنہین ملاح کبہی سیدہی چلاتا ہے اور کبہی ٹیڑہا یا ایک حال مین تو سیدہی چلاتا ہے اور دوسرے حال مین ٹیڑہا یعنے موجون کے ادہر ادہر چلنے سے ایسے معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ

الاعراب عدولیہ بکسرہ تا سفین کا وصف ہے جو پہلے شعر مین مذکور ہے اور جملہ یجور بہا الملاح ویہتدی سفین مجرور سے حال واقع ہے اور طورا اس جملہ مین مفعول فیہ ہے جسکا عامل یجور اور اسکا معطوف ہے قال الشارح و اشتقاقہ من قولہم لا اطورہ (فی الصحاح لا اطور بہ ای لا اقربہ) او من طوار الدار جیسے اس شعر مین سہ ماذا یکلفک الروحات والدلجا البر طورا وطورا ترکب اللججا طور کے معنے حال کے بہی آتے ہین یقال الناس اطوار ای احوال شتی سہ بعینای طورا تعرقان من البکا فاعشی وطورا تحسران فابصر اور نوبت کے بہی آتی ہین جیسے سہ لعمری وما عمری علی بہین لقد سائنی طورین فی شعر حاتم طورین

۵	يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْزُومُهَا بِهَا	كَمَا قَسَمَ التُّرْبَ الْمُفَائِلُ بِالْيَدِ

اللغات حباب الماء وہ جگہ جہان پانی بہت عمیق ہو نیز موجین جنہین بعالیل بہی کہتے ہین کذا فی الصحاح حیزوم مویشی کا سینہ بحاجیج جہان حزام یعنی تنگ ڈالتے ہین خیاز جمع مفائل وہ شخص جو فئال کہیل کہیلے اور یہہ ایک قسم کا کہیل ہے کہ مٹی مین کچہ چہپا دیتے ہین پہر اسکے دو حصہ کرکے پوچہتے ہین کہ وہ چیز کس حصہ مین ہے اور یہہ ہندوستان مین بہی ہے

المعنی ان کشتیون کے سینے پانی کی موجون یا گہراؤ کو یون چیرتے ہین جیسے کوڑی زننہ کہیلنے والے ہاتہ سے مٹی کو دو حصہ کردیتا ہے

الاعراب یشق فعل معروف حیزومہا فاعل حباب الماء مفعول بہ بہا مین با ظرفیت کے معنے دیتی ہے اور ضمیر مجرور نواصف کی طرف پہرتی ہے اور بالید قسم کے متعلق ہے

٦	وَفِي الْحَيِّ أَحْوَى يَنْفُضُ الْمَرْدَ شَادِنٌ	مُظَاهِرُ سِمْطَيْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدِ

اللغات احوی حوۃ سے مشتق ہے جسکے معنے ہین گندم گون لب حواء مونث کے لئے ہے مرد تازہ پیلو شادن قوی بچہ ہرن کا شدون سے مشتق ہے جسکے معنے ہین بچہ کا خوب قوی و مضبوط ہونا اور سینگ کا نکالنا نفض درخت کے اس لئے ہلانا کہ اسکا پہل گر پڑے مظاہر مظاہرہ سے مشتق ہے جسکے معنے ہین دو کپڑون کو اسطور پر پہننا کہ ایک کے پشت دوسرے کی پشت کے ساتہہ متصل ہو یعنے ایک دوسرے پر ہون جیسا کہ عموماً دوہرے کپڑے پہنے جاتے ہین سمط دہاگا جبتک مہر دنمین ہو اور اگر مہرے اس مین ہون تو اسے سلک کہتے ہین لو لو لولوۃ کی جمع ہے موتی زبرجد بروزن سفرجل

المعنی اور قبیلہ مین ایک نوجوان گندم گون لب ہے جو پیلو کا پہل جہاڑتی ہے اور موتیون اور زبرجد کی لڑیون کو ایکدوسرے پر پہننے والی ہے چونکہ پیلو کہانے کے وقت ہرن کی گردن مین ایک قسم کی خوبصورتی آجاتی ہے اور دوہارون کا پہننا انمین قابل تعریف سمجہا جاتا تہا لہذا ان دونون امردن کو بیان کیا

الاعراب الحی مین الف لام عہد ذہنی ہے اور فی الحی خبر مقدم ہے اور احوی موصوف ینفض المرد شادن مظاہر سمطی لولو و زبرجد تینون صفتین ہین موصوف مع ہر سہ اوصاف کے مبتدا مؤخر ہے کل جملہ اسمیہ ہے اور مظاہر

۷	خَذُولٌ تُرَاعِي رَبْرَبًا بِخَمِيلَةٍ	تَنَاوَلُ أَطْرَافَ الْبَرِيرِ وَتَرْتَدِي

اللغات خذول اپنے ریوڑ سے پیچہے رہنے والی ہرنی قال الاصمعی اذا تخلف الظبی عن القطیع قیل خذل تراعی بصیغہ واحد مونث غائبہ مراعاۃ مصدر باب مفاعلہ محاورہ الحمار تراعی الحمر ای ترعی معہا سے ماخوذ ہے باہم چرنا اپنے ریوڑ کے ساتہ چرنا یعنے ایک شاخ ہو چاہے جو بہتا قال ابو ذویب سہ من وحش حوضی یراعی الصید منتبذا کانہ کوکب بالجو منفرد ربرب بروزن جعفر جنگلی گاؤن کا ریوڑ خمیلہ نہایت گنجان درخت اصمعی کہتا ہے خمیلہ اس ریتی کو کہتے ہین جو بہت درخت اگاتی ہے تناول بصیغہ واحد مونث غائبہ مضارع از باب تفاعل ایک تاء محذوف تناول مصدر پکڑنا بریر جمع بریرۃ پیلو کو کہتے ہین ترتدی بصیغہ واحدہ مونث غائبہ ارتدا مصدر چادر پہننا

المعنی وہ ایک ایسی ہرنی ہے کہ اپنی ہرنی سے پیچھے رہ گئی ہے اور ایک جنگلی گایوں کے ریوڑ میں کہ ریتانی زمین میں جو بہت درخت اگانیوالی ہے چرتی ہے اور پیلوں کے اطراف کہاتی ہے اور انکی چادر پہنتی ہے یعنی انہیں چھپ جاتی ہے

۸ وَتَبْسِمُ عَنْ أَلْمَى كَأَنَّ مُنَوِّرًا | تَخَلَّلَ حُرَّ الرَّمْلِ دِعْصٌ لَهُ نَدِ

اللغات المی سرخ چمکتی دانت گندم گون لب منوّر اسم فاعل از تنویر درخت کا کلیا نا یہاں منور سے بابونہ مراد ہے جس سے دانتوں کو عموماً تشبیہ دیا کرتے ہیں قال الشاعر ؎ کانما تبسم عن لولو منضد او برد او اقاح تخلل بصیغہ ماضی معلوم مصدر باب تفعل بیچ میں آنا نافذ ہونا حر الرمل یعنی ریتی کا بیچا بیچ یقال حر الرمل وحر الدار ای وسطہا دعص ریتی کا گول ٹکڑہ ند صفت مشبہ ہے از باب علم العلم یعنی تر و بہیگا ہوا

المعنی وہ ایسے چمکتے ہونٹوں دانتوں سے مسکراتی ہے گویا بابونہ جسکا گیلا ٹیلا ریتی کے بیچا بیچ گہسا ہے اسکے دانت ہیں

الاعراب منور موصوف ہے تخلل فعل دعص فاعل موصوف لہ پہلا وصف حر الرمل مفعول تخلل اپنے فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر منور کا وصف بنا اور وہ اپنی وصف کے ساتھ ملکر کان کا اسم ہے اور تغرہا۔ یا بہ

۹ سَقَتْهُ إِيَاةُ الشَّمْسِ إِلَّا لِثَاتِهِ | أُسِفَّ وَلَمْ تَكْدِمْ عَلَيْهِ بِإِثْمِدِ

اللغات ایاۃ الشمس بکسرہ ہمزہ و فتح آن آفتاب کی روشنی اور زینت لثات مسوڑہی لثہ کی جمع ہے اصل میں لثی بروزن عنب تہا لام کلمہ حذف کرکے اسکے عوض میں تا کو لائی وھذا الجمع علی لفظ المفرد نص علیہ الفیومی اسف بصیغہ واحدہ مونث غائبہ از باب افعال اسفاف مصدر محاورہ ہے اسف وجہہ النور سے ماخوذ ہے یعنی اسکے چہرہ پر دودہ لگایا گیا جیسا ابن حرث برجمی بیل کے تعریف میں کہتا ہے ؎ شدید بریق الحاجبین کانما اسف علی نار ناصیہ الکلا حدیث میں ہے کانما اسف وجہہ یعنی چہرہ متغیر ہوگیا گویا اسپر کچہ دہولا گیا ہے لم یکدم صیغہ جحد معلوم کدم مصدر گلے دانتوں سے کاٹنا کسی سخت چیز پر صدمہ پونچانا و علیہ قول الشاعر کذا فی الصحاح اثمد بکسرہ ہمزہ و میم سیاہ سرمہ معرب

المعنی آفتاب کے آب تاب نے اسکو اچہی طرح سے سیراب کیا تہا مگر اسکے مسوڑہی جن پر سرمہ اصفہانی لگایا گیا اور نہیں سخت چیز سے صدمہ نہیں پونچایا تہا یعنے کوئی چیز سرمہ کے بعد نہیں کہایی تہی جس سے اسکی سرمہ میں کسی طرح

الاعراب سقتہ کے ضمیر مفعول المی کے طرف پہرتی ہے اور علیہ سے اثمد کے طرف

۱۰ وَوَجْهٍ كَأَنَّ الشَّمْسَ أَلْقَتْ رِدَاءَهَا | عَلَيْهِ نَقِيِّ اللَّوْنِ لَمْ يَتَخَدَّدِ

اللغات شمس آفتاب مونث سماعی ہے اصل میں شمس کے معنی سرکشی اور امتناع کی ہیں و منہ شماس الدابہ یعنی لگام و پیچے قالونہ آیا قال الشاعر ؎ فان تقبلوا بالود نقبل بمثلہ ولا فانا نحن اباۃ و اشمس ومنہ الشماس اسم رجل چونکہ آفتاب بہی منیع اور ابی ہوتا ہے لہذا اسی بہی شمس کہتی ہیں رداء چادر ہے

ہمزہ یا سے منقلب ہے لم یخلد بصیغہ مجد معلوم نحو ذ بمعنی رخسارہ کا جھریون ز الا ہونا

المعنی اور ایسی کھڑے سے گویا سورج نے اپنی نورانی چادر اسپر ڈالی ہوئی ہے اور وہ صاف رنگ والی ہے جھریون الانہین

الاعراب نقی اللون اور لم یخلد اور جملہ کان الشمس القت رداہا علیہ دوجہ کے اوصاف سے ہین اور نکرہ کے چند اوصاف ہونیکی حالت مین عموماً مفرد وصف کو مقدم لایا کرتے ہین بنا برعلیہ چاہئے تھا کہ لم یخلد کی طرح جملہ کان الشمس آہ نقی اللون سے پیچھے ہوتا لکن قال الرضی ولیس ذلک بواجب لقولہ تعالیٰ کتب انزلنہ مبارک وقول النابغۃ ولیل اقاسیہ بطی الکواکب اقاسیہ اور بطی الکواکب لیل کے اوصاف سے ہین جملہ مقدم ہے انزلناہ اور مبارک دونون کتاب کے اوصاف سے ہین جملہ مقدم ہے

۱۱	وَاِنّي لَاُمْضِي الْهَمَّ حِيْنَ اِحْتِضَارِہٖ		بِعَوْجَاءَ مِرْقَالٍ تَرُوْحُ وَتَغْتَدِيْ

اللغات ھَمّ کسے اینڈہ امر کا ہمّا ایک شاعر کہتا ہے ~ اذا ھم لم تردع عزیمۃ ھمّہ ولم یات ما یاتی من الامر ھا ما عوجاء وہ اونٹنی جو کثرت مسافت سے دبلی ہو کر لنگڑی ہو جاوے عورتکی صفت میں بھی آجاتا ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ~ محصرۃ لاتجعل الستر دونہا اذا المرضع العوجاء جال بریمہا مرقال وہ اونٹنی جو رقال والی ہو (ارقال اونٹنی کی چالون سے ایک چال ہے) تروح بصیغہ واحد مونث غائبہ رواح سے مشتق ہے جو صباح کی نقیض ہے اور مراد اس سے وہ وقت ہے جو زوال آفتاب سے غروب تک ہے تغتدی بصیغہ واحد مونث غائبہ از

المعنی اور مین اپنے مہم کو جب پیش آتی ہے ایک ایسی سانڈنی کے ساتھ بسر کرتا ہون جو کثرت مسافت سے

الاعراب مرقال مع جملہ تروح اور تغتدی عوجاء کی اوصاف سے ہے اور حسب قاعدہ مفرد جملہ پر مقدم ہے

۱۲	اَمُوْنٍ كَاَلْوَاحِ الْاِرَانِ نَصَاْتُهَا		عَلٰى لَاحِبٍ كَاَنَّهٗ ظَهْرُ بُرْجُدِ

اللغات امون بروزن فعول مشتق از امن وہ اونٹنی جسکے نہایت قوی ہونیسے اسکے ضعف کا فکر ہو بلکہ ضعف سے بالکل بےخوف ہو جاوے اران تابوت جسمین میّت کو رکھا کرتے ہین نصات بروزن منعت بصیغہ واحد متکلم از نصا پیشانی کے بالون سے پکڑ کر ہانکنا اور رہ کھیلنا لاحب فاعل بمعنے مفعول ہے مشتق از لحب باب ضرب بمعنے پامال کرنا رہ صاف سیدھا رستہ جو بسبب کثرت آمد و رفت کی خوب صاف اور واضح ہو گیا ہو برجد گاڑھی کمل

المعنی جو ونکی پکے تابوت کی تختون کیسی مضبوط جیسی مین نے سدا ایسے رستے پر چلایا جو گاڑھی کمل کا سا

الاعراب امون عوجاء کا وصف ہے

۱۳	جُمَالِيَّةٍ وَجْنَاءَ تَرْدِيْ كَاَنَّهَا		سَفَنَّجَةٌ تَبْرِيْ لِاَزْعَرَ اَرْبَدِ

اللغات جمالیۃ وہ اونٹنی جو قوت مین اونٹ جیسی مضبوط ہو وجناء مضبوط قوی اونٹنی وجین سے ماخوذ ہے جو سخت ابھری ہوئی زمین کو کہتے ہین اور بعض کا یہ خیال ہے کہ بڑی رخسارہ والے اونٹنی کو کہتے ہین تردی بصیغہ

واحد مونث غائبہ ردیان مصدر باب ضرب لپکنا تبری بصیغہ واحد مونث غائبہ بری مصدر باب ضرب مقابلہ کرنا بصلہ لام مستعمل ہے اذعر کم موئی زعر سی مشتق ہے باب علم یعلم جسکے معنے ہین بالونکا کم ہونا ادبد خاکستری گون و

المعنی اونٹ جیسی مضبوط جوڑون مین سخت ایسی لپکتی ہے کہ گویا ایک مادہ شترمرغ ہی جو کم مو خاکستری رنگ

الاعراب جماۃ وجناء بالکسر عوجا کی وصف بین تردی جملہ فعلیہ وصف ہے تبری لاذعر اربد سفنجۃ کا وصف ہے

۱۴	تُبَارِي عِتَاقًا نَاجِيَاتٍ وَأَتْبَعَتْ	وَظِيفًا وَظِيفًا فَوْقَ مَوْرٍ مُعَبَّدِ

اللغات تباری بصیغہ واحد مونث غائبہ مباراۃ مصدر باب مفاعلہ مقابلہ کرنا قال الشاعر ؎ ھبت وقد علمت الاھبوب بہ وقد تکون حسیرا اذ تبارینا عتاق عتیق کی جمع ہے یعنے شریف ونجیب والعتق الکرم خلوص الاصل ناجیات جمع ناجیۃ تیزرو اونٹنی اتبعت بصیغہ واحد مونث غائبہ ماضی اتباع مصدر محاورہ ہے اتبعت زیدا عمرا اسی ماخوذ ہے یعنے مینی زید کو عمر کا تابع بنایا باب افعال ایک چیز کو دوسری چیز کے تابع بنانا وظیف جیون سے مراد ٹخنی اور پنڈلی کا بیچ ہے اور بعض وظیف کے معنے صرف ہی کرتے ہین پنڈلی کا اگلا حصہ اوظفۃ جمع وظیف ارغفۃ کی طرح مور اصل مین مصدر ہے جسکے معنے ہین آمد و رفت کرنا ومنہ فاذا ھی تمور اسکو تسمیۃ با لمصدر کی لحاظ سے مور بھی کہنے لگ گئی ہین معبد بصیغہ اسم مفعول ذلیل کیا ہوا پامال کیا ہو تعبید مصدر باب تفعیل فی الصحاح

المعنی اصیل تیزرو اونٹنیون کا مقابلہ کرتی ہے اور پامال کیے ہوئے یعنے چلتے راہ مین اگلی پنڈلی کو پچھلی کے پیچھے

الاعراب تباری فعل ضمیر اسکی جو عوجا کیطرف پہرتی ہی فاعل عتاقا ناجیات موصوف صفت مفعول ہے اور جملہ اتبعت مع دونون مفعول ہے کی اور ظرف کے معطوف ہی کل جملہ عاطفہ ہی یا عتاقا ناجیات ذوالحال ہے اور جملہ

۱۵	تَرَبَّعَتِ الْقُفَّيْنِ فِي الشَّوْلِ تَرْتَعِي	حَدَائِقَ مَوْلِيِّ الْأَسِرَّةِ أَغْيَدِ

اللغات تربعت بصیغہ واحد مونث غائبہ باب تفعل تربع مصدر موسم ربیع مین چرنا فیومی فرماتی ہین کہ ربیع دو ہین ایک موسمی اور ایک بلحاظ چاند کی جو مہینہ اور چاند کی لحاظ سی ہی اسی ہمیشہ شہر ربیع کہتے ہین ربیع الاول ربیع الثانی یہہ دونون ان چاندون کے نام ہین اور یہہ اضافت بعض کے خیال مین اختلاف لفظی کیوجہ سے ہے والاشہر اور ربیع الاول ایک ہی ہین جیسے حب الحصید دار الاخرۃ حق الیقین مسجد الجامع اور یہہ شہر کا لفظ انکی ابتدا مین ہمیشہ اسی غرض سی ایزاد کیا جاتا ہی کہ موسمی ربیع سے امتیاز ہو جاوے موسمی ربیع بھی دو ہین ایک وہ موسم بہار جسمین شگوفے اور کھنبیان نکلتے ہین دوسرا وہ موسم جسمین میوے پکتے ہین یہان ربیع سی مراد جسمین اونٹنی کے چرنی کا ذکر ہی موسمی ربیع کا پہلا حصہ ہی کیونکہ دوسرے حصہ مین گھاس زیادہ سخت ہو جاتا ہی اور حیوان قابل کھانیکے نہین رہتا اور یہی وجہ ہی کہ اونٹ خوشی سی اسی نہین کھاتی یہان ربیع سی وہ مراد نہین ہے اسلیے کہ وہ مختلف مہینون مین آتا رہتا ہی قفین قف کا تثنیہ ہی جو مدینہ مین ایک وادی ہے تثنیہ صرف تغلیبا ہے کیے اور جگہ کا نام مین جبال

کرکے اسی پر تثنیہ کر دیا گیا۔ جیسے زہیر کے اس شعر مین لمن طلل برامۃ لا یریم + عفا وخلا لہ حقب قدیم ... لمنازل من عام من زمن + کلال اسما بالقفین فالرکن + نص علیہ صاحب الصحاح یہی وجہ ہے کہ سینے بلفظ مثنی ایک خاص جگہ کا نام سمجھ کر بحرین کی طرح ذکر نہین کیا۔ شول بر وزن صحب شائلہ کی جمع یا اسم جمع ہے۔ شول سے مشتق ہے جسکے معنی ہین حاملہ اونٹنی کا دم کو اٹھانا۔ شوال مہینہ کا وجہ تسمیہ ابن فارس کے نزدیک یہ ہے کہ نام رکھنے کے وقت اتفاقًا واضع نے اونٹنیون کو ایسی حالت مین پایا۔ وہ اونٹنی جسکا دودھ کم ہوجائے اور اسکے حمل یا وضع کو سات یا آٹھ مہینے گذر گئے ہون۔ ایسی حالت مین عمومًا دم اٹھائے رکھتے ہین لہذا انکو شائلہ کہتے ہین۔ ترتعی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ۔ ارتعا مصدر باب افتعال۔ چرنا۔ حدائق حدیقہ کی جمع ہے۔ فعیلہ بمعنے مفعول ہے مرغزار جسپر احاطہ کیا گیا ہو۔ اور چرنے کی لیئے مخصوص کیا گیا ہو ہر ایک کو اسمین دخل نہو۔ پھر مجازًا ہر ایک مرغزار کو کہہ لیتے ہین خواہ اسپر دیوار سے احاطہ کیا گیا ہو یا نہین۔ فیومی مولی بر وزن مرمی وہ قطعہ زمین کا جسپر ولی بارش برس گئے ہو۔ ولی کے لغوی معنی متصل ہونیکی ہین چونکہ وسمی کے بعد ہوتی ہے اسلیئے اسی ولی سے نامزد کرتے ہین آسرۃ سر کی جمع ہے جیسی اقنۃ قن کی وادی کا وہ قطعہ جو منتخب اور عمدہ ہو۔ اغید وہ زمین جسمین بہت سبزی ہو۔ غید سی مشتق ہے بلحاظ اصلی معنون کے صرف گردن اور انگور ہی کے وصف بن سکتا ہے۔ کیونکہ غید کی معنے ہین۔ نازکی مع درازی اور جھکاؤ کے۔ بطریق مجاز مکان کو بھی کہہ لیتے ہین وھذا کثیر شائع من تسمیۃ المظروف باسم الظرف کالخاطر بمعنے القلب

المعنی اساڑہ کی دلون مین وادی ثقت پر ایسی اونٹنیون مین چرتی رہی ہے جنکا دودھ مدت حمل یا وضع کو سات یا آٹھ مہینے گذرنی سے سوک گیا ہے۔ اور جو ایسی زمین کے مرغزارون مین چرتی ہین جسکے اچھے اچھے قطعات پر ولی بارش پڑی ہوئی تھی اور وہ خوب سبز ہو الی تھی

الاعراب تربعت فعل ضمیر اسکی فاعل ثقتین مفعول بہ فی الشول متعلق فعل اور جملہ ترتعی فعل حدائق مفعول بہ اور مولی الاسرۃ جو باعتبار متعلق ارض محذوف کے وصف واقع ہین حدائق کا مضاف الیہ ہے اور اغید وصف) فعلیہ شول سے حال واقع ہے شول مع اپنی حال کے تربعت کی متعلق ہے فعل مع فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہوا۔ یا دوسرا جملہ بحذف حرف عطف پہلے جملے پر معطوف ہے

۱۶	تَرِيعُ إِلَى صَوْتِ الْمُهِيبِ وَتَتَّقِي	بِذِي خُصَلٍ رَوْعَاتِ أَكْلَفَ مُلْبِدِ

اللغات تریع بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ریع مصدر باب ضرب۔ واپس آنا اور یہ اونٹنی کا وصف ہے کہ بمجرد بلانے کے واپس آجائے ومنہ ناقۃ مریاع بر وزن محراب وہ اونٹنی جو چراگاہ مین خود ہی جائے اور خود

ہی چرکر واپس آجائے مُهیب بروزن مقیم ڈرانے والا باب افعال مصدر اہابتہ مجاورہ ہاب الابل سے ماخوذ ہے یعنی اونٹون کو بلانے والا مراد چرواہا تتقی بصیغہ واحد مونث غائبہ اتقاء مصدر باب افتعال بچنا متعدی بنفسہ ہی یقال اتقیتہ اذا احذرتہ خصل خُصَل خُصلہ کی جمع ہے جیسے غُرف غرفہ کی بالون کا مجموعہ رُوعات روعہ کی جمع ہی جسکے معنی ڈرانے کے ہین مگر یہان مراد اس سے وہ حملے ہین جو نر مادہ پر کرتا ہی کیونکہ وہ ڈرانے کا سبب ٹھیرتے ہین من قبیل ذکر المسبب ارادۃ السبب اَکلَف وہ اونٹ جسکا رنگ بدرجۂ غایت سرخ ہونے سے مائل بسیاہی ہوگیا ہو۔ کلفا مونث کی آتی ہے مُلبِد بصیغہ اسم فاعل وہ اونٹ جو نر زور پر پیشاب مینگنی کرنیکے وقت شدت شہوت سے دم مارے جس سے پیشاب اور گوبر کی لگنے سے اسکے چوتڑون کی پشم جمکر ایسی ہوجائے جیسے نمدہ

المعنے چرواہے کی آواز کیطرف پھرتی ہی یعنی ایسے کم تیز اور بہت گہاس کہانیوالی نہین ہے کہ گہاس کے شغل سے بلانے والیکا آواز نہ پہچانے اور بہت بالون والی یوجہہ سے ایسے جوان اونٹ کی حملون سے بچتی ہے جو سرخ رنگ مائل بسیاہی ہے اور بہت دم مارنے سے اسکے چوتڑون کے بال نمدہ کیطرح جمگئے ہین یعنی سخت اونٹ شہوتی سے چونکہ ایسی گہنے بالون سے جو ایک عمدہ وصف ہی بچی رہتی ہے اسلیے بسبب نہ بیاہی جانیکے وہ ضعیف بھی نہین ہوتی

الاعراب جملہ تریع الی صوت المہیب معطوف علیہ اور تتقی فعل ضمیر اسکی جو ناقہ کیطرف پھرتی ہے فاعل۔ اور روعات مضاف اکلف مضاف الیہ موصوف ملبد وصف موصوف مع اپنی وصف کے روعات کا مضاف الیہ ہی اور روعات تتقی کا مفعول ہی اور ذی خصل تتقی کے متعلق ہی فعل مع فاعل اور مفعول اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوکر۔ معطوف۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہے

۱۷	كَاَنَّ جَنَاحَیْ مَضْرَحِیٍّ تَكَنَّفَا	حِفَافَیْهِ شُكَّا فِی الْعَسِیْبِ بِمِسْرَدِ

اللغات جناح بروزن سحاب جانور کا بازو جنح سے مشتق ہی جسکی معنے میل کرنیکے ہین چونکہ پرندہ کی بازو بھی عموماً جھکے رہتے ہین لہذا انہین جناح کی نام سے نامزد کرتی ہین اجنحہ جمع مَضْرَحِیّ وہ چیل یا کرگس جسکے بازو دراز ہون تکنفا بصیغہ تثنیہ مذکر از باب تفعل تکنف مصدر۔ احاطہ کرنا۔ حفاف کنارہ حف سے مشتق ہی جسکے معنے احاطہ کرنیکے ہین والجانب للشیء ایضا یحاط بہ الشیء فکانہ فعال بمعنی ما یفعل بہ کالنطاق بمعنی ما ینطق بہ شُکّا بصیغہ تثنیہ مذکر مجہول شک مصدر باب نصر ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا دینا یقال شککتہ بالرمح ای طعنتہ وشک القوم بیوتہم ای جعلوہا مصطفۃ متقاربۃ ومنہ شککت الارحام اذا اتصلت وکل شیء ضممتہ فقد شککتہ فیوہ شک جو

جو یقین کے برخلاف ہے وہ بھی اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ بھی دراصل دو امرون کو ایک حکم مین ملا دینا
ہوتا ہے کسیکو ترجیح نہین ہوتی عَسِیب بوجہہ کی ہڈی عُسُب جمع فعیل بمعنی مفعول ہے مشتق از عسب کا
مادہ کو جا لگنا باب ضرب فکانہ مطرق مسرد بکسر میم آلہ کا صیغہ ہے سیتا لی مشتق از سرد باب ضرب
سینا۔ سوراخ کرنا۔

المعنے اسکی دم ایسی چوڑی ہے کہ گویا کسی بڑے بازون والی چیز کی دو بازو دم ہڈی کے دو کنارون مین
داہن بائین موچی کے سیتا لی ملای گئی اور سی دیئے ہین

الاعراب جملہ شکا فی العسیب بمسرد بتقدیر قد حال ہے یا تکنفا حفافیہ سے بدل ہے یا جملہ تکنفا
حفافیہ مضرحی کے لیے صفت کاشفہ ہو اور جملہ شکا فی العسیب بمسرد کان کی خبر ہو اور بیت مین لام

۱۸	فطورًا بہ خلف الزّمیل وتارۃً	علی حشفٍ کالشّنّ ذاوٍ مجدّدِ

اللغات زمیل ردیف زمل سے مشتق ہے جسکے معنی اٹھانیکے ہین فعیل بمعنی مفعول ہے بمعنی اٹھایا گیا
ومنہ الزاملہ اونٹ کیونکہ مسافر کا بوجھہ اٹھاتا ہے والیاء للمبالغۃ حشف پرانی خشک ہوئی ہوئی
تھن۔ شاید یہہ تشبیہاً کہتے ہین ۔ اصل مین اس ردی کھجور کو کہتے ہین جو بغیر پکنے کے خشک ہوجائے
اور اسپر گوشت پوست نہو شن پرانی مشک تسمیۃ بالمصدر ہے اصل مین شن کی معنے پانی چھڑکنے
کی ہین چونکہ پرانی مشک سے بھی پانی بہتا رہتا ہے اسلئے اسی ہے شن کہنے لگ گئے۔ نابغہ کہتا ہے کانک
من جمال بنی اقیش + یقعقع خلف رجلیہ بشن + ذاو بروزن رام کملانی والی مجدد
وہ تھن جسکا دودھ سوکھ جائے اسم مفعول کا صیغہ ہے باب تفعیل

المعنے سو کبھی اس دم کو ردیف کی پیچھے مارتی ہے اور کبھی ایسی تھنون پر جو پرانی مشک
کیطرح کملائے ہوئے اور سوکھے ہوئے ہین

الاعراب بہ کی ضمیر مجرور دم کیطرف پھرتی ہے اور طوراً اس فعل سے مفعول فیہ ہے جو بہ کا متعلق ہے یعنی تضرب یا تضرب

۱۹	لہا فخذان اکمل النّحض فیہما	کانّہما بابا منیفٍ ممرّدِ

اللغات فخذ بفتح فا و کسرہ خا جو تڑ نحض نحضۃ مفرد نحاض جمع گوشت کا ٹکڑا الوتد المنیف
بروزن منعم نوف سے ماخوذ ہے جسکے معنی زیادہ ہونیکے ہین بمعنی اونچے کے ممرد بروزن
معظم بصیغہ اسم مفعول تمرید البناء سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہین عمارت کو گچ کرنا

المعنے اسکی دونون رانین جنپین گوشت اچھی طرح سے بھر گیا ہے ایسی ہین گویا وہ ایک اونچے گچ
کیئے ہوئے محل کے دروازے ہین۔

الاعراب فخذان مع اپنی وصف اکمل النحض فیہما کی مبتدا موخر ہی اور لہا خبر مقدم اور رباب سے مراد بیان کو اڑین

۲۰	وَطَيٌّ مَحَالٍ كَالْحَنِيِّ خُلُوفُهُ	وَأَجْرِنَةٌ لُزَّتْ بِدَأْيٍ مُنَضَّدِ

اللغات طیّ لپیٹنا۔ موڑنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے محال بضم میم محالۃ کی جمع ہے۔ پیٹھ کے مہرے حنیّ حنیۃ کی جمع ہے جیسے مطیّ مطیّۃ کی کمان فعیل بمعنے مفعول ہے من حنیت انحنای عطفتہ چونکہ کمان بھی مڑی ہوتی ہی اسلیئے اسی حنے کہدیتے ہین خلوف خلف کی جمع ہے۔ پہلو کی چھوٹی پسلیان اجرنۃ جران کی جمع ہے جیسے حمار کی احمرہ۔ اونٹ کی گردن مین مذبح سی منحر تک جران کہلاتا ہی جمع باعتبار اجزا کی ہے لزّت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول لز مصدر چمٹانا دأی دأیۃ کی جمع ہے گردن اور پیٹھ کے مہرے۔ اور چونکہ مفرد کی وزن پر ہے اور اسکی واحد مین اور اسمین تا سے تمیز ہوتی ہے اسلیئے اسکے طرف واحد کی ضمیر پہر سکتی ہے اور واحد مذکر اسکی وصف مین آسکتا ہی منضد بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل۔ تنضید مصدر۔ تہ بتہ رکہنا

المعنی اور کنگر وڑ اسکا خوب پیچیدہ ہے جسکی چھوٹی پسلیان کمانوں کے مانند ہین اور اسکی گردن کا اگاڑی گردن کے تہ بتہ مہرون سے لگا لپٹا ہے

الاعراب طیّ مصدر اپنی موصوف کیطرف مضاف ہے اور کالحنیّ خلوفہ محال کا وصف ہے اور اجرنۃ طیّ کیطرح فخذان پر معطوف ہے

۲۱	كَأَنَّ كِنَاسَيْ ضَالَةٍ يَكْنُفَانِهَا	وَأَطْرَ قِسِيٍّ تَحْتَ صُلْبٍ مُؤَيَّدِ

اللغات کناس بکسر سین ہرن کے کہوہ جسمین وہ چھپتا ہے کنس سے ماخوذ ہی جسکے معنی چھپنے کے ہین ومنہ الکنس للکواکب قال ابو عبیدۃ لانہا تکنس فی المغیب ای تستتر ضالۃ جنگلی بیری ضال جمع ہی اطر کمان کا ٹیڑھا کرنا یقال اطرت القوس آطرہا اطرا اذا حنیتہا قسیّ قوس کی جمع ہی اصل مین قووس تہا قلب مکانی کے بعد قسوو ہو گیا بعدہ یا کی ہر طرف واقع ہونیسے قسوی بن گیا پہر پہلے واو کو یا کرکے یا مین ادغام کیا گیا سین کو یا کی مناسبت سے اور قاف کو سین کے مناسبت سے کسرہ دیا گیا صلب بروزن قفل ہر ایک مضبوط مہرے والی پیٹھ اور کبہی صاد کی اتباع سے لام کو بھی ضمہ دیلیتے ہین مؤیّد بروزن معظم ماخوذ از اید مجرد تائید کیا گیا۔ قوی اور مضبوط کیا گیا

المعنی گویا اونٹنی کے دائین بائین پہلو ہرن کے دو کہوہ ہین جو جہڑ بیری کے گرد واقع ہین اور اسکی پسلیان گویا موڑی ہوئی کمانین ہین جو مضبوط قوی پیٹھ کے نیچے رکہی گئی ہین

الاعراب کأنّ حرف مشبہ بالفعل ہے کناسی ضالۃ اسکا اسم اور یکنفانہا خبر ہی اور اطر کی اضافت قسیّ کیطرف

اثنا فنت صفت کی موصوف کیطرف سے اصل مین گویا وقبیا معطوف تہا اور کان کے اسم پر معطوف ہے

۳۲	لَهَا مِرْفَقَانِ اَفْتَلَانِ كَاَنَّمَا	تَمُرُّ بِسَلْمَى دَالِجٍ مُتَشَدِّدِ

اللغات مرفق بفتح میم وکسرہ فا و بالعکس کہنی ماخوذ از رفق بمعنے نفع اٹہانا قال القبوی المرفق ما ارتفقت به وانتفعت به منه مرفق الانسان افتل فتل بالتحریک سے ماخوذ ہی جسکے معنی ہین کہنیون کا اونٹ کے دونون پہلوؤن سے دور رہنا یقال مرفق افتل بین الفتل وقوم فتل الایادی وفی القاموس والنعت افتل فتلاء تمر بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع مرور مصدر باب نصر ینصر بصلہ با وعلی گذرنا سلم وہ ڈول جسکے لئے ایک ہی دستہ ہو جیسے سقون کا ہوتا ہی دالج وہ شخص جو کنوئین سے ڈول لیکر حوض مین گرانے کے لیے جائے متشدد بمعنی بخیل اور بمعنی قوی بھی ہوسکتا ہے

المعنے اسکی دونون کہنیان پسلیون سے ایسے الگ تہلگ ہین کہ گویا وہ سانڈنی کسی بخیل ڈول گرانیوالے پر ڈولون کو اٹھائے جاتی ہی جو مارے بخل کے بازون کو ذرا بھی بدن کے نزدیک نہین آنے دیتا اس خوف سے کہ مبادا بدن لگکے سے اسکا پانی

الاعراب مرفقان مع اپنی صفت افتلان کی مبتدا ہی اور لها خبر مقدم اور کانما کی جگہہ بعض روایتون مین کانہا آیا ہی اس صورت مین ضمیر راجع سوئے ناقہ کان کا اسم ہوگا اور جملہ تمر بسلمی دالج متشدد خبر

۳۳	كَقَنْطَرَةِ الرُّوْمِيِّ اَقْسَمَ رَبُّهَا	لَتُكْتَنَفَنْ حَتّٰى تُشَادَ بِقَرْمَدِ

اللغات قنطرة پل وزن اسکا فنعلۃ ہی قطرسے ماخوذ ہی رومی مفرد باشندہ روم روم جمع جیسے زنجی اور زنج اقسم بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی از باب افعال اقسام مصدر قسم کہانا رب سے مراد یہان مالک ہے لتکتنفن بصیغہ واحد مؤنث امر غائب ماخوذ از الکتناف بمعنی احاطہ کرنا تشاد صیغہ واحد مؤنث غائبہ ماخوذ از شید گچ کرنا قرمد ایک قسم کے پتھر ہین جنہین جلاکر جو لیون کو گچ کرتے ہین ہندی قلعی چونہ ونیز پختہ اینٹون کو بھی کہتے ہین ومنہ بناء مقرمد وہ عمارت جو پتھرون سے گچ کی گئی ہو

المعنے وہ ایسی سخت مضبوط ہی جیسے وہ پل جسکو رومی معمار نے بنایا ہو اور رومی کی تخصیص اسلیے ہی کہ اسوقت رومیون کو صنعت مین عرب ایسا ہی فائق سمجھتے تہے جیسے آج ہندوستانی انگریزون کو چنانچہ ہر ایک عمدہ چیز کو انگریزی کہا کرتے ہین) اور اسکی مالک نے قسم کہائی ہو کہ وہ اینٹون پتھرون سے احاطہ کیا جاوے یہان تک کہ قلعے

الاعراب کقنطرۃ پر جو کاف ہے وہ اسمیہ ہے کیونکہ یہ مبتدا محذوف کے خبر ہی اور جملہ اقسم ربها قنطرۃ کا وصف ہے کما حققنا فی وحش وجرۃ ونظیرہ ؎ ولقد امر علی اللئیم یسبنی اور جملہ لتکتنفن جواب قسم ہے اور بقرمد اگر تکتنفن کے متعلق ہو تو اس حالت مین قرمد سے مراد اینٹین وغیرہ ہونگی اور اگر تشاد کی متعلق تو اس حالت مین قلعی چونہ وغیرہ جس سے لپائی ہوسکے اور جملہ اقسم الخ قنطرہ کا حال بتقدیر قد ہے

۲۴	صہابیۃ العثنون موجدۃ القرا	بعیدۃ وخد الرجل موارۃ الید

اللغات صہابیۃ صہابی کی جمع تانیث ہے وہ اونٹنی جسکا رنگ بہورا ہو عثنون کیطرف مضاف ہے جسکی معنے
وہ چند لمبی بال ہین جو اونٹنی کے ٹھوڑی کی نیچے ہوتی ہین اور اسکا بہورا ہونا نجابت کے علامت ہے
موجدۃ بروزن مکرمۃ مضبوط قوی اونٹنی اونٹ کی وصف ہین نہین آتا ولیی موجدۃ القرا
ای موثقۃ الظہر قوی پیٹھہ وخد اونٹ کا پاؤن کو یون زمین پر چلنے مین مارنا جیسے شتر مرغ
مارتا ہے۔ دوڑنا واخد وخاد وخود نعت منہ یا فراخ گام ہونا باب ضرب موارۃ الید تیز رو گویا
اسکے ہاتہہ پاؤن کثرت سے آمد رفت کرتی ہین مور سے مشتق ہے جسکے معنے آمد رفت کرنیکے ہین
المعنے اسکی ٹھوڑی کی نیچے کے بال بہورے ہین (جو اسبات کو ثابت کرتی ہین کہ وہ نسل کے سچی و اصل کے
پوری ہے) اور اسکی پیٹہہ سخت اور اسکی پاؤن کے گام فراخ اور اسکے ہاتہہ بہت چلتی ہین جو تہکتے نہین
الاعراب صہابیۃ العثنون موجدۃ القرا بعیدۃ وخد الرجل موارۃ الید یہہ سب بند محذوف سے
بتقدیر موصوف یعنی ناقۃ جسکے لئے باعتبار متعلق کے وصف ہین خبر واقع ہین

۲۵	امرت یداها فتل شزر واجنحت	لها عضداها فی سقیف مسند

اللغات امرت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول از باب افعال امرار مصدر سخت بٹنا یقال امررت الحبل
فہو ممر اذا فتلتہ شدیدا شزر رسی کے دور کی خلاف بٹنا یعنی بائین طرف سے بٹنا۔ اور فتل کے اضافت
عام کی خاص کیطرف ہے اجنحت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مجہول از باب افعال اجناح مصدر جہکانا
سقیف چہت ڈالا گیا ہیت کی وصف ہے فعیل بمعنے مفعول ہے مسند بروزن معظم وہ سقف جو دوہرا
ہوا و مضبوط ہو گویا اسکی سطحین ایک دوسری سے تکیہ لگائی گئی ہین
المعنے دونو ہاتہہ اسکی الٹا بٹنا بٹی ہوئے ہین اور اسکے دونو بازو گویا ایک مضبوط سقف ڈہالی گئی گہر مین لگائی گئی ہین
الاعراب فتل شزر امرت کا مفعول مطلق ہے جو نوع کی لئے ہے اور جملہ واجنحت مع اپنی متعلق کے ہے جملہ امرت پر معطوف ہے

۲۶	جنوح دفاق عندل ثم افرعت	لها کتفاها فی معالی مصعد

اللغات جنوح بروزن فعول جانح کا مبالغہ ہے جنوح سے مشتق ہے جسکی معنی جہکنے ہین ومنہ جنوح اللیل
ای اقبالہ سخت دوڑنے مین مقدم مؤخر جہکا ہوا ہوتا ہے اجتنا ہی سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے فی القاموس
وفی الناقۃ الاسراع او ان یکون مؤخرہا یسند الی مقدمہا لشدۃ اندفاعہا اب جنوح کی معنے خواہ
سخت دوڑنی والی کیئے جائین جو لازم معنی ہین یا آگی کیطرف جہکنے والی جو اسکی حقیقی معنی ہین دفاق
بروزن کتاب وغراب وہ اونٹنی جو تیز چلنے والی ہو اور اپنی رفتار مین کودنی والی ہو عندل

بڑے سر والی۔ مذکر مؤنث مین برابر ہے چونکہ سر کا بڑا ہونا دماغ و اعصاب کے تقویت پر دال ہوتا ہے لہذا یہہ تعریف فقط سر کی نہین سمجھنی چاہیئے بلکہ اونٹنی کے سب اعضا کی ہے فرعت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ افراع مصدر باب افعال چڑہانا معالی بصیغہ اسم مفعول باب مفاعلۃ علو مجرد اونچا کیا گیا مصعد بروزن معظم

المعنی بہت دوڑنے والی آگے کو جھکنے والی کو دنی بڑے سر کی ہے اور اسکی دونون مونڈھے ایک بڑی اونچی بلند محل مین لگائی گئے ہین یعنے اسکا اگلا دھڑ اتنا اونچا ہے کہ گویا کوئی محل ہے

۲۷ كَأَنَّ عُلُوبَ النِّسْعِ فِي دَأَيَاتِهَا ‖ مَوَارِدُ مِنْ خَلْقَاءَ فِي ظَهْرِ قَرْدَدِ

اللغات علوب علب کے جمع ہے جسکی معنے نشان کے ہین تقول منہ علبتہ اعلبہ بالضم اذا وسمتہ او خددتہ نسع تنگ جس سے کجاوہ باندہتے ہین دای سی مراد یہان پسلیان ہین موارد مورد کی جمع ہے بمعنی نالے خلقاء صاف ٹہوس پتہر قردد اونچی اور غلیظ زمین قرادد جمع

المعنی گویا تنگ کے گہری نشان اسکی پسلیان پر سپاٹ پتہر کی نالیان ہین جو اونچی زمین پر بنائی گئی ہین

الاعراب فی دأیاتہا کائنۃ مقدر کے متعلق ہو کر علوب النسع سے حال واقع ہے جو کان کا اسم ہے اور موارد من خلقاء فی ظہر

۲۸ تَلَاقَى وَأَحْيَانًا تَبِينُ كَأَنَّهَا ‖ بَنَائِقُ غُرٌّ فِي قَمِيصٍ مُقَدَّدِ

اللغات تلاقی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع باب تفاعل اصل مین تتلاقی تہا۔ تلاقی مصدر ملجانا تبین بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع بینونۃ مصدر باب ضرب جدا ہوجانا۔ الگ ہوجانا بنائق بنیقۃ کی جمع ہے۔ کلی تریز جو بغلا کی معنے ٹہیک نہین ہین کیونکہ وہ بغل کے نیچے ہوتا ہے متنبی کا یہہ شعر یحلنی والنصل فرو السفائن + یقطر فی کمی علے البنائق پہلے معنو کے تائید کرتا ہے غر اغر کی جمع ہے بمعنی سپید قمیص معروف ہے قمصان اقمصہ جمع مقدد پرانا کپڑا

المعنی وہ نشان کبہی آپس مین ملتے ہین اور کبہی ایک دوسری سے الگ ہوتی ہین جیسے پرانی پہٹی کرتی کی کلیان ہوا کی جہونکی سے باہم ملتے ہین اور پہر الگ ہوجاتے ہین

۲۹ وَأَتْلَعُ نَهَّاضٌ إِذَا صَعَّدَتْ بِهِ ‖ كَسُكَّانِ بُوصِيٍّ بِدِجْلَةَ مُصْعِدِ

اللغات اتلع لانبی گردن تلع سی ماخوذ ہے باب شرف نہاض مبالغہ کا صیغہ ہے نہوض سے جسکے معنی اٹہنے کی ہین صعدت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تصعید مصدر چڑہنا با سے متعدی ہو گیا ہے سکان دم کشتی ہندی پتوار بوصی معرب بوزی ایک قسم کی کشتی ہے دجلہ بغداد کی نہر کا نام ہے علمت اور تانیث سے یہہ غیر منصرف ہے الف لام اسپر داخل نہین ہوتا۔ ابن درید فرماتی ہین کل شیء غطیتہ فقد جللتہ فدجلۃ شاید اسی لیئے کہلاتی ہے کہ وہ زمین کو ڈہانپ لیتے ہے والدجال مشتق من ہذا لانہ یغطی الارض بالجمع

مصعد بصیغہ اسم فاعل اصعاد سے مشتق ہے جسکے معنی بصلہ فی چلنے کی ہین یقال اصعد فی الارض اذا ذھب فیھا لہذا بدجلۃ کی با بمعنی فی ہے

المعنی اور اسکی لیئے ایک لانبی گردن بہت بلند اٹھتی ہوئی ہے چنانچہ جب اسے اونچا کرتی ہے تو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے دجلہ نہر مین چلتے بیڑی بوزی کا پتوار

الاعراب تلع نخذان پر معطوف ہے اور اذا صعدت بہ نہاض سے ظرف واقع ہے اور کسکان بوصی نہاض کے متعلق ہے مصعد بوصی کا وصف ہے اور بدجلۃ مصعد کے متعلق ہے نہاض اتلع کا وصف ہین اگر بتدا معطوف بنا

۳۰	وَجُمْجُمَةٍ مِثْلُ الْعَلَاةِ كَأَنَّمَا	وَعَى الْمُلْتَقَى مِنْهَا عَلَى حَرْفِ مِبْرَدِ

اللغات جمجمہ سر کی ہڈی جو دماغ کا سرپوش ہے ہندی کھوپری جمع جماجم علاۃ اہرن علا جمع ہے جو اونٹنی کو بھی اس سے تشبیہ دیا کرتے ہین ویقال للناقۃ علاۃ تشبیہا فی صلابتہا وعی ملا ہڈی کا ٹوٹنے کے بعد جڑنا ملتقی بصیغہ اسم مفعول باب افتعال سے ظرف ہے یعنی ملنے کی جگہ حرف کنارہ اونٹنی کو جو حرف کہتی ہین وہ حرف الجبل سے ماخوذ ہے یعنی پہاڑ کے کنارہ کی طرح دبلی پتلی ہے مبرد آلہ کا صیغہ برد کی معنی سوہان سے گھسانے کے ہین

المعنی اسکی کھوپری اہرن کیطرح مضبوط ہے گویا اسکے ملنے کی جگہ سوہان کے کنارہ سے جڑی ہوئی ہین یا گویا اسکی جوڑون کی جگہ نے اسکی بعض ٹکڑون کو ایسے بعض سے جوڑا ہے جو سوہن کیطرح مضبوط ہین

الاعراب مثل العلاۃ مین چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ کی تعریف بن سکتا ہے جمجمہ مع اپنی وصف کے نخذان پر معطوف ہے وعی کے معنی اگر ملانی کے لیے جائین تو اس حالت مین اسکا مفعول بہ محذوف ہوگا ای بعضا منہا یا من تبعیضیہ خود مفعول ہے اور اگر لازم معنی ہون تو اس حالت مین منہا ملتقی سے حال واقع ہوگا

۳۱	وَخَدٌّ كَقِرْطَاسِ الشَّآمِي وَمِشْفَرٌ	كَسِبْتِ الْيَمَانِي قَدُّهُ لَمْ يُجَرَّدِ

اللغات خد رخسارہ ہندی گال قرطاس بکسرہ قاف وضم آن کاغذ رباعی مزید فیہ ہے شآمی منسوب بسوئے شام جو ایک خاص ملک کا نام ہے مذکر مونث دونو طرح آیا ہے الف اسمین عوض اس یا محذوف کے ہے جو شامی مین بلحاظ تشدید موجود تھی شام سے ماخوذ ہے جسکے معنی بائین جانب ہونیکی ہین چونکہ یہ ملک مکہ سے بائین جانب تہا لہذا اس نام سے موسوم ہو گیا جیسے یمانی جو منسوب بسوی یمن ہے چونکہ یمن مکہ سے دائین جانب ہے لہذا اسی یمن کہتے ہین کیونکہ یمن کے معنے دائین کے ہین مشفر بروزن منبر اونٹ کا ہونٹ سبت بکسر سین وسکون با اس نگین دہوڑی کو کہتے ہین جسپر بال نہون فعیل بمعنے مفعول ہے سبت سے ماخوذ ہے جسکے معنی بال مونڈنے کے ہین خال الفیث ویقال نعال سبتیۃ لا شعر علیہا وسبت اسہ حلقہ

قدّ طول مین قطع کرنا صد قطع لم یجرّد بصیغہ جحد مجہول از باب تفعیل تجرید مصدر مجراب کیطرح ٹیڑہا کرنا و منہ بیت مجرد و جبل مجرد

المعنی اور اسکی گال شامی قلم کی کاغذ کیطرح نرم نازک ہی اور ایک شہر مین تاجر کیا دبٹو کیطرح جسکی کاٹ ٹیڑہی نہو

الاعراب خد موصوف ہے اور کقرطاس الشامی مع اپنی متعلق کے نعت ہے موصوف مع اپنی وصف کے مبتدا موخر ہی اور مجمہ پر معطوف ہے منفرد مع اپنی وصف کسبت الیمانی کی اور جملہ قدّہ مبتدا لم یجرد خبر سبت صفت ہے

۴۲ وَعَیْنَانِ کَالْمَاوِیَّتَیْنِ اِسْتَکَنَّتَا | بِکَہْفَیْ حِجَاجَیْ صَخْرَۃٍ قَلْتِ مَوْرِدِ

اللغات ماویۃ شیشہ گویا وہ بسبب صفائی کی پانی سی بنا ہوا ہے ماء کیطرف منسوب ہے تاء تانیث کی ہی آستکنّتا بصیغہ تثنیہ ستکنان مصدر چھپنا کہف وہ غار جو پہاڑ مین کہدی ہوئی کہین طرح ہو کہوف جمع حجاج بفتح حا و کسرہ آن وہ ہڈی جسپر ابرو کی بال اگتے ہین احجۃ جمع معربنیر بمعنے جانب و کنارہ کی بہی آیا ہی صخرۃ بڑا پتہر جو سخت ہو صخر صخور جمع قلت پہاڑ کا وہ گڑہا جسمین پانی جمع ہو قلات جمع نیز آنکہہ کا گہر مورد گہاٹ - خود پانی سے بہی مراد لے سکتے ہین

المعنی اسکی دونون آنکہین دو شیشی ہین جو ان دو غارون مین ہین جو پتہر کی ابرو کی ہڈیون کے نیچے ہین اور ہر ایک آنکہہ اسکی پانی کی گہاٹ کی غنچی ہے جو پانی سی بہر ہوئی ہو یا ان دو غارونمین ہین جن سے پتہر کے

الاعراب جملہ استکنّتا الخ ماویتان سی حال واقع ہی یا وصف ہی اور الف لام ماویتین پر عہد ذہنی کے لیے ہے اور کہفی کے اضافت حجاجی کیطرف بمعنی فی ہے اور حجاجی کے صخرۃ کیطرف بمعنی من حقیقۃ ہی اگر حجاجی سی مراد دو جانب پتہر کی ہون والا اوعاء اگر ابروی کی ہڈی کے معنی ہین اور قلت مورد یا صخرہ کا بدل ہے یا مبتدا محذوف سے خبر واقع ہی اصل مین گویا کل ہہما قلت مورد تہا پہلی صورت مین قلت مجرور ہوگا دوسری صورت مین مرفوع

۴۳ طَحُوْرَانِ عُوَّارَ الْقَذٰی فَتَرَاہُمَا | کَمَکْحُوْلَتَیْ مَذْعُوْرَۃٍ اُمِّ فَرْقَدِ

اللغات طحور بصیغہ مبالغہ طحر سی مشتق ہی باب نصر آنکہہ کا خس و خاشاک کو جو اسمین پڑے دور کرنا عوّاد بضم عین و تشدید واو وہ تنکہ وغیرہ جو آنکہہ مین پڑ جاتی قذی کیطرف صرف لفظی اختلاف کے لیے مضاف ہے کیونکہ قذی بہی عوار کی معنو نہین ہے کما قال کعب بن زہیر سہ من خادر من لیوث الاسد مسکنہ مکحولۃ وہ آنکہہ جسمین سرمہ ڈالا جائی مراد اس سے وہ آنکہہ ہی جسمین قدرتی طور پر سیاہی ہو مذعورۃ ڈرائی گئی - ذعر مصدر ڈرانا باب منع یمنع ام فرقد بروزن جعفر جنگلی گائی فرقد جنگلی گائی کے بچے کو کہتی ہین

المعنی وہ آنکہین تنکون وغیرہ خس خاشاک کو جو انمین پڑتے ہین دور کرنیوالیان ہین سو انہین تو ایسا پاتا ہے

جیسے اس سچی والی گائے کے سہمیلے آنکھیں جیسے شکاری ہون نے ڈرایا ہو

الاعراب طحوران عینان کی لیئے وصفت ہے تزجی افعال قلوب سے ہے دوسرا مفعول کاف اسمیہ ہے اور ام فرقد

۳۴	وصادقتا سمع التوجس للسرى	لهجس خفي او لصوت مندد

اللغات صادقتا اصل مین صادقتان تہا - نون اضافت کے لیئے محذوف ہوا صدق سے اخوذ ہے جسکی معنے پختگی اور مضبوطی اور سختی کے ہین صدق بہی مضبوطی کی لیئے کہتے ہین سانچ کو آنچ نہین جہوٹہ کو نہین کہہ سکتے ومنہ نظر الیہ نظرۃ صدق ای صلبۃ ومنہ صدقوہم القتال ای صلبوا فیہ واشتدوا - ومنہ تمر صادق الحلاوۃ ای شدیدہا قال المساور بن ہند ولنا قناۃ من ردینۃ صدقۃ توجس بروزن تفعل مصدر کا ناہوسی کیطرف کان لگانا - ذوالرمہ ایک شکاری کی تعریف مین کہتا ہے اذا توجس رکزا من سنابکہا وکان صاحب ارض او بہ الموم سریٰ رات کیوقت چلنا لام سیر توقیت کا ہے ہجس آہٹ وہ آواز جو سمجہہ مین نہ آوے کیسی ہے مندد بصیغہ اسم مفعول وہ آواز جو سنائی جائے بعید یا مستقل ہے یقال ندد بہ اذا اسمع بہ شہر

المعنی اور رات مین چلتی ہوئی اسکے کان کا کانا ہوسی کیطرف کان لگانے مین خوب درست او ٹہیک ہین خواہ وہ کان لگانا آہسے آہٹ اور آواز کیطرف ہو جو سمجہہ مین نہین آتی یا ایسی آواز کی طرف جو سمجہہ مین آجاتی ہے اور ظاہر ہے

الاعراب صادقتا کی اضافت سمع کیطرف لفظی ہے اور سمع کی اضافت توجس کیطرف اضافت عام کی خاص کیطرف ہے لان التوجس التسمع الی الصوت الخفی علی ما ذکرہ صاحب الصحاح والسمع والتسمع بمعنی واحد علی ما ذکرہ القیومی فکان التوجس خاصًا فاضافت الاسم الیہ علی ما ذکرنا او لہجس او لصوت مندد سمع کے متعلق ہین فان السمع صلتہ اللام قال القیومی سمعتہ وسمعت لہ سمعًا واستمعت وتسمعت کلہا بمعنی واحد متعد بنفسہ وبالحرف انتہی

۳۵	مؤللتان تعرف العتق فیہما	کسامعتی شاۃ بحومل مفرد

اللغات مؤللۃ بصیغہ واحدہ مؤنثہ اسم مفعول تا لیل مصدر تیز کرنا نکیلا بنانا - کانون مین تیزی اور انتصاب یعنی سیدہی کہڑی ہونا وصفت ہے شاہ جنگلی بیل

المعنی اسکے کان نکیلے سیدہے ہین کہ انکی شرافت سچی ہولی ہوئی ہین جومل کے اکیلے جنگلی بیل کے کانون کیطرح مارے ڈر کی کان کہڑے ہوے ہین شی ہذا کما قال ابو ذویب من وحش حوضی یراعی الصید منتبذا + کانہ کوکب بالجو منفرد

۳۶	واروع نباض احذ ململم	کمرداۃ صخر فی صفیح مصمد

اللغات اروع جو کنا - ڈرنی والا نباض بصیغہ مبالغہ بروزن علام بہت ہلنی والا مشتق از نبض

جسکے معنی ہلنے کی ہین حذّ از حذ ذ صل بین بمعنے سبک دم ہونیکی ہین عموماً انکا پہلکا اس سے مراد لیتے ہین فیقال رجل احذ اذا کان خفیفا مکلم بصیغہ اسم مفعول بروزن مدحرج ہر ایک ایسی چیز جو ہموار اور گول ہو ثلاثی مزید ملحق لم سے ماخوذ ہے جسکے معنی جمع کرنیکے ہین صفیح صفیحہ کی جمع ہے جسکے معنے چوڑے پتھر کے ہین قال الشاعر بطیان علیہ بالصفیح وبکلس مصمّد بروزن مفعول مشتق از تصمید ہر ایک

المعنی اسکا دل جو کہ بہت ہلنے والا سبک حرکات والا ہے اور گول مول پتھر ہے جو چوڑے جنکی سخت سلون پر مرداۃ پتھر کیطرح پڑا ہے یعنے اسکی پسلیان بھی پتھر کیطرح سخت ہین اور اسکا دل سخت پتھر کیطرح جس سے دوسرے پتھر توڑتے ہین سخت ہے جسپر غم نہین ٹھہرتا

الاعراب مرداۃ کی اضافت صخر کیطرف اضافت خاص عام کیطرف ہے

۳۷ | وَاَعْلَمُ مَخْرُوتٌ مِنَ الْاَنْفِ مَارِنٌ | عَتِیْقٌ مَتٰی تَرْجُمْ بِہِ الْاَرْضَ تَزْدَدِ

اللغات اعلم وہ شخص جسکا اوپر لا ہونٹ چرا ہوا ہو ہندی کہنڈا اور نیز خود چری ہوئے ہونٹ کو بھی کہہ لیتے ہین مخروت مشقوق الشفہ یعنی جسکا ہونٹ چرا ہوا ہو کذا فی الصحاح اور خود چری ہوئے ہونٹ کو بھی مارن نرم و نازک عتیق نجیب شریف ترجم بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مشتق از رجم بمعنی پتھر مارنا متی کے باعث مجزوم ہے تزدد کذلک از باب افتعال جواب شرط ہونیکی وجہ سے مجزوم ہے اور بحکم الساکن اذا حرک حرک بالکسر ضرورت شعری کی لیئے مکسور بالاشباع پڑھا جاتا ہے

المعنی اور اسکا ایک ہونٹ ناک سے چرا ہوا نازک نجابت والا عمدہ ہے کہ جب وہ اونٹنی اسے زمین پر مارتی ہے تو چلنے مین بڑھتی ہے زمین پر مارنے سے یہہ بتلانا مقصود ہے کہ وہ اونٹنی اعلی درجہ کی ہے جو سب اونٹون سے آگے چلتی ہے اور بسبب تجربہ کاری کی زمین کو سونگھتی ہے تاکہ مسافت کا بعد وغیرہ معلوم کرکے جسطرف آبادی یا پانی نزدیک جانتی اسیطرف ارادہ کرے امرالقیس کہتا ہے علی ظہر عادی یحار بہ القطا + اذا سافہ العود الدیافی جرجرا

الاعراب اعلم ماسبق پر معطوف ہے اور موصوف ہے مخروت مع اپنی متعلق من الانف کی اور مارن اور عتیق اور جملہ شرطیہ صفات ہے اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخروت من الانف سے بحذف علامت اونٹنی کے ناک کی تعریف ہو یعنی اسکا بالائی ہونٹ چرا ہوا ہے اور اسکی ناک سیدھی ہے اور کُرّی اسکی نرم ہے جب اسے زمین پر

۳۸ | وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تُرْقِلْ وَاِنْ شِئْتَ اَرْقَلَتْ | مَخَافَۃَ مَلْوِیٍّ مِنَ الْقَدِّ مُحْصَدِ

اللغات لم ترقل بصیغہ جحد مؤنث غائبہ معلوم ارقال مصدر باب افعال یہ دوڑنا مانند بروزن مرمی از باب لوی یلوی لی مصدر رسی کا بٹنا قدّ بکسر قاف تسمہ فعیل بمعنے مفعول ہے یعنی وہ چمڑا

جو سید ھا طول مین کاٹا جائے مشتق از قد۔ طول مین قطع کرنا ضد قط اور بالفتح کوڑا۔ اگر کیسر پڑھا جاوے تو اس حالت مین قدسی جنس مراد ہوگی جیسے بعض نے شعر فبانت نعد النجم فی مستحیرۃ مین نجم سے جنس مراد لی ہے اور جیسے بولتے ہین قل الله دھم والدینار اور مراد ایک نہین لیتے بلکہ جنس اس حالت مین ترکیب خاتم من فضۃ سی ہوجائیگی اور جب بالفتح پڑہا جاوے تو اس حالت مین فاجتنبوا الرجس من الاوثان کی سے مفعول از باب افعال احصاد مصدر رسی کا بٹنا

المعنی اگر تو چاہے تو وہ یوں چلے اور اگر تو چاہے تو یوں چلے ایک کوڑی کی ڈر سے جو تسموں سے بنا اور بٹا ہوا ہے یا ایک کوڑے کی ڈر سے

الاعراب من القدلوی کا بیان ہے اور چونکہ ارقلت کا فاعل اور مخافۃ کا ایک ہے اور زمانہ بھی ایک ہے لہذا مخافۃ مفعول لہ بن سکتا ہے

۳۹	وَاِنْ شِئْتُ سَامٰی وَاسِطَ الْکُوْرِ رَأْسُھَا	وَعَامَتْ بِضَبْعَیْھَا نَجَاءَ الْخَفَیْدَدِ

اللغات سامی بصیغہ ماضی معلوم از باب مفاعلہ مساماۃ مصدر بلندی مین مقابلہ کرنا واسطۃ الکور واسطۃ المکور یعنی مقدم پالان کور بضم کاف پالان کذا فی القاموس عامت بصیغہ واحد مؤنثہ غائبہ عوم مصدر تیرنا نصر ینصر ضبع بروزن فلس سارا بازو نجاء بروزن سحاب دوڑنا ومنہ ناقۃ ناجیۃ ...... ہے خفیدد بروزن سفرجل بجامعجمہ بہت دوڑ فی الاشتر مرغ خفد سے ماخوذ ہے جسکے معنے تیز چلنے کے ہین فی القاموس خفد کنصر اسرع فی مشیتہ

المعنی اگر تو چاہے تو سر ابہار کر پالان کے اگاڑی کا مقابلہ کرے اور اپنے دونوں بازوؤن سے تیز دوڑنے والی شتر مرغ کے دوڑے کے دوڑنے کی طرح

الاعراب نجاء الخفیدد عامت سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے

۴۰	عَلٰی مِثْلِھَا اَمْضِیْ اِذَا قَالَ صَاحِبِیْ	اَلَا لَیْتَنِیْ اَفْدِیْکَ مِنْھَا وَاَفْتَدِیْ

اللغات امضی بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب مضی مضاء مصدر جانا قال القیو مضی الشئ یمضی اذا ذہب وفی موضع اخر ذھب فی الارض ذھابا وذھوبا ومذھبا مضی انتہی قدی بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب قدی مقصور مصدر جانا وفداء ممدود ومکسور الصلہ من مدخول من سے چھڑانا یقال فداہ من الاسر اذا استنقذہ بمال۔ افتداء خود چھوٹنا

المعنی مین ایسی اونٹنی پر ایسے وقت مین سفر کرتا ہون کہ میرا ساتھی گھبرا کر یہ بول اٹھے دیکھو کاشکی مین تجھے اس مصیبت سے چھڑا دون اور خود بھی چھوٹ جاؤن

الاعراب امضی فعل با فاعل علی مثلھا متعلق اور جملہ اذا قال صاحبی مع اپنی مقولہ کی الا لیتنی افدیک منھا وافتدی جو جملہ اسمیہ ہے امضی کا ظرف ہے فعل مع فاعل و متعلق اور ظرف کے جملہ فعلیہ ہوا اور علی مثلھا کی تقدیم حصر کی غرض سے ہے اور مثلھا کی ضمیر ناقہ کیطرف راجع ہے

۴۱	وَجَاشَتْ اِلَیَّ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَالَہٗ	مُصَابًا وَلَوْ اَمْسٰی عَلٰی غَیْرِ مَرْصَدِ

اللغات جاشت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ جیش مصدر ابلنا مراد جان کا اوپر کو آنا جیسے ہانڈی کا پانی ابلکر اوپر کو آتا ہی قال الشاعر وجاشت الی النفس اول مرۃ + فردت الی مکروھہا فاستقرت - قال الشارح جاشت النفس حمیت من الفزع وارتفعت مثل القدر تجیش فیرتفع ما فیہا انتہی خال بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی خیل مخیلہ خیلان مصدر باب علم یعلم خیال کرنا۔ گمان کرنا افعال قلوب میں سے ہونیکی لیے دو مفعول چاہتا ہے مصابا بصیغہ اسم مفعول باب افعال اصابۃ مصدر مصیبت زدہ ولو یہان پہلے فعل کے اطلاق کی لیئے ہی جس سے مراد یہ ہی کہ اپنی آپ کو اسکا مصاب سمجھنا اپنی اطلاق پر ہی خواہ ولو کا مابعد کسے حالت میں ہو جیسے بولتی ہیں اکرم زیدا ولو قعد تو یہان اکرم کو مطلق سمجھنا چاہیئے یعنے اگر اکرم زیدا بلا ولو فی حال قعودہ ہوتا تو اطلاق تقیید دونوں امرونکا احتمال ہو سکتا تہا یعنی زید کا اکرام کسے خاص حالت پر منحصر ہے ہوسکتا تہا اور مطلق بہی ہوسکتا تہا یعنی کسی حالت کا لحاظ اسکی اکرام میں نہ کیا جاتا ہر حالت اسکا اکرام واجب ہوتا مگر ولو فی حال قعودہ سی تقیید کا احتمال جاتا رہا اب اسکا اکرام ہر حالت میں ضروری ہوا امسی فعل ناقصہ کان کے معنے میں ہے مرصد گھات یقال قعد فلان بالمرصد وزان جعفر وبالمرصاد وبالمرتصد ایضا بطریق الارتقاب والانتظار ومنہ وان ربک لبالمرصاد ای براقبک فلا یخفی علیہ شیء فیو معہ من عینہ

المعنی اور جبکہ میرا ساتھی گھبرا جاتا ہے اور اسکی جان ابلکر اسکی طرف آتی ہے اور آپ کو مصیبت زدہ سمجھے گو وہ دشمنوں کی گھات پر نہو یعنی بہر حال اپنی آپ کو مصیبت زدہ سمجھے خواہ دشمنوں کے گھات پر ہو یا نہو

الاعراب جاشت الیہ النفس مع اپنی مفعول لہ خوفا کی معطوف علیہ ہے اور خالہ مصابا مع اپنی حال ولو امسے علے غیر مرصد کی معطوف ہے اور کل معطوف جملہ قال پر معطوف ہوکر امضی کا ظرف ہے الیہ خالہ امسے

۴۲	اِذَا الْقَوْمُ قَالُوْا مَنْ فَتًی خِلْتُ اَنَّنِیْ	عُنِیْتُ فَلَمْ اَکْسَلْ وَلَمْ اَتَبَلَّدِ

اللغات قوم مردوں کا گروہ لقیامہم بالمہمات وعظائم الامور فتی بروزن عصا نوجوان فلم اکسل بصیغہ واحد مضارع متکلم کسل مصدر باب علم یعلم سست ہونا لم اتبلد بصیغہ واحد مضارع متکلم تبلد مصدر جم جانا۔ چست چالاک نہونا ومنہ البلید

المعنی جب لوگ مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ کوئی نوجوان سورما ہے خیال کرتا ہوں کہ اس کلمہ سے میں ہی مراد رکھا گیا ہوں اور مجھے ہی بلاتے ہیں سو جھٹ پٹ میں حاضر ہو جاتا ہوں اور نہ سستی کرتا ہوں اور نہ بزدلوں کیطرح اپنی ایک ہی جگہ پر جم رہتا ہوں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی لو کان فی الالف منا واحد فدعوا من فارس

الاعراب اذ شرط کی لئے ہے القوم مبتدا مع اپنی خبر قالوا من فتے کی جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے بل نص الرضی علی مجی الاسمیۃ الحالیۃ عن الفعل شذ وذا بعد اذا کقولہ اذا الخصم ابزی مائل الراس انکب اور خلت انی عنیت سارا جملہ فعلیہ جزا ہے اور لم اکسل ولم اتبلد دونوں جملے ایک معطوف بن کر جملہ خلت پر معطوف ہیں

۴۳	احلت علیہا بالقطیع فاجذمت	وقد خبّ آل الامعز المتوقد

اللغات احال علیہ بالسوط کے معنی ہیں کوڑا کسے پر اٹھانا ای اقبل قال الشاعر وکنت کذیب السوء لما رأیتہ ما بصاحبیہ یوما احال علی الدم ای اقبل علیہ قطیع وہ کوڑا جسکے نوک کٹی ہوئی ہو وکذالک فی القاموس الجذمۃ القطعۃ من الشئ انقطع طرفہ وبقی اصلہ والسوط والقطیع السوط المنقطع طرفہ اجذمت بصیغہ واحد مونث غائبہ اجذام مصدر باب افعال سخت دوڑنا خبّ بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی ماخوذ از محاورہ خب البحر اذا اضطرب آل وہ ریتا جو دن کی ابتدا یا آخر میں ایسی نظر آوے کہ گویا ان چیزوں کو جو سمیں ہیں اٹھاتا ہے سراب نہیں ہے قال الشاعر ہ حتی لحقناھم تعدی فوارسنا کانا تارعن قف ترفع الال امعز بروزن احمر بحروف مہملہ وہ چٹیل میدان جسمیں انگوری وغیرہ نہو معز سی ماخوذ ہے جسکے معنے ہیں بالونکا جھڑ جانا معر وہ شخص جسکے بال جھڑ گئے ہوں اور یہاں معنی یہ وہ سنگلاخ مکان جسمیں انگوری وغیرہ نہو متوقد جلنے والا

المعنی میں اسپر کوڑا اٹھایا چنانچہ وہ خوب دوڑی بحالیکہ سنگلاخ زمین کا جلتا ہوا ریتا دریا کیطرح لہریں مار رہا تہا یہاں اپنی عالی ہمتی پر فخر کرتا ہے کہ شدت گرما بھی اسکے ارادوں کو روک نہیں سکتے

الاعراب جملہ وقد خب آل الامعز متوقد اجذمت کے فاعل سے حال واقع ہے اور اجذمت مع اپنی فاعل کے جملہ فعلیہ ہوکر احلت علیہا بالقطیع پر جو اسکا سبب ہے معطوف ہے اور یہہ جملہ (یعنی احلت) مستقل کلام ہے یا فلم اکسل ولم اتبلد کا بیان ہے دوسری صورت میں معنے مضارع ہوگا

۴۴	فذالت کما ذالت ولیدۃ مجلس	تری ربہا اذیال سحل ممدد

اللغات ذالت بصیغہ واحد مونث غائبہ ذیل مصدر باب ضرب مٹک کے چلنے میں کپڑا زمین پر گھسیٹنا یقال ذالت المرأۃ ای جرت ذیلہا علی الارض وتبخترت ولیدۃ لونڈی ولائد جمع مجلس بصیغہ ظرف بیٹھنے کی جگہ اور کبھی اہل مجلس کو بھی کہہ لیتے ہیں اور اضافت ولیدہ کی مجلس کیطرف بادنی ملابست سے اذیال ذیل کے جمع ہے جو اصل میں ذال الثوب کا مصدر تہا یعنی طال حتی مس الارض بعد میں فرع پر ایک چادر کے کنارہ کو کہہ لیتے ہیں جو زمین کے قریب ہو گو زمین کو چھوئے نہیں تسمیۃ بالمصدر نص علیہ الفیومی سحل بمہملتین بروزن فلس روئی کی سپید چادر سحل جمع جیسے سقف وسقف ممدد بروزن معظم بہت

المعنے سو وہ ایسی مٹک کر چلے جیسی محفل کے بیچ میں گانے والی لونڈی اپنے میاں کو دراز پشواز کی آنچل دکھا کر مٹک کر چلتی ہے

الاعراب فذالت پر فاء عاطفہ ہے اور راجدمت پر عطف ہے اور کما ذالت ولیدۃ مجلس تاویل مصدر میں ہو کر اسکے متعلق ہے اور تری فعل مضارع واحد غائبہ از باب فعال اراءۃ مصدر سے ہے فاعل اسکا وہ ضمیر ہے جو ولیدۃ کیطرف راجع ہے اور ربھا پہلا مفعول اور ازیال سحل ممدود دوسرا مفعول ہے اور یہ کل جملہ ولیدۃ

۴۵	ولست بحلال التلاع مخافۃ	ولکن متی یسترفد القوم ارفد

اللغات حلال بصیغہ مبالغہ حلول سے مشتق ہے جسکے معنی اترنے کی ہیں باب نصر سے تلاع تلعہ کی جمع ہے بروزن کلبۃ وہ اونچی جگہ جس سے پانی بہ کر وادی میں پڑا کرے اور پست زمین کو بھی کہہ لیتے ہیں یسترفد بصیغہ واحد مذکر غائب از باب استفعال استرفاد مصدر مدد مانگنا۔ رفد سے ماخوذ ہے جسکے معنی اعانت ہیں۔ ارفد بصیغہ واحد متکلم از باب ضرب مدد دینا

المعنی اور میں ڈر کی مارے اونچی زمینوں میں جا کر بسنے والا نہیں ہوں لیکن جب میری لوگ مجھسے اعانت چاہتے ہیں تو میں انہیں مدد دیتا ہوں (ف) بظاہر یہ شعر مدح کو ظاہر نہیں کرتا کیونکہ اس سے اصل فعل کے نفی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسکی زیادتی کی لان نفی المقید یرفع القید لا ذاتہ مگر چونکہ یہ مدح کا مقام ہے اسلیے بلحاظ انکی محاورہ کی عموماً ایسی مقاموں میں اصل فعل کے نفی کیلئے مبالغہ کا صیغہ استعمال کر لیتے ہیں جیسے خدا تعالی فرماتا ہے وما ربك بظلام للعبید سے یہی ظلم کی نفی مراد ہے نہ اسکی بہتایت کے اور نیز اس شعر میں ولست بحیاب یمین لا یہابنی + ولا مرتع من خشیۃ الموت سلما اصل ہیبت کے نفی ہے نہ کثرت

۴۶	وان تبغنی فی حلقۃ القوم تلقنی	وان تقتنصنی فی الحوانیت تصطد

اللغات تبغنی بصیغہ واحد مذکر مخاطب مجزوم بان نون اسمیں وقایہ کا اور یا متکلم مفعول کیلئے ہے بغی مصدر از باب ضرب ڈھونڈھنا حلقۃ القوم وہ لوگ جو دائرہ بنا کر بیٹھیں قال القیومی وحلقۃ القوم الذین یجتمعون مستدیرین مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو بغرض مشورہ باہم بیٹھیں تقتنصنی بصیغہ واحد مذکر مخاطب معلوم مجزوم بان نون یا اسمیں ہے تبغنی کیطرح ہیں اقتناص مصدر از باب افتعال شکار کرنا مراد اس سے تلاش کرنا حوانیت حانوت کی جمع ہے جو اصل میں حانوۃ بروزن ترقوۃ تھا جب واو ساکن ہوئی تا ر تانیث کو تا ہی بدلا گیا۔ اب جمع کیحالت میں رباعی کیطرف اسلیے رد نہیں کیا گیا کہ جو تھی جگہ حرف علت ہے اگر یہ امر نہوتا تو حسب قاعدہ رباعی کیطرف رد کر لیتے مذکر مونث دونو طرح مستعمل ہے

المعنی اگر تو مجھے ان لوگوں میں ڈھونڈیں جو مشورہ کی لیئے دائرہ بنا کر بیٹھے ہیں تو وہیں پائے اور اگر مجھے کلالوں کی دکانوں میں تلاش کرے تو بھی وہیں شکار کرے یعنے دانشمندوں اور سخیوں کے

ولیدۃ ... صفت ہے

نیز ...

تمام اس کی دکان بھی ہیں

جبر گے جس سے خالی نہین رہنے یہ خطاب کسے خاص شخص کیطرف نہین ہے بلکہ عام ہے

۴۷	متی تأتنی اصبحک کاسا رویۃ	وان کنت عنہا ذا غنی فاغن وازدد

اللغات اصبحک بصیغہ واحد متکلم مجزوم کاف ضمیر مفعول بہ ہے صبح مصدر باب منع یمنع صبوحی شراب پلانا صبح عبوق کاس اس گلاس کو کہتے ہین جسمین شراب ہو فارغ ہونیکی حالت مین کاس نہین کہا جاتا مونث ہے کؤس بروزن فلوس اور اکوس بروزن افلس جمع ہے رویۃ چھلکتا ہوا یقال عین ثنتہ المعنے جب تو میری پاس آوے تو چھلکتا پیالہ شراب کا تجھے پلاؤن اور اگر تو اس سے بی پروا رہن تو بے پرواہ رہ اور بی پروائی مین بڑھتا جا یعنی بسبب ان ذاتی اوصاف کی جو خدا نے میری ذات مین ودیعت رکھی ہین ہر ایک سی بتواضع پیش آتا ہون اور شراب پلانیمین بخل نہین کرتا مگر اگر وہ تکبر کری اور نہ پیے تو پھر مین اسکے کچھ پرواہ نہین کرتا

۴۸	وان تلتق الحی الجمیع تلاقنی	الی ذروۃ البیت الکریم المصمد

اللغات تلتق بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم التقا مصدر باب افتعال ملنا۔ الکٹھی ہونا حی عرب قبیلہ احیا جمع یہان مراد بکر بن وائل ہے جمیع بمعنی مجتمع حی کا وصف ہے ذروۃ بکسر ذال وضم آن ہر ایک چیز کی چوٹی کو کہتے ہین ذرا جمع بنی سفیان بن سعد مراد ہے بیت سی مراد یہان گھرانا ہے اور بنی سعد ان الکی طرف اشارہ ہے وفیہم بلند مرتبہ ماخوذ از رفعت ہے فما زادنی الانسآء ورفعۃ + وما زادکم للناس الا تضعفا مصمد بروزن معظم جسکے طرف لوگ جاوین یعنی ماوی ملجای ہو

المعنی جب قبیلہ اکٹھا ہووے تو مجکو تو اعلی گھرانی سی جو بلند مرتبہ اور لوگونکا ٹھکانا ہے منسوب پاویگا بیت بمعنے مجد سی شرافت بہی مراد لی سکتے ہین جیسے عمر بن کلثوم نی کہا ہے ورثنا مجد علقمۃ بن سیف ابا لنا حصون المجد دینا اسمین مجد کو ایک مضبوط قلعہ سی مشابہت دی ہے یعنی جب یا فلم ...شرافت ... بحث کرنیکی لئے مل بیٹھے تو مجھے اسنی اعلے درجہ عزت کا حاصل ہوا اس حالت ۴۹ ... نہین ہنگے یعنی گھر اونچا سخت مضبوط اور مجاز لعزت اس سے مراد ہوگے

اللغات ذالت

یقال ذالت المراۃ ... یعنی یزید بن کلالی کے اس شعر مین ہے سه مسنا من الاباء بیٹھنے کی جگہ اور کبھی ... غیر واضح + ابی بیتہی وبینتی

	... قینۃ	تروح الینا بین برد و مجسد

اذیال ذیل کے جمع ہی جو ... شراب ... اور مطلق ہمنشین کو بھی کہہ لیتے ایک چادر کے کنارہ کو کہہ لیتے ... جنگی ... شب مین کوئی ... ایک شاعر القینۃ بسکون ... بمہملتین بروزن فلس

کہتا ہے الی النفر البیض الالاء کانہم + صفائح یوم الروع اخلصہا الصقل + نجوم نجم کی جمع ہے بمعنی ستارہ عرب شریفون کو ستارون سے تشبیہ دیا کرتی ہین قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم قینہ کنیز۔ لونڈی۔ ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ سپید رنگ والے کو کہتے ہین گائن ہو یا نہو اور بعض کے نزدیک قینہ اسے لونڈی کو کہہ سکتے ہین جو گاتی ہو تروح بصیغہ واحد مؤنث غائبہ بروزن تقول رواح مصدر۔ ازہری کی نزدیک مطلق چلنے کی معنو مین ہے وقت کی کچھہ تخصیص نہین ہے ومنہ قولہ علیہ السلام من راح الی الجمعۃ فی اول النہار فلہ کذا ای ذہب من ہان جب یہہ فعل اونٹون کیطرف منسوب ہو تو اس حالت مین شام کیوقت جانے کی معنون مین ہو جاتا ہے برد دھاریان دار چادر مجسد بروزن مکرم وہ کپڑا جو جساد بروزن کتاب کیسر وغیرہ سرخ یا زرد رنگ سے رنگا گیا ہو قال ابن فارس ثوب مجسد صبغ بالجساد وقد یکسر المیم فیہما
المعنی میری یار شریف اور چمکتے تارون کیطرح ہین اور گائن لونڈی جو دھاریدار چادر اور زعفرانی جوڑا پہنکر ہمارے جلسہ مین آتی ہے
الاعراب ندامای مبتدا اور بیض کالنجوم خبر معطوف علیہ اور قینۃ مع اپنی وصف جملہ تروح الینا بین برد ومجسد کی معطوف کل جملہ اسمیہ ہے

۵۰	رَحِیبٌ قِطَابُ الجَیبِ مِنہَا رَقِیقَۃٌ	بِجَسِّ النَّدَامیٰ بَضَّۃُ المُتَجَرَّدِ

اللغات رحیب بروزن کریم صفت مشبہ ہے مشتق از رحب بمعنی فراخی قطاب الجیب جیب کا چاک قطب سے ماخوذ ہے جسکے معنی قطع کی ہین رقیقۃ نازک نرم جسّ مصدر باب ضرب ٹٹولنا بضۃ وہ عورت جو گندم گون یا گوری رنگ کی ہو بعض نذکر کی لئی ہے اصمعی کے نزدیک بضۃ نازکبدن کو کہتے ہین رنگ کا کچھہ خیال نہین علم تعلیم سے صیغہ صفت ہے متجرد مصدر میمی ہے بمعنی ننگا ہونیکی یقال فلان حسن المجردۃ والمجرد والمتجرد کقولک حسن العریۃ والمعرے کذا فی الصحاح اب بضۃ المتجرد کی معنی یہ ہین کہ ننگا ہونیکی
المعنی یارون کی لونڈا مرد رسی اسکا جیب فراخ ہے اور چہونے مین وہ نرم ہے اور ننگا ہونیکیوقت نازک بدن دکہائی دیتی ہے
الاعراب حبیب قطاب الجیب۔ رقیقۃ بجس الندامی۔ بضۃ المتجرد مرفوع ہے کیونکہ قینہ کی وصف ہین

۵۱	اِذَا نَحنُ قُلنَا اَسمِعِینَا انبَرَت لَنَا	عَلیٰ رِسلِہَا مَطرُوقَۃً لَم تَشَدَّدِ

اللغات نحن انا کی جمع ہے من غیر لفظہ اور اسکا اخیر مضموم اسلیئے ہے کہ واو جمع پر دلالت کرے اسمعینا بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر معلوم نا ضمیر مفعول اسماع مصدر باب افعال گانا سنانا انبرت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ باب انفعال انبرا مصدر آگے آنا رسل آہستگے مطروقۃ حال وہ عورت جو غیر مردون کیطرف دیکھے

رہی اور اپنی خاوند کیطرف نہ دیکھے حطیئہ کا قول من مطروفتہ الود طامح ہی یہی معنی رکھتا ہے ابو عمرو فرماتے ہین کہ مطروف العین بفلان کے معنے یہہ ہین کہ اسکے سوا کسی اور کو نہ دیکھے یہان مطروفتہ کا صلہ مذکور نہین ہے اصل مین تہا مطروفتہ بنا لم تتشد دصل مین لم تتشدد تہا ایک تا حسب قاعدہ محذوف ہے تتشدد مصدر سختی کرنا

المعنی وہ ایسی فرمانبردار ہی کہ جب ہم اسی گانا سنانی کے لئے کہین تو کہنی کے ساتہہ آہستہ آہستہ آگی آوے اسحالیکہ وہ ہمارے سوا کسی کو نہ دیکھنے والی ہو اور نہ تیزی تندی برتنے والی

الاعراب مطروفتہ اور لم تتشدد انبرت کے فاعل سے حال متراد فا متداخل ہین اور یہہ جملہ پہلی جملہ کی جزا ہے

تَجَاوُبَ اَظْآرٍ عَلٰی رُبَعٍ رَدِ	اِذَا رَجَّعَتْ فِیْ صَوْتِهَا خِلْتَ صَوْتَهَا	۵۲

اللغات رجعت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ترجیع مصدر آواز گلے مین پہرانا صوت سے مراد گانا ہے تجاوب بروزن تفاعل جواب مجرد باہم جواب دینا اظآر جمع ظئر مفرد حیوانات مین سے جو اپنی بچہ کے سوا کسی دوسری کی بچہ پر مہربان ہو اور اسی دودہ پلائے صرف دایہ کو ہی نہین کہتے ربع بروزن صرد وہ بچہ جو ربیع مین پیدا ہوا اور عموماً مضبوط اور قوی ہوتا ہے ردٍ بروزن ندٍ ردی سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہلاک

المعنی جب وہ اپنی آواز کو گلے مین پہراتی ہے تو اسکے درد انگیز آواز کو نرم دل اونٹنیون کا رونی اور جواب دینا خیال کرتا ہے جو وہ ایک ایسی بچے پر کر رہی ہین جو ربیع مین پیدا ہوا تہا اور دلعید مین مر گیا سعد

وَبَیْعِیْ وَاِنْفَاقِیْ طَرِیْفِیْ وَمُتْلَدِیْ	وَمَا زَالَ تَشْرَابِی الْخُمُوْرَ وَلَذَّتِیْ	۵۳

اللغات تشراب بروزن تفعال مصدر مجرد ہی جو مبالغہ کی لئے آتا ہی باب علم یعلم بہت پینا خمور خمر کے جمع ہے لانہ یخمر العقل طریف نیا مال متلد پرانا مال

المعنی مین ہمیشہ قسم قسم کی شرابین پیتا رہا اور لذتین اڑاتا رہا اور نئی پرانی مال کو بیچتا رہا اور خرچ کرتا رہا

وَاُفْرِدْتُ اِفْرَادَ الْبَعِیْرِ الْمُعَبَّدِ	اِلٰی اَنْ تَحَامَتْنِیْ الْعَشِیْرَةُ کُلُّهَا	۵۴

اللغات تحامت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تحامی مصدر باب تفاعل بچنا ۔ الگ ہونا ۔ پہلو کشتی کرنا متعدی بنفسہ ہی یقال تحاماہ الناس اذا توقوہ واجتنبوہ عشیرۃ جدی رشتہ دار جو قریبی ہون بعیر اونٹ انسان کیطرح مذکر مؤنث مین برابر ہی معبّد بروزن معظم وہ اونٹ جسپر رال ملے گئی ہو اور بخوف دوسری اونٹون کی خارش پڑنی کے اسی الگ کردین کیونکہ خارش بہت متعدی بیماریون سے ہے

المعنی یہانتک کے میری سارے قریبی جدی رشتہ دارون نے مجہسے بچنا چاہا اور کنارہ کیا اور اس خارشی اونٹ کیطرح مین اکیلا چہوڑا گیا جسپر رال ملے گئی ہو

الاعراب ان مصدریہ ہے اور جملہ وافردت افراد البعیر المعبد ہی تحامتنی پر معطوف ہوکر تاویل مصدر مین ہے یعنی الی افرادی افراد البعیر المعبد افراد البعیر مین مصدر مجہول ہی الی مع اپنی مجرور کے ما زال کے متعلق ہے

۵۵	رَأَيْتُ بَنِي غَبْرَاءَ لَا يُنْكِرُونَنِي	وَلَا أَهْلُ هٰذَاكَ الطِّرَافِ الْمُمَدَّدِ

اللغات غبراء بروزن صحراء زمین بنی غبراء فقیر مسکین یا گمنام مسافر جو بلا تعارف ایک جگہ ملکر شراب پئیں ینکرون بصیغہ جمع مذکر غائب از نکرہ کفرح اذا جہلہ طراف بروزن کتاب ڈہوڑی کا خیمہ جو عموماً دولتمندون اور اہل وسعت کی پاس ہوتا ہی ممدد بروزن معظم وہ خیمہ جو طنابون سے خوب کہچا ہوا ہو یقال طراف ممدد ای ممدود بالاطناب شدد للمبالغۃ کذا فی الصحاح

المعنی مین جانتا ہون کہ غریب گمنام مجہسے واقف ہین اور نہ اس کہچی ہوئی ڈہوڑکے خیمہ والی یعنی مین گمنام نہین بلکہ ایک مشہور ومعروف آدمی جسے ہر کوئی جانتا ہی چونکہ ضدین کا ذکر موجب استیعاب ہوتا ہی لہذا اس سے

۵۶	أَلَا أَيُّهٰذَا اللَّائِمِي أَحْضُرَ الْوَغَى	وَأَنْ أَشْهَدَ اللَّذَّاتِ هَلْ أَنْتَ مُخْلِدِي

اللغات وغی بالقصر شور ومنہ وغی الحرب یعنی لڑائی کا شور ابن جنی فرماتی ہین بعین مہملہ شور اور آواز کی معنو مین ہے اور بغین معجمہ لڑائی کے معنو مین والعلم عند اللہ لذۃ مزہ باب علم یعلم سے حاصل مصدر ہی مخلد ہمیشہ رکہنی والا من اخلدہ اللہ ای ابقاہ دوسرا مصرع بعینہ قول خدا کریم کی مطابق ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ن الذی جمع مالا وعددہ یحسب ان مالہ اخلدہ

المعنی دیکہہ او میری ملامت کرنیوالی اس امر پر کہ مین لڑائیون اور مزہ کے جلسون مین حاضر ہوتا ہون کیا تو دنیا مین مجہے ہمیشہ رکہہ سکتا ہے

الاعراب احضر الوغی مین ان محذوف ہے اور ایسی صورت مین جیسا تصریح صاحب صحاح رفع اولی ہے گو نصب بہی جائز ہی جیسی خدا تعالی فرماتا ہی قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایہا الجاہلون اور صاحب صحاح نے بجای اللائمی کے الزاجری روایت کیا ہے

۵۷	فَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيَّتِي	فَدَعْنِي أُبَادِرْهَا بِمَا مَلَكَتْ يَدِي

اللغات لاتسطیع اصل مین لاتستطیع تہا چونکہ اجتماع تا وطا ثقیل ہین لہذا تا کو کبہی تخفیفا حذف کر لیتے ہین قال الشاعر د فعنا بک الایام حتی اذا اتت + تریدک لم تسطع لنا عنک مدفعا + منیۃ موت فعیلہ بمعنے مفعول ہے بمعنی مقدر شدہ من مناہ اللہ یمنیہ قدرہ

المعنی اگر تو میری موت کو ٹلا نہین سکتا تو مجہکو چہوڑ تا کہ اپنی مال ومتاع سی اسی حاصل کرون یعنی جب آپ ٹلتی نہین ہے تو پہر مال ومتاع کی حفاظت کی لیئے کیئون مجہے بار بار ملامت کرتا ہے

الاعراب ان حرف شرط ہی کنت فعل ناقص مع اسم جملہ فعلیہ لاتسطیع دفع منیتی خبر ہی - کان معہ اسم وخبر کے شرط ہی - فاجزا کی لیئے ہی دعنی امر ہے ابادرہا بما ملکت یدی جو اصل مین ابادرہا بما ملکتہ یدی تہا

(margin, handwritten, vertical) [illegible]

جواب امر ہی امر مع اپنے جواب کے جزا شرط ہے کا جملہ شرطیہ ہے

٥٨	ذَرْنِي اُرَوِّ هَامَتِي فِي حَيَاتِهَا	مَخَافَةَ شُرْبٍ فِي الْمَمَاتِ مُصَرَّدِ

اللغات ذرنی بصیغہ امر از باب منع یمنع - مع نون وقایہ ویاء متکلم مفعول ید ع سی ماخوذ ہے ماضی مستعمل نہیں کیونکہ ترک وہی معنی دیدیتا ہے ھامۃ کہوپری شرب بمعنی مشروب ہے یعنی پانی مصرد برتن معظم شرب کا وصف ہے بولتی ہیں شراب مصرد جبکہ فی نفسہ تہوڑا ہو - یا تہوڑا پلایا جاوے - یا تہوڑا تہوڑا المعنی چہوڑ کہ میں اپنی کہوپری کو بخوف اس کم پانی کی جو مرنے کی بعد مجہی ملنا ہے یا بخوف اس پانی کہ جو مجہی ہوتے کے وقت تہوڑا تہوڑا پلایا جاوے یا دیا جاوے جیتی جی تازہ کرلوں چونکہ مرنی کیوقت اکثر موہنہ میں تہوڑا تہوڑا پانی ڈالا کرتے ہیں اسلئے ایسا کہا ہے یا اسلئے کہ مرنی کی بعد ہی وہ پانی سی مدد پہونچنی کو عنقا جانتے ہیں چنانچہ یہ شعر اسی امر کی تائید کرتے ہیں سہ سقامتوالک عاد فی الغوادی + نظیر نوال کفک فی نوال + لساحیہ علی الاحداث حقش + کایدی الخیل ابصرت المخالی + وکقول لبید سہ سقے قومی بنی مجد واسقی + نمیرا والقبائل من هلال + وکقول مطیع سہ قلت لحنانۃ دلوح + تسح من وابل سحوح + امی الصریح الذی اسی + تہ استهلی علی الضریح + لیس من العدل ان تشحی + علی فتی لیس بالشحیح +

الاعراب مخافۃ - اروّ کا مفعول لہ ہے

٥٩	فَلَوْلَا ثَلٰثٌ هُنَّ مِنْ لَذَّةِ الْفَتٰى	وَجَدِّكَ لَمْ اَحْفِلْ مَتٰى قَامَ عُوَّدِيْ

اللغات لم احفل نہ پرواہ کرتا حفلت بفلان سی ماخوذ ہے اذا اهتمت بامرہ - ولا تحتفل بہ ای لا تبالہ ولا تهتم عوّد عاید کی جمع ہے بیمار پرسی کرنیوالا عیادت مصدر باب نصر ینصر جد دادا اعظمت فی متہ حیث فی عیونہم من باب ضرب دادا عظم

المعنی اگر یہ تین چیزیں نہوتیں جو نوجوان کے مزون سے سمجھی جاتی ہیں تو تیری دادا کی یا نصیب کی قسم ہے کہ کچھ بہی پروا نکرتا جبکہ میری عیادت کرنیوالی کہڑی ہوجاتے یعنی میرے مرنیکا وقت قریب آجاتا

٦٠	فَمِنْهُنَّ سَبْقِي الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَةٍ	كُمَيْتٍ مَتٰى مَا تُعْلَ بِالْمَاءِ تُزْبِدِ

اللغات شربۃ بمعنی شراب کمیت تصغیر کمت ماخوذ از کمتۃ وہ رنگ جو سرخ مائل بسیاہی ہو سیبویہ نی خلیل سی تصغیر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا - چونکہ پورا پورا سرخ یا سیاہ نہیں بلکہ دونوں کے مابین اور دونوں رنگوں کے قریب قریب ہے لہذا اس مفہوم کی ادا کرنیکے لئے تصغیر کردی ہیں اگر اسم مکبر رہتا تو یہ مطلب ادا نہوتا تعل مضارع مجہول اصل میں تعلی تہا یا متی کی لئے محذوف ہے

آغلا سے ماخوذ ہے جسکے معنی جوش دینے کے ہین تزبد بصیغہ واحد مؤنث غائبہ مضارع معلوم ماخوذ ہے ازبد لازم سے بمعنے
المعنے ان تین باتون سے ایک یہ ہے کہ ملامت کرنیوالیون سے پہلے وہ سرخ سیاہی مائل پرانی شراب پیتا ہون کہ جب وہ
پانی سے جوش دیجاتی ہے یعنی اسمین پانی ڈالا جاتا ہے تو سوڈا کیطرح بسبب اپنی تیزی کے جھاگ لاتی ہے
مرنے کے بعد یہ بات کہان حافظ فرماتے ہین ع بدہ ساقی می باقی کہ در جنت نخواہی یافت + کنار آب
رکنا باد گلگشت مصلا را + عاذلات کا لانا اسلیئے ہے کہ عورتون کی مزاج مین بخل بہت ہوتا ہے اسلیئے
ہر ایک فضولخرچی پر پہلے ہی ملامت کرتے ہین

٦١	وَکَرِّی اِذَا نَادَی الْمُضَافُ مُحَنَّبًا	کَسِیْدِ الْغَضَا نَبَّہْتَہُ الْمُتَوَرِّدِ

اللغات کر لوٹنا ۔ لوٹانا متعدی ولازم کذا فی الصحاح مضاف بصیغہ اسم مفعول وہ شخص جو لڑائی مین
دشمن کے احاطہ مین آجائے من اضفتہ الی کذا الجاتہ محنّب بروزن معظم وہ گھوڑا جسکے اگلی پاؤن
اور پیٹھ مین کچھ تھوڑی سی کجی ہووے اور اگر دونون ہو تو اسی محنب جیم سی کہتے ہین سید بکسرہ سین بھیڑیا
غضا غضاۃ کی جمع ہے اور بھیڑیا غضا درختون کے نیچے رہنے والا ہوتا ہے اور چالاک و غضبناک ہوتا ہے
یقال ذئب غضا متورد پانی کا دیکھنے والا ۔ گھاٹ کا طالب یعنی پیاسا
المعنی اور تیسری ان مین سے ایک دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی نرغہ مین آ پڑا ہو گھبراکر پکارے میری ایسی گھوڑے
کو اسکی طرف لوٹا کر لیجانا جسکے اگلی پاؤن اور پیٹھ کچھ تھوڑی سی ٹیڑھی ہے اور غضا درخت کی
بھیڑیئے کیطرح دوڑے جسکو تونے للکارا ہوا اور وہ پانی پر پیاسا جاتا ہو ۔ یا پانی کو اسنے دیکھ لیا ۔ خود
بھیڑیا ہی بڑا تیز ہوتا ہی جیسے پہلے وارخاء سر مع روف ہے اور جب غضا کا بھیڑیا ہوا اور پھر ساتھ اسکی ہے
للکارا بھی جائے اور علاوہ اسکے پیاسا ہوا اور پانی کی تلاش ہے تو اسحالت مین تو نہایت درجہ تیز ہوتا ہی
الاعراب محنبا کر کا مفعول ہے اور جملہ اذا نادی المضاف کر کا ظرف ہے سید الغضا موصوف ہے
اور متورد اسکا وصف ہی اور جملہ نبہتہ سید سی حال واقع ہی اور سید الغضا مع اپنی جار کی کر کے
متعلق ہی اور کر سبق پر معطوف ہے جو مبتدا ہے اور منہن خبر مقدم

٦٢	وَتَقْصِیْرُ یَوْمِ الدَّجْنِ وَالدَّجْنُ مُعْجِبٌ	بِبَہْکَنَۃٍ تَحْتَ الْخِبَاءِ الْمُعَمَّدِ

اللغات تقصیر کوتاہ کرنا قصر کا متعدی ہے قال الفیومی وقصر الشیء بالضم قصرا وزان عنب خلاف
طال فہو قصیر ویتعدی بالتضعیف فیقال قصرتہ وعلیہ قولہ تعالی محلقین رؤسکم ومقصرین
دن کا کوتاہ کرنا کنایہ کمال خوشی سی ہے کیونکہ خوشی کی دن چھوٹے ہوتی ہین ومنہ وکذا ایام السرور
قصار مجنون کہتا ہی ویوم کظل الرمح قصرت طولہ + بلیلی فلہانی وماکنت لاہیا دجن بروزن

ضرس بمعنے بینہ اور ابو زید فرماتی ہین کہ دجن کالی گہٹا کو کہتے ہین جسمین مینہ ہو یقال یوم دجن ویوم دجنہ بالتشدید وکذلک اللیلۃ علی الوجہین بالوصف والاضافۃ انتہی معجب خوش کرنیوالا یقال اعجبنی ہذا الشئ لحسنہ بہکنۃ گدگدی بدن کی نازنین عورت خباء وخیمہ جو اون یا بہیڑون کی پشم سی بنایا جاوے اور کبہی بالون سے بہی بنالیتی ہین دو یا تین اسکے ستون ہوتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ہون تو اسی خباء نہین کہتے بلکہ اسوقت بیت کہلاتا ہی معمّد بروزن معظّم ستون والا

المعنی اور انمین سے تیسری بات یہہ ہے کہ خوشنما اور کالی گہٹا والی دن کو ایک نازنین گدگدی بدن کی عورت سے خیمہ کے نیچے جسے ستون دیئے گئے ہین۔ کاٹنا

۶۳	كَأَنَّ الْبُرِينَ وَالدَّمَالِجَ عُلِّقَتْ	عَلَى عُشَرٍ أَوْ خِرْوَعٍ لَمْ يُخَضَّدِ

اللغات برین برۃ کی جمع ہے ہر ایک حلقہ دار زیور جو نابنی وغیرہ سی بنایا گیا ہو۔ بالیون خلخال کنگن وغیرہ کو شامل ہے قال الشاعر وقعقعن الخلاخل والبرینا عشر بروزن صرد آکہ عشرۃ کی جمع ہے وفی الصحاح شجر لہ صمغ وہو من العضاۃ وثمرتہ تفاحۃ کتفاحۃ القناد الاصغر عوام اسی آکن اور مدار بہی کہتے ہین نازکی مین ضرب المثل ہے معشوقون کو اس سے تشبیہ دیا کرتے ہین ؂ کان البرے والعاج عیجت متونہ + علی عشر نہبی بہ السیل ابطح خروع بکسر خا وسکون را مہملہ وفتح واو بیدانجیر سپید اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے ہندی مین اسے ارنڈ کہتے ہین لم یخضد بصیغہ جحد مجہول از باب تفعیل تخضید مصدر کاٹنا دمالج دملوج کی جمع ہے بازوبند یقال القی علیہ دمالجہ

المعنی وہ ایسی نازک ہی کہ گویا اسکے حلقہ دار زیور یا بین کنگن بالیان وغیرہ اور بازوبند ایک یا ایسی بیدانجیر پر لٹکائی گئے ہین کہ وہ ابہی کاٹا نہین گیا یہہ قید اسلیئے لگائی گئی کہ کاٹنی کی بعد درخت ویسا نازک نہین رہتا

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے برین مع معطوف دمالج کی اسکا اسم ہے اور جملہ علقت علی عشر او خروع لم یخضد خبر ہے

۶۴	كَرِيمٌ يُرَوِّي نَفْسَهُ فِي حَيَاتِهِ	سَتَعْلَمُ إِنْ مِتْنَا غَدًا أَيُّنَا الصَّدِي

اللغات کریم معزز اور نفیس چیز جیوانات سے ہو یا غیر جیوانات سے منہ کرائم الاموال غدا ظرف ہے فنا کی لیئے اصل مین تو کل کو کہتے ہین مگر مجازا اس دن کو بہی کہہ لیتے ہین جو بہت دور ہو اور جسکے آنے کی امید ہو جیسے

المعنی مین وہ کریم ہون جو جیتی جی اپنی جان کو سیر کئے ہو قریب ہے جان لیگا اگر ہم کل مر گئے کہ ہم مین سے کون پیاسا مرتا ہے

الاعراب کریم مبتدا محذوف سے خبر واقع ہی یعنی انا۔ اور یروی نفسہ فی حیاتہ کریم کا وصف ہی

۶۵	أَرَى قَبْرَ نَحَّامٍ بَخِيلٍ بِمَالِهِ	كَقَبْرِ غَوِيٍّ فِي الْبَطَالَةِ مُفْسِدِ

اللغات اری یہان افعال قلوب سے نہین ہے قبر اصل مین قبرت المیت قبرا من باب ضرب ونصر کا مصدر ہے

بمعنے دفن کرنا۔ اب التسمیۃ بالمصدر کے لحاظ سے اس گڑھی کو بھی کہہ لیتے ہین جسمین میت دفن کیجائے نحام نحمہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی کہانسنے کے ہین اس کنجوس کو کہتے ہین جو مانگنے کیوقت بہت کہانسے اور یون ہی ٹال دے بخیل بخل سے ماخوذ ہے جو زائد عن الحاجت نہ دینے کو کہتے ہین اصل ترکیب مین تو معنی جمع کے پائے جاتے ہین جسمین ضرر کا مفہوم ہے ملحوظ ہے دیکھو خلب جسکے معنی قطع کرنیکے ہین جو بدون جمع کے نہین خلب وہ بادل جو اپنی بارش سے فائدہ نہ پونچائے یا لکہ پانی جمع رکہے ہے خنب طپانچہ مارنا یعنی اپنا ہاتھ دوسرے سے ملانا۔ عورت سے ہم بستر ہونا جمع ہونا بلخ تکبر کرنا بزرگون سے اپنے آپ کو ملانا تیغ مارنا قتل کرنا تنجر ایک درخت ہے جسکے دو لوح اگر ملائے جایئ تو ایک لوح ہوجاتی ہے۔ خبل قطع کرنا۔ روکنا ان سب ترکیبون مین دو چیزون کا آپسمین ملانا ثابت ہوتا ہے مگر اس قسم کا ملاپ جسمین کچھ ضرر بھی پایا جاتا ہے بخیل ہے چونکہ زاید عن الحاجت کو الگ نہین کرتا بلکہ ضروریات مین ضروری سمجھکر ملا دیتا ہے لہذا اسے بخیل کہتے ہین بمالہ بخیل کے متعلق ہے کیونکہ بخل کا صلہ با ہے غوی گمراہ سخت جاہل۔ غی سے ماخوذ ہے ضد رشید بطالۃ بفتح با مزدور کا بیکار رہنا فیومی اور بعض نے بکسر روایت کیا ہے اور اسی کو فصیح سمجھا ہے اور بضم بھی کہہ لیتے ہین کیونکہ عمالۃ کا ضد ہے جسکے معنی ہین مزدور کا کام مین لگنا مفسد فساد المعنی بڑے کنجوس کی قبر جو سائل کے سوال کیوقت آل ٹال کے لئے کہانسنے لگ جاتا ہے اور اپنے مال کو خرچ نہین کرتا مین ویسے ہی دیکھتا ہون جیسے گمراہ بیکار فسادی کی قبر

الاعراب ادی فعل با فاعل قبر نحام۔ بخیل بمالہ مفعول بہ اور کقبر غوی کائن فی البطالۃ مفسد متعلق دی ہے اور جیسے بخیل بمالہ نحام کا وصف ہے ویسی ہی فی البطالۃ مع مفسد کی غوی کا

۶۶	تری جثوتین من تراب علیہما	صفائح صم من صفیح منضد

اللغات جثوہ بضم جیم وسکون ثا پتھرون کا ڈہیر۔ اکٹھی کی ہوئی مٹی۔ چونکہ قبر بھی مٹی کا ڈہیر ہوتا ہے لہذا اسے بھی جثوہ کہہ لیتے ہین جثا جمع قال الشاعر۔ اصب علی قبریکما من مدامۃ + فالا تنالاھا وجثاکما + فعیلہ بمعنی مفعول ہے کیونکہ جثو کی معنی جمع کرنیکے ہین صفائح صفیحۃ کے جمع ہے۔ چوڑے پتھر جو قبر پر رکہا کرتے ہین تو بہ کہتا ہے ولو ان لیلے الاخیلۃ سلمت + علی ودونی تربۃ وصفائح صم صما کی جمع ہے سخت پتھر صفیح صفیحۃ کا جمع ہے وہ پتھر جو چوڑے چکلے ہون چونکہ یہ جمع ان جموع سے ہے جو اپنے واحد سے صرف تا سے ممیز ہوتی ہین اور مفرد کی وزن پر ہے لہذا منضد بروزن معظم اسکا صفت پڑسکتا ہے اور منضد کی معنی تہ بتہ کیئے گئے کی ہین

معنی تو ان دونون گورون کو مٹی کی ایسے دو ڈہیر دیکھتا ہے جنپر سخت چوڑے چکلے پتھر تہ بتہ رکہے ہوئے ہین

الاعراب من صفیح منضد- صفائح کا بیان ہے اور من تراب جثو تین کا وصف اول ہے اور علیہما صفائح صم من صفیح منضد دوسرا وصف ہی اور تری کا پہلا مفعول محذوف ہے ای تراہما جثوتین

۶۷	اری الموت یعتام الکرام ویصطفی	عقیلۃ مال الفاحش المتشدد

اللغات یعتام بصیغہ واحد مذکر غائب از باب افتعال اعتیام مصدر بمعنی عیمہ پسندیدہ مال فعلۃ بمعنی مفعولۃ ہے .... عیم سی جسکے معنی چاہنے کے ہین یعنی وہ مال جسکی خواہش کیجائی اور عمدہ ہونیکے باعث اسکا ہر ایک خواہان ہو م لینا آپ تجریدکی صرف لی لینے کے معنی لیے گئی عقیلہ فعیلہ بمعنی مفعول ہے بمعنے عمدہ وشریف عقائل جمع یا بلفظہ تصغیر ہی مضبوط بچی اصل والی اونٹ قال الفیومی والابل العقیلۃ علی لفظ التصغیر من ابل نجد صلاب کرام نفیسۃ انتہی مال ہر ایک مملوک چیز کو کہہ لیتے ہین اور عموما انکی عرف مین اسکا اطلاق اونٹون پر آتا ہی فاحش حد سے گذرنے والا متشدد بخیل

المعنی مین دیکھتا ہون کہ موت اچھی لوگون کو چن لیتی ہے اور حد سی بڑہ کر کنجوس کا عمدہ مال نہین چھوڑتی جب یہہ حالت ہی تو پھر بخل کا کیا فائدہ

الاعراب موت اری کا پہلا مفعول ہے اور جملہ یعتام الکرام مع اپنی معطوف جملہ ویصطفی عقیلۃ مال الفاحش المتشدد مفعول ثانی ہے

۶۸	اری العیش کنزا ناقصا کل لیلۃ	وما تنقص الایام والدہر ینفد

اللغات عیش باب ضرب سے حاصل مصدر ہے بمعنے زندگی کنز معرب گنج تنقص بصیغہ واحد مونث غائبہ مضارع معلوم از باب نصر ینصر نقص مصدر بہ گھٹانا- لازم بھی آجاتا ہی مفعول اسکا ضمیر محذوف ہے جو ما کیطرف پھرتی ہی ایام یوم کی جمع ہی اصل مین ایوام تھا واو کو یا کی اجتماع سی یا کرکے یا مین ادغام کیا گیا ایام رہ گیا- صبح صادق سی لیکر آفتاب کے غروب تک اسکی حد ہے یہی وجہ ہی کہ اگر رات کیوقت اس فعل کے نسبت جو دن مین کیا گیا ہو استفسار کیا جاوے یہہ جواب دینا پڑتا ہی فعلت امس یا فعلت امس الاقرب کیونکہ وہ دن اب گذر چکا ہی دھر بروزن فلس زمانہ- ازہری فرماتے ہین کہ عرب کے استعمال مین دہر کا اطلاق زمانہ پر ایک موسم پر موسم سی کم مدت پر- دنیا کی ساری مدت پر آگیا ہی ینفد بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم باب علم یعلم مجزوم ہی اور بضرورت شعری بعد کسرہ اشباع کیا گیا نفد مصدر پورا ہو جانا- منقطع ہو جانا

المعنی مین دیکھتا ہون زندگی ایک خزانہ ہی جو ہر رات کم ہوتا رہتا ہے اور جسی دن اور زمانہ گھٹاتا ہے وہ ایک نہ ایک دن پورا ہو جائیگا

الاعراب اری افعال قلوب سے ہی عیش مفعول اول ہے اور کنز مع اپنی وصف ناقصا کی دوسرا مفعول

اور کل لیلۃ ناقص کا ظرف ہی اور ما موصولہ ہی ینقص فعل ایام فاعل معطوف علیہ ینقصہ میں ہ جو ضمیر ما کے طرف راجع ہی اسکا مفعول بہ دہر معطوف ہی ایام فعل مع اپنی فاعل اور مفعول بہ کے صلہ ہی موصول کا موصول مع اپنی صلہ کی مبتدا ہی ینفد فعل ضمیر اسمین جو ما کی طرف راجع ہی فاعل جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا سی خبر ہے مبتدا مع اپنی خبر کے جملہ اسمیہ ہوا

۶۹	لَعَمْرُكَ اِنَّ الْمَوْتَ مَا اَخْطَأَ الْفَتٰى	لَكَالطِّوَلِ الْمُرْخٰى وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ

اللغات لعمرک پر لام قسمیہ ہے کلتنا لہ القیوم اور لام ابتدا بھی اسی کہتے ہین اور یہ حروف غیر عاملہ سی ہے عمر عین کے فتح و ضم اور میم کی سکون سی مصدر ہے لیکن لام کی بعد مفتوح ہی مستعمل ہے کیونکہ قسم ایک ایسا مقام ہی جو کثرت استعمال کے لئے خفت کا محتاج ہے اور جب اسپر لام داخل ہوتا ہی تو یہ مبتدا ہونے کی باعث مرفوع ہوجاتا ہی اور خبر محذوف اصل مین قسمی تہا قاعدہ ہر ایک مبتدا جو قسمیہ جملہ مین قسم کے لئے متعین ہو جیسے لعمرک و ایمن اللہ وغیرہ ایسی مبتدا کی خبر کو عموما حذف کر دیا کرتی ہین اسلیئے کہ یہی تعیین سے قرینہ ہوسکتا ہی اور جواب قسم قائمقام خبر کی ہے اور ما اخطأ الفتی مین ما مصدریہ ہے قال صاحب الصحاح ما اخطأ الفتی ای فی اخطائہ انتہی طول بروزن عنب وہ لنبی سی رسی جو مویشی کے چرنی کے لئے ڈہیلی کیجاتی ضرورت شعری کی لیئے لام مشدد بہی آگیا ہے جیسے فعرضت لی المکان حل تعرض المہرۃ فی الطول ـ ثنی لڑی

المعنی مجہی تیری زندگی کی قسم ہی کہ موت جو کہتی ہین البتہ ایک لنبی رسی کیطرح ہی جو ڈہیلی چہوڑ رکہی گئے اور اسکی دو لڑیان ہاتہ مین ہون یعنی موت ہمیشہ گہات مین ہے اگر چند روز آدمی زندہ رہے تو اس سے یہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ اب وہ چوک گئی بلکہ وہ ایک رسی کی طرح ہے جسمین مویشی کو چرنے کی لیئے چہوڑا جاتا ہی اور جب چاہین اس رسی سے اسی دم گہسیٹ سکتی ہین

الاعراب عمرک مبتدا ہی قسمی خبر کل جملہ قسم ہی ان حرف مشبہ بالفعل الموت اسم لام خبر ان پر داخل ہے کاف اسمیہ ہے بمعنی مثل جیسی ویضحکن عن کالبرد المنہم مین اسے عن مثل البرد طول موصوف ذو الحال مرخی وصف وثنیاہ بالید حال طول مع حال و وصف کے خبر ان ہے جو جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم ہی کل جملہ قسمیہ ہے

۷۰	فَمَالِیْ اَرَانِیْ وَابْنَ عَمِّیْ مَالِكًا	مَتٰى اَدْنُ مِنْهُ يَنْاَ عَنِّیْ وَيَبْعُدِ

اللغات متی ظروف مبنیہ سی ہے یہان بمعنی شرط ہی جیسی متی اضع العمامۃ تعرفونی مین ادن بصیغہ واحد متکلم مضارع معلوم از باب دعا یدعو دنو مصدر بعیلہ من مستعمل ہے قریب ہونا ینا اصل مین ینای تہا بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع از باب منع یمنع بسبب جزم کی حرف علت گر گیا نای سی مشتق

ہے بدون صلہ وبصلہ عن مستعمل ہے یقال نائتہ وعنہ بعدت

المعنی کیا ہی کہ میں اپنے آپ کو اور اپنی چچیری بہائی مالک کو یون دیکھتا ہون کہ جون جون میں سے قریب ہوتا ہون وون وون وہ مجہسی دور ہوتا ہے اور الگ رہتا ہے

الاعراب ادری افعال قلوب سے ہی یا متکلم مع اپنی معطوف (ابن عم معطوف علیہ یا لک معطوف بیان) کی مفعول اول ہے متی حرف شرط ادن فعل با فاعل منہ متعلق فعل فعل مع فاعل شرط بنا فعل ضمیر راجع بسوی ابن عم فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یبعد کذلک معطوف کل جملہ معطوفہ جزا اور کل جملہ شرطیہ اری کا دوسرا مفعول ہے

۱۷	یَلُوْمُ وَمَا اَدْرِیْ عَلٰی مَا یَلُوْمُنِیْ	کَمَا لَامَنِیْ فِی الْحَیِّ قُرْطُ ابْنُ اَعْبَدِ

المعنی مجہی برا بہلا کہتا ہی جیسی قرط بن اعبد نے مجہے میری لوگون مین برا بہلا کہا اور مین نہین جانتا کہ وہ کس بر مجہ کو ...

الاعراب کما لامنی فی الحی قرط بن اعبد یلوم کے متعلق ہے اور ما مصدریہ ہے ای کلوم قرط بن اعبد نفسی فی الحی

۱۸	وَاَیْاَسَنِیْ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ طَلَبْتُہٗ	کَاَنَّا وَضَعْنَاہُ اِلٰی رَمْسِ مُلْحَدِ

اللغات ایسنی اصل مین آیاسنی بروزن اکرمنی تہا قال الفیومی وآیاسہ اللہ ایاسا وزان کتاب وبہ سمی اصلہ السکون فی الیاء ومد الہمزۃ وزان ایمان انتہی بعد قلب آیسنی بن گیا ہمزہ ساکن قبل مفتوح ہونیسی الف سی بدل گیا آیسنی رہ گیا ۔ یاس مجرد سی ماخوذ ہی جسمین قلب جائز نہین ہے بمعنی نا امید ہے خیر بہلائی ۔ مال رمس اصل مین ارست المیت ارمسا من باب قتل اے دفنتہ کا مصدر ہے بمعنی دفن کرنا بعد مین تسمیۃ بالمصدر کے لحاظ سی خود قبر کو بھی کہنے لگ گئی رموس جمع نفس علیہ الفیومی ملحد بصیغہ اسم مفعول باب افعال سے الحاد مصدر لحد مین کرنا اور لحد قبر کی ایک جانب کو کہتے ہین اور لحد کی اصلی معنے میلان کرنیکے ہین چونکہ لحد بہی ایک جانب کو مائل ہوتا ہی لہذا اسی لحد کہتے ہین

المعنی اور مجہی اسنی ہر ایک مال یا بہلائی سی جو اس سے مین چاہی محروم رکہا اب ہمارے لئے وہ ایسا ہو گیا کہ گویا ہمنے اسکی مدفون کے قبر مین رکہدیا ہی اس مدفون سے خود ہی مالک مراد ہی جیسے اس شعر مین

؎ یذبی الذم عن حسبی بمالی + وزبونات اشوس تیجان + یعنی جیسے اس شعر مین بجای وزبونا کی زبونات اشوس جو وضع مظہر موضع مضمر ہے ویسا ہی یہان بغرض زیادتی تحقیر اور مبالغہ کی بجائے الی رمسہ الی رمس ملحد کہا گیا

۱۹	عَلٰی غَیْرِ شَیْءٍ قُلْتُہٗ غَیْرَ اَنَّنِیْ	نَشَدْتُ فَلَمْ اُغْفِلْ حَمُوْلَۃَ مَعْبَدِ

اللغات نشدت بصیغہ واحد متکلم ماضی از باب نصر ینصر نشد مصدر گم شدہ کو ڈہونڈہنا نشد نشدان

حاصل مصدر بمعنی جستجو حمولہ فعولہ بمعنے مفعولہ ہے لادو اونٹ گدہا۔ خچر یا کوئی اور مویشی ہو معید طرفہ کے بہائی کا نام ہے

المعنے بغیر کسی بات کے کہ مینے اسی کہی ہو سوائے اسکے کہ مین اپنے عزیز بہائی معبد کے لادو اونٹ کے تلاش کے اور اسکو یون نہین چہوڑا

۷۴	وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبٰى وَجَدِّكَ اِنَّهٗ	مَتٰى يَكُ اَمْرٌ لِلنَّكِيْثَةِ اَشْهَدِ

اللغات قربت بصیغہ واحد متکلم ماضی از تقریب مصدر باب تفعیل نزدیک کرنا۔ بطریق عزت کسی کو مقرب بنانا وعلیہ قول الشاعر وان مسیری فی البلاد ومنزلی + لبالمنزل الاقصے اذا لم اقرب + ولست وان قربت یوما ببائع + خلاقی ولا دینی ابتغاء التحبب + قال الشارح قولہ اقرب بمعنے اکرم واو فی علی سبیل الاعظام۔ بالقربی یا بحذف مضاف یعنی بذوی القربی اسکا مفعول بہ ہے اور باء تاکید تعدیہ کی لئی ہے یعنی قریبون کو مینے عزت دی۔ یا قریبون کو مینے نزدیک کیا۔ یا مفعول اسکا محذوف ہی اور با سببیہ ہی یعنی قدیتہم الی بسبب القرابۃ او اکرمتہا یک اصل مین یکن تہا نون بحالت جزم تخفیفا بسبب کثرت استعمال کے حذف کردیتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ ولم یک صعلوکا اذا ما تمولا بحالت تحریک پہر لے آتے ہین اور بعض نہین لاتے ولہ تحقیق فی سلک جواہر نکیثۃ وہ سختی مصیبت جسمین عہد شکنی کا لحاظ نہ ہے اشہد اصل مین مجزوم تہا بضرورت شعری کسرہ دیکر اشباع کیا گیا

المعنے یعنی بسبب قرابت کے بہائی بندون کی عزت کی یا انہین قریب کیا یا مینے بہائی بندون کے عزت یا قریب کیا اور تیری دادا جان یا نصیبہ یا بزرگی کے قسم ہے کہ جب کسی بڑی حادثہ کی لیے جسمین عہد ہی توڑے جاتے ہین کہل بلے مچ جاتی ہے تو مین اس کہل بلے مین حاضر ہوتا ہون

الاعراب اشہد اصل مین اشہدہ تہا ضمیر مفعول اسکی جو امر کیطرف راجع ہے محذوف ہے یک یہان تامہ ہے امر اسکا فاعل ہے اور للنکیثۃ پر لام تعلیلیہ ہے اور یہہ یک کے متعلق ہے

۷۵	وَاِنْ اُدْعَ فِي الْجُلّٰى اَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا	وَاِنْ يَاْتِكَ الْاَعْدَاءُ بِالْجَهْدِ اَجْهَدِ

اللغات ادع بصیغہ واحد متکلم مضارع مجہول حرف علت بسبب جزم کے محذوف ہے جلی بروزن فعلی تانیث اجل ہے قال الشارح وبالالف واللام تانیث الاجل کالاکبر والکبرے ولا تحذف الالف واللام منہ حینئذٍ بڑا حادثہ جلالت سے مشتق ہے جسکی معنے بزرگی اور بڑائی کے ہین حماۃ حامی کی جمع ہے جیسے قضاۃ قاضی کی روکنے والا اعداء عدو کی جمع ہے بمعنی حد سے تجاوز کرنیوالا نعدی وغیرہ الفاظ اسی سے مشتق ہین جہد حجازیون کے نزدیک جیم کی فتح سے اور دیگر عربیوں کے نزدیک پیش سے بمعنے طاقت ومقدور اور بعض کا یہ خیال ہے کہ بالضم بمعنے طاقت ہے اور بالفتح بمعنی مشقت ہے

اور جہد کے فعلہ ۃ کے معنی غایت کوشش کے ہین یعنے مدخول فے کو بغایت تلاش کرنا

المعنی جب کسی بھاری حادثہ پر بلایا جاتا ہون تو مین اسمین روک تھام کرنیوالون سے ہوتا ہون اگر تجھہ پر تعدی کرنیوالے بڑی کوشش سے آپڑتے ہین تو مین ہے بغایت کوشش تیری حمایت کرتا ہون

الاعراب وان ادع للجلی شرط ہے اکن من حماتہا جزا ہے کل جملہ شرطیہ ہے وان یاتک الاعداء بالجہد شرط ہے اجہد جزا یہ جملہ شرطیہ ہے جملہ شرطیہ پر معطوف ہے اور حماتہا مین اضافت لفظی نہین ہے کیونکہ مصیبت کے حمایت نہین کیجاتی بلکہ چونکہ حمایت بسبب اس حادثہ کی وقوع مین آتی ہے لہذا اسی حادثہ کیطرف مضاف کردیا جیسے مصارع مصر وغیرہ مین

۷۶	وَاِنْ یَقْذِفُوْا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ اَسْقِهِمْ	بِكَاسِ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهَدُّدِ

اللغات قذف پہینکنا باب ضرب سے مصدر ہے نیز متہم کرنا یقال قذف المحصنۃ اذا رماہا بالفاحشۃ قذع قذیعہ بمعنی فحش اور گالی گلوچ کے ہین قال الہجرہ ثم ینقضی غیر الحجرات ولم اقل قذعا عرض نفس حسب کذا قالہ الفیومی یقال اعرضت عنہ عرضی ای نفسی وفلان نقی العرض ای بری من ان یعاب ویقال عرض الرجل حسبہ شریب فعل بمعنے مفعول ہے یانی حیاض حوض کی جمع ہے جو محاورہ حاضت المرأۃ یا حضت الماء حوضا اذا جمعتہ سی ماخوذ ہی یعنی اصل مین حوض کے معنی بہنے کی ہین یا پانی جمع کرنیکے چونکہ حوض مین یہہ دونون مناسبتین متحقق ہین اسیئے بلحاظ اول یا ثانی معنے کے اسی حوض کہہ لیتے ہین تھدد دہمکی دینا

المعنی اور جب وہ گالی گلوچ سی تیری حسب آبرو اتارنا چاہین یا تجہے خود ذلیل کرین تو مین انہین دہمکانی سے پہلے موت کا پیالا پلا دون

۷۷	بِلَا حَدَثٍ اَحْدَثْتَهٗ وَكَمُحْدِثٍ	هِجَائِيْ وَقَذْفِيْ بِالشَّكَاةِ وَمَطْرَدِيْ

اللغات حدث ۔ حدثی ۔ حدثان ایک معنی مین ہے یعنے نیا امر احداث نیا امر پیدا کرنا ھجاء بروزن کتاب شعرون مین گالی دینا شکاۃ بدسلوکی کے خبر دینا مطرد بروزن تکرم مصدر میمی ہے بمعنے ہانکنا

المعنی بغیر کسی نئی امر کے مجھ کو اسکا مجھے شعرون مین برا بہلا کہنا اور لوگون کے سامنے میری بدسلوکی کا بیان کرنا اور مجھے اپنی سامنے سے دور کرنا ایسا ہی ہے جیسے مین کوئی نیا امر کیا ہی جیسے نیا امر سرزد ہوا ہے

الاعراب ھجاء ۔ قذف ۔ مطرد تینون مصدر ہین مفعول کیطرف مضاف ہین اور ترکیب مین مبتدا ہین جنکے خبر مقدم ہے یعنی کمحدث اور کمحدث بحذف مضاف ہے اصل مین کھجاء محدث تھا

۷۸	فَلَوْ كَانَ مَوْلَايَ اِمْرَأً هُوَ غَيْرُهٗ	لَفَرَّجَ كَرْبِيْ اَوْ لَاَنْظَرَنِيْ غَدِيْ

اللغات لو ایک حرف ہے جو اس غرض سی ماضی مین مستعمل ہوتا ہے کہ وہ جملہ جو اسکی متصل ہے بسبب اس جملہ کی جو اسکے بعد آتا ہی ممتنع ہو جائے مولی چچیرا بھائی کرب اصل مین اس سخت غم کو کہتے ہین جو تنگ کردی کرب ہے ماخوذ ہی جو اصل مین بمعنے تنگ کرنی کی ہے انظار مہلت دینا یقال انظرت الدین ای اخرتہ نظرۃ بروزن حکمۃ مہلت اسیا کی حاصل مصدر ہے قال اللہ تعالیٰ فنظرۃ الی میسرۃ

المعنے اگر میرا چچیرا بھائی اسکے سوای کوئی اور مرد ہوتا تو وہ میرے سخت رنج کو دور کرتا یا آیندہ تک مجھے مہلت دیتا

الاعراب لو حرف شرط ہی کان فعل ناقص مولای اسم امرءا غیرہ موصوف وصفت ملکر خبر کل شرط ہے لفرج کربی مع معطوفہ جملہ لانظرنی غدی کے جزا ہے غدی اصل مین الی غدی ہے

٧٩	ولکن مولای امرءٌ ہو خانقی	علی الشکر والتسآل او انا مفتدی

اللغات امرء اس حالت مین بولتی ہین جبکہ اسپر الف لام نہو اور جب الف لام داخل ہوتا ہی تو اس حالت مین المرء بولتے ہین اور ابتدا مین ہمزہ نہین لاتے خانق باب نصر ینصر سے بصیغہ اسم فاعل ہی خنق بروزن کتف مصدر ہے یعنی اینٹھنا گلا گھونٹنا کہ آدمی مرہی جائے تسآل سوال مین مبالغہ ہے مفتدی کچھہ دیکر چھوٹنے والا

المعنے لیکن میرا چچیرا بھائی ایک ایسا مرد ہی کہ باوجود اسکے کہ مین اسکا شکریہ ادا کرون یا اس سے کچھہ مانگون یا کچھہ دیکر چھوٹون بہرحال وہ مجھی پھانسی دینی والا ہے یعنی سخت تکلیف دینی والا

الاعراب لکن حرف مشبہ بالفعل ہے مولای اسکا اسم ہی جملہ ہو خانقی خبر علی جار شکر مجرور معطوف علیہ تسآل معطوف اور معطوف علیہ جملہ انا مفتدی معطوف معطوف علیہ سی ملکر الی آخر السلسلہ مجرور ہوکر

٨٠	وظلم ذوی القربی اشد مضاضۃ	علی المرء من وقع الحسام المہند

اللغات ظلم کی اصلی معنے یہ ہین کہ کسی کے مرتبہ کی نگاہداشت نکرنا بولتی ہین من استرعی الذئب فقد ظلم یعنی جو شخص بھیڑیے کو راعی بناتا ہی وہ اس امر کا جسکا بھیڑیا لائق نہا لحاظ نہین کرتا مضاضۃ بروزن کرامت پھوڑی کا سخت درد کرنا مصیبت کا سخت دردناک کرنا حسام بروزن شجاع شمشیر بران حسم سی ماخوذ ہی جسکے معنی کاٹنی کے ہین ومنہ قولہم حسما اللیاب ای قطعا مہند بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل وہ تلوار جو ہندی لوہی سی بنائی گئی ہو ومنہ السیوف الہندوانیۃ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ مہند کی معنے تیز تلوار کے ہین من ہندت السیف اذا حددتہ ندا تیر معنوں کے نسبت یہہ خیال کہنا چاہیئے کہ یہہ معنے بلحاظ تشبیہ کے نکالی گئے ہین یعنی ہندی تلوار کیطرح بنا دینا

المعنی درد دینی مین مرد پر خویشون کا ظلم ہندی تلوار کی وار سی بہی بہت سخت ہے

کے مہلت دینا

حاصل کے متعلق ہوا

الاعراب ظلم ذوی القربی مبتدا ہے اشد من وقع الحسام المہند خبر علی المرء اشد کی متعلق ہے کیونکہ شدت کا صلہ علی آتا ہے یقال ھذا الامر یشد علیہ و مضاضۃ تمیز ہے جو شدت کا ابہام رفع کرنیکے لیے ہے

۸۱	فَذَرْنِی وَخُلْقِی اِنَّنِی لَکَ شَاکِرٌ	وَلَوْ حَلَّ بَیْتِی نَائِیًا عِنْدَ ضَرْغَدِ

اللغات خلق بضمتین بمعنی خو اخلاق جمع ضرغد بروزن جعفر ایک پہاڑ کا نام ہے جو بنی غطفان کی ملک مین واقع ہے اور شاعر کی ملک سے دور ہے افلا یغینکم قنا و عوارضا + ولاقبلن الخیل لابتہ ضرغد ۴ وعليه قول الشاعر
المعنی سو تو مجکو میرے اخلاق کے رستے دے مین بہرحال تیرا شکریہ ادا کرتا ہون گا گو میرا گھر دور ہو کر ضرغد پہاڑ کی پڑوس مین
الاعراب وخلقی پر واو بمعنی مع ہے اور جملہ ولو حل بیتی نائیا عند ضرغد شاکر کی فاعل سے حال واقع ہے

۸۲	فَلَوْ شَاءَ رَبِّی کُنْتُ قَیْسَ بْنَ عَاصِمٍ	وَلَوْ شَاءَ رَبِّی کُنْتُ عَمْرَو بْنَ مَرْثَدٍ

اللغات قیس بن خالد شیبانی ربیعہ کا سردار تہا بسطام کا دادا جان ہے ان العصا قرعت لذی الحلم سے اشارہ اسی طرف ہی کہتے ہین کہ جب دبو ڑہا ہوگیا تہا اور اسکے اوسان خطا کرنی لگے تو اوسنے حکم دے رکہا کہ جب مین کسی بات مین چوک جاؤن تو تم مجھے زمین پر لاٹہی مار کر متنبہ کر دیا کرنا عمرو بن مرثد سے مراد عمرو بن مرثد بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بکر ہے جو بڑا دولتمند تہا
المعنے اگر میرا خدا چاہتا تو مین قیس بن خالد ہوجاتا اور اگر وہ چاہتا تو مین عمرو بن مرثد ہوجاتا
یعنی ان دو مشہور سرداروں کیطرح مین بہی معزز ہوجاتا

۸۳	فَاَصْبَحْتُ ذَامَالٍ کَثِیْرٍ وَزَارَنِی	بَنُوْنَ کِرَامٌ سَادَۃٌ لِمُسَوَّدِ

اللغات اصبحت بمعنی صرت ہی ذو ایک ایسا کلمہ ہے جو اسم جنس کیطرف مضاف ہونیکی سو استعمال ہوتا بولتی ہین ذو علم و ذو مال زار بصیغہ ماضی معلوم ماخوذ از زیارت جسکی اصلی معنے سینی کا سینی مقابل کرنیکے ہین از زور بمعنی سینہ کا بیچا بیچ بنون ابن کا جمع ہے جو اصل مین بنو تہا کیونکہ بنین کے جمع اور چونکہ جمع سلامت مین تغیر نہین ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ مفرد بہی ویسا ہی ہوگا جیسے جمع کی حالت مین ہے اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ اصل مین بنو با کی کسرہ سے ہی کیونکہ اسکا مونث بنت با کی کسرہ سے آتا ہے اور چونکہ مذکر اور اسکے مونث مین جو با لتا ہجو کوئی اور تغیر نہین ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ اصل مین بنو ہی ہوگا سادۃ سید کی جمع ہے جسکے اصل مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک سوید بروزن کریم ہے واو پر کسرہ ثقیل ہونی سے گرا یا گیا۔ بعدہ واو کو یا سے بدل کر ادغام کیا گیا اور کسرہ دیا گیا اور چونکہ فعیل کے جمع فعلۃ کی وزن پر آجاتی ہے جیسے شریف شرفۃ۔ مرید مردۃ لہذا سادۃ جو اصل مین سودۃ تہا اسی امر کا موید ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اصل مین سیود بروزن فیعل یا کی سکون

اور عین کے کسرہ سے تہا۔ اور یہی بصریون کا مذہب ہے اور بعض عین کے فتح کی قائل ہین اور یہ کوفیوں کا مذہب ہے انکا یہہ خیال ہے کہ معتل صحیح پر متفرع ہے اور صحیح اوزان ہین عین کی کسرہ سے کوئی وزن نہین پایا جاتا مگر صیقل جو شاذ اور قابل قیاس نہین اسلیئے یہہ بالفتح ہی ہے بہر حال واو یا کی ابتاع سے یا سے مبدل ہو کر یا مین مدغم ہوی مسود بروزن معظم وہ شخص جو سردار کیا جائے مراد اس سے شاعر

المعنے پہر مین بہت مال و لاد والا ہو جاتا اور میری زیارت کے لئی ایسی سردار کریم بیٹے آتے جو ایک بڑے سردار کی نسب سے ہوتی یعنے میری بیٹے ہوتے

الاعراب فاصبحت پر فا عطف کی لیئے ہے اور یہہ جملہ کنت پر معطوف ہے اور زادنی فعل جو مع نون وقایۃ اور یاء متکلم مفعول کی ہے اصبحت پر معطوف ہے اور بنوت اسکا فاعل ہے جسکے اوصاف کرام سادۃ لمسود ہین اور مسود کی تنکیر زیادتی تعظیم کی لیئی ہے

۸۴	اَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِیْ تَعْرِفُوْنَہٗ	خَشَاشٌ کَرَأْسِ الْحَیَّۃِ الْمُتَوَقِّدِ

اللغات ضرب ہلکا پہلکا خشاش بروزن جبان مشکل کامون مین گہسنے والا محاورہ خششت فی الشیء سے ماخوذ ہے جسکی معنی کسی چیز مین گہسنے کی ہین ومنہ المخش حیۃ سینی مؤنث کی لیئی حیوات بروزن تنور سانپ مذکر کی لیئے اصل مین حیہ کی معنی زندہ کی ہین چونکہ سانپ ہے بدون کسی عارضہ کی نہین مرتا لہذا اسی حیہ کہہ لیتے ہین متوقد راس کا وصف ہے معنی خوب روشن و چمکنے والا

المعنی مین وہ ہلکا پہلکا جوان ہون جسی تم خوب جانتی پہچانتی ہو مشکل کامون مین ایسی گہس جاتا ہون جیسے اس سینی کا سر جو خوب روشن اور چمکنے والا ہے

الاعراب انا مبتدا ہی الرجل الضرب الذی تعرفونہ خبر ہی خشاش مع اپنی متعلق کراس الحیۃ المتوقد خبر بعد خبر

۸۵	وَآلَیْتُ لَا یَنْفَکُّ کَشْحِیْ بِطَانَۃً	لِعَضْبٍ رَقِیْقِ الشَّفْرَتَیْنِ مُھَنَّدِ

اللغات ایلاء قسم کہانا بطانۃ آستر خاص دوست فی الصحاح ابطنت السیف کشحی اذا جعلتہ لہ بطانۃ انتہی

المعنے پہر مینی قسم کہائی ہی کہ میری پہلو ہمیشہ ایک ایسی تلوار کا آستر یا سچا مخلص ہیگی جو پتلی باڑوں والی اور ہندی یا سان پر چڑہی ہوئی ہے

الاعراب آلیت فعل با فاعل لا ینفک فعل ناقص کشحی اسم بطانۃ خبر اور لعضب رقیق الشفرتین مھند بطانۃ کا وصف ہے کل جملہ آلیت سی بدل ہے یا بیان ہے اور رقیق الشفرتین گو معرفہ کیطرف مضاف ہے مگر اضافت لفظی ہونیکی لیئے نکرہ یعنی عضب کا وصف بن سکتا ہے

۸۶ | اَخِی ثِقَۃٍ لَا یَنْثَنِی عَنْ ضَرِیبَۃٍ | اِذَا قِیلَ مَہْلًا قَالَ حَاجِزُہٗ قَدِیٖ

اللغات اخی بمعنے ملازم ومصاحب یقال ہو اخو الصدق ای ملازم لہ واخو الغنی ای ذو الغنی ثقۃ بھروسہ کرنا وبیز بمعنے اہل اعتماد یقال ھو وھی وھم ثقۃ لانہ فی الاصل مصدر ویقال اخو تمیم ای واحد منہم اب اخی ثقۃ کے معنی تینون مین سے ایک ہوسکتے ہین یعنی ملازم وصاحب خواہ خود معتمد یعنی ایک معتمد علیہم مین سے لا ینثنی بصیغہ مضارع معلوم انثناء مصدر لڑنا ضریبۃ جسم مین وہ جگہ جسپر تلوار ماری جائے باعتبار مایول کے اسی ضریبہ کہہ لیتے ہین انثناء عن الضریبۃ کی معنے یہ ہین کہ تلوار زخم کاری نہ پونچائی بلکہ یون ہی بے اثر ٹہر جائے قال الشاعر انا السیف الا ان للسیف نبوۃ ولا تنبو علیک مضاربہ مہلًا اصمعی فرماتی ہین کہ اصل مین مہ اور لا سی مرکب ہے مہ ایک زجر کا کلمہ ہے جسپر لا اس غرض سے زیادہ کردیتے ہین کہ پورا کلمہ بن جائے مصدر نہین ہے اور جہان کہین اسکا مابعد منصوب ہوتا ہی تو وہ بباعث ایک مقدر فعل کے جسپر یہ دال ہے منصوب ہوتا ہے نہ خود اس سے مثلا ادایم مہلا بعض ھذا واجمل + ففی الیاس ناہ والعزاء جمیل + کانہ قال دقفا کف بعض ماتاتیہ حاجز روکنی والا حجاز بہی اسی مناسبت سے کہتے ہین کہ وہ نجد اور تہامہ یا نجد اور سراۃ مین حد فاصل ہے مراد اس سے مخالف تلوار والا ہی یا جسپر وار کیا جائے قدی قدنی اسم فعل ہے بمعنی کافی

المعنی بہروسے والی ہے یا ان چیزون مین سی ہے جنپر بہروسا کیا جاتا ہی جو نشانہ سی نہین ہٹتی جب رمانے کیوقت اسکے مالک سی ہم کہا جاتا ہے کہ بہائی ٹہر و ابہی نمار نام تو اس تلوار کا روکنی والا جہٹ یعنی مالک یا مخالف کہہ اٹہی کہ بس کافی ہوگئی۔ اب منع کرنیکی کچھہ ضرورت نہین ہے

الاعراب اخی ثقۃ عضب کا وصف ہی جیسی لا ینثنی عن ضریبۃ اور جملہ شرطیہ اذا قیل مہلا الی اخرہ

۸۷ | حُسَامٍ اِذَا مَا قُمْتُ مُنْتَصِرًا بِہٖ | کَفَی الْعَوْدَ مِنْہُ الْبَدْءُ لَیْسَ بِمِعْضَدِ

اللغات انتصار بصیلہ من بدلہ لینا یقال انتصرت من زید انتقمت منہ۔ یہ مین باکی لئی ہے معضد معضاد بمعنی تلوار جس سے درختون کے کاٹنی کا کام بھی لیا جائے وقال الجوہری سیف یمتہن فی قطع الشجر المعنی وہ ایسی کاٹ کی پوری ہے کہ جب دشمنون سی بدلہ لینی کے لیئے اسی اٹہا کر کہڑا ہون تو اسکا پہلا وار دوسری وار سی کافی ہوجاتا ہی اور وہ درختون کے کاٹنی چہانٹنی والی نہین ہے یعنی وہ ایسی بقدر نہین ہے کہ اس سے درختون کے کاٹنی کا کام لیا جاوے جیسے میری تلوار سی لے لیتے ہین

الاعراب حسام عضب کا وصف ہی اور جملہ شرطیہ حسام کا پہلا وصف ہے اور لیس بمعضد دوسرا اور تیسرا

با استعانت کے لئے ہے اگر منتصرا کی متعلق ہے اور لتعدیہ کے لئے ہے اگر وہ قمت کے متعلق ہے اور منہ العود سی حال واقع ہے لئی کفی العود کائنا منہا البدء سے ای کفی العود البدء کائنا منہ

۸۸	اِذَا ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السِّلَاحَ وَجَدْتَنِی	مَنِیعًا اِذَا بَلَّتْ بِقَائِمِہٖ یَدِی

اللغۃ ابتدار دوڑنا یقال ابتدروا السلاح ای تسارعوا الی اخذہ صحاح سلاح ہر ایک ہتھیار جو لڑائی میں کام آوے مذکر مؤنث دونو طرح مستعمل ہے مگر پہلا استعمال زیادہ ہے۔ پہلے لحاظ سی اسلحہ پر جمع کیا جاتا ہی جیسے حمار واحمرۃ دوسرے تقدیر پر سلاحات پر قتیع یا تو فعیل بمعنے مفعول ہے بمعنی ممنوع یعنی محفوظ کہ جس پر کسی کا ہاتھ نہ پہونچ سکے یا مناعتہ سی ماخوذ ہے جسکے معنی عزت اور رفعت کے ہیں بل بعیلہ یا بدخول ہا کا قبضہ میں آجانا باب علم یقال لمن بلت بملک یدی لا تفارعی وتوی حفی وقال ابن احمر وبلی ات بللت بادجی من الفتیان لا یعتجی بطبیتا کذا فی الصحاح قائم تلوار

المعنے جب لوگ ہتھیار پکڑنے لینے کیطرف دوڑیں تو مجکو معزز پاویگا یا ایسی حالت میں پاویگا کہ کسی کا ہاتھ مجھ تک نہ پہونچ سکے گا بشرطیکہ میرے ہاتھ میں اسکا قبضہ آجاوے

الاعراب اذا ابتدر القوم السلاح شرطیہ ہی وجدتنی منیعا جزا اور جملہ اذا بلت بقائمہ یدی وجدتنی ظرف واقع

۸۹	وَبَرْکٍ ہُجُوْدٍ قَدْ اَثَارَتْ مَخَافَتِی	بَوَادِیَہَا اَمْشِی بِعَضْبٍ مُجَرَّدٍ

اللغۃ برک بارک کی جمع ہی جیسے صحب صاحب کے لئے وہ اونٹ جو سینہ کی بل بیٹھیں یقال برک البعیر بروکا وقع علی برکتہ وھو صدرہ ہجود ہاجد کی لئے جمع ہے جیسے راقد رقود کی لئے ہجود سی ماخوذ ہے جسکے معنی رات میں سونے کے ہیں باب نصر ینصر اثارۃ تتر بتر کر دینا بوادی بادیۃ مفرد۔ اونٹنیوں کی وہ صفیں جو سب سے آگی ہونیکی باعث کھائی دیں مجرد ننگے تلوار

المعنے بہت سے ایسی اونٹ جو سینہ کی بل بیٹھے آرام سی سوتی تہی کہ میری خوف نے انکی اگلی صفوں کو تتر بتر کر دیا بحالیکہ میں ننگے کاٹنی والی تلوار ہاتھ میں لئے چلتا تہا

الاعراب مخافت مصدر مضاف ہوئی مفعول ہے ای مخافتہا ایای اور جملہ امشی بعضب مجرد ضمیر متکلم سے حال واقع ہی اور کل جملہ قد اثارت مخافتی بوادیہا الخ جواب رب ہے

۹۰	فَمَرَّتْ کَہَاۃٌ ذَاتُ خَیْفٍ جُلَالَۃٌ	عَقِیْلَۃُ شَیْخٍ کَالْوَبِیْلِ یَلَنْدَدِ

اللغۃ کہاۃ بڑی جسیم اونٹنی یا وہ اونٹنی جسکے تہنوں کا چمڑا فراخ ہو ایسی اونٹنی انکے ہاں نہایت معزز ہوتی تہی اسکے گوشت کو خشک کرکے ذخیرہ کر لیا کرتی تھے مگر دینا منظور ہوتا تہا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

واذا عرضت منہا کہاۃ سمینۃ + فلا تہد منہا واتشق وتجبجب +

خنیف یستانون کا چمڑا اتنوین اسمین تعظیم کی لئے ہی جلالۃ بضم جیم بڑی بھاری اونٹنی عقیلۃ بروزن کریمہ ہر ایک اچھی چیز کو بولتے ہین عقیلۃ ربرب عقیلۃ ودر وعقیلۃ نساء جیسکہ اچھی گائی یا اچھا موتی یا خوبصورت عورت شیخ کیطرف باضافت تملیکی مضاف ہے وبیل لکڑیون کا گٹھا فالیجو ہرے

ومنہ قول طرفۃ لاسلطے یلندح بروزن سفر جل سخت جھگڑالو

المعنے پہر اسمین سی ایک اونٹنی مجہہ پر گذری جو موٹی تازی اور لستانو نکے بڑی جھمڑی والی تہے اور بہت بڑی اور ایسی بڈہی کی اچھی مال سی تہے جو لکڑیون کے گٹھی یا لاٹھی کیطرح سبب کبر اپن یا فربہی کے تن رہا سخت دف م عرب مین یہہ دستور تہا کہ جو شخص انمین بڑا سخی اور بہادر شمار ہوتا تہا وہ شراب پیکے اور شخص کے اونٹنیو نمین سے ذبح کرتا غرض اس سے یہہ ملحوظ ہوتی کہ قیمت زیادہ دینی پڑے اور جو کچھہ مانگی وہی دیا جاوے جو کمال فراخ دلی پر دال ہے بلکہ کچھہ تاوان ہی دینا پڑتا مگر یہہ تاوان ایک مال غنیمت سمجھا جاتا اور اسکی بداخلاقی پر صبر کرتا اور جو کچھہ مانگے وہ دیدینا ایک اعلی شرافت کا شمار کیا جاتا - دیکھو برج بن مسہر طائی کے شعرون مین یہہ انکا دستور پورا پورا درج ہے

فلما ان تنشی قام خرق + من الفتیان مختلق هضوم + الی وجناء ناویۃ فکاست + وهی العرقوب منها والصمیم + کهاة شارف کانت لشیخ + له خلق بجاذره الغریم + الی اخر الابیات

شیخ کہتا ہی کہ له خلق بجاذره الغریم یعنی وہ ایسا خلق رکھتا ہی کہ تاوان دہندہ اس سے ڈرتا ہی کہ کہین مجہسے اس بدسلوکی کی برداشت نہو سکی اور شریفون کے دفتر سی میرا نام نکٹ جاوے اور چونکہ بلحاظ انکے خیال کے جسقدر تاوان اور بدسلوکی کی برداشت زیادہ ہوتی اسیقدر شرافت مین نمبر زیادہ ملتی تہے اسلیئے ان دو امور کا زیادہ ہونا وہ بہت چاہتی تہے چنانچہ پہلے امر کے زیادہ ہونے کی لیئے یہہ ضروری ہے کہ وہ بخیل ہو - وہ اونٹنی اچھی ہو - دوسری کی لیئے یہ ضروری ہے کہ مالک جھگڑالو ہو فی نفسہ بدخلق ہو چنانچہ انہین دو امرون کی بیان مین طرفہ اور برج نی کوتاہی نہین کی ہے شیخ یعنی بوڑہا ہونا بحکم ۵ چون پیر شوی حرص جوان میگردد بخل کا بہاری سبب ہے کیونکہ بوڑہا بسبب ہاتہہ پاؤن رہجانی کے آمدسی نا امید ہوجاتا ہی لہذا خرچ بہی نہین کرتا یلندد سی طرفہ نے اور له خلق بجاذره الغریم سے برج نی اسکی بدسلوکی کو بیان کیا مگر طرفہ نی جو کالوبیل کا لفظ ڈالا ہی اس سے اسکا شعر بہت فائق ہو گیا ہی وفی التبریزی تحت قوله له خلق - کان الکریم منهم اذا نحر فی الشرب عند السکر یفعل ذلک فی غیر ملکه لیستام مالك الجزور فیغرمه ویعد ذلک العزم فتما والصبر علی خلقه کرم سوء الاعراب هی ت فعل کهاة فاعل موصوف ذات خیف جلالة - عقیلة شیخ کالوبیل یلندد تینون اسکے

وصفین ہیں اور تیسرے وصف ہیں کالوبل اور یلندد شیخ کی اوصاف ہے

۹۱	يَقُولُ وَقَدْ تَرَّا الوَظِيفُ وَسَاقُهَا	أَلَسْتَ تَرَى أَنْ قَدْ أَتَيْتَ بِمُؤْيِدِ

اللغات ترّ ہڈی کا کٹ جانا وظیف ٹخنی سے لیکر پنڈلی تک اور بعض وظیف پنڈلی کی مقدم جانب کو کہہ لیتے ہیں وظفہ بروزن ازعفہ جمع مؤید بروزن مؤمن یہان بمعنے بڑا کام ومصیبت

المعنے وہ بڈہا کہنے لگا بحالیکہ اونٹنی کا وظیف اور پنڈلی کٹ گئی تہی کہ کیا تو نہین سمجہتا کہ تو بہت بڑے

الاعراب یقول فعل ضمیر راجع بسوئی شیخ فاعل ذوالحال جملہ وقد ترا لوظیف وساقہا حال اور جملہ الست تران قد اتیت بمؤید مقولہ یقول مع اپنی فاعل اور مقولہ کے جملہ فعلیہ ہوا

۹۲	وَقَالَ أَلَا مَاذَا تَرَوْنَ بِشَارِبٍ	شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغْيُهُ مُتَعَمِّدِ

اللغات شارب بصیغہ اسم فاعل از باب علم یعلم۔ پرندون اور غیر پرندون پر اسکا اطلاق ہوتا ہے علینا شدید کا صلہ بہی ہو سکتا ہی اور بغی کا بہی مگر بہر حال بغیہ شدید کا فاعل ہی رہیگا متعمد بصیغہ اسم فاعل از باب تفعل جان بوجہہ کر کام کرنے والا

المعنی پہر اسنے کہا کہ ایسی شرابی کے حق مین جسنے جان بوجہہ کر ہمپر ظلم کیا ہی کیا رای دیتے ہو

الاعراب قال فعل ضمیر جو شیخ کیطرف پہرتی ہی فاعل۔ ماذا بمعنے ای شئی تروں کا پہلا مفعول مقدم تروں فعل با فاعل یفعل فعل محذوف جسکی متعلق بشارب ہے جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا مفعول تروں کا ہے تروں مع اپنی دونون مفعول کے جملہ فعلیہ ہوکر قال کا مقولہ ہوا شدید علینا بغیہ متعمد دونون شارب کے

۹۳	وَقَالَ ذَرُوهُ إِنَّمَا نَفْعُهَا لَهُ	وَإِلَّا تَكُفُّوا قَاصِيَ البَرْكِ يَزْدَدِ

اللغات الا اصل میں ان لا تہا نون لام مین بعد ابدال کے بسبب قرب مخرج کی ادغام کیا گیا جیسے اسدی کی اس شعر مین ۔ اصبے علی قبریکما من مدامۃ + فالا تنالاہا تروحیثا کما لئہ فان لا قاصی دور قصے عنہ سی ماخوذ ہی یعنی مجرور عن سی دور رہنا

المعنے جب کوئی نہ بولا تو کہنے لگا کہ چلو چہوڑ دو اس اونٹنی کا نفع اب اسی کے لئی ہی موزون ہے کیونکہ اب اسی ہلاک کر چکا ہمارے کام کی تو اب ہی نہین م مگر دور کی اونٹون کو اس سے بچاؤ ورنہ وہ اپنی سرکشی مین بڑہیگا اور اورون کو بہی لے مریگا

الاعراب قاصی البرک مین اضافت وصف کی موصوف کی طرف ہے اصل مین تہا ولا تکفوا عنہ البرک القاصی

۹۴	فَظَلَّ الإِمَاءُ يَمْتَلِلْنَ حُوَارَهَا	وَتَسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّدِيفِ المُسَرْهَدِ

اللغات اماء جمع امۃ مفرد اصل میں اموۃ لام محذوف ہی یہی وجہ ہے کہ تصغیر امیہ ہے امۃ بروزن

تفاضی امواں بروزن اسلام اموات بروزن سنوات اسکی جمعین آئی ہین امتلال گوشت کا تلہ یعنی گرم راکہہ مین ڈالنا ملیل ملمول وہ گوشت جو گرم راکہہ مین پکایا جاوے ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ ملہ کی معنے آگ کا گڑہا ہین اسصورت مین امتلال کے معنی آگ کے گڑہے ہین ڈالنے کے ہین قیل منہ مللہ الشئ ز اہتملکا یکرۃ + کانما صنیفہ فی ملتہ التار + حوار بروزن شجاع بوتا جبتک کہ دودہ پیتا رہا ہی اور جب اسکا دودہ چہڑا لیتے ہین تو پہر اسی فصیل کہتے ہین ومنہ ایسغے ال شداد علینا + وھل یرعی لشداد فصیل + حور سے ماخوذ ہی بمعنی لوٹنے کے چونکہ وہ ابہی ماں کیطرف پہر آجاتا ہی لہذا اسی نام سے موسوم کردیتے ہین سدیف کوہان کی چربی قال الشاعر وعدت ضرس الضیف فینا اذا اشتا + سدیف السنام تستر بہ اصابعہ اور خود کوہان کو بہی کہہ لیتے ہین اور یہی معنی یہان مراد ہین قال الشاعر نزکناہ واختزنا السدیف المسرھد نقرعلیھا حیصا حب الصحاح مسرھد بروزن مدحرج چربی والی سعی تصیدہ علی لوگون کے لئے کسی کام کرنی پر مامور ہونا فی الصحاح کل من ولی شیئًا علی قوم فہو ساع علیہم انتہی

المعنے پہر باندیان ہوتی کو انگارون پر یا آگ کے گڑہی ہین ڈالکر بہوننے لگین اور اسکی چربیلی کوہان کا ٹکڑی کیے ہوئی کو ہماری لیئے لانی لگین یا اسکے بہت چربی ہمارے لیئے لانے لگین

الاعراب اگر سدیف کی معنی چربی کے کئی جائین تو اس حالت مین مسرھد اسکی وصف مین التیے واقع ہوگا جیسی لیل لیل کے وصف مین جبکہ مسرہد کی معنی چربیلے کی لیئے جائین اور اگر خود کوہان کے معنی لئے جائین تو اس حالت مین مسرہد کی معنی چربیلے کی ہونگی اور ٹکڑی ٹکڑی کئی ہوئی کے بہی ہوسکتی ہین کیما سنام مسرھد ای مقطع ظل فعل اماء اسم یمتللن حوار ھا مع معطوفہ جملہ ولسعی علینا بالسدیف المسرھد خبر اور تسعی مفرد کی ضمیر اماء جمع مؤنث کیطرف راجع ہوسکتی ہے

وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبَ يَا ابْنَةَ مَعْبَدِ	فَإِنْ مُتُّ فَانْعَيْنِي بِمَا أَنَا أَهْلُهُ	٩٥

اللغات فانعینی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر معلوم نعی مصدر باب منع یمنع موت کی خبر دینا یقال نعیت المیت نعیا من باب نفع اخبرت بموتہ فہو منعی اہل یہان بمعنے لائق اور مستحق کی ہے یقال فلان اہل للاکرام ای مستحق لہ اِنْ کا استعمال عمومًا ان امور مین ہوتا ہی جنکے وقوع کا احتمال تو ہو مگر یقین نہو اِن جاء راس الشہر سیوسطی نہین ہوتی کہ مہینے کا آنا یقینی ہے اور ان جاء زید کی استعمال کے یہی وجہ ہے کہ زید کا آنا محتمل ہے چاہی آوی چاہی نہ آوے

المعنے ای میری بہائی معبد کے بیٹے اگر مین جاؤن تو میرے مرنی کی خبر لوگون کو اس قسم کی دینا جسکا کہ مین بسبب اپنے ذاتی کے مستحق ہون اور گریبان مجہہ پر پہاڑنا چونکہ عرب مین شریفون کے مرنے پر سخت ماتم کیا جاتا تہا جیسا

دوسروں سے ممتاز ہوتی تھے لہذا یہہ وصیت کرتا ہے
الاعراب ان مت شرط فانعینی بما اذا اھلہ معطوف علیہ جزا دشقی علے الحبیب معطوف کل جملہ
جواب ندا ہی اور یا ابنۃ معبن ندا ہے کل جملہ ندائیہ ہے

۹۶	ولا تجعلنی کامرئ لیس ھمہ	ھمی ولا یغنی غنائی ومشھدی

اللغات جعل کے معنی بہت سے آتی ہین جنمین سے یہان بمعنی ظن کرنیکی آیا ہی یقال جعلتہ عبدًا فستمتہ ای
ظننتہ عبدا فستمتہ غناء بروزن کلام کافی ہوجانا لا یغنی غنائی کے معنی یہہ ہین کہ میری جیسا
مہمات مین کفایت نہین کرتا یا میرے بعد میرا قائمقام نہین ہوسکتا قال الشاعر ؎ اغنی غناء الذاھبین
اعد للاعداء عدًا مشھد مصدر میمی ہے بمعنی حاضر ہونا ومنہ المشھد بمعنے بزم
المعنی اور مجھی ایسے آدمی کیطرح خیال نکرنا جسکی ہمت میری ہمت سے نہو اور میری جیسا مہمات مین کافی
نہو اور نہ میری جیسا بزم مین حاضر آوے
الاعراب کامرء مین کاف اسمیہ ہے اے مثل امرء کاف کے لانیکی سوا ہی معنی تو ادا ہوسکتی ہے یعنی لا تظننی
امرءًا مگر کاف سے اسقدر مبالغہ ہوگیا ہی کہ جس سے شعر کا مضمون دوبالا بڑہ گیا ہی یعنی خود وہ مرد خیال کرنا
تو کجا اس جیسے سے خیال نکرنا جیسے خداتعالے کے اس قول مین وما اللہ بغافل عما تعملون خود غافل ہونا کجا
غافل کے ساتھہ بہی نہین ہے مشھدی فعل مقدر سے منصوب ہے یعنی لا یشھد مشھدی لا تجعلنے فعل با فاعل نے پہلا
مفعول کامرء دوسرا مفعول اور تینون جملے لیس ھمہ ھمی - ولا یغنی غنائی - ولا یشھد مشھدی سے
ایک دوسری پر معطوف ہوکر امرء کا وصف ہین

۹۷	بطیء عن الجلی سریع الی الخنا	ذلول باجماع الرجال ملھد

اللغات بطوء (مصدر) سے بطیء سست جلے بروزن کبری بڑی مصیبت جلل بروزن کبر جمع خناء رضی ربعی سے
خاص مصدر ہے فحش ومنہ خنی فحش کلام خنیۃ فحش کلمہ صخر کہتا ہی ؎ ومالی واھداء الخنا ثم مالیا
اجماع جمع جمع مفرد مکا - فعل بمعنے مفعول ہے یعنی جمع کیا ہوا ہاتہہ ملھد بروزن معظم وہ شخص جو
بسبب ذلیل ہونیکے دھکیلا جاے - مجرد اسکا لھد ہے جسکے معنے وہی ہین جو اسکے ہین تفعیل اسمین لانا صرف
تکثیر کے لیے ہے یعنی بہت ہی دھکیلا گیا
المعنے ایسا جو بڑی کامون سے ہٹنی والا - فحش کیطرف دوڑنے والا مردون کے مکون سے مجلس سے دھکیلکر نکالا گیا ہے
الاعراب بطیء سریع - ذلیل ملھد چارون امرء کی صفتین ہین اور عن الجلی بطیء سے اور الی الخنا سریع سے
اور باجماع الرجال ذلیل سے متعلق ہین

۹۸	فَلَوْ كُنْتُ وَغْلاً فِي الرِّجَالِ لَضَرَّنِي	عَدَاوَةُ ذِي الْأَصْحَابِ وَالْمُتَوَحِّدِ

اللغات وغل ضعیف کمینہ ـ کم ہمت متوحد اکیلا

المعنے اگر مین مردون مین کم ہمت اور ضعیف ہوتا تو مجھے ساتھیون والی اور اکیلے کی دشمنی سخت ضرر پونچاتی یعنے ہر ایک شخص سے مجھے تکلیف پونچا سکتا

الاعراب لوکنت وغلاً فی الرجال شرط ہے اور فی الرجال کنت کے متعلق ہے لضرنی عداوۃ ذی الاصحاب والمتوحد جزا ہے

۹۹	وَلَكِنْ نَفَى عَنِّي الرِّجَالَ جَرَاءَتِي	عَلَيْهِمْ وَإِقْدَامِي وَصِدْقِي وَمَحْتِدِي

اللغات جراءۃ بروزن کراہت بمعنی شجاعت بصلہ علی مستعمل ہے صداق بروزن حمل بمعنے سختگی محتد اصل ـ حتد سے ماخوذ ہے جسکے معنی ٹہیرنے اور اقامت کرنیکے ہین چونکہ ہر ایک چیز کے اصل اسکے ٹہیرنے کی جگہہ ہوتی ہے لہذا اصل کو محتد کہہ لیتے ہین

المعنے لیکن میری شجاعت اور آگے بڑہنے اور سختگی یعنی استقلال مزاجی اور اصل نے لوگون کو مجھسے دور کر دیا ہے

الاعراب لاکن یہان حرف ابتدا ہے جو صرف استدراک کی غرض سے ذکر کیا گیا ہے عامل نہین ہے کیونکہ جب جملہ کی پہلے مذکور ہوا اور مثقلہ سے مخفف ہو تو ایسی صورت مین محض افادہ استدراک کی لئے آتا ہے اخفش اور یونس اسوقت بہی اسے عامل بناتی ہین اسحالت مین اسکا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہے اور نفی فعل ہے جراءۃ مع اپنی معطوفات اقدامی ـ صدقی ـ محتدی کی فاعل ہے الرجال مفعول ہے عنی متعلق فعل ہے کل جملہ فعلیہ ہے اور اخفش و یونس کے نزدیک لاکن سے خبر واقع ہے اور اسکا اسم ضمیر شان محذوف ہے اسلیئے جملہ اسمیہ ہے

۱۰۰	لَعَمْرُكَ مَا أَمْرِي عَلَيَّ بِغُمَّةٍ	نَهَارِي وَلَا لَيْلِي عَلَيَّ بِسَرْمَدِ

اللغات غمۃ فعلہ بمعنی مفعولہ ہے بمعنی ڈہانپا گیا ـ باب نصر ینصر ـ غم سے ماخوذ ہے جسکے معنی ڈہانپنے کے ہین غمام بمعنی بادل ہے اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ آسمان کو ڈہانپتا ہے غم خوشی کا برخلاف ہے اسی سے ہے قال القیومی ومنہ قیل للحزن غم لانہ یغطے السرور ـ امر غمۃ کی یہی معنی ہین کہ وہ کام ایسا ہو کہ اسکے تدبیر نہ سوجہے قال اللہ تعالے ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ کذا فی الصحاح سرمد بروزن جعفر بمعنی ہمیشہ ودائم لا لیلی علی بسرمد بعینہ مثل ابن مجنون کے قول کے ہے ؎ ولیلی اذا ما جنہ اللیل طول

المعنے مجھے تیری جان کی قسم ہے کہ میرا کام دن مین مجھپر چھپا ہوا نہین کہ مجھے اسکے تدبیر نہ سوجہے جسسے مین اسکی سرانجام کرنیسے عاجز ہو جاؤن اور نہ میری رات مجھپر ہمیشہ رہتی ہے یعنی میری رات بسبب خوشی کے جلد ہی کٹ جاتی ہے یہہ نہین کہ بسبب مصیبتون کے اجتماع کے امرالقیس کیطرح یہ پڑے رہنے لگ جائن

الا ایا اللیل الطویل الا انجلی + بصبح وما الاصباح منک بامثل اسکی درایت دونوں جواب بہر زبرات
الاعراب نہار غمہ سے مفعول فیہ ہے اور جملہ ولا لیلی علی بسرہ ما امرئ علی نعمۃ پر معطوف ہوکر
جواب قسم ہے اور بسرہ میں با زائدہ ہے جیسے بغمۃ میں اور علی غمۃ کا صلہ ہے

۱۰۱	وَیَومٍ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِرَاکِهَا	حِفَاظاً عَلٰی عَوْرَاتِهٖ وَالتَّهَدُّدِ

اللغات ویوم پر واو ربّ ہے اور اسکی بعد رب مضمر ہوتا ہے اور یہہ خود ربّ کا قائمقام نہیں ہوتی اسلئے
کہ کبھی فا عاطفہ بھی بعوض واو کی آجاتی ہے جیسے فمثلک حبلی قد طرقت ومرضع اور کبھی بل جیسے
وبل بلد جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واو اپنی اصلی معنو نہیں ہے اور رب اسکے بعد مضمر ہوتا ہے نہ خود معنی
رب کے ہے اور جملہ حبست النفس عند عراکھا الخ یوم کی لئے نعت ہے جواب رب کہنا مستبعد معلوم ہوتا
ہے اور ابو علی کے نزدیک جواب محذوف ہے جیسے اس شعر میں ہے رب قد ھرقتہ ذلک الیوم + واسرے
من معشر اقیال + عراک بمعنی ازدحام گھمسان عورات جمع عورۃ بمعنی رخنہ وھی موضع المخافۃ قال اللہ تعالیٰ
فی الحکایۃ عن المنافقین ان بیوتنا عورۃ ای واھیۃ تجب سترھا وتحصنھا بالرجال
المعنے ایسے بہت دن ہیں جنمیں میں نے اپنی نفس کو اسکی ازدحام کیوقت انکے رخنوں اور دشمنوں کے دھمکی سے
الاعراب ویوم پر واو عاطفہ ہے اور اسکی بعد رب مقدر ہے اور یوم اسکا مجرور ہے حبست فعل با
فاعل النفس مفعول بہ عند عراکھا فیہ ظرف حفاظا مفعول لہ علی عوراتہ والتھدد متعلق حبست
فعل مع فاعل اور مفعول بہ اور ظرف اور مفعول لہ اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہوکر یوم کا وصف ٹہرا
رب مع اپنی مجرور یعنے یوم کی مبتدا ہی رہا، اب حسب تحقیق شارح رضی یہہ ایسا مبتدا ہے جسکو خبر کی
ضرورت نہیں کیونکہ مجرور رب ایک ایسی وصف سے موصوف ہے جو معنی جملے کی دیدیتا ہے حیث
قال ورب مبتداء علی ما اخترنا لاخبر لہ لافادۃ صفۃ مجرورہ معنے الجملۃ وفی موضع
آخر وعندی یقوی مذھب الاخفش والکوفیین اعنی کونہا اسما فرد مضاف الی النکرۃ فمعنی رب
رجل فی اصل الوضع - قلیل من ھذا الجنس کما ان معنی کم رجل کثیر من ھذا الجنس واعرابہ
رفع ابدًا علی انہ مبتدأ لاخبر لہ بصریوں کا یہہ مذہب ہے کہ رب یہاں مبتدا نہیں ہے بلکہ حرف ہے
اور فعل محذوف کے متعلق ہے یعنی حصل حبس سے بجای جملہ اسمیہ کے اس صورت میں جملہ فعلیہ ہو جائیگا
اور ہو سکتا ہے کہ ویوم مبتدا ہو اور جملہ وحبست النفس الخ خبر ہو جیسی اس شعر میں ہے ان نقتلوک فان
قتلک لم یکن + عارا علیک ورب قتل عار + کہ یہاں رب قتل مبتدا ہے اور عار خبر - گو اس جگہہ ہے
ھی عار اصل سمجھکر نکرہ کا وصف بنا سکتے ہیں اور ایک ایسا مبتدا نکال سکتے ہیں جسکو خبر کی ضرورت ہو

۱۰۲	عَلَى مَوْطِنٍ يَخْشَى الْفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى	مَتَى تَعْتَرِكْ فِيهِ الْفَرَائِصُ تُرْعَدِ

اللغات موطن لڑائی کا ہیبت قال اللغوی والموطن ایضا مشہد من مشاہد الحرب فی الصحاح قال الله تعالی لقد نصرکم الله فی مواطن کثیرۃ ومنہ قول طرفۃ انتہی اعتراک رگڑ کھانا۔ گھمسان ہونا فرائص جمع فریصہ مفرد پہلو اور کاندھے کے درمیان گوشت ہوتا ہے جو بوقت خوف کے کانپنے لگ جاتا ہے قال الاصمعی الفریصۃ اللحمۃ بین الجنب والکتف التی لا تزال ترعد من الدابۃ ترعد بصیغہ مجہول اور مجہول ہے مستعمل ہوتا ہے۔ کانپنا

المعنے لڑائی کے ایسی ہیبت ہیں کہ جہان نوجوان اپنی مرنی سے ڈرے جب کہ ندھے آپسمین رگڑ کھائین تو کانپنے لگ جائین اور ہوسکتا ہے کہ پہلے فرائص سے اہل فرائص ہون اور ترعد کی ضمیر سے خود فرائص بطریق صنعت استخدام یعنی جب آپسکا گھمسان ہوا نکے شانین کانپنے لگین

الاعراب علی موطن علی عداندسی بدل ہے اور جملہ یخشے الفتی عندہ الردی موطن کا پہلا وصف ہے اور جملہ شرطیہ متی تعترک فیہ الفرائص ترعد دوسرا وصف

۱۰۳	اری الموت اعداد النفوس ولا اری	بعیدا غدا ما اقرب الیوم من غد

اللغات موت انسان کا مرنا نصر ینصر اور علم یعلم دونون باب پر آتا ہے جیسے نفق دواب کا مرنا۔ اور تنبل اونٹ کا مرنا اعداد عد کی جمع ہے جو بمعنی معدود ہے جیسے قبض بمعنے مقبوض اور حسب بمعنے محسوب یقال ہم عدید الحصے والثری ای فی الکثرۃ صحاح یا اعداد بصیغہ مصدر باب افعال سے ہے بمعنی مفعول یعنی تیار

المعنے مین موتون کو بقدر جانون کے خیال کرتا ہون اور مین کل کو دور نہین سمجھتا آج کا دن کل سے کیسا قریب ہے

الاعراب اعداد النفوس اری کا دوسرا مفعول ہے پہلے مفعول سے مطابقت اسلیئے نہین ہے کہ یہ مشتق نہین یہہ جملہ معطوف علیہ ہے اور لا اری کا پہلا مفعول غدا ہے اور دوسرا بعیدا یہہ جملہ فعلیہ پہلے پر معطوف ہے ما اقرب فعل تعجب ہے اور ترکیب یون ہے کہ ما یہان باوجود نکرہ ہونیکی مبتدا ہے بلکہ یہان نکرہ ہونا ہی ضروری ہے اسلیئے کہ تعجب انہین اشیا مین ہوتا ہے جنکے حقیقت معلوم نہو اگر معرفہ ہو تو اس حالت مین تعجب باقی نہین رہیگا فانہ اذا ظہر السبب بطل العجب جسکی معنی شیء من الاشیاء لا اعرفہ کی ہین اقرب الیوم من غد جملہ فعلیہ خبر ہے جسمین اقرب کا فاعل ضمیر راجع بسوئے ما ہے الیوم مفعول بہ ہے من غد متعلق فعل جسکے لفظی معنی یہہ ہین کہ آج کو کل سے کسی نزدیک کردیا اصلے معنون کی لحاظ سے صرف انہین امور پر اسکا اطلاق آتا ہے جو مجہول ہوسکین اور تحت قدرت ہون مگر اب عموما ہر ایک امر پر یہ صیغہ اطلاق پاتا ہے خواہ وہ تحت قدرت ہون یا نہون۔

عمر اردن عزیز

۱۰۴	وَاَصْفَرَ مَضْنُوْنٍ نَظَرْتُ حِوَارَهٗ	عَلَی النَّارِ وَاسْتَوْدَعْتُہٗ کَفَّ مُجْمِدِ

اللغات مضنوں وہ تیر جو آگ سے سینکا جائے اور اسکا رنگ بدل جائے من ضیحتہ النار ای غیرتہ ولم تبالغ فیہ حوار بروزن کتاب بمعنی جواب استیداع ودلیت رکھنا دو مفعول چاہتا ہے قال الشاعر استودع العلم قرطاسا فضیعہ + فبئس مستودع العلم القراطیس مجمد بروزن محسن بخیل

اور اصمعی فرماتے ہیں کہ مجمد سے مراد وہ شخص ہے جو جاڑے کے مہینہ میں داخل ہونیوالا ہو اور اسوقت بہت سردی تھی فی الصحاح المجمد اللیئم ربما افاض بالقداح لاجل الایسار وقولہ حوارہ ای صوتہ علی النار حین رفعتہ وعلمتہ کالمحاورۃ

المعنے بہت سے جوے کی تیر جو آگ کھائی ہوئی اور پیلی تھی یعنی آگ پر انکی آواز کی انتظار کی یعنی سیدہا کرنے اور نشان لگانیکی وقت جو آواز آتی ہے اسکا منتظر رہا۔ بعد میں انہیں ایسے بخیل کے حفاظت میں رکہا جو خود تو کہاتا نہیں مگر دوسروں کو کہلاتا ہے اور انکے تیروں کی رکہنے میں نہایت ایمانداری ظاہر کرتا ہے یا ایسے شخص کو دیئے جو موسم سرما میں داخل ہونیوالا تہا۔ اور قحط زدہ تہا

الاعراب واصفر پر واو عاطفہ ہے جسکے بعد رب مضمر ہے اصفر مجرور رب سے نظرت حوارہ علی النار سارا جملہ دوسرا وصف ہے اور رب اصفر مع اپنے اوصاف کے ایک ایسا مبتدا ہے جسے خبر کی ضرورت نہیں علی ماذکرہ

۱۰۵	سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلًا	وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

اللغات ابداء ظاہر کرنا سین قرب کی لیئے ہے تزوید کسی کو رستہ کا خرچ دیدینا یقال زودت الرجل فتزود + والزاد طعام یتخذ للسفر

المعنی جو باتیں تو نہیں جانتا عنقریب زمانہ تجہے ظاہر کردیگا اور جسکو تو نے زاد راہ دیکر نہیں بہیجا وہ بہی تجہے خبریں لاکر سنائیگا یعنی خود بخود تجہے بہت سی باتیں بلا کوشش کے معلوم ہوجاوینگی

الاعراب تبدی فعل با فاعل لک متعلق فعل الایام فاعل ما موصول کنت فعل ناقص مع اسم جاهلا اپنی خبر جملہ فعلیہ صلہ موصول ہوکر تبدی کا مفعول بہ ہے کل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یاتیک فعل مع مفعول بالاخبار مفعول دوم من لم تزود فاعل یہہ جملہ معطوف کل جملہ معطوفہ ہوا

۱۰۶	وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَبِعْ لَهٗ	بَتَاتًا وَّلَمْ تَضْرِبْ لَهٗ وَقْتَ مَوْعِدِ

اللغات بیع خریدنا بیچنا۔ اضداد سے ہے یہاں اول معنی مراد ہیں بتات توشہ۔ سامان فعال بمعنی مفعول ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب یعنی کچہہ حصہ جو علحدہ کیا جائے ضرب بیان کرنا قال اللہ تعالی ضرب اللہ اصحاب القریۃ وعدہ موعد انعام وغیرہ کا وعدہ کرنا ایعاد وعید یعنی دہمکی کی ضد ہے قال الشاعر وانی وان اوعدتہ او وعدتہ + لمخلف ایعادی ومنجز موعدی

مضمون عملاوہ ممیز
منال

المعنے تجھی وہ شخص خبرین لاکر سنائیگا جسکے لیئے تونی سامان سفر یا توشہ نہین خرید اور اس سے لونی نہ تو
دسینے کی وعدہ کا وقت بیان کیا ہے
الاعراب جملہ بتضریلہ وقت متی علم تبع لہ تبتا تا یر معطوف ہو کر کل جملہ معطوف من کا صلہ ہے جو یاتیک کا

تیسرا قصیدہ زہیر کاہی

یہہ شاعر عرب عارنہ سی ہے اور ان تین منتخب شاعرون سے ہے جو عرب مین بلحاظ فصاحت اور بلاغت کے کمال مشہور
ہین یعنی امرء القیس - نابغہ ذبیانی - زہیر - بلکہ جریر شاعر تو اپنی والدسی بہی روایت کرتے ہین
کہ زمانہ جاہلیت کا شاعر یہی شخص ہے عمرو بن عبد اللہ لیثی سی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر خطاب
رضی اللہ عنہ نی ابن عباس کو یاد فرمایا جب حاضر ہوئی تو فرمایا کہ کوئی شعر زمانہ کی اشعر الشعرا کا بہی یاد
ہی - انہون نے عرض کیا کہ آپ اس سے کون شخص مراد لیتے ہین فرمایا جسکا یہہ شعر ہے ولو ان حمد یخلد
الناس اخلد وا + ولکن حمد الناس لیس بمخلد + ابن عباس نے عرض کیا کہ یہہ تو زہیر کا ہی حضرت
عمر رض فرمانی لگے کہ اشعر الشعرا سی میری مراد یہی شخص تہا جب ابن عباس نے ابن خطاب کے وجہ دریافت کی
تو فرمایا کہ یہہ شخص اپنے کلام مین غیر مانوس الفاظ استعمال نہین کرتا اور نہ اور شاعرون کے خاص بندشین
لیتا ہی بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہی اور جدہر لیجاتی ہے ادہر ہی جاتا ہے محمد بن سلام سی
مروی ہے کہ اور شاعرون پر زہیر کو خصوصاً اسلیئے بہی ترجیح ہی کہ شعر مین ہزلیات کو بالکل دخل نہین
دیتا اور تہوڑی الفاظ مین بہت مطلب ادا کرنا تو اسکا حصہ ہی ہے ایسی الفاظ سی جو زبان پر چلکر
سی چڑہ نہ سکین اسی بہت نفرت تہی مشہور مثلون اور کہاوتون سے اپنی شعرون کو خاص زینت دیتا اور
مدح مین ایسی مبالغہ سی کام لیتا جو غلو کی حد تک کو پونچہ جائی مگر بعہد ابظاہر کچہہ بہی معلوم ہو اسکا خاص
کام ہے کیون نہو باپ بہی شاعر ماموں بہی شاعر دونون بیٹی بہی شاعر دونون بہنین بہی شاعر اور لوتا
بہی شاعر جسکے خاندان مین اسقدر شاعر ہون اسی تو خواہ نخواہ ہی شعر مین فوقیت حاصل ہو جاتی ہے
ایسی حالت مین ہے اگر عین شعر ہو جائی اور ہر طرف سی یہی صدا آنیسی سوتی جاگتی اسی کے خیال پیدا ہو
تو یہہ بہی ایک عجیبات سمجہنی چاہیئی یہہ شخص اپنے وقت مین علاوہ دولتمند اور سردار قوم ہونیکے
بردباری اور اتقا مین بہی مشہور تہا - اور اسکی طبیعت مین وہ سب خوبیان موجود تہین جو ایک
مصلح قوم مین ہونی چاہیئے - فساد کو برا جانتا تہا اور اتفاق اور محبت کو پہیلاتا اور قبیلون کے باہم
متفق ہونیکو بہت چاہتا تہا - ایسی تعریف اسنی کبہی نہین کیے جس سے صرف خوشامد ہی خوشامد ثابت ہو اور

واقعیت کو اسمین کچھہ دخل نہو بلکہ جو کہتا تہا سوچ سمجھکر کہتا تہا چنانچہ اسی قصیدہ سے بہی بحکم مشت نمونہ خروارے اسکے کچھہ خیالات کا اندازہ ہو سکتا ہی اس قصیدہ مین وہ ہرم بن سنان اور حارث بن عوف بن سعد بن ذبیان کی تعریف کرتا ہی جو قبیلہ بنی مرہ کی سردار تہی - ساری بات یہ ہے کہ ورد بن حابس نے جو قبیلہ عبس سے تہا ہرم بن ضمضم کو جو قبیلہ بنی مرہ سی تہا مار ڈالا تہا یہہ وہی ہرم بن ضمضم ہے جو حصین کا بہائی تہا اور جنکی طرف عنترہ اپنی شعر مین اشارہ کرتا ہی ولقد خشیت بان اموت ولم تدر للحرب دائرۃ علے ابنے ضمضم - جس سے قبیلہ عبس اور ذبیان مین لڑائی ہوگئی چونکہ رئیس فساد کے پہیلنے سے ناخوش ہوتی ہین لہذا حارث بن عوف یا حارثہ بن سنان نے کل دیت اپنی ذمہ لیکر باہم دونون قبیلون مین صلح کرادی حصین بن ضمضم کو کب بہاتا تہا کہ وہ اپنی بہائی کا بدلہ لی بغیر رہے لہذا اسنی اپنے جیمین یہ قسم کہالی کہ جب تک وہ ورد بن حابس اپنی بہائی کی قاتل یا کسی اور عبسی کو قتل نکریگا تب تک اپنا سر نہ دہوئیگا اور اس امر کو دلمین ہی رکہا کسیکو خبر تک نکی - اتفاقا کوئی مسافر حصین بن ضمضم کی گہر آیا آخر حصین نے اسکی پتا وغیرہ پوچہا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ عبس سے ہی موقع پاکر جہٹ اسی قتل کرڈالا اور اپنے ذمہ سی عہدہ برا ہوا جب اس واقعہ کی خبر ہرم بن سنان اور حارث بن عوف کو پہونچی تو انہین اسکی یہ حرکت ناگوار گذری ادہر سی قبیلہ عبس کے اسوار بہی نمودار ہوئے پہر تو نہایت تشویش کیحالت ہوی - حارث بن عوف نے مجبور ہوکر ایکسو اونٹ اپنی بیٹی کے ساتہہ کر دیئے اور سفیر بہیجکر اسنی کہلا بہیجا کہ آپکے نزدیک اونٹون کی زیادہ عزت ہی یا اپنی جانون کی یعنی ہم تم تو ایک ہی ہین اگر آپسمین لڑینگے تو جانین تلف ہونگی اور اگر اونٹ لیکر آپ راضی ہوجائین تو اس حالت مین جانین بچ جائینگی - ربیع بن زیاد جو قبیلہ عبس کا سردار تہا جب سفیر نی یہہ کہا تو اسنی اپنی لوگون سی مخاطب ہوکر کہا کہ تمہارے بہائی حارث نی اپنا بیٹا بہی بہیجدیا ہی اور اونٹ بہی یہہ ظاہر کرتا ہی کہ مین ہر طرح سی قصوروار ہون آپ کا اختیار ہی کہ خواہ میری بیٹی کو اپنی آدمی کے عوض قتل کردو یا اونٹ لیکر مجھی اپنا ممنون منت کرو اس امر سے عبس کا غصہ فرو ہوگیا اور متفق الکلمہ ہوکر انہون نے کہا کہ ہم اونٹ لی لیتے ہین اور بہائیون سے صلح کر لیتے ہین - اس قصیدہ مین زہیر حارث کی اس ہمت کی تعریف کرتا ہی اور قبیلہ کے باہم صلح کرانیکا قصہ بیان کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین اسکی عمر سو برس کے قریب تہی آنحضرت صلعم نی اسے دیکہکر فرمایا اللہم اعذنی من شیطانہ یعنے خدایا مجہی اپنی شیطان سے پناہ مین رکہنا - جاتی ہی بیمار ہوگیا اور جلد مرگیا اسکے دونون بیٹے کعب بن زہیر اور بجیر بن زہیر مسلمان ہوگئے تہے -

۱	أَمِنْ أُمِّ أَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ	بِحَوْمَانَةِ الدَّرَّاجِ فَالْمُتَثَلَّمِ

اللغات ام اوفی بنی اسد کی قبیلہ سے ایک عورت کا نام ہے جو پہلے زہیر کی نکاح میں تھی جب اسنے اسکے دوسری عورت پر جسمین سے کعب اور بجیر پیدا ہوئی غیرت کہائی تو اوسنے ام اوفی کو طلاق دیدی مگر بعد مین بہت پچھتایا اور کہا دمنۃ گھر کے وہ آثار جو زمین کے ساتھ متصل ہون جیسے چولہا وغیرہ دمن جمع لم تکلم اصل مین تتکلم تہا ایک تا محذوف ہے حومانۃ سخت زمین جو اسکی جمع دو آم بروزن شداد ایک جگہہ کا نام ہے متثلم ایک جگہ کا نام ہے جو حومانۃ الدراج مین واقع ہے

المعنی کیا یہ ام اوفی کے گھر کے نشان ہین جو بولتی نہین اور متثلم مین جو موضع دراج کی سخت زمین مین واقع ہے دکھہی (ف) دمنۃ بحومانۃ الدراج فالمتثلم مین فا ترتیب کے لیئے ہے جیسی منطق مین قاعدہ ہے کہ کسی چیز کی تعریف کیوقت پہلی عام کو ذکر کرتے ہین اور بعد مین خاص کو ویسی ہی آثار کی تعریف اور مکانون کی شناخت مین بہی کر دیا کرتے ہین اگر کسی شخص کا گھر کرخ مین ہو جو بغداد کا ایک محلہ ہے تو وہ اسطرح بولیگا داری ببغداد فالکرخ اس شعر مین حومانۃ الدراج کو بمنزلہ جنس یا بغداد کی خیال کرنا چاہیے اور متثلم کو بمنزلہ ماطوق یا کرخ کی ایک شاعر کہتا ہی یا دارمیۃ بالعلیاء فالسند فکان العلیاء موضع وسیع مشتمل علی مواضع منہا السند نص علیہ الرضی - وقال ایضاً سد طم عجز بالحزات فالرمل فاللوی + وقد جاوزت حیی جدیں دعالہا +

الاعراب من ام اوفی خبر مقدم ہے دمنۃ مع اپنی دونون صفون لم تکلم اور بحومانۃ الدراج فالمتثلم کی مبتدا ہے

۲	وَدَارٌ لَهَا بِالرَّقْمَتَيْنِ كَأَنَّهَا	مَرَاجِيعُ وَشْمٍ فِي نَوَاشِرِ مِعْصَمِ

اللغات دار گھر مونث ہی - دور - دیار جمع رقمتین رقمہ کا تثنیہ ہے جو بمعنی کنارہ وادی یا باغ کی ہی بیان رقمتین سے مراد دو باغ ہین جو صمان کیطرف واقع ہین نص علیہ صاحب القاموس مراجیع جمع مرجوع مفرد گودنی کے وہ نشان جو دوبارہ تازی کیئے جائین وشم گودنا نواشر ناشرہ کی جمع ہی وہ رگین جو بازو کی اندرونی جانب مین واقع ہین معصم بروزن منبر کلائی

المعنے اور صمان کیطرف رقمتین مین ام اوفی کا ایک پرانا سا گھر ہے جو ایسا دکہائی دیتا ہے جیسی گودنی کی دوبارہ تازہ کئی ہوئی نشان جو کلائی کے رگون مین ظاہر ہوتے ہین

الاعراب دار موصوف تھا مع اپنی متعلق کائنۃ کی پہلا وصف بالرقمتین دوسرا کانہا مراجیع وشم الی آخرہ تیسرا دار کا عطف دمنۃ پر ہے

۳	بِهَا الْعِينُ وَالْآرَامُ يَمْشِينَ خِلْفَةً	وَأَطْلَاؤُهَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْثَمِ

اللغات عین جمع عیناء مفرد بڑی آنکھ والی گائے خلفۃ جب یمشین کے بعد آوے مثلاً هن یمشین خلفۃ تو مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ ایسی طور پر چلیں کہ ایک آوے اور ایک جاوے وفی الصحاح ویقال ایضاً هن یمشین خلفۃ ای تذهب هذه وتجیء هذه ومنہ قول زهیر بن سلمی انتہی اطلاء جمع طلا مفرد ہر ایک کھوج والی کا بچہ وعلیہ انشد الاصمعی هذا الشعر ینهضن بصیغہ جمع غائب مؤنث مضارع نهوض مصدر باب علم یعلم اٹھنا مجثم بصیغہ ظرف جثوم مصدر باب ضرب پرندی یا خرگوش کا اپنی جگہہ پر بیٹھنا یہہ اسمیں اصل ہے اور کبھی اونٹ اور ہر نوں کو بھی اس فعل سے موصوف کرلیتے ہیں قال الفیومی هو کالبروك للبعیر

المعنے اس گھر میں ہرن اور جنگلی گائیں بعد دیگرے آتی جاتی ہیں اور انکے بچے ہر ایک جگہہ سے اٹھتی ہیں

الاعراب العین مع اپنی معطوف والارام کی مبتدا ہے یمشین خبر ہے خلفۃ تمیز یا یمشین کے فاعل سے حال یعنی مختلفات ہے اور بہا متعلق فعل ہے جملہ اسمیہ معطوف علیہ واطلاءها ینهضن من کل مجثم معطوف

۴	وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ حِجَّةً	فَلَأْيًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

اللغات حجۃ سال حجج جمع جیسی سدرہ وسدر لای دیر کرنا سختی اٹھانا یقال فعل کذا بعد لای ای بعد شدة وابطاء الدار میں الف لام عہد کا ہے

المعنی میں بیس برس کے بعد اس اجڑی گھر میں کھڑا ہوا اور گھر کو میں نے بہت سوچنے پر دیر کے بعد پہچانا۔

الاعراب وقفت فعل با فاعل بہا متعلق فعل من بعد عشرین حجۃ ایضاً متعلق فعل جملہ فعلیہ ہو معطوف علیہ عرفت فعل با فاعل الدار مفعول بہ اور توهم ظرف فعل لأیا عرفت کا مفعول فیہ ہے کیونکہ اصل میں بعد لای تہا۔ یہہ جملہ فعلیہ ہے جملہ پر بواسطہ فا کی معطوف ہے کل جملہ فعلیہ ہے

۵	أَثَافِيَّ سُفْعًا فِي مُعَرَّسِ مِرْجَلٍ	وَنُؤْيًا كَجِذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَثَلَّمِ

اللغات اثافی جمع اثفیہ مفرد چولہی کا پتہا۔ اگر اثفیت لفظ کیطرف لحاظ کیا جائے تو اسکا وزن افعولہ ہے اگر ثفیت کی طرف دیکہا جاوے تو فعلیہ سفعا جمع سفعاء مفرد سیاہ مائل بسرخی ماخوذ من السفعۃ سواد مشرب بحمرة فیومی باب علم یعلم معرس بروزن معظم صیغہ اسم ظرف تعریس مصدر مسافر کا آرام کے لیے اترنا دن میں خواہ رات میں قال ابو زید عرس القوم تعریسا اذا نزلوا ای وقت کان من لیل او نہار مرجل سے مراد وہ جگہہ ہے جہاں ہانڈی تارین نؤی وہ نالی جو خیمہ کی گرد اس غرض سے کہودی جاتی کہ بینہ کا پانی اندر نہ آجائے جذم بروزن حوض ہر ایک چیز کا اصل لم یتثلم بصیغہ واحد

مذکر مجد معلوم تتثلم مصدر کنارون کا ٹوٹنا ۔ گرجاتا

المعنے مینے بیس برس کے بعد اُن سیاہ مائل بسرخی پتھرون کو پہچانا جو ہانڈی رکھنے کی جگہ مین تہے اور نالی کو جو اصل حوض کی برابر تہے اور ابہی ٹوٹی نہین تہی بلکہ قائم تہے

الاعراب اثافی مع اپنی دونون وصفون سفع اور فی معرس مرجل کی فارسی بدل ہے اور نؤیا اثافی پر معطوف ہے اور کجذم الحوض اور لم یتثلم نؤی کی اوصاف سی ہین

۶	فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِهَا	أَلَا انْعَمْ صَبَاحًا أَيُّهَا الرَّبْعُ وَاسْلَمِ

اللغات ربع مہمانون کی اُتارنی اور بیٹھنے کی جگہہ انعم صباحا جاہلیت کا سلام ہے انعم امر کا صیغہ ہی باب علم یعلم سی فراخ عیش ہونا یقال نعم عیشہ ینعم مین باب علم اذا اتسع اور صباح ضد مسا ہے ابن جوالیقی فرماتے ہین کہ عرب کے نزدیک صباح رات کے اخیری نصف سے شروع ہوکر زوال تک ختم ہوتی ہی پہر اسکے بعد مسا رات کے پہلے نصف تک اصل اس سلام کی یہہ ہے کہ عرب مین صبح کیوقت غارت ہوتے اسوقت جو بچ جاتا وہ سارا دن بچا رہتا لہذا اسوقت کی سلامتی کو ایک اعلی درجہ عیش کا موجب سمجہتے ۔ پہر عموما یہی سلام رائج ہوگیا خواہ صبح کا وقت ہو یا نہو

المعنے جب مینے اس گہر کو پہچان لیا تو اسکی اتارنی کے جگہہ اور نشستگاہ سی کہا ای مہمانون کے اتارنے کی جگہ اور نشستگاہ صبح کیوقت مین جو لوٹ مار کا وقت ہی تو فراخ عیش رہ اور سلامت باکرامت

الاعراب فلما عرفت الدار شرط قلت لربعہا جزا ایہا الربع ۔ انعم صباحا واسلم قلت کا مقولہ ہے

۷	تَبَصَّرْ خَلِيلِي هَلْ تَرَى مِنْ ظَعَائِنٍ	تَحَمَّلْنَ بِالْعَلْيَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ

اللغات تبصر نگاہ غور سے دیکہنا جمیل کہتا ہی ؎ یتبینہ مافیہا اذا ما تبصرت معاتہ ولا فیہا اذا نسبت اشب ۔ تبصرت ای استقصے النظر الیہا ظعائن جمع ظعینہ مفرد فعیلہ بمعنی مفعول ہے ظعن سے ماخوذ ہی باب منع یمنع کوچ کرنا باسی متعدی کیا جاتا ہی چونکہ خاوند بوقت کوچ کرنیکے اسکی اپنے ساتہہ مین لیجاتا ہے اسلیئے اسی ظعینہ کہدیتی ہین یعنی مطعونۃ بہا یا ظعینہ اصل مین اونٹ کے اوصاف سی ہے عورت کو مجازا کہتے ہین جیسی بیلر وینہ اصل مین اونٹ کی اوصاف سی ہے بعد مین اس مشک کو بہی جو اونٹون پر لادتے ہین کہہ دیتی ہین ۔ یا ظعینہ اس ہودہ کو کہتے ہین جسمین عورت ہو بعد مین عورت کو کہنی لگے ۔ یا ظعینہ اسلئی کہتے ہین کہ خاوند کی کوچ کرنیکے وقت وہ باہر نکلتی ہے پہلی نہین نکلتی یا ظعینہ عورت کو تب ہی کہتی ہین جبتک کہ ہودہ مین ہو بعد مین اسے ظعینہ نہین کہتے تحملن کوچ کرنا اصل مین بمعنی لادنی کے ہی بعد مین کوچ کرنیکے معنون مین جو اسکے لوازم سی ہے

منتقل ہو گیا جرثم بروزن قنفذ ایک جگہ ہے یا نہی اسکے ایک پانی کا نام ہے علیا اونچی زمین

المعنے اور میری دوست نگاہ غور سی دیکھہ کہ آیا تو کوئی ہودہ نشین عورت ان ہودہ والیوں میں سے دیکھتا ہی جنہوں نے اپنا بوجھہ وغیرہ بھی اسکے پانی جرثم کی اوپر سے اونچی زمین چلنے کے لیئے باندھا ہے کہ میں اس دیکھنے کا مشتاق ہوں

الاعراب خلیلے منادی اور حرف ندا محذوف ہے اور جملہ تحملن بالعلیاء من فوق جرثم ظعائن کا وصف ہے

۸	عَلَوْنَ بِأَنْمَاطٍ عِتَاقٍ وَكِلَّةٍ		وِرَادٍ حَوَاشِيهَا مُشَاكِهَةِ الدَّمِ

اللغات انماط جمع نمط بفتحتین لشم کا وہ کپڑا جو رنگین ہو قال القیومی ولا یکاد یقال للابیض نمط کلۃ باریک پردہ جو مچھر وغیرہ سی بچاو کی لیئے بشکل خیمہ سے لیتے ہیں جیسے کہ چھپر کھٹوں پر ہوتا ہے فی الصحاح الستر الرقیق یخاط کالبیت یتوقی بہ من البق انتہی وراد جمع ورد مفرد جیسی سہام وسہم ورد وردہ سی ماخوذ ہی یعنے سرخ مائل بزردی ہوتا کذا قال القیومی حواشی جمع حاشیہ مفرد کپڑی کا کنارہ قال القیومی حاشیۃ الثوب جانبہ مشاکھۃ بمعنے مشابہ قریب بولتی ہیں شاکہ ابا فلان قاربہ فی المدح

المعنے رنگین و عمدہ پشمین کپڑی ہودوں پر چڑہائی ہوئے اور نیز ہلکا سا پردہ جسکی کناری سرخ تھی اور مشابہ

الاعراب علون فعل ضمیر جو ظعائن کیطرف پھرتی ہے فاعل بانماط با تعدیہ سی مفعول ہے عتاق انماط کا وصف ہے موصوف مع اپنی وصف کے معطوف علیہ واو حرف عطف کلۃ موصوف وراد حواشیہا صفت باعتبار متعلق ذو الحال مشاکھۃ الدم حال یا مشاکھۃ الدم کلۃ کی وصف ہے کلۃ مع اپنی وصفات کے انماط پر معطوف ہے جو مع اپنی وصف اور معطوف کے علون کا مفعول بہ ہے جو مع اپنی فاعل اور مفعول بہ کی جملہ فعلیہ ہو کر ظعائن کا وصف ہی یا یہہ جملہ مستانفہ ہے

۹	وَفِيهِنَّ مَلْهًى لِلَّطِيفِ وَمَنْظَرٌ		أَنِيقٌ لِعَيْنِ النَّاظِرِ الْمُتَوَسِّمِ

لغات ملھی بصیغہ اسم ظرف جائی لہو لطیف باریک بین آنیق باب علم سی بصیغہ صفت مشبہ ہے بمعنے خوشنما شئ انیق عجیب وزنا و معنے قیومی متوسم فراست سے دریافت کرنیوالا یقال توسمت فیہ

المعنے ان میں باریک بین دوست کے لیئی کھیلنے کا موقع ہی اور کمال فراست سے دریافت کرنیوالی کی آنکھہ کی خوشنما منظر اور دیکھنی کی جگہہ ہے یعنی جسقدر وہ زیادہ دانا ہوگا اسیقدر زیادہ مفتون ہوگا چونکہ خداوند کریم کی باریک صنعتوں کا دریافت کرنا کچھہ آسان نہیں ہے یہہ شعر امرء القیس کے اس شعر کا سا ہی

لمثلہا یرنو الحلیم صبابۃ

الاعراب فیہن خبر مقدم ہی ملھی للطیف مبتدا موخر معطوف علیہ واو عاطفہ منظر موصوف انیق وصف

لعین الناظر الی آخرہ متعلق انیق ہے منظر اپنی وصف اور متعلق کی ملکر معطوف ہے اور کل جملہ علون کی فاعل سے حال واقع ہے یا مستقل جملہ ہے پہلی صورت مین واو حالیہ ہے

۱۰ بَکَرْنَ بُکُوْرًا وَّاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَۃٍ | فَھُنَّ لِوَادِی الرَّسِّ کَالْیَدِ لِلْفَمِ

اللغات بکور صبح کیوقت نکلنا استحار صبح سی پہلے نکلنا وادی ودی سی ماخوذ ہی بمعنی پانی جاری ہونیکی قال الفیومی ودی الماء اذا سال ومنہ اشتقاق الوادی رس ایک وادی کا نام ہی اسصورت مین وادی کی اضافت اضافت عام کی خاص کے طرف ہے

المعنی صبح کیوقت اور سحر کیوقت مختلف وقتونمین گہر سی نکلین سو وہ وادی رس کے لیئے ایسے ہین جیسے ہاتہہ موںہہ کی لیئے یعنی جیسے ہاتہہ موںہہ سی خطا نہین کرتا ویسی ہی وہ بہی وادی رس سے خطا نہین کرتین

الاعراب فھن لوادی الرس مبتدا ہی کالید للفم خبر اور کاف اسمیہ ہے

۱۱ جَعَلْنَ الْقَنَانَ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّحَزْنَہٗ | وَکَمْ بِالْقَنَانِ مِنْ مُّحِلٍّ وَّمُحْرِمِ

اللغات قنان بروزن سحاب بنی اسد کی ایک پہاڑ کا نام ہی حزن سخت زمین محل بصیغہ اسم فاعل وہ شخص جو اس عہد پیمان سے نکل جائی جس مین اسی رہنا واجب تہا من احل الرجل ای خرج من میثاق کان علیہ محرم بروزن محسن وہ شخص جو ایسا با حرمت ہو کہ اسکا ہتک ناجائز ہو من احرم الرجل اذا دخل فی حرمتہ لا تہتک ای کم بالقنان ممن یحل قتالہ وممن لا یحل ذلک منہ وممن لہ ذمۃ ومن لا ذمۃ لہ

المعنی کوہ قنان اور اسکی سخت زمین کو انہون نے دائین جانب مین ڈالا اور حال یہہ ہے کہ اس پہاڑ مین بہت لوگ ایسی ہین جنکا خون بسبب انکی عہد شکنی کے حلال ہی اور بہت ایسی ہین جنکا خون بسبب عہد کے حرام ہے یعنی وہان

الاعراب جعلن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل قنان مفعول بہ معطوف علیہ حزن معطوف جملہ فعلیہ ہے کم خبریہ ہی محل ومحرم تمیز ہے من تمیز پر داخل ہے اور یہہ مبتدا ہی بالقنان خبر ہی کل جملہ اسمیہ خبریہ ہے

۱۲ وَوَرَّکْنَ فِی السُّوْبَانِ یَعْلُوْنَ مَتْنَہٗ | عَلَیْھِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ الْمُتَنَعِّمِ

اللغات تورک الجبل کے معنی ہین پہاڑ کے پاس سے گذرنا اور اسی گذرنے کیوقت جو ترک کے مقابل کرنا یہہ معنی ابو عبیدہ نے اصمعی سے نقل کیے ہین اور بعض نے تورک کی معنی کچہہ اور ہی کیے ہین مگر میری آگے ہین وہی معنی عمدہ ہین جو نقل کیئے گئی سوبان بضم سین بروزن عفران ایک وادی کا نام ہے اصل مین سیبان تہا یا کو ما قبل مضموم ہونیکی لیئے واو سی بدلا گیا سیب سے ماخوذ ہی جسکی معنی پانی بہنے کی ہین باب ضرب متن وہ زمین جو سخت اور اونچی ہو متان جمع دل باب ضرب یا علم سی حاصل مصدر ہے عورت کا اپنی آپ کو حرکات سکنات مین ایسے ظاہر کرنا کہ گویا وہ مخالفت کر رہی ہے مگر درحقیقت مخالف نہو یعنی ناز و ادا

کبھی دل معنے وقار اور سکینہ کی بھی آجاتا ہے قال ابو عبید الدّل قریب المعنے من الھدی وھما من الوقار والسکینۃ فی الھیئۃ والمنظر والشمائل وغیر ذلک و فی الحدیث وکان اصحاب عبد اللہ یرحلون الی عمر فینظرون الی سمتہ وھدیہ ودلہ فیتشبھون بہ صحاح من عینہ مگر یہان یہہ معنے مراد نہین کیونکہ یہہ بزرگون اور پیرونکا خاصہ ہے نہ معشوقونکا ناعم۔ متنعم بمعنی نازک دوسرے صیغہ مین بہ نسبت پہلے صیغہ کی ذرا مبالغہ ہے

المعنے وادی سوبان کی سخت اور اونچی زمین پر چڑھتے ہوئے وہ اسطرح سی گذرین کہ قنان پہاڑ ایکطرف انکی جوتڑون کی مقابل داہنی یا بائین جانب رہ گیا تہا لیکن ان پر نرم و نازک بدن والیکا نازاندز تہا

الاعراب وودکن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل ذو الحال ضمیر مفعول راجع بسوی قنان محذوف مفعول بہ یعلون متنہ جملہ فعلیہ پہلا حال اور جملہ علیہن دل الناعم المتنعم دوسرا حال یا بہیہ دونون متعدد حال

۱۳	ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبَانِ ثُمَّ جَزَعْنَهُ	عَلَى كُلِّ قَيْنِيٍّ قَشِيبٍ وَمُفْأَمِ

اللغات جزع وادی کی ایک جانب سے دوسری جانب کو جانا یا یون کہیے وادی کو عرض کی جانب مین طی کرنا قینی یا قین کیطرف منسوب ہے یعنی کجاوہ جسے کسی کاریگر نے بنایا ہو۔ یا بنی القین کیطرف جو بنی اسد کا ایک قبیلہ ہے اور نسبت کیوقت بلقینی نہین کہتے بلکہ قینی وھذا من تصرفات النسبۃ نص علیہ صاحب الصحاح قشیب نیا ومنہ سیف قشیب ای جدید العھد بالصقال مفأم بصیغہ اسم مفعول از باب افعال فراخ کجاوہ یقال افأمت الرحل والقتب اذا وسعتہ وزدت فیہ والتفئیم کذلک نص علیہ

المعنے سوبان سے نمایان ہوئین پھر اسی طے کیا تہا لیکہ نئی چوڑی چکلے ہودون پر سوار تہین جو ایک اچھی کاریگر کے بنی ہوئی تہے یا جو قبیلہ بنی قین کے ہودون مین سے تہے

الاعراب ظہرن فعل ضمیر راجع بسوی ظعائن فاعل من السوبان متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ثم حرف عطف جزعن ظہرن کی طرح فعل با فاعل اور ضمیر ذو الحال ہے ہ ضمیر مفعول بہ علی کل قینی جار مجرور راکبات کی متعلق ہے جو جزعن کے فاعل سی حال واقع ہے اور قشیب اور مفأم بسبیل عطف قینی کے اوصاف ہین اور یاد رہے کہ اوصاف مین عطف جائز ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ؎ الی الملک القرم وابن الھمام + ولیث الکتیبۃ فی المزدحم + یہہ جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف ہوا اور کل جملہ معطوفہ ہوا اب یہہ جملہ معطوفہ یا حال ہے یا مستقل کلام ہے اور ممکن ہے کہ ظہرن بمعنی علون کے ہو یقال ظہرت البیت ای علوتہ اور من بعضیہ ہو لہ علون بعض السوبان

۱۴	كَأَنَّ فُتَاتَ الْعِهْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ	نَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَا لَمْ يُحَطَّمِ

اللغات فتات بضم فا ریزہ فت سی ماخوذ ہے باب نصر بمعنے ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا عہن رنگی ہوئی اون

بشم بفتح علیہ ابو عبیدہ کا قول ہے جمع فنا ہے ۔ اور اسی عنب الثعلب ۔ زبرق ۔ تلتان ۔ تولیدان بھی کہتے ہیں اور اسکا میوہ سرخ ہوتا ہے اور حب الفنا سے یہی مراد ہے ۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اسکے سوا کوئی اور درخت ہے جسکے دانے سرخ ہوتے ہیں اور اس سے ہار بناتے ہیں علی ما فی الصحاح یقال هو شجر له حب احمر یتخذ منه القرابط ۔ لم یحطم بصیغہ واحد مذکر جحد مجہول تحطیم مصدر توڑنا

المعنی جس منزل میں وہ اترین اسمین پشم کے ٹکڑے ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے فنا کے دانے جو ابھی ٹوٹے نہیں ہیں

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے فتات العهن اسم ذوالحال یا موصوف اگر الف لام عہد کا سمجھا جائے فی کل منزل نزلن بہ مع اپنے متعلق محذوف کے حال یا وصف ۔ فتات العهن مع اپنے حال یا وصف کے اسم کان کا ہوا ۔ حب الفنا مع اپنے حال لم یحطم کے خبر ۔ کل جملہ اسمیہ ہوا ۔

۱۵	فَلَمَّا وَرَدْنَ الْمَاءَ زُرْقًا جِمَامُهُ	وَضَعْنَ عِصِيَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَيِّمِ

اللغات ورود اونٹ وغیرہ کا پانی پر جانا ۔ خواہ اسمیں داخل ہو یا نہو ۔ صدور کی ضد ہے ۔ زرقا ازرق کی جمع ہے جو باب علم سے صیغہ صفت ہے ۔ نیلا ۔ جو پانی نہایت صاف ہو وہ نیلا دکھائی دیتا ہے قال الصحاح ویقال للماء الصافی ازرق وفی الصحاح ایضا کذلک جمام جمع جمیم مفرد بہت پانی یا جمہ وہ جگہ جہاں پانی مجتمع ہوئے ۔ دونوں معنی یہاں موزون ہو سکتے ہیں عصی جمع عصا مفرد عصو وزن فعول اصل تہا واو بطرف واقع ہونیکی لیئے یا سے بدل ہوئی بعدہ واو کو بھی یا کر دیا گیا اور یا میں ادغام کیا اور عین کو صاد کیطرح یا کی مناسبت سے کسرہ دیا گیا بمعنے لاٹھی ۔ وضع العصا والقاء العصاء یعنی لاٹھی رکھہ دینا ان کی ایک ہی معنی ہیں یعنی ڈیرا لگانا اور سفر چھوڑ دینا فی الصحاح القی عصاه ای اقام وترک الاسفار وهو مثل قال ؎ فالقت عصاها واستقر بها النوی + کما قر عینا بالایاب المسافر + حاضر مقیمی شہری مسافر بدوی کی ضد ہے متخیم بصیغہ اسم فاعل از باب تفعل خیمہ لگانیوالا

المعنی پھر وہ جب ایسے پانی پر اترین جسکی گہری پانی یا وہ جگہیں جہاں پانی مجتمع ہوتا ہے بسبب صفائی کے نیلی دکھائی دیتی تہیں تو انہوں نے اقامت کی اور مقیمی یا شہری خیمہ زن کیطرح انہوں نے لاٹھیاں رکھہ دین یا انہوں نے اسی طرح ڈیرا کیا جیسے مقیمی یا شہری ڈیرا کیا کرتے ہیں

الاعراب زرقا مع اپنے فاعل جمامہ کے الماء سے حال واقع ہے یا وصف ہے اگر الماء پر الف لام عہد ذہنی کا سمجھا جائے

۱۶	سَعٰی سَاعِیَا غَیْظِ بْنِ مُرَّةَ بَعْدَ مَا	تَبَزَّلَ مَا بَیْنَ الْعَشِیْرَةِ بِالدَّمِ

اللغات ساعیا غیظ بن مرة سے مراد ہرم بن سنان اور حارث بن عوف ہیں جو قبیلہ غیظ سے ہیں اور غیظ سے مراد غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض ہے تبزل پھٹ جانا ۔ متفرق ہو جانا

المعنے بنی غیظ بن مرہ کی دوستی کہ بنیوالون نے سعی کی بعد اسکے کہ خونریز باعث قبیلہ کا رشتہ وغیرہ جو آپسمین رکہتے تہے منقطع ہو گیا تہا

الاعراب سعی فعل ساعیا غیظ بن مرۃ فاعل بعد مضاف ماتبزل بمعنی ماتبزل یعنی مصدر مضاف الیہ ما موصول کان فعل بین العشیرۃ متعلق فعل صدرما کا صلہ موصول فاعل تبزل بالدم متعلق تبزل جو مع اپنے فاعل اور متعلق کے بعد کا مضاف الیہ ہوکر سعی کا مفعول فیہ ہے جو مع اپنے فاعل اور مفعول فیہ کے جملہ فعلیہ ا
رفائدہ م بالدم پر با سببیت کی لیئے ہے جیسے خدا تعالے کی اس قول مین وتقطعت بہم الاسباب یعنی بسبب کفرہم اور ما بین پر ما موصولہ ہے جیسے خدا تعالے کی اس قول مین مصدقا لما بینہم اور ما بین العشیرۃ سے مراد رشتہ قرابت وغیرہ ہے

۱۷ | فاقسمت بالبیت الذی طاف حولہ | رجال بنوہ من قریش وجرہم

اللغات قریش نضر بن کنانہ سے مراد ہے اور بعض کہتے ہین کہ فہر بن مالک بن نضر کو قریش کہتے ہین قرش سے ماخوذ ہے جسکے معنی جمع کرنیکے ہین اور تصغیر تعظیم کی لیئے ہے اور بعض کہتے ہین کہ قریش سمندر مین ایک جانور ہے جو سب جانورون پر غالب ہے چونکہ نضر یا فہر بہی بہت قوی اور توانا تہا لہذا اسے بہی قریش کہنے لگ گئے ایک شاعر کہتا ہے وقریش ہی التی تسکن البحر + فلذا سمیت قریش قریشا جرہم بروزن قنفذ قحطان بن ہود علیہ السلام کی بیٹے کا نام ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سسرال مین سے تہے اور اصل وطن انکا یمن تہا

المعنی پہر مین اس گہر کی قسم کہاتا ہون جسکی گردان لوگون نے طواف کیا جنہون نے قریش اور جرہم مین سے مختلف اوقات مین اسے بنایا - خانہ کعبہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل سے ملکر بنایا تہا جب وہ گر گیا تو بنی جرہم مین سے ایک شخص نے پہر از سر نو تیار کیا جسکا نام عمر جارود تہا بعد مین بنو خزاعہ نے غالب آکر چہین لیا ان سے پہر قصی بن کلاب نے شراب کے مشک دیکر خرید لیا پہر قریش نے حضرت صلعم کی تولد سے پینتیس ۳۵ برس گذرنے پر گرا دیا اور خود بنایا

الاعراب رجال مع اپنی وصف بنوہ کی طاف کا فاعل ہے اور من قریش وجرہم رجال کا بیان ہے

۱۸ | یمینا لنعم السیدان وجدتما | علی کل حال من سحیل ومبرم

اللغات سحیل اکہری رسی مبرم بروزن مکرم دوہری رسی مراد اس سے قوی ضعیف حالت ہے وجدتما بصیغہ تثنیہ مخاطب ہوکر مجہول جملہ انشائیہ دعائیہ ہے

المعنی مین سچی قسم کہاتا ہون کہ تم اچہے سردار ہو خدا کرے تم ہر حال سلامت رہو

الاعراب یمینا اقسمت سے جو پہلے شعر مین مذکور ہے مفعول مطلق واقع ہے اور لنعم کا مخصوص بالمدح

محذوف ہے یعنی انتما۔ اور یہی جواب قسم ہی اور علی کل حال وحید تما سے متعلق ہے

۱۹	تدارکتما عبساً وذبیان بعد ما	تفانوا ودقوا بینہم عطر منشم

اللغات تدارک مافات کے معنی میں تلافی کرنا عبس ذبیان دونوں قبیلے ہیں تفانی فنا ہوجانا مراد بڑی لڑائیاں لڑنا دق ملانا ومنہ قول الجیلم لکمد قد السطیر منشم شین کے کسرہ سے وجیہ کی بیٹے نام ہے چونکہ معظمہ میں عطار تھی بنی خزاعہ اور بنی جرہم جب آپس میں لڑنی لگتے تھے تو اسکا عطر لگالیتے تھے جس سے انکے بہت ہی آدمی لڑائی میں مارے جاتی چنانچہ اسکا عطر بہت منحوس سمجھا گیا اور یہہ کہاوت ضرب المثل ہوگئی کہ اشم مین عطر منشم یعنی منشم کی عطر سے بھی زیادہ منحوس ہے یہہ معنی اصمعی سے منقول ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ منشم حب بلسان کو کہتے ہین جسکے عطر کا توڑنا بہت ہی شاق ہوتا ہے

المعنی تم دونوں نے عبس اور ذبیان کا تدارک کیا بعد اسکے کہ وہ فنا ہوگئی تھی اور وجیہ کے بیٹی منشم کا عطر لگایا تھا یعنی اُنکے آدمی بہت فنا ہوگئے

الاعراب تدارکتما فعل با فاعل عبساً وذبیان مفعول بہ بعد ما تفانوا ظرف اور ما مصدریہ ہے ودقوا بینہم عطر منشم تاویل مصدر میں ہوکر معطوف کل جملہ فعلیہ ہے

۲۰	وقد قلتما ان ندرک السلم واسعاً	بمال ومعروف من القول نسلم

اللغات سلم صلح مذکر مؤنث دونو طرح مستعمل ہے معروف وہ امر ہے جسے شرع یا رواج جانی پہچانے جیسی بھلائی۔ احسان نرمی وغیرہ اسی سے ہی من کان امرا بالمعروف فلیامر بالمعروف نسلم بصیغہ جمع متکلم باب علم یعلم سلامت مصدر آفتوں سے بچنا مصیبتوں سے نجات پانا یقال سلم المسافر من باب تعب سلاً منہ خلص من الآفات انتہی ما قال المقیومی

المعنی اور تم دونوں نے اپنی حق میں یہہ بات کہی تھی کہ اگر ہم مال اور نرم بات سے صلح کو فراخ پاوینگی تو ہم جاوینگی

الاعراب قد قلتما فعل با فاعل ہے ان ندرک السلم واسعاً بمال ومعروف من القول شرط نسلم جزا کل جملہ مقولہ ہی قلتما مع فاعل اور مقولہ کی جملہ فعلیہ ہوا شرط میں سلم ندرک کا پہلا مفعول ہے اور واسعاً دوسرا اور بمال ندرک کی متعلق ہے اور معطوف علیہ معروف مع اپنی متعلق من القول معطوف کل جملہ فعلیہ تدارکتما کی فاعل سے حال واقع ہی اور واو حالیہ ہے

۲۱	فاصبحتما منہا علی خیر موطن	بعیدین فیہا من عقوق وماثم

اللغات عقوق بیفرمانی۔ احسان کا ترک کردینا۔ ماثم گناہ۔ عذاب۔

المعنی پھر تم بباعث اس صلح کی اچھی جگہہ پر ہوگئی اور اپنی آبا اجداد کی بیفرمانی اور عذاب کی گناہ یا

عذاب سے ہمیں دور رہے چونکہ آبا و اجداد کی زبان حال اس فساد سے روکتی تھی جسکی انسداد پر وہ قادر نہ تھے لہذا فساد رکھنا گویا انکی بیفرمانی کرنا ہے اور چونکہ یہ شخص نصرانی تھا اور خدا پر اسکا ایمان تھا لہذا گناہ کا عذاب
الاعراب اصبحتما فعل ناقص مع اسم منہما بین من سببیہ ہے متعلق فعل علے خیر موطن متعلق محذوف ہوکر فعل ناقص کے پہلی خبر ہے بعیدین فیہما من عقوق وماثم دوسری خبر کل جملہ فعلیہ ہے

۲۲	عظیمین فی علیا معد ہدیتما	ومن یستبح کنزا من المجد یعظم

اللغات علیا اصل میں اعلی کی تانیث ہے علیا معد سے معد میں سے اعلی و افضل مراد ہے جیسے علیا مضر اور علیا کا موصوف محذوف ہے یعنی فی کرام علیا معد مگر اب صفات غالبہ سے ہوگیا ہے اور اسکی مضاف الیہ میں سے جو اعلی ہو وہ بعد اضافت اس سے مراد ہوتا ہے معد سے مراد عدنان کا بیٹا ہے ہدیتما بصیغہ تثنیہ مجہول مذکر مخاطب دعائیہ ہے استباحۃ متوجہ ہونا یقال ستباحہ الناس ای اقبلوا علیہ فیوم یا بمعنی اباحت ہے یقال اباح الرجل مالہ اذن لہ فی الاخذ والترک وجعلہ مطلق الطرفین یعنی اباحت کا مفعول جو ہے اسی ایسی حالت پر کردیکہ جو چاہے سو لے یا بمعنے مباح سمجھنے کے ہے کیونکہ باب تفعال کا خاصہ حسبان بھی ہے ایک شاعر کہتا ہے لوکنت من مازن لم تستبح ابلی + بنو اللقیطۃ من ذہل کنز خزانہ بعض کے نزدیک دراصل بمعنی مفعول مصدر ہے بمعنی جمع کرنا یقال کنزت المال کنزا یا معرب جمعنہ وادخرتہ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ معرب گنج ہے مجد عزت اور شرافت بجے کہ ال دوسری معنوں کے لحاظ سے زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے اور نیز انسان مال تو خرچ کرسکتا ہے مگر عزت کا خرچ کرنا کچھہ مطلب نہیں رکھتا یعظم بروزن یکرم معظم ہونا۔ عظم مصدر
یعنے تم دونو معد بن عدنان وغیرہ کی معزز لوگوں میں سے ہوگئے خدا کرے تم ایسی راہ کے لیے ہدایت کیے گئے اور جو شخص عزت کی خزانہ کیطرف آتا ہے یا جو شخص بزرگوں کا اندوختہ لوگوں کے لیے مباح سمجھے سب سے انکھوں میں
اعراب عظیمین اصبحت سے تیسری خبر ہے فی علیا معد عظیمین کے متعلق ہے اور ہدیتما جملہ دعائیہ ہے اور جملہ من یستبح کنزا من المجد شرط یعظم اسکی جزا ہے

۲۳	تعفی الکلوم بالمئین فاصبحت	ینجمہا من لیس فیہا بمجرم

لغات تعفی بصیغہ واحد مذکر غائب از باب تفعل تعفی مصدر مٹنا کلوم جمع کلم مفرد زخم کلمۃ کلمات مفرد ضرب ماصل مصدر ہے مئین میم کی کسرہ سے مائیہ کی جمع علی خلاف القیاس ہے اور یا نون یا کی عوض ہے تنجیم قسط قسط ادا کرنا نجم سے ماخوذ ہے جسکے معنی ستارہ کی ہیں عرب کے لوگ حساب نہ جانتے تھے انہیں کیا خبر کہ کب مہینا چڑہا اور کب ختم ہوا سال کے اوقات کا حساب ستاروں سے کرلیتے بعد

18259

ہیں اسوقت کو بہی مجازاً النجم کہنے لگ گئی یعنی قرضہ کا ادایا وصول موقوف ہوتا کیونکہ وہ وقت ستارہ کے سوا معلوم نہیں ہوسکتا تہا بعد میں اس لفظ میں انہوں نے اور توسع کیا اور اس قسط کو بہی نجم کہنے لگ گئی جو اس خاص وقت میں ادا کی گئی ہو اور اس سے باب تفعیل کا بنالیا فقالوا نجمت الدین اذا جعلتہ نجوما

مجرم بصیغہ اسم فاعل بمعنے گناہ گار

المعنے سینکڑوں اونٹونکی خون بہا مقرر ہوئیں تہ خم مٹ گئے چنانچہ وہ اشخاص جو زخموں میں مجرم نہیں تہے انکو قسط بقسط ادا کرنی لگے قسط بقسط ادا کرنیوالی تو حارث بن عوف اور ہرم بن سنان میں جو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان کی اولاد سی تہی اور مجرم حصین بن ضمضم ہے جسنی بدون مشورہ کے ایک عبسی کو مار دیا تہا

الاعراب تعفی فعل کلوم فاعل بالمئین متعلق فعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ فا عاطفہ اصبحت فعل ناقص ضمیر راجع بسوئی مئین اسم ینجمہا فعل ہا ضمیر مفعول راجع بسوئی مئین من مع اپنی صلہ لیس فیہا مجرم کے ینجم کا فاعل ہے یہہ جملہ فعلیہ اصبحت سے خبر واقع ہے فعل ناقص مع اپنی اسم و خبر کی جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہیلا جملہ معطوف علیہ

۲۴	يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ غَرَامَةً		وَلَمْ يُهَرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِلْأَ مِحْجَمِ

اللغة غرامۃ باب علم یعلم سی مصدر ہے بمعنی تاوان دینا ہریقوا اصل میں یریقو تہا تا خلاف قیاس زائد ہی ملأ بروزن حمل فعل بمعنے پیالہ یا بیالائیہ کی ہے یعنی پری محجم بروزن منبر آلہ حجامت بمعنی سینگی و گلاس

المعنے ان سیکڑوں کو ایک قوم دوسری قوم کو بطور تاوان کے دیتی ہے حالانکہ دینی والونے لینی والوں سی بقدر پری سینکی کے بہی لہو نہیں گرایا یعنی صرف مصلحت کے طور پر دیتی ہیں انپر کوئی واجب نہیں ہے

الاعراب ینجمہا فعل مع ضمیر مفعول جو مئین کیطرف راجع ہے قوم فاعل ذوالحال لقوم متعلق فعل واو حالیہ لم یہریقو فعل ضمیر راجع بسوئی قوم فاعل ملأ محجم مفعول بہ بینہم ظرف متعلق فعل لم یہریقو مع فاعل اور مفعول بہ اور ظرف کی جملہ فعلیہ ہوکر قوم سی حال واقع ہوا ینجم مع اپنی فاعل اور مفعول کے یہ جملہ فعلیہ ہو

۲۵	فَأَصْبَحَ يُجْرَى فِيهِمْ مِنْ تِلَادِكُمْ		مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ إِفَالٍ مُزَنَّمِ

اللغة احد واونٹوں کا حدی سی ہانکنا بنفسہ متعدی ہوسکتا ہی تلاد جمع تلید ہر ایک پرانا مال موروثی ضد طریف تلود مصدر باب ضرب سی ماخوذ ہی بمعنے پرانا ہونا مغانم جمع مغنم مفرد شتی جمع شتیت مفرد جیسی مرضی و مریض قتلی قتیل بمعنی منتفرق افال جمع افیل مفرد ہونے کے مزنم بروزن معظم وہ اونٹ جسکی کان کچھ تہوڑی سی لٹکتے چہوڑے جائیں اور یہہ کام اچھی نسل کے اونٹوں سے کیا کرتی تہی اور زنمہ کان کے اس لٹکتے ٹکڑے کو کہتے ہیں اور ایک نر کا نام بہی ہے یہاں تینوں معانی محتمل ہیں

المعنے پہر تمہارے موروثی مال میں سے منتفرق غنیمتیں جو اچھی نسل کے ہوتے ہیں یا مزنم نر کی نسل کے

ہوتے ہین - روانہ کیئے جانے لگے

الاعراب اصبح یہان بمعنی صار ہے مغانم شتی اسکا اسم ہی یجیء فیہم من تلادکم خبر مقدم ہی اصبح جملہ اسمیہ پر داخل ہے (ف) تلادکم جمع بجای تثنیہ کی لایا ہی قال الرضی وکثیرا ما یجیء من غیر ھذا الباب ایضًا المثنی بصیغۃ الجمع نحو قولہ تعالی فقد صغت قلوبکما وقد یقول المعظم فعلنا - ونحن وایانا عدا

۲۶	اَلَا اَبْلِغِ الْاَحْلَافَ عَنِّیْ رِسَالَۃً	وَذُبْیَانَ ھَلْ اَقْسَمْتُمْ کُلَّ مُقْسَمِ

اللغات احلاف جمع حلیف مفرد وہ شخص جو دوسرے اسباب پر قسم کہا ئے کہ باہم ایک امر پر ایک دوسرے کی معاونت کرینگے مراد اس سے بنی اسد بن خزیمہ اور بنی غطفان بن سعد ہین جنہوں نے آپسمین یہ عہد کر لیا ہوا تہا کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کیا کرینگے فی الصحاح والاحلاف فی شعر زھیر ھم اسد وغطفان لانھم تحالفوا علی التناصر رسالۃ بمعنی مفعولۃ بمعنے پیغام جو کسی طرف بہیجا جائے ھل بمعنی قد ہی قال ابوعبیدۃ قولہ تعالی ھل اتی علی الانسان معناہ قد اتی مقسم بروزن مکرم باب افعال سے میمی مصدر ہے قسم کہانا فی الصحاح واصلہ من القسامۃ وھو الایمان تقسم علی الاولیاء فی الدم

المعنی او قاصد یہ میرا پیغام بنی اسد اور بنی غطفان کو پونچادے کہ تمنی راضی ہونے پر سخت قسم کہائی ہے

الاعراب الا حرف تنبیہ ہے ابلغ صیغہ امر فعل با فاعل احلاف مفعول بہ اول رسالۃ مفعول دوم عنی متعلق فعل جملہ ھل اقسمتم کل مقسم رسالۃ سے بدل ہی کل جملہ فعلیہ جواب ندا ہی جو اصل مین تہا یا مخاطب یا رسول

۲۷	فَلَا تَکْتُمُنَّ اللّٰہَ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ	لِیَخْفٰی وَمَھْمَا یُکْتَمِ اللّٰہُ یَعْلَمِ

اللغات لا تکتمن بصیغہ نہی جمع مخاطب مذکر با نون تاکید ثقیلہ کتمان - کتم مصدر باب نصر ینصر چہپانا متعدی بنفسہ ہے دو مفعول چاہتا ہی یقال کتمت زیدًا الحدیث اللّٰہ اصل مین الالہ بلام تعریف بر وزن کتاب فعال بمعنی مفعول ہے ازالہ باب علم بمعنی عبادت کرنا بعد مین ہمزہ کو حذف کرکی دو لام آپسمین ادغام کئے گئے لیخفی پر لام غایت کی لائی ہے مہما ایک بسیط کلمہ ہے دو ما یا مہ اور ما سے مرکب نہین ہے تین معانی کے لئے آتا ہی (۱) غیر ذوی العقول کے لئے مع تضمن معنے شرط جیسے مہما تاتنا من آیۃ (۲) زمانہ اور شرط کی لئے جیسی اس شعر مین سے وانک مہما تعط بطنک سولہ + وفرجک نالا منتہی الذم اجمعا (۳) استفہام کی لئے یہان پہلے معنی مراد ہین بمعنے ہر چہ - و جو کچہہ

المعنی جب تمنی قسمین کہالین ہین تو جو کچہہ تمہارے دلون مین ہے یا ین خیال اسی چہپاؤ کہ وہ اس سے چہپا رہیگا اور جو کچہہ تم اللہ سے چہپانا چاہو گی وہ اسی جان لیگا

الاعراب فلا تکتمن فعل با فاعل اللّٰہ مفعول اول ما فی صدورکم مفعول دوم لیخفی متعلق فعل جملہ فعلیہ ہوا

مہما یکتم اللہ میں ضمیر یکتم جو راجع ہے کسیو یا ہی مفعول مالم یسم فاعلہ اللہ مفعول بہ جملہ فعلیہ شرط یعلم جزا جملہ شرطیہ ہوا

۲۸	یؤخر فیوضع فی کتاب فیدخر	لیوم الحساب او یعجل فینقم

اللغات فعل جو اس شعر میں مذکور ہیں ساری کی ساری مجہول ہیں کتاب سے مراد یہاں اعمال نامہ ہے نقم ینقم من از باب ضرب ہے عذاب دینے کی ہیں اور ینقم علی بمعنی جھڑکی دینے کی چونکہ یہاں صلہ کوئی مذکور نہیں لہذا دونوں معانی مراد ہو سکتی ہیں

المعنی یا تاخیر ڈالی جاوے پھر وہ اعمال نامہ میں رکھا جاوے پھر وہ روز حساب کے لیے ذخیرہ بنایا جاوے یا بہت جلدی کیجاوے پھر اسکا بدلہ لیا جاوے یا اسپر عتاب کیا جاوے

الاعراب یؤخر یعلم سے بدل واقع ہے لہذا مجزوم ہے ..... علی ہذا القیاس یوضع یدخر یعجل ینقم

۲۹	وما الحرب الا ما علمتم وذقتم	وما ہو عنہا بالحدیث المرجم

اللغات حرب لڑائی مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے ذقتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب۔ ذوق ذواق مصدر باب نصر ینصر چکھنا مرجم بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل۔ رجم بحجر واٹکل پچو کہنا قال اللہ تعالی رجما بالغیب حدیث مرجم وہ بات جو اٹکل پچو کہیجاوے

المعنی نہیں ہے لڑائی مگر وہی جو تمنے سمجھ لی ہے اور چکھ لی ہے اور میری یہ بات اٹکل پچو نہیں یا اٹکل پچو بات یہاں نہیں ہے یا وہ اٹکل پچو بات نہیں ہے جسکے میں درپے ہوں یا جسے میں بیان کرتا ہوں۔

الاعراب ما ہو عنہا بالحدیث الخ میں ہو ضمیر مبتدا ہے ایک مقدر مرجع کیطرف پھرتی ہے جو سیاق کلام سے مفہوم ہوتا ہے یعنی بات اور الحدیث المرجم عنہا اس سے خبر واقع ہے اور چونکہ نفی میں زائدہ باکا لانا جائز ہے لہذا بعد دخول نفی کی بجای الحدیث المرجم عنہا کی بالحدیث المرجم عنہا کہنا جائز ہے۔ رضی فرماتے ہیں وقد یخبر عن ضمیر الامر المستفہم منہ بتقدیر الی المفرد تقول ہو الدہر حتی لا یبقی علی صرفہ باقیۃ انتہی

اور ممکن ہے کہ ہو ضمیر مبہم ہو اور الحدیث المرجم عنہا اسکا بیان اور تفسیر ہو اور خبر محذوف ہو اور اس قسم کے اضمار کو نحوی اضمار علی شریطۃ التفسیر کہتے ہیں۔ عکبری۔ متنبی کے اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں قولہ ہو البین جیسے ما تاتی الجزائق + البین عطف بیان و البین مبتدأ ثان وخبرہ مضمر وہو کنایۃ عن البین و التقدیر ہو البین الذی فرقنا کلشیء اس تقدیر پر الحدیث المرجم عنہا مبتدا ثانی ہوگا اور خبر محذوف یعنی ما الحدیث المرجم عنہا بموجود ہناک یا ما انا بصددہ۔ یا ما افوہ بہ۔ وغیرہ

۳۰	متی تبعثوہا تبعثوہا ذمیمۃ	وتضر اذا ضریتموہا فتضرم

اللغات متی یہاں اسم شرط ہے بعث اوٹھنی کو جگہ سے اٹھانا ضری پھر کنا باب علم یعلم منہ کلب ضار نقاۃ

بھڑکانا باب تفعیل سے۔ ضرم آگ کا بھڑکنا باب علم سے آتا ہے

المعنے جب تم لڑائی کو بعد سکے کہ فرو ہو کر بیٹھی ہوئی اونٹنی کیطرح تھے اٹھاؤ گی تو اسی بُری طرح اٹھاؤ گی اور ایسی حالت بین کہ تمہارے ہاں کا نیکی آگ کیطرح بھڑک اٹھے اور شعلہ زن ہو گی

الاعراب قولہ یا اللہ التوفیق و توفیق اللہ نعم الرفیق کہ غلطی بھی انسان کے لیئے ایک بیماری آفت ہی جب یہ شعر پہلے میری نظر سے گذرا تو کئی طرح کی خیال تضری کی عطف کی نسبت پیدا ہوئی چنانچہ بہت سے اعتراضوں سے چھوٹنے کے لیئے میں یہہ تجویز کی کہ تضری پر واو حالیہ ہے عاطفہ نہیں ہے اور تضرم اصل میں تضرم میم کے ضمہ سے تہا جر بغیر ورت شعری دی گئی ہے جیسی اسکے اگلی شعر سے ظاہر ہوتا ہے وان لقتی بعد السفاھۃ بحلم تضری پر معطوف ہے کل حملہ فعلیہ تبعثوھا کی ضمیر مفعول سے حال بعد حال واقع ہے مگر دلمین ابہ ہے کہتکا تہا کہ کوئی اور بات ہے چنانچہ صحاح کے نکالنے سے معلوم ہوا کہ تضری بدون الف ہے اب کوئی جھگڑا باقی نہیں رہا اور تقطیع میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن ممکن ہے کہ تضری ذمیمۃ پر بلحاظ معنی معطوف ہو جیسے خدا تعالےٰ کی اس قول میں صافات و یقبضن کہ یقبضن صافات پر بتاویل یصففن معطوف ہے یا یہہ عطف توہم ہو کما حققنا ان دو تقدیرون پر ہے تضری کا مجزوم ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ مجزوم مرفوع

حاشیہ: معطوف ہے اسکے...

۳۱ فتعرککم عرک الرحی بثفالھا و تلقح کشافا ثم تنتج فتتئم

اللغات عرک مل ڈالنا۔ پیسنا باب نصر ینصر رحی بروزن عصا چکی۔ ارحاء جمع ثفال بروزن کتاب وہ چمڑا جسپر چکی کا آٹا پڑتا ہی اور پیسنی کیوقت چکی کے نیچی رکھہ لیتے ہین فی الصحاح ومنہ قول زھیر سندی اور اسی گرنڈ کہتے ہین قاموس میں ہے کہ بثفالھا میں با بمعنے علی یا مع ہی یعنی اس حالت میں کہ وہ اپنی گرنڈ کی ساتھہ ہو یعنی پیسنی والی کیونکہ گرنڈ پیسنے سے پہلے نہیں ڈالتی تلقح بصیغہ واحد مؤنث غائبہ لقح مصدر باب علم یعلم اور کبھی باب منع یمنع سے بھی آیا ہی۔ اونٹنی کا گابھن ہونا کشاف اونٹنی کا متواتر دو سال گابھن ہونا۔ کشوف وہ اونٹنی جو دو سال متواتر گابھن ہو یہہ معنی اصمعی نے روایت کیئے ہین و قیل الکشوف الناقۃ التی یضربھا الفحل وھی حامل وقد کشفت الناقۃ کشافا اننھی علی مافی الصحاح یعنی بعض نے کشاف کے معنے یہہ بیان کیئے ہین کہ گابھن اونٹنی سے نر کا پھر جفتی کرنا جس سے وہ پھر دوبارہ گابھن ہوئے دونوں معنی یہاں بن سکتے ہین تنتج بصیغہ واحد مؤنث غائب مجہول نتاج حامل مصدر نتج مصدر باب ضرب اونٹنی کے لیئے دایہ بننا اور بچہ جنانا۔ ناتج وہ شخص جو اونٹنی یا بکری کا بچہ جنائے اور اسکے جنانی میں بمنزلہ دایہ کی ہی منتوجہ وہ اونٹنی جسکا بچہ کسی انسان نے جنایا ہو نتیجہ وہ بچہ جسے کسی انسان نے جنایا ہو۔ اس ساری تقریر سے ثابت ہوا کہ یہہ فعل دو مفعول چاہتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

ھم نتجوا نتجت اللیل سقبا + جب فعل مجہول بنایا جاتا ہے تو اس صورت مین فاعل حذف کیا جاتا ہے اور پہلا مفعول اسکے قائمقام کیا جاتا ہی اور دوسرا مفعول اپنی اصلی حالت مین رہتا ہی مثلا بولتی مین نتجت الناقۃ ولدا اذا وضعتہ + ونتجت الغنم اربعین سخلۃ اس سے آگی کا شعر زہیر کا فتنتج لکم غلمان اشأم کلهم بالکل اسی قبیل سے ہے اور کبھی مفعول ثانی اختصارًا حذف کر دیتے ہین اور صرف پہلی مفعول پر کفایت کر لیتے ہین جو فاعل کے قائمقام ہے اور بول لیتے ہین نتجت الناقۃ یہہ شعر یعنے فتنتج اسی قبیل سے ہے نانج کی جگہہ منتوجہ ہی اور دوسرا مفعول محذوف ہی اور کبھی دوسرا مفعول فاعل کے قائمقام کر کی یعنے مفعول مالم یسم فاعلہ بنا کر پہلے مفعول کو حذف کر دیتے ہین اور بولتی ہین نتج الولد ونتج السخلۃ جیسی اعطے درھم ولکنہ لیس مما نحن بصددہ تتئم بصیغہ واحد مؤنث غائب آتئام مصدر باب افعال عورت کا دو بچہ جننا یقال اتأمت المرءۃ وذات اکرمت وضعت اثنین من حمل واحد فہی متئم بغیر ھاء المعنی پھر وہ تمہین ایسا بیسنگے جیسی چکی لفال سے پیستی ہے اور گابھن پر گابھن ہوگی پھر بچے اسکے جنائی جائینگے چنانچہ وہ دو دو جنیگی یہان لڑائی کو اونٹنی فرض کر کی اونٹنی کی صفات اسکی لیئے ثابت کرتا ہی یعنی جب لڑائی شروع ہوگی تو پھر اسکا ختم ہونا مشکل ہوگا ایک تنازع قطع ہوگا تو کوئی اور اس سے پیدا ہو جائیگا وعلی ہذا الاعراب تعرککم جزا ہی اور تبعثوھا پر معطوف ہے عرک الرحی مفعول مطلق ہی اور بثفالها مضاف الیہ یعنے رحی سی حال واقع ہی ای عرک الرحی حال کونہ مع ثفالها با بمعنی علی ہے اور عرک کی متعلق ہی او رکشاف منسوب پر تمیز ہے جو جملہ تلقح کی ابہام کو رفع کرتا ہی اور چونکہ لقاح کی بعد نتاج مدت سی ہوتا ہی لہذا اسکے بعد ثم لایا آتئام نتاج کی بعد معًا واقع ہوتا ہے لہذا وہان فتتئم لایا

۲۳	فَتُنْتِجْ لَكُمْ غِلْمَانَ أَشْأَمَ كُلُّهُمْ		كَأَحْمَرِ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعْ فَتَفْطِمِ

اللغات غلمان جمع کثرت غلام مفرد چہوٹا بچا۔ اور کبھی مجازًا پوری مرد کو بھی کہہ لیتے ہین جیسے شیخ بچہ کو کہہ لیتے ہین قال الازھری وسمعت العرب یقول للولود حین یولد ذکرا غلام وسمعتہم یقولون للکہل غلام ھو فاش فی کلام منصرف ہی مگر ضرورت شعری کی لیئے غیر منصرف کیا گیا اشأم منحوس یقال طائر اشئم احمر بدبخت منحوس اصل مین احمر کی معنی سرخ کی ہین اور چونکہ عرب پہلے سی ہمیشہ لڑتی جہگڑتی تہی جنکا رنگ سرخ تہا لہذا ہر ایک منحوس اور بدبخت کو سرخ سی تعبیر کرنی لگ گئی عاد بن عوص ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سی تہی اور احمر عاد سی مراد قدار بن سالف ہے جو قبیلہ ثمود سی تہا اور صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچین کاٹی تہین اور جسکی طفیل ساری قوم ثمود کی تباہی مین پڑی تہی جوہری فرماتی ہین کہ احمر عاد سی احمر ثمود مراد ہی مگر چونکہ شعر مین احمر ثمود

نہین آسکتا تہا لہذا بجائی اسکے اسنی احمر عاد کہدیا اور ایسا بہت شاعر کرلیتے ہین اور یہہ اسکی غلطی ہے
مگر ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ ثمود بن جاثر جسکے اولادسی یہہ قدار بن سالف تہا جو کہ درحقیقت وہ بہی عاد
کی اولادسی ہی تہا لہذا احمر عاد کہنا ناجائز نہ ٹہیرا والعلم عند اللہ تعالی ترضع بصیغہ واحد مونث غائب
ارضاع مصدر باب افعال عورت کا اپنی بچی کو دودہ پلانا مرضع وہ عورت جو اپنی بچی کو دودہ پلاے
تفطم بصیغہ واحد مونث غائب فطم مصدر بچی کا دودہ چہڑانا ومنہ الفاطم وہ عورت جو بچی کا
دودہ چہڑانیوالی ہو یہہ نام بطور تفاول کے رکہتی ہین جیسی عائشہ فطیم وہ بچہ جسکا دودہ چہڑایا جاوے
المعنی پہر تمہاری لیئے ایسی بچی جنائی جائینگے کہ سب کے سب منحوس قوم عاد کی بدبخت کیطرح جنہی
جیسی صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچین کاٹین اور اپنی قوم کی تباہی کا باعث ٹہیرا پہر وہ
دودہ پلائی گی پہر انکا دودہ چہڑائیگی یعنی اس لڑائی سی جو عورت سی مشابہ ہے مختلف ایسی افعال
پیدا ہونگی جو اثر مین نہایت بدنما ہونگی اور جسقدر اسمین لڑائی سی تقویت پہنچتی جائیگی وہ بڑہتے
جائینگے چنانچہ یہہ حالت دیکہینگے کہ وہ ایک بچی دودہ چہڑائی ہوئی کیطرح ہو جائینگے اور آہستہ
آہستہ یہہ حالت ہوگی کہ جوان ہوکر اسقدر فساد برپا کرینگے کہ کل قوم تباہ ہو جائیگی)
الاعراب غلمان منصرف ہی ضرورت شعری کی لیئے غیر منصرف کیا گیا اشأم وصف ہی موصوف
کے مع اپنی وصف تنتج کا مفعول ثانی ہی اور جملہ کلہم کاحمر عاد غلمان کا دوسرا وصف ہی ثم ترضع معطوف جیسے

۲۳	فَتُغْلِلْ لَكُمْ مَا لَا تُغِلُّ لِأَهْلِهَا	قُرًى بِالْعِرَاقِ مِنْ قَفِيزٍ وَدِرْهَمِ

اللغات فتغلل بصیغہ واحد مونث غائبہ اغلال مصدر باب افعال زمین کا پیداوار نکالنا یقال
اغلت الضیاع اذا اعطت الغلة قری جمع قریہ مفرد وہ گاؤن جسکی عمارتین متصل ہون شہرون
پر بہی اسکا اطلاق آگیا ہی عراق مذکر مؤنث دونو طرح مستعمل ہے بعض کے نزدیک ایران کا معرب ہے
اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ عربی ہی اور عراق القربۃ سی ماخوذ ہی کیونکہ سمندر کی پاس کنارہ پر واقع ہے
یا عراق کی اصلی معنی گنجان درختو کے ہین اور چونکہ اس ملک مین یہہ درخت بہت بکثرت واقع ہین
لہذا اسی عراق کہدیتے ہین قفیز عرب کا ایک پیمانہ ہی جو مساوی آٹہہ مکوک کی ہوتا ہی اور مکوک
بروزن تنور مساوی ۳ کیلجہ کی اور کیلجہ مساوی ۷/۸ من کے من = ۲ رطل رطل = ۱۲ اوقیہ اوقیہ
= ۱/۳ ۷ استار استار = ۴ مثقال مثقال = ۳۰ ماشہ کی درہم چاندی کا اسلامی سکہ ہی جو مساوی ۶ دانق
کی ہوتا ہی اور دانق مساوی ۶ جو کی اور جاہلیت مین درہم مختلف قسم کی مستعمل ہوتی تہی کوئی چار
دانقون کی ہوتی جیسی طبریہ شام کی اور کوئی آٹہہ دانقون کی جیسے عبدیہ جنہین مثلیہ بہی کہتے ہین

حضرت عمر رض نے اوسط نکالکر ۲ دانق مساکو بنیاد ٹہرایا اور یہہ ضرورت انہین خراج کیوقت درپیش آئی
کیونکہ اگر وہ اول قسم کے لیتے توشاہی خزانہ مین کمی آتی اور دوسری قسم کی لینی سے رعیت پر ظلم ہوتا
لہذا انہون نے اوسط اختیار کرکے معاملہ لیا

المعنی پہر تمہاری لیئے لڑائی کی زمین وہ پیداوار نکالی گی جو عراق کی گانوہی اپنی باشندون کیلیئے
اسقدر قفیز اور درہم پیدا نہین کرتے باوجودیکہ وہ پیداوار مین مشہور ہین

الاعراب تغلل فعل ضمیر راجع بسوی حرب فاعل ما اسم موصول لاتغلل فعل قری مع اپنی وصف بالعراق کے
فاعل فعل ہے لاھلہا مین لام انتفاع ہی اور متعلق فعل منفی ہے جیسے لکم مین جو تغلل کے متعلق ہے اور ضمیر
مفعول لاتغل کے جو محذوف ہی راجع بسوی ما ہی اور من قفیز و درہم ما کا بیان ہے ما موصول مع اپنی صلہ
کی تغلل کا مفعول بہ ہے جو مع اپنی فاعل کے جملہ ہوکر تبعثوا پر معطوف ہی

۳۳	لَعَمْرِیْ لَنِعْمَ الْحَیُّ جَرَّ عَلَیْھِم	بِمَا لَا یُوَاتِیْھِمْ حُصَیْنُ بْنُ ضَمْضَمِ

اللغات جرّ علیہ کی معنی یہہ ہین کہ جر کا فاعل کوئی ایسا کام کری جسکا تاوان مجرور علی کو دینا پڑی لا یواتی
بصیغہ واحد مذکر غائب مواتاہ مصدر موافقت کرنا

المعنے مجہی اپنی جان کی قسم ہے کہ وہ کیا ہی اچہا قبیلہ ہی جسی بسبب ایک ایسی کام کے جو اسکی موافق نہین تہا حصین
بن ضمضم کے برا کام کرنے سے تاوان دینا پڑا

الاعراب لنعم پر لام قسمیہ ہے جو جواب قسم کی لیئ آتا ہی نعم فعل مدح الحی فاعل مخصوص بالمدح محذوف ہے
یعنی حیّ جسکا وصف جملہ جر علیہم الخ ہی جر فعل علیہم متعلق فعل با جار ما موصول لا یواتیہم صلہ حصین
بن ضمضم فاعل جر جملہ فعلیہ حی کا وصف ہی فائدہ کبہی مخصوص بالمدح محذوف ہے ہوجاتا ہی اور
جملہ وصفیہ اسکی قائمقام ہوجاتا ہی جیسے اس شعر مین نعم الفتی فجعت بہ اخوانہ + یوم البقیع حوادث
الایام + ای نعم الفتی فتی فجعت بہ اخوانہ اور یہہ تقدیر خدا تعالی کی اسقول مین ہے جائز ہی نعما یعظکم بہ
نعم الشیء شیء یعظکم بہ و بئسما اشتروا بہ انفسہم ای بئس الشیء شیء اشتروا بہ انفسہم اور نظیر اسکی حجاج بن
یوسف کا یہہ قول ہے انا ابن جلا و طلاع الثنایا + ای انا ابن رجل ظہر و انکشف

۳۴	وَکَانَ طَوَی کَشْحًا عَلٰی مُسْتَکِنَّۃٍ	فَلَا ھُوَ اَبْدَاھَا وَلَمْ یَتَقَدَّمِ

اللغات طوی بصیغہ واحد مذکر طیّ مصدر باب ضرب لپیٹنا کشح پہلو مستکنۃ بصیغہ واحد مؤنث اسم فاعل
از باب استفعال استکنان مصدر چہپنا امر مخفی یہان مراد کینہ ہے ماخوذ از کنّ بمعنے پردہ ابداء ظاہر کرنا تجہد
المعنی اسنی اپنا پہلو کینہ پر لپیٹ رکہا چنانچہ نہ اسنی ظاہر کیا اور نہ بڑبڑایا یعنی بہت مخفی رکہا کیونکہ بڑبڑا

سی ہی دوسرا انسان سمجھہ لیتا ہی اس سے پہلے شعر کی زیادہ تاکید ہو جاتی ہی کہ اس معاملہ کی سرداروں کو مطلقا خبر نہیں

الاعراب کان فعل ناقص ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمضم اسم طوی فعل ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمضم فاعل کشحا مفعول بہ علی مستکنۃ متعلق فعل کل جملہ فعلیہ کان سی خبر واقع ہی اور جملہ فلا ھو ابداھا مع اپنی معطوف جملہ ولم یتجمجم کے اس جملہ پر معطوف ہی

۳۵	وَقَالَ سَأَقْضِیْ حَاجَتِیْ ثُمَّ أَتَّقِیْ	عَدُوِّیْ بِأَلْفٍ مِنْ وَرَائِیْ مُلْجَمِ

اللغات قضاء حاجت کا پورا کرنا یقال قضیت الحاجۃ وقضیت وطری بلغتہ اتقا مصدر باب افتعال بچنا متعدی بنفسہ ہی یقال اتقیتہ عدو بروزن فعول مبالغہ کا صیغہ ہے ماخوذ از عدو بمعنی تجاوز کرنا۔ حد سے گزرنا۔ مراد دشمن۔ اعداء۔ عدی۔ عداۃ جمع الف ہزار الوف آلاف جمع ابن انباری فرماتی ہین کہ مذکر ہی مؤنث استعمال کرنا ناجائز ہی بولتی ہین ھو الف وخمسۃ الاف فرا اور زجاج فرماتی ہین کہ معنی کے لحاظ سی مؤنث بہی مستعمل ہوجاتا ہی جیسے بولتی ہین ھذہ الف درھم التانیث بمعنی الدراھم لا بمعنی الالف وراء بروزن سحاب مؤنث کلمہ ہی جو آگی پیچھی دونون مین مشترک ہی اور اکثر ظرف زمان ہوکر مستعمل ہے مگر ظرف مکان کے معنون مین بہی عموما شائع ہی فی التنزیل کان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ویقال وراءک برد شدید یہان آگی پیچھے دونون معنی مراد ہوسکتی ہین ملجم اسم فاعل اسم مفعول دونون کا احتمال رکہہ سکتا ہی پہلی صورت مین الف سے مراد سوار ہونگی دوسری صورت مین گہوڑی لگام دینی والی لگام دی گئے

المعنی اور یہی مین اسنی یہہ ٹھانی تہا کہ اپنی حاجت پوری کرلونگا پہر ہزار سوار یا ہزار گہوڑون کے ذریعہ سی مین اپنے دشمن کے شر سے

الاعراب قال فعل حصین بن ضمضم فاعل ساقضی حاجتی مع اپنی معطوف جملہ ثم اتقی عدوی بالف من ورائی ملجم کی جسمین الف موصوف ہے اور من ورائی پہلا وصف اور ملجم اسکا دوسرا وصف ہی قال کا مقولہ ہوا

۳۶	فَشَدَّ وَلَمْ یُفْزِعْ بُیُوْتًا کَثِیْرَةً	لَدٰی حَیْثُ أَلْقَتْ رَحْلَهَا أُمُّ قَشْعَمِ

اللغات شد حملہ کرنا لازم ہی اور شد دالاغارۃ مین جو بظاہر اغارۃ اسکا مفعول بہ معلوم ہوتا ہی وہ مفعول بہ نہین بلکہ دراصل شد للاغارۃ تہا چنانچہ ایک اور شاعر کہتا ہی شدد ناشدۃ فقتلت منھم اور بصلہ علی مستعمل ہوتا ہے یقال شد علیہ لم یفزع بصیغہ واحد مذکر غائب فزع مصدر باب علم یعلم ڈرنا بصلہ من مستعمل ہے فزعہ نہین بولتی لہذا اصل لم یفزع من بیوت کثیرۃ مان کر بعد مین منصوب بطور ایصال سمجھنا چاہئے جیسے اس شعر مین ولقد جنیتک اکمؤا وعساقلا ولقد نھیتک عن بنات الاوبر وکقولہ تمرون الدیار ولم تعوجوا وکقولہ تعالی اذا کالوھم لدی اسم ظرف بمعنی عند ہے جو حیث کی طرف مضاف ہے اور حیث ظرف مکان ہے جسکو عموما جملہ کیطرف مضاف ہونا ...... اور مبنی علی الضم ہونا ضروری ہی اور بنی تمیم نصب کے جگہہ مین منصوب پڑہتی ہین مثلا قم حیث یقام زید یعنی جہان ظرفی معنی پائی جائین اور بعض

بن اور سمین فرق یہہ ہے کہ حین ظرف زمان ہے اور حیث ظرف مکان اور قاعدہ کلیہ انکی استعمال کا یہہ ہے کہ جہان این ای موزون ہو وہان حیث مستعمل ہوتا ہی اور جس جگہہ اذا ای مستحسن ہو وہان حین ام قشعم کے لفظی معنی ہین گرسو کی مان چونکہ موت ہے گرسو کی پرورش ہوتی ہی اور مردار انکی لیئے خوان نعما ہی لہذا موت کو ام قشعم کہا المعنے چنانچہ حصین بن ضمضم نی اس عہد سے جہان پر دشمن کی بہت گہروں سے نذر کر جہان کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈالا ہوا تہا حملہ کردیا

الاعراب شد فعل حصین بن ضمضم کیطرف ضمیر راجع ہے فاعل ذوالحال۔ واو حالیہ لم یفزع فعل ہوا کثیرۃ متعلق فعل جملہ فعلیہ ہوکر حال لدی مضاف حیث مضاف الیہ مضاف جملہ القت رحلہا ام قشعم مضاف الیہ ہی لدی ظرف متعلق شد ہی کل جملہ فعلیہ ہوکر پہلے جملہ پر معطوف ہے اور ممکن ہے کہ جملہ القت الخ حیث کی وصف ہو جیسے اس شعر میں یا دل حیث یکون من یتذلل مین ابو علی نے تحقیق کیا ہی اور اس جملہ مین رحلہا کی ضمیر ام قشعم کیطرف پہرتی ہی کہ وہ رتبہ

۳۷	لَدَى اَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفٍ		لَهُ لِبَدٌ اَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلَّمِ

اللغات اسد شیر مذکر مونث دونون مین مستعمل ہے اور کبہی مونث مین تا لاحق کردیتے ہین اور اسدۃ بولتے ہین ابو عبیدہ ابی زید سی نقل فرماتی ہین کہ الاسد اسدۃ والذیب ذیبۃ کسائی سی بہی یہی مروی ہی شاکی شائک کا مقلوب ہے جو شوکت سی ماخوذ ہی باب خاف یخاف جسکی معنے ہین بارعب ہونا۔ نیز ہتہیار ون الانا شائک السلاح شاکی السلاح کی ایک ہی معنی ہین فی الصحاح الشوکۃ شدۃ الباس والحد فی السلاح انتہی وقد شاک الرجل یشوک شوکا ای ظہرت شوکۃ وحدتہ فی السلاح مقذف بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل پر گوشت گویا اسپر بدگوشت پہینکا گیا ہی فی الصحاح رجل مقذف ای کثیر اللحم کانہ قذف باللحم قذفا ونیز لڑائیون مین پہینکا گیا یعنی مجرب منہ قیل للرجل الشجاع رمنہ المرء حروب ہم مراد الحروب کذلک المرداۃ والمرو مجرب مرمی بہ کذا فی الصحاح لبد جمع لبدہ مفرد وہ بال جو شیر کے کاندہون کی درمیان مجتمع ہون یقال امنع من لبدۃ الاسد اظفار جمع ظفر مفرد ناخون تقلیم ناخون اتارنا مبالغہ کیلئے ہی ناخون کا اتری ہوی ہونا کنایہ ضعف سی ہے فی الصحاح یقال للضعیف مقلوم الظفر وکلیل الظفر

المعنی ایسے شیر کی پاس جسکے ہتہیار خوب تیز ہین لبدہ والا لڑائیون مین پہینکا ہوا پر گوشت ہی اور اسکی ناخن نہین لیئے ہوئے

الاعراب لدی اسد پہلے لدی سے بدل ہے

۳۸	جَرِيٍّ مَتَى يُظْلَمْ يُعَاقِبْ بِظُلْمِهِ		سَرِيعًا وَاِلَّا يُبْدَ بِالظُّلْمِ يَظْلِمِ

اللغات پہلا یظلم بصیغہ مجہول اور دوسرا معروف ظلم مصدر باب ضرب کسی کو ستانا الا اصل مین ان تہا ان شرطیہ اور لا نافیہ سی مرکب ہے یبد اصل مین یبدی تہا الف جو ہمزہ سی بدل ہے جزم کی لیئے محذوف ہوا

المعنے ایسا دلاور کہ جب ستایا جاوے تو بہت جلد اپنی ستانی کا عوض لے اور ستانیوالیکو عذاب دی اور اگر اسی کوئی پہلی نستاوی تو خود لوگون کو ستانی لگے یعنی نچلا نہ بیٹہے

الاعراب جری اسد کا وصف ہے

۳۹	رَعَوْا ظِمْأَهُمْ حَتّٰى اِذَا تَمَّ اَوْرَدُوْا	غِمَارًا تَفَرّٰى بِالسِّلَاحِ وَ بِالدَّمِ

اللغات رعی چرنا۔ چرانا لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے یہان متعدی ہے ظمأ وہ فاصلہ جو اونٹ کی دو دفعہ پانی پینے مین ہوتا ہے اظماء بروزن احمال جمع فی المثل ما بقی منہ الا ظماء الحمار غماء جمع غمرہ مفرد عمیق پانی تفری بمعنے جاری ہونے کی یہ فی القاموس تفری العین انبجست اور یہی معنی یہان مراد معلوم ہوتے ہین چنانچہ دوسری روایت جو اس شعر مین آئی ہی ہمارے قول کے تائید کرتی ہی رعوا ما رعوا من ظماهم ثم اوردوا + غمارا تسیل بالرماح و بالدم +

المعنے دونون فریقون نے اپنی اپنی اونٹون کو اتنی مدت تک چرایا کہ جو پانی کی دو نوبتون کے بیچ ہوتی ہی یہانتک کہ جب چرائی پوری ہوگئی تو اونٹون کو ایسی گہری پانیون پر لائے جو ہتیارون اور خون سے جاری ہین یعنی وہ بہہ پانی نہین تہی بلکہ وہ دریا ہتیارون اور خون سے بہتے تہے

الاعراب رعوا فعل ضمیر راجع بسوے رعاۃ جو فعل سے مفہوم ہوتا ہی فاعل ظماهم مفعول بہ یا ظرف ہے جملہ فعلیہ ہوا اور ہم مین ضمیر رعی کیطرف پہرتی ہی جو رعوا سے مفہوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالی کی اس قول مین اعدلوا هو اقرب للتقوی ای العدل

اقرب للتقوی

۴۰	فَقَضَوْا مَنَايَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَصْدَرُوْا	اِلٰى كَلَاءٍ مُسْتَوْبَلٍ مُتَوَخَّمِ

اللغات منایا جمع منیۃ مفرد حوایج و لبین ہائی جاتی من صنی اذا قدر اصدار پانی پلاکر اونٹون کا واپس کرنا کلاء گہاس خشک ہو یا تر نص علیہ ابن فارس وغیرہ اکلاء بروزن اسباب جمع مستوبل بصیغہ اسم مفعول ناگوار وبلہ سے ماخوذ ہی جسکے معنی تخمہ کے ہین متوخم بصیغہ اسم مفعول وہ طعام جو ناگوار ہو

المعنی پہر انہون نے اپنی ولی حاجتین پوری کین اور پہر اونٹون کو ایک ایسی گہاس کے طرف لیگئی جو ناگوار پچنے والا نہین تہا یعنی پہر فساد کا خیال کرنے لگے اور جہگڑون مین پڑنے لگے

الاعراب اصدروا کا مفعول محذوف ہے یعنی الابل مستوبل کلا کا پہلا وصف ہی اور متوخم دوسرا

۴۱	لَعَمْرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رِمَاحُهُمْ	دَمَ ابْنِ نَهِيْكٍ اَوْ قَتِيْلِ الْمُثَلَّمِ

اللغات جر علیہ کے معنی یہہ ہین کہ جر کا فاعل کوئی ایسا برا کام کرے جسکا تاوان مجرور علی کو دینا پڑے متعدی بنفسہ ہی یقال جر علیہ جریرۃ نہیک کی اصلی معنے تو شجاع کی ہین مگر یہان ابن نہیک سے مراد ایک شخص ہے جو ناحق مارا گیا تہا مثلم بصیغہ اسم مفعول بروزن معظم ایک جگہہ کا نام ہے

المعنی مجہی تیری زندگی کی قسم ہی کہ انکی (یعنی مدوحون کے) نیزون نے ابن نہیک یا مثلم کی مقتول کا خون نہین کیا ہے

الاعراب لعمرک مبتدا ہی قسمی خبر محذوف ہے جملہ اسمیہ ہوکر قسم ہے ما جرت فعل رماحهم فاعل علیهم متعلق فعل دم مضاف ابن نہیک مضاف الیہ معطوف علیہ قتیل المثلم معطوف معطوف علیہ دم کا مضاف الیہ

[illegible]

ہو کر جرت کا مفعول ہے جو مع اپنی فاعل و مفعول اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ہو کر کل جملہ قسمیہ ہے

۴۲	وَلَا شَارَكْتَ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نَوْفَلٍ	وَلَا وَهَبٍ مِنْهَا وَلَا ابْنِ الْمُخَزَّمِ

اللغات شارکت بصیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مشارکت مصدر متعدی
مستعمل ہے یعنی کسی معاملہ مین شریک ہونا شرک اسکا حاصل مصدر ہے جعدی کہتا ہی وشارکنا قریشا
فی تقاها + وفی احسابها شرک العنان + نوفل وهب ابن مخزم یہہ سب ان مقتولون کے نام ہین جو بنی عبس
المعنے نہ و بنی عبس کے قوم کی خونون نوفل وہب ابن مخزم مین شریک ہوئی اور باوصف اسکے وہ اس خون کی ہین خون بہا دیتی
الاعراب شارکت فعل ہا ہم کیطرف جو ضمیر پہرتی ہو فاعل مفعول بہ اسکا محذوف ہے یعنی القائلین فی الموت
متعلق فعل اور اس سے فی دم نوفل بدل ہے ولا وھب منها ولا ابن المخزم سب معطوف ہین کل جملہ فعلیہ ہے

۴۳	فَكُلًّا أَرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ	صَحِيحَاتِ مَالٍ طَالِعَاتٍ بِمَخْرِمِ

اللغات عقل دیت ادا کرنا متعدی بنفسہ ہے یقال عقلت القتیل ای ادیت دیتہ اصل مین تو عقل کے معنی باندہنی
کی ہین اور چونکہ قتیل کے وارثون کے گہرون پر اونٹ باندہ دیا کرتی تہی لہذا اب اونٹون کا باندہنا بہ معنی
دیت دینی کی ہوگیا گو اونٹ دیئے جائین یا نہین مخرم بروزن مجلس پہاڑ کی چوٹی ختم ہونی کی جگہہ اور یہہ
جگہین رستہ کا کام ہوا کرتی ہین فی الصحاح المخرم بکسر الراء منقطع انف الجبل والجمع المخارم وہی افواہ الفجاج
المعنے پہر مین ان سب کو دیکہتا ہون کہ مقتولون کی خون بہا مین ایسی تندرست اونٹون سے ادا کرتی ہین جو پہاڑون کی دون مین جو ہوتی
الاعراب کلا کو نصب علی شریطۃ التفسیر ہے اری فعل قلب ہم مفعول اول اصبحوا فعل ناقص جو ضمیر کل کیطرف
پہرتی ہی اسم یعقلونه صحیحات مال طالعات بمخرم جملہ فعلیہ فعل ناقص مع اسم وخبر کی جملہ فعلیہ ہوکر اری کا مفعول
دو ہے جو مع اپنی دونون مفعولون کے جملہ فعلیہ ہوا صحیحات مال یعقلون کا دوسرا مفعول نہین بن سکتا لہذا اسی منصوب علی نزع الخافض سمجہنا

۴۴	لِحَيٍّ حِلَالٍ يَعْصِمُ النَّاسَ أَمْرُهُمْ	إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمِ

اللغات حلال حلۃ ان لوگون کو کہتے ہین جو گہرون مین آرام سی بیٹہے رہین اور بسبب کمال وسعت کے انہین ضرورت
تلاش پانی گہاس کے نہو کنایۃً ان لوگون سے مراد ہے جو بہت ہو جائین اور بی نیاز ہون قال الشاعر لقد کان
فی شیبان لو کنت عالما + قباب وحی حلۃ ودراهم + حلۃ اسکا مقلوب ہے طرقا وردی فرماتی ہین کہ اصل مین
تو معنی کوٹنی کے ہین ہتہوڑی کا وجہ تسمیہ مطرقہ یہی ہے کہ وہ بہی آلہ کوٹنی کا ہی اور چونکہ رات کے وقت آنی مین
عموماً احتیاج دروازہ کوٹنی کی پڑتی ہے لہذا معنے رات مین آنی کی مستعمل ہوگیا ہی معظم بڑا امر
المعنے وہ کہرا مال ایسی لوگون کا ہی جو گہرون مین آرام سی بیٹہے رہتی ہین اور کمائی کی انہین ضرورت نہین
جب کوئی رات بڑا حادثہ لاتی ہی تو اسوقت انکی حالت لوگون کی حفاظت کرتی ہے

الاعراب لمجی مع اپنی متعلق مقدر کی ال کا وصف واقع ہی حلال حی کا پہلا وصف اور جملہ یعصم الناس امرہم مع اپنی ظرف اذا طرقت احدی اللیالی بعظم کی دوسرا وصف ہی

۴۵	کِرَامٍ فَلَا ذُو الضِّغْنِ يُدْرِكُ تَبْلَهُ	لَدَيْهِمْ وَلَا الْجَانِي عَلَيْهِمْ بِمُسْلَمِ

اللغات ضغن بکسرہ ضاد علم یعلم سی حاصل مصدر ہے بمعنی کینہ - تبل بروزن فلس کینہ تبول جمع یقال اصیب بتبل مسلم بصیغہ اسم مفعول از باب افعال بے مدد چھوڑا گیا - خوار ذلیل

المعنی وہ ایسی کریم ہین کہ نہ تو کوئی کینہ والا اپنا کینہ انسی لے سکتا ہی اور نہ وہ شخص جو انکی حمایت پر کوئی فساد

الاعراب کرام حیّ کا وصف ہے اور مبتدا محذوف سی خبر بھی واقع ہو سکتا ہی لا مشبہ بلیس ہے ذو الضغن اسکا اسم یدرک تبلہ لدیہم جملہ فعلیہ خبر ہی یہہ کل جملہ معطوف علیہ ہی اور لا مشبہ بلیس الجانی علیہم اسم مسلم خبر جسپر با زائدہ ہے پہلے جملہ پر معطوف ہو کر کل جملہ معطوفہ ہوا -

۴۶	سَئِمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيٰوةِ وَمَنْ يَعِشْ	ثَمَانِيْنَ حَوْلًا لَا اَبَا لَكَ يَسْأَمِ

اللغات سامۃ اکتا جانا باب علم یعلم متعدی بنفسہ ہے اور کبھی حرف سے بھی متعدی ہو جاتا ہی جیسی کلام اللہ مین لا یسأم الانسان من دعاء الخیر لا ابالک لا اب لک لا اباک یہہ تینون کلمی مدح کی موقع مین مستعمل ہوتی ہین یعنی تو ایسا لائق فائق ہے کہ تجھی کسی امر مین اپنے باپ کی ضرورت نہین اور ذم مین بھی مستعمل ہی مگر یہان

المعنی مین زندگی کی تکلیفون سے اکتا گیا اور جو میری طرح اسی برس جئیگا وہ ضرور ہی اکتا جائیگا

الاعراب سئمت فعل با فاعل تکالیف الحیوۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو گیا من یعش ثمانین حولا شرط یسأم جزا جملہ شرطیہ ہوا

۴۷	رَاَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ	تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

اللغات عشواء وہ اونٹنی جسکی آگی سی کچھہ دکھائی ندی جس سے وہ ہاتھہ پاؤن مارنی لگ جائی خبط اونٹ کا زمین پر ہاتھہ پاؤن مارنا یقال خبط البعیر الارض ضربھا بیدہ تعمیر عمر دراز کرنا یقال عمرہ تعمیرا ای اطال عمرہ یہرم بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع ہرم مصدر باب علم بوڑھا ہو جانا

المعنی مین موتون کو اندہی اونٹنی کیطرح ہاتھہ پاؤن مارتے ہوئی پاتا ہون کہ جسکی وہ اپنا ہاتھہ پونچا دیتی ہین اسی مار ڈالتی ہین اور جس سے خطا کرتے ہین وہ دراز عمر کیا جاتا ہی اور بوڑھا ہو جاتا ہے

الاعراب رأیت افعال قلوب سے ہی جو مبتدا خبر پر داخل ہوتی ہین المنایا مبتدا ہی اور خبط چونکہ خبر نہین بن سکتا لہذا اسکے پہلے تخبط مقدر ماننا چاہیئی - اور ممکن ہے کہ یہہ ترکیب کئے بدون عدول الی التخبط جیسی ضرورت فرمایا کہ بعض اوقات مبالغۃً مصدر کو معنی دوام کی لئے مرفوع کرلیتی ہین جیسی اس شعر مین عجبت لتلک قضیۃ واقامتی فیکم

۴۸	وَاَعْلَمُ مَا فِي الْيَوْمِ وَالْاَمْسِ قَبْلَهُ	وَلٰكِنَّنِيْ عَنْ عِلْمِ مَا فِيْ غَدٍ عَمِ

اللغات امس اسدن کا علم ہے جو موجودہ دن سے پہلے ہی اور اس سے پہلے دن پر بھی اسکا اطلاق مجازاً آجاتا ہے مبنی علی الکسر ہے بنو تمیم اسی غیر منصرف کا اعراب دیتی ہیں اور ذہب امس میں امس کو رفع دیتے ہیں قال الشاعر لقد رایت عجبا مذ امسا + عجائزا مثل السعالی خمسا + یاکلن ما فی رحلهن همسا + لا ترك الله لهن ضرسا + اور اعلم یہاں مبنی اعرف ہے یہی وجہ ہے کہ متعدی بدو مفعول نہیں ہے نص علیہ الفیوف پہلے علم سی مراد معلوم ہے اور دوسری سی معنی مصدر۔

المعنی میں آج اور کل کے علم سے واقف ہوں مگر جو اگلے دن میں ہوگا اس سے اندھا ہوں

الاعراب اعلم فعل با فاعل علم مضاف الیوم مضاف الیہ معطوف علیہ و الامس قبلہ معطوف معطوف علیہ ملکر علم کا مضاف الیہ بن کر اعلم کا مفعول ہوا و اعتراضیہ لکن حرف مشبہ بالفعل نی مع نون یا متکلم اسم عم عن علم ما فی غد خبر جملہ اسمیہ ہوا

۴۹	وَمَنْ لَا يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ	يُضَرَّسْ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأْ بِمَنْسِمِ

اللغات من یہاں شرط کو متضمن ہے جیسے آیہ کریمہ ومن یرغب عن ملة ابراهيم مصانعة مدارات کرنا تضریس ہونٹ سے کاٹنا انیاب جمع ناب مفرد رباعی دانتوں کے متصل جو دانت ہے وہ ناب کہلاتا ہے مذکر ہے منسم بروزن مسجد اونٹ کی پاؤں کی اندرونی جانب اور بعض کہتے ہیں کہ اونٹ کے لئے بمنزلہ سم کے ہے

المعنی اور جو شخص اکثر معاملات میں نرمی نہیں برتتا وہ دانتوں سے کاٹا جائیگا اور پاؤں سے روندا جائیگا

الاعراب من لا یصانع فی امور کثیرة شرط ہے یضرس بانیاب مع معطوفہ جملہ ویوطأ بمنسم جزا ہے

۵۰	وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عِرْضِهِ	يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

اللغات جعل بمعنی فعل کے معروف سی مراد احسان ہے عرض بروزن حمل عزت دون ظرف ہے بمعنی عند یشتم بصیغہ مضارع مجہول شتم مصدر باب ضرب گالی دیا جاتا

المعنی اور جو شخص احسان اپنی عزت کا بچاؤ بناتا ہے وہ اس عزت کو وافر پاتا ہے اور جو گالی سے نہیں بچتا وہ گالی دیا جاتا ہے یا جو شخص اپنی عزت کی پاس احسان کرتا ہے وہ اسی بہت پاتا ہے

الاعراب من یجعل المعروف من دون عرضہ شرط یفرہ جزا ہے جملہ شرطیہ معطوف علیہ ہے جیسے جملہ شرطیہ من لا یتق الشتم یشتم معطوف ہے

۵۱	وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ	عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

اللغات دوسرے مصرع کی فعل مجہول ہیں فضل زائد عن الحاجة

المعنی جو شخص ضروریات سی زیادہ رکھنے والا ہو معنداً بہ اس زائد عن الحاجت کو اپنی لوگوں پر خرچ نکرے اس سے استغنا کیا جائیگا اور وہ خود مذمت کیا جائیگا

الاعراب من یك ذا فضل شرط فیبخل بفضلہ علی قومہ یک پر معطوف ہے یستغن عنہ مع اپنی معطوف یذمم کی جزا ہے

۵۲ وَمَنْ لَا یَذُدْ عَنْ حَوْضِہٖ بِسِلَاحِہٖ | یُهَدَّمْ وَمَنْ لَا یَظْلِمِ النَّاسَ یُظْلَمِ

اللغا ذود چرواہی کا اونٹون کو پانی سی روکنا یقال ذاد الراعی ابلہ عن الماء یذود دھا ذودًا وذیادًا منعہا ھُدِّمَ بصیغہ مضارع از باب تفعیل معلوم مجہول دونون ہو سکتا ہی ناس اسم جمع ہی مفرد انسان لغت سے ماخوذ ہی بمعنی حرکت
المعنی اور جو لوگون کی اونٹون کو اپنی حوض سی بزور ہتہیار دفع نہین کرتا اسکا حوض گرایا جائیگا یا وہ اپنی حوض کو گرا دیگا اور جو شخص لوگون کو خود نہین ستاتا ستایا جائیگا یہان مضارع دوام کی لیے ہی اور یہہ بیت بطور ایراد المثل کے ہی یعنی جو شخص اپنی عزت کی آپ حفاظت نہین کرتا اسکی عزت محفوظ نہین
الاعراب من لا یذد عن حوضہ بسلاحہ شرط ہی یُهَدَّمْ جزا جملہ شرطیہ معطوف علیہ من لا یظلم الناس شرط یُظلم بصیغہ مجہول جزا جملہ شرطیہ پہلے جملہ پر معطوف ہے

۵۳ وَمَنْ هَابَ اَسْبَابَ الْمَنَایَا یَنَلْنَہٗ | وَاِنْ یَّرْقَ اَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

اللغات ہاب بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی ہیبت مصدر باب علم یعلم ڈرنا متعدی بنفسہ ہی اور باب ضرب سے بھی آگیا ہی اسبا جمع سبب مفرد اصل مین اس رسی کو کہتے ہین جسکے ذریعہ سی انسان اونچی جگہہ چڑہ جاوی بعد مین ہر ایک ایسی امر کو کہنے لگ گئی جسکی ذریعہ سی دوسرا امر حاصل ہو جائے منایا جمع منیۃ مفرد موت اصل مین معنی اندازہ کئی گئی کے ہین من منی اذا قدر چونکہ موت بھی ایک وقت معین کو آجاتی ہے لہذا اسی منیۃ کہہ دیتے ہین اسباب السماء سی مراد آسمان کے اطراف اور نواحی ہین اعشی کہتا ہی ورقیت اسباب السماء بسلم + سلم سیڑہی سلالیم جمع اور کبھی رکاب کو بھی سلم کہہ دیتے ہین ۔ ثعلبی اپنی اونٹنی کی تعریف مین کہتا ہی
مطارۃ قلبا ان ثنی الرحل ربہا + بسلم غرز فی مناخ تعاجلہ +
المعنی جو کوئی موت کے اسباب (مثلاً تپ ۔ وبا ۔ ہیضہ وغیرہ) سے ڈریگا وہ اسی پالینگے گو آسمان کے کنارون پر سیڑہی لگا کر چڑہ
الاعراب من ہاب اسبا المنایا شرط ینلنہ جزا اور اسمین ضمیر فاعل جو ہی وہ ذوالحال ہے اور جملہ وان یرق الخ اسکا حال ہے اس شعر کا مضمون بالکل آیہ کریم کی مطابق ہی یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۔

۵۴ وَمَنْ یَّجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ فِیْ غَیْرِ اَهْلِہٖ | یَکُنْ حَمْدُہٗ ذَمًّا عَلَیْہِ وَیَنْدَمِ

اللغا معروف سے مراد احسان ہے اور جعل کا صلہ جب فی آتا ہی تو اسوقت بمعنی رکہنی کے ہو جاتا ہے
المعنی جو کوئی ایسی شخص سے احسان کریگا جو اہل احسان نہین ہے تو اسکی حمد اسپر مذمت ہو جائیگی اور وہ خود نادم ہوگا یعنی احسان اصل مین تو حمد تہا مگر بحکم ۔ نکوئی با بدان کردن چنان است + کہ بد کردن بجای نیکمردان + بدی کا حکم پیدا کریگا کسی نے اسی مضمون کا ایک شعر کہا ہی ومن یصنع المعروف فی غیر اہلہ + یجازی کما جوزی مجیر ام عامر
الاعراب من یجعل المعروف فی غیر اہلہ یعنی پہلا سارا مصرع شرط یکن حمدہ ذما علیہ مع اپنی معطوف وینیم کی جزا ہے

۵۵	وَمَنْ يَعْصِ أَطْرَافَ الزِّجَاجِ فَإِنَّهُ	يُطِيعُ الْعَوَالِي رُكِّبَتْ كُلَّ لَهْذَمِ

اللغات زجاج جمع زجہ مفرد وہ لوہا جو نیزہ کی نیچی جانب کو ہوتا ہے جسے سنہ کہتے ہیں عوالی جمع عالیہ مفرد نیزہ وہ لوہا جسمیں پہل رہتے ہیں ضرورت شعری کی لیے سکون ہے والامنصوب ہے فتح چاہیے جیسے اس شعر میں سہ اعد اللیالی لیلۃ بعد لیلۃ + وقد عشت دہراً لا اعد اللیالیا + ترکیب نصیلہ فی نکیتہ پیل کا مجرور میں رکھا لہذم بروزن جعفر تیز پہل

المعنے جو بہالوں کے بوڑیوں کی بیفرمانی کریگا یعنی صلح نکریگا یہ اسلیئے اسنے کہا ہی کہ صلح کیوقت بہالوں کے بوڑیوں کو مخالف کیطرف کرتی ہیں) تو وہ عالیوں کی مانیگا جسمیں ہر ایک تیز پہال رکھا گیا ہے

الاعراب من یعص اطراف الزجاج شرط ہی فا جزائیہ آن حرف مشبہ بالفعل اسم جملہ فعلیہ یطیع العوالی خبر اور عوالی ذو الحال اور جملہ رکبت کل لہذم جو اصل میں رکبت کل لہذم فیہا تہا حال ہے یا رکبت کی ضمیر عوالی کیطرف پہرتی ہے اور کل لہذم منصوب بنزع خافض ہے اے رکبت بکل لہذم

۵۶	وَمَنْ يُوفِ لَا يُذْمَمْ وَمَنْ يُهْدَ قَلْبُهُ	إِلَى مُطْمَئِنِّ الْبِرِّ لَا يَتَجَمْجَمِ

اللغات ایفا وفا عہد کرنا بقص بصیغہ معروف افضا مصدر پوہنچنا مطمئن پست مکان مراد ٹہکانا یجمجم بالکسر احسان

المعنے جو عہد پورا کریگا اسی کوئی برا نہیں کہیگا اور جسکا دل احسان کے ٹہکانی پر پوہنچیگا کبہی نہیں بڑبڑائیگا یعنے احسان کرنیوالا بات جیت کہلم کہلا کرتا ہے

الاعراب من یوف شرط ہی لا یذمم جزا و من یعض قلبہ الی مطمئن البر شرط اور یتجمجم جزا۔

۵۷	وَمَنْ يَغْتَرِبْ يَحْسِبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ	وَمَنْ لَا يُكَرِّمْ نَفْسَهُ لَا يُكَرَّمِ

اللغات اغتراب وطن سے دور رہنا صدیق سچا دوست شرط میں لا یکرم معروف ہے جزا میں مجہول

المعنے جو وطن سی دور پڑی دوست کو دشمن سمجہتا ہے اور جو اپنی آپ عزت نہیں کرتا لوگ اسکی عزت نہیں کرتے

الاعراب من یغترب شرط یحسب عدوا صدیقہ جزا عدو یحسب کا دوسرا مفعول ہے اور صدیقہ اول۔

۵۸	وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ	وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

اللغات مہما یہاں باستعمال اول مستعمل ہے یعنی غیر ذوی العقول کے لیئے مع تضمن معنے شرط من خلیقۃ مہما کا بیان ہے جیسے ایۃ کریمہ مہما تاتنا بہ من ایۃ میں خلیقۃ ہر ایک خو جو خدا تعالی نی انسان کے بشریت میں ڈالی ہے اچہی ہو یا بری خال بصیغہ واحد مذکر غائب خیال مصدر گمان کرنا افعال قلوب سے ہے

المعنے اور جو کچہہ انسان کے اچہی بری خصلت ہو معلوم ہو جاتی ہے گو یا یہ خیال رکہے کہ لوگوں کو معلوم نہیں ہوگی

الاعراب مہما متضمن معنے شرط تکن فعل ناقص ضمیر اسمیں جو مہما کیطرف پہرتی ہے اسم ...... عند امرء خبر من خلیقۃ مہما

کا بیان ہے یہی وجہ ہے کہ تکن مؤنث ہے وان خالھا تخفی علی الناس   اسم سی حال واقع ہے تعلم جزا ہے

۵۹	ومن لم یزل یستحمل الناس نفسہ	ولا یغنھا یوما من الدھر یسأم

اللغات استحمال کسی کا اپنی آپ کو لادو بنانا دو مفعول کو چاہتا ہے یقال استحملہ نفسہ ای حملہ حوائجہ وامورہ اغنا بی نیاز کرنا

المعنی اور جو ہمیشہ لوگون کا اپنی آپ کو لادو بنائی رکہی اور اسی کسی دن بے پرواہ نکری وہ اکتا جاتا ہے

۶۰	وکائن تری من صامت لک معجب	زیادتہ او نقصہ فی التکلم

اللغات کائن بروزن فاعل وکاین کم کا مرادف ہے جیسی وہ استفہامیہ خبریہ ہوتا ہی ایسا ہی یہہ کاف تشبیہ اور ای سی مرکب ہے پانچ امور مین تو کم سی موافق ہے (۱) ابہام (۲) تمیز کا محتاج ہونا (۳) بنی ہونا (۴) ابتدائی کلام مین واقع ہونا (۵) کبہی فائدہ تکثیر کا دینا اور کبہی استفہام مین مستعمل ہونا - پانچ مین مخالف ہے (۱) کائن مرکب ہے بخلاف کم کی (۲) اسکا ممیز ہمیشہ من سے مجرور ہوتا ہی یہانتک کہ ابن عصفور من کے لزوم کا قائل ہو گیا ہی کم کی ممیز مین من کا لانا لازم نہین (۳) جمہور کی نزدیک استفہامیہ نہین ہوتا (۴) مجرور واقع نہین ہوتا بکاین تبیع ہذا شاذ ہی (۵) اسکی خبر مفرد واقع نہین ہوتی برخلاف کم کے

المعنی تو بہت سی ایسی چپکی دیکہتا ہی جو تجہی بہلے لگتے ہین مگر اسکی زیادتی یا نقصان بولنی مین ہے یہہ شعر اس مضمون کا ہی ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب وہنرش نہفتہ باشد + یا بہت ایسی چپکے ہین جنکی بات چیت تجہے بہلی لگتی ہے تہوڑا بولین یا بہت بولین -

الاعراب کائن ممیز من صامت تمیز موصوف تو ہذا کقولہ تعالی وکم اہلکنا قبلہم من قرن الخ معجب لک صفت اول زیادتہ او نقصہ مبتدا فی التکلم خبر جملہ اسمیہ ہو کر صامت کی دوسری صفت ممیز مع اپنی وصف کی تری کا مفعول مقدم ہے

۶۱	لسان الفتی نصف ونصف فؤادہ	فلم یبق الا صورۃ اللحم والدم

اللغات لسان مذکر مؤنث دونون طرح مستعمل ہے - لسن جمع زبان -

المعنی نوجوان کی زبان اسکا ایک نصف ہے اور دل اسکا دوسرا نصف ہی پہر باقی تو گوشت اور خون کے سوا کچہہ نہین ہے یعنی

۶۲	وان سفاہ الشیخ لاحلم بعدہ	وان الفتی بعد السفاہۃ یحلم

اللغات سفاہ بروزن سحاب بیوقوفی حماقت

المعنی بوڑہی کی بیوقوفی کی بعد عقل نہین ہے بڑا میان ہو کر بہی تو پہر کب سمجہین گے اور جوان آدمی بیوقوفی کی بعد عقلمند ہو جاتا ہے

الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ہے سفاہ الشیخ اسم ہی لاحلم بعدہ خبر ہے ان الفتی مین ان مع اسم ہے یحلم مع اپنی ظرف بعد السفاہۃ کی خبر ہے جملہ اسمیہ ہو کر پہلے جملہ پر معطوف ہے

۶۳	سألنا فاعطیتم وعدنا وعدتم	ومن اکثر التسآل یوما سیحرم

اللغات اعطا یہان بمعنے لازم فعل کیا گیا ہی تسأل مصدر بروزن تکرار مبالغہ کی لئی ہے یوم یہان مطلق وقت کی معنو نمین ہے سیحرم بصیغہ مجہول

المعنی جو ہمنی مانگا سو تمنی دیا اور ہمنی پہر سوال کیا او تمنی بہی پہر دیا اور جو زیادہ مانگتا ہی وہ کبہی عنقریب محروم رکہا جاویگا

الاعراب من اکثر التسأل شرط ہے سیحرم یوماً جزا ہے اور یوماً سیحرم کے متعلق ہے

چوتھا قصیدہ لبید شاعر کاھی

یہہ شاعر بہی عرب عامریہ سی ہے اسکے باپ کو ربیعۃ المعترین یعنی مفلسون کی لئی موسم بہار کہتی تہے کیونکہ وہ بہت سخی تہا اور غریبون کا مائی باپ تہا اسکا چچا عامر بن مالک بہی اپنی زمانہ کا ایک مشہور بہادر تہا لبید کی مان کا نام تامرہ بنت زنباع ہی جو قبیلہ بنی عبس سے تہی اس لحاظ ربیع بن زیاد اسکی ماموں سے سمجہنا چاہئے یہہ شاعر اپنی وقت مین شریف شاعرون مین مشہور تہا اور شاہسوار ہی اور عمدہ پڑہنے مین ضرب المثل - ایکسو بینتالیس ۱۴۵ برس جیا کہتے ہین کہ اپنی بہائی اربد کی مرنی کے بعد قبیلہ بنی کلاب کے ساتہہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی مرضی سی دین اسلام قبول کیا جب آنحضرت صلعم نی ہجرت کی تو یہہ بہی اپنی ساتہی مدینہ گیا - حضرت عمر خطابؓ کیوقت مین کوفہ مین آیا اور معاویہ کی اخیر خلافت مین وہین فوت ہوا کی ۹۰ برس جاہلیت کا مزہ لوٹا اور ۵۵ برس اسلام کی چاشنی چکہی اور پورا مسلمان نکلا جاہلیت کے سب کامون سے نفرت اختیار کی بلکہ شعر کہنا بہی چہوڑ دیا چنانچہ شعبی سی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب نے مغیرہ کیطرف لکہا کہ آپ اپنی شہر کے مشہور شاعرون کے کچہہ اشعار لکہہ بہیجیے تا کہ معلوم ہو کہ اب مسلمان ہونیکی حالت مین انکی کیسے خیالات ہین امیر مذکور نی حسب الحکم پہلے اغلب شاعر کیطرف لکہا اسنی جواب مین کہا کہ ۔ ارجزاً تریدام قصیدا + لقد طلبت هینا موجودا + یعنی کیسے شعر آپ مانگتی ہین رجز یا قصیدہ یہان سب کچہہ موجود ہی - بعد مین لبید کیطرف تحریر کیا لبید نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ کی اشعار جسقدر آپ چاہین موجود ہین مگر مسلمان ہونیکی حالت مین تو خدا نی مجہی اب قرآن نعم البدل عطا کیا ہی - شعر کیطرف اب میرا مطلق خیال ہی نہین رہا اور جہٹ سورۂ بقر ایک کاغذ پر لکہہ کر بہیجدی امیر نے دونون کے جواب حضرت عمرؓ کیطرف بہیجدیے حضرت عمرؓ نی اغلب کے وظیفہ سی پانسو کم کرکے لبید کی وظیفہ مین ترقی کردی اور بجائی دو ہزار کی جو اسی آگے ملا کرتا تہا پانسو اور دینی کا حکم دیا - مگر جب بعد مین اغلب نے حضرت عمرؓ کیطرف لکہا - کہ یہہ کیا مجہی کہنا ماننے کی سزا ملی ہے تو پہر بدستور اسکے پانسو کی کمی پوری کردی - مگر لبید کی ترقی مین کوئی ہرج نکیا ایک دفعہ لبید کوفہ مین تہے لوگون نے آدمی بہیجکر دریافت کیا کہ آپکے نزدیک سب سے بڑا

شاعر کون گذرا اُسنی جواب دیا کہ ذو القروح - ملک ضلیل انہون نے سمجہا کہ امرؤ القیس کیطرف اشارہ کرتا ہے جب دوسرے دفعہ آدمی بہیجکر اس سے دوسری مرتبہ شاعر کی نسبت استفسار کیا تو کہنے لگا بنی بکر کا مقتول لڑکا (یعنی طرفہ) جب پہر اس آدمی کو بہیجکر معلوم کیا تو کہنے لگا کہ پہر لاٹہی والا اپنی طرف اشارہ کرتا ہے اور جواب دینے کیوقت وہ لاٹہی ٹیکے ہوئی کہڑا تہا - ابتدا مین لبید شعر تو کہا کرتا تہا مگر لوگون کو اُسکے روایت اور اظہار سے منع کیا ہوا تہا جب اُسنے یہہ قصیدہ کہہ لیا تو اسوقت لوگون کو اُسنے کہہ دیا کہ اب بیشک میری شعر کو کہلم کہلا لوگون کو کہو سناؤ - کہتے ہین کہ ایک دفعہ نابغہ ذبیانی نے اُسے کہا کہ کیا تو کچہہ شعر بہی کہہ لیتا ہے اُسنے کہا کہ ہان کہا پہلا کچہہ سنا تو سہی - اُسنے یہہ شعر سنایا ؎ الم تلمم علی الدمن الخوالی + لسلمی بالمذانب فالعقال + نابغہ نے سنکر کہا کہ تو تو بنی عامر کے سب شاعرون سے بڑا شاعر ہے - کوئی اور شعر سنا اُسنے پہر یہہ شعر سنایا ؎ طلل لخولة بالرسیس قدیم + بمعاقل فالا نعمین وشوم + نابغہ نے سنکر کہا کہ تو ہوازن کے سب شاعرون پر فائق ہے کوئی اور شعر بہی سنا اسنے پہر اس قصیدہ کا مطلع سنایا یعنی عفت الدیار اہ نابغہ نے سنکر کہا کہ فی الواقع کل عرب پر تو شعر گوئی مین فائق ہے اس قصیدہ مین لبید نے ربیع بن زیاد عبسی کے اس ترک کیطرف اشارہ کیا ہے جو لبید نے اسی نعمان بن منذر کے دربار مین دی اور جسکا ذکر ہمنے نمبر ۶۱ لغایت ۶۲ کی شرح مین کیا ہے نیز ان شعرون مین وہ شراب نوشی اور ان سب امور کیطرف اشارہ کرتا ہے جو ایک بہادر کو چاہین - نسب نامہ اسکا یہہ ہے - لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن عیلان بن مضر

۱	عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا	بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

اللغات عفت بصیغہ واحد مؤنث غائب عفا مصدر باب نصر ینصر مٹنا - مٹانا - لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے یہان اول معنے مراد ہین دیار جمع دار مفرد گہر - گہرانہ یہان اول معنی سے غرض ہے محل بصیغہ اسم ظرف حلول مصدر باب نصر ینصر اترنا - عرفا اس جگہہ سے مراد ہے جہان چندروز کے لیے اترین مقام بصیغہ ظرف بروزن اسم مفعول از باب افعال اقامت مصدر ٹہیرنا عموما اس سے وہ جگہہ مطلوب ہوا کرتی ہے جہان لمبی مدت کی لیے ڈیرہ کیا جاے ومنی بروزن الی نجد مین ایک جگہہ ہے تابد وحشت ناک ہونا غول بروزن قول ایک جگہہ کا نام ہے رجام بروزن کتاب ایک اور جگہہ کا نام ہے جو غول سے متصل ہے المعنے وہ گہر جو موضع منا مین تہے مٹ گئی اور انکی محل اور مقام محو ہو گئی بجا لیکہ منی کے غول اور رجام ویران وحشت ناک ہو گئی ہین اور چونکہ محل کا مٹنا مقام سے پہلے ہوتا ہے لہذا محل کو مقام پر مقدم کیا ہے الاعراب عفت فعل دیار فاعل مبدل منہ محل معطوف معطوف مقام کی مبدل منی یا تو دار کا وصف

اگر الف لام سپر عہد ذہنی کا ہو والا حال اور جملہ تابّد عولہا فرجامہا یا تو منی سی حال واقع ہے یا دیار سی اسلئی کہ جیسے منی کیطرف با دنی ملابست مضاف ہو سکتا ہو ویسے دیار کیطرف ہے

۲	فَمَدَافِعُ الرَّیَّانِ عُرِّیَ رَسْمُہَا	خَلَقًا کَمَا ضَمِنَ الْوُحِیَّ سِلَامُہَا

اللغات مدافع جمع مدفع بروزن مقعد مفرد وہ جگہہ جہان سے پانی بہے ریّان بنی عامر کی شہرون مین ایک پہاڑ کا نام ہی اور یہی لبید کی شعر مین مراد ہو عرّی بصیغہ ماضی مجہول باب تفعیل تعریۃ مصدر باب تفعیل ننگا کرنا رسم گہر کے وہ نشان جو زمین سے متصل ہون جیسے راکہہ وغیرہ دمنۃ انسانون کے رہنی کی نشان اور جو کچہ انکی استعمال سی سیاہ ہو جائے اس وہ راکہہ جو چولہے کے اینٹون مین رہجائے قد ذکرت ہذہ المعانی الثلاثۃ فی الکفایۃ خلق بروزن حسن باب شرف یشرف سی ہے بمعنے کہنہ ضمن بروزن علم شامل اور حاوی ہوا وحی جمع وحی مفرد اشارہ پیغام خط وغیرہ ہر ایک ایسی امر کو کہہ سکتے ہین جس سے دوسری کو فہمایش کیجائی اصل مین وُحُوْی بروزن فلوس تہا واو کو یا کر کے یا مین ادغام کیا گیا اور حا کو بمناسبت یا کسرہ دیا گیا یہان معنی کندہ ہی جو پتہرون پر کرتے ہین سلام جمع سلمہ مفرد پتہر

المعنی پہر ریان کے پانی بہنی کی جگہین اور حال یہ ہے کہ انکی کہنہ نشان ایسی ننگی دکہائی دیتے ہین جیسے کندہ جو

الاعراب مدافع دیار پر معطوف ہے یا عول پر اور جملہ عرّی رسمہا خلقا جسمین خلقا رسم سی حال واقع ہی مدافع سے حال ہے اور کما ضمن الوحی سلامہا مین جسمین فاعل مفعول سے موخر ہو ما مصدریہ ہے اور مشبہ اسکا محذوف ہے اور وہ مکان کا

۳	دِمَنٌ تَجَرَّمَ بَعْدَ عَہْدِ اَنِیْسِہَا	حِجَجٌ خَلَوْنَ حَلَالُہَا وَحَرَامُہَا

اللغات دمن بکسر اول وفتح ثانی جمع دمنہ بکسر اول وسکون ثانی مفرد ومعناہ قد مرّ آنفا تجرم بصیغہ ماضی معلوم تجرم مصدر باب تفعل پورا ہونا انیس بمعنی موانس ہے یعنی غمخوار وقال القیومی الانیس کل ما یستانس بہ حجج بروزن سدر جمع حجہ بروزن سدرہ مفرد بمعنے سال خلو گذر جانا

المعنی یہ دوستون کے جانیکی بعد وہ نشان باقی رہگئی ہین جنپر بعد ملاقات انکی رہنی والون کے کئی برس پوری ہو گئے ہین جنکی وہ حصحجات جنمین لڑائی حلال ہے یا حرام سب گذر چکے ہین

الاعراب دمن مبتدا محذوف یعنی ہی سے خبر اور موصوف ہے تجرم بعد عہد انیسہا الخ جملہ فعلیہ اسکا وصف ہے جسمین حجج موصوف فاعل ہے اور خلون اسکا وصف ہو جسکی ضمیر سے حلالہا مع اپنی معطوف حرامہا کی بدل ہے

۴	رُزِقَتْ مَرَابِیْعَ النُّجُوْمِ وَصَابَہَا	وَدْقُ الرَّوَاعِدِ جَوْدُہَا فَرِہَامُہَا

اللغات رزقت بصیغہ واحد مونث غائبہ ماضی مجہول رزق مصدر باب نصر ینصر دینا مرابیع وہ مینہ جو موسم بہار کے ابتدا مین برسین نجوم جمع نجم بروزن فلس مفرد ستارہ چونکہ حسب زعم عرب کے بارش وغیرہ حوادث

کی وجہ سے ستاروں کا بہت دخل ہے لہذا انکی طرف نسبت کردیا صوب مینہ کا برسنا ودق مذکر ہی قال اللہ تعالیٰ وتری الودق یخرج من خلالہا رواعد جمع راعد مفرد وہ بادل جسمین کڑک ہو جود وہ مینہ جو کثرت کے باعث ہر ایک شی کو سیراب کردی رہام جمع رہمہ مفرد ہلکی بارش

المعنی وہ پرانی نشان موسم بہار کی وہ مینہ برسائی گئی جو ابتدائی موسم مین برستے ہین اور کواکب کے تاثیرات سے سیراب کرتے ہین اور ان نشانات پر گرجنی والون بادلون کے تہوڑی بہتے مینہ برسے

الاعراب رزقت فعل ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ مرابیع النجوم سبب ایسکے کہ رزق بمعنی عطا ہے مفعول دوم ہے کل جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہی جسپر جملہ فعلیہ صابہا ودق الرواعد جودہا فرہامہا معطوف ہے جسمین جودہا مع اپنی معطوف فرہامہا کی ودق سی بدل ہے اور چونکہ ودق جمع کیطرف مضاف ہے اسلیئے بلحاظ اکتساب تانیث از مضاف الیہ جودہا کی مؤنث ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتا ہے

۵	مِنْ كُلِّ سَارِيَةٍ وَّغَادٍ مُدْجِنٍ	وَعَشِيَّةٍ مُتَجَاوِبٍ إِرْزَامُهَا

اللغۃ ساریۃ وہ بادل جو رات کو آوی سواری جمع غاد وہ بادل جو صبح برسے غوادی جمع مدجن بروزن مکرم جو گہرا اور رکا ہوا اور جلدی سی مطلع اس سے صاف نہو بلکہ کئی دن تک رہی یقال الجم المطر وادجن واغبط واغضن والظر واذب والث کل ذلک اذا دام ایاما لایقلع واذا قلع قیل انجم وانجی وافصم انتہی وجیہ سی ماخوذ ہی جسکی معنی گہرا ابر کے ہین مدجنات جمع عشیۃ بروزن خطیئۃ وہ بادل جو عشاء کی وقت آوی ارزام باب افعال سی حاصل مصدر ہے بادل کا کڑکنا و سخت آواز و منہ المرزم بروزن محسن وہ بادل جسمین کڑکا و سخت آواز ہو اور رزم کا جمع بہی ہوسکتا ہی جسکے معنی سخت آواز کے ہین

المعنی ہر ایک رات مین آنیوالی اور صبح کرنیوالی خوب گہری کالی بادل سی اور عشا کیوقت برسنی والی جسکی سخت آوازین دائین بائین جانب سی آتے تہین

الاعراب من بیانیہ ہے جو رواعد کا بیان کرتا ہے

۶	فَعَلَا فُرُوعُ الْأَيْهُقَانِ وَأَطْفَلَتْ	بِالْجَلْهَتَيْنِ ظِبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا

اللغۃ ایہقان ایک قسم کی سبزی ہے جسکے بتی چوڑی ہوتی ہین اور پہول سرخ کہا ہمین آتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ جرجیر بری ہے جسی فارسی مین نزہ تیزک کہتے ہین اور جرجیر بستانی کو عربی مین کف عایشہ سی موسوم کرتی ہین اطفلت بصیغہ واحد مؤنث غائب اطفال مصدر باب افعال بچہ والی ہونا جلہتین بصیغہ تثنیہ جلہۃ وادی کے دو کنارہ چونکہ عموماً ذکر ہین دونون مستعمل ہوتے ہین لہذا مفرد کی ضمیر انکی طرف راجع ہوسکتی ہے قیس بن ملوح کہتا ہی وکنت کذبائح لعصا فیردا بیا + وعیناہ من وجد علیہن ظما + تثنیہ کی ضمیر علینا

مثنی کیطرف راجع ہی نعام جمع نعامۃ مفرد شتر مرغ
المعنے پہر اہیون کی شاخین بلند ہوئین اور وادی کی دونون جانبون مین اسکی ہرنون اور شتر مرغون نے بچے دئیے
اطفال (جسکے معنی ہمنے بچے دینے کیے ہین) کی نسبت انسان یا دیگر وحشیون کیطرف تو ہوسکتی ہے لیکن نعام
کیطرف یا مجازا ہی یا تغلیبًا یا اسکا فعل محذوف ہے جیسے اس شعر مین جیسی فرا نے روایت کیا ہی ~
علفتہا تبنا وماءً باردًا + حتے شتت ہمالۃ عیناہا + ای سقیتہا علی ما فی الصحاح
الاعراب علا فعل فروع الایہقان فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ اطفلت مع اپنی فاعل اور متعلق کے
جملہ فعلیہ ہوکر معطوف کل جملہ معطوفہ ہے

۷	وَالْعِیْنُ سَاکِنَۃٌ عَلٰے اَطْلَائِہَا	عُوْذًا تَاَجَّلُ بِالْفَضَاءِ بِہَامُہَا

اللغات عین جمع عیناء مفرد جنگلی گائی اصل مین اسکے معنے بڑی آنکہہ والی کے ہین اطلاء جمع طلا مفرد ہر ایک کہوج والی کا بچہ مثلا گائی ہرنی وغیرہ عوذ جمع عائذ مفرد جیسی حائل حول ہرنی اونٹنی گہوڑی کو کہتے ہین جبتک کہ اسکا بچہ دس حد ۱۵ دن سے زیادہ عمر کا نہو یعنی نئی بیاہی ہوی ہو اور جب اسکا بچہ ۱۵ دن سے زیادہ عمر کا ہوجائے تو اسوقت اسی عائذ نہین کہتے بلکہ اسوقت اسی مطفل کہتے ہین اجل بکسر ہمزہ بروزن حمل جنگلی گایون کا ریوڑ یعنی ناصیر ورتہ کے بنی ہے جیسی تزبب العنب من علی ما فی الرضی فضا بروزن حبان کہلا میدان صحرا منتہے ہے فضو مصدر باب نصر ینصر سی ماخوذ ہی جسکے معنی فراخ ہونیکے ہین بہام بروزن سہام جمع بہم بروزن سہم اور بہمہ بہم کا مفرد ہی - بہیڑ کی بچی بکری کی بچے کو سخلہ کہتے ہین جب اکٹھی ہون تو تغلیبًا بہام سی ہی پکاری جاتے ہین اور کبہی جنگلی گایون کے بچون پر بہی اسکا اطلاق آجاتا ہی علی ما فی الصحاح اور اجبری معنی کے
المعنے جنگلی گائین اپنی بچون پر بچا لیکہ وہ نئی جننے والیان ہین بیٹہتی ہین جنکی بڑی بچے کہلے میدان مین ریوڑ کی ریوڑ ہی ہوئی ہین الغرض آدمیون کے نہونی سے یہ بات وہان ہوگئی ہے
الاعراب العین مبتدا ہی ساکنۃ خبر اسکی ضمیر جو عین کیطرف پہرتی ہے ذو الحال ہے عوذا اس سے حال واقع ہی جس سے جملہ تاجل بالفضاء بہامہا وصف واقع ہے

۸	وَجَلَا السُّیُوْلُ عَنِ الطُّلُوْلِ کَاَنَّہَا	زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُوْنَہَا اَقْلَامُہَا

اللغات جلا بصیغہ واحد مذکر ماضی معلوم جلا مصدر دور کرنا طلول جمع طلل مفرد جو کچہہ دیوار وغیرہ گہر کے گرنی کے بعد رہجائے زبر جمع زبور مفرد جیسی رسل رسول کتاب - نوشتہ زبر سی ماخوذ ہی جسکے معنی لکہنے کے ہین یقال زبرت الکتاب زبرا کتبتہ فہو زبور فعول بمعنی مفعول کالرسول نص علیہ الفیومی تجد بصیغہ واحد مؤنث غائب مضارع جدید یعنی نیا بنا بین متون جمع متن مفرد معروف ہے اقلام جمع قلم بروزن

سیب مفرد بمعنی مفعول ہے بمعنے تراشا ہوا قلم سے ماخوذ ہے جسکے معنی تراشنے کے ہیں قال الفیومی والقلم الذی یکتب بہ فعل بمعنی مفعول کالحفر والنقض والخبط بمعنے المحفور والمخبوط والمنقوض وھذا قالوا لا یسمے قلما الا بعد البری وقبلہ قصبۃ

المعنی سیلاب کے بہنے نے ویرانی والی چیزوں کو پرانی کہنڈرات سے دور کر دیا جس سے وہ ایسی ہو گئی ہیں گویا وہ کتابیں ہیں جنکے مٹی ہوئی متنوں کو انکی قلموں نے نیا کر دیا

الاعراب جلا فعل سیول فاعل مفعول محذوف عن الطلول متعلق جملہ فعلیہ ہوا کان حرف مشبہ بالفعل ھا اسم زبر خبر موصوف جملہ تجد متونہا اقلامہا جسمیں مفعول فاعل سے مقدم ہے اور ضرور مقدم ہی چاہئیے تھا والا اضمار قبل

۹	اَوْ رَجْعُ وَاشِمَةٍ اُسِفَّ نُؤُرُهَا	كِفَفًا تَعَرَّضَ فَوْقَهُنَّ وِشَامُهَا

اللغات رجع گودنی کا نقش ونگار واشمہ گودنی والی وشم سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں سوزن سے نشان کرکے اسمیں چراغ کا دودہ ڈالنا اور یہہ اب شرعاً ممنوع ہے حدیث میں ہے لعن اللہ الواشمۃ والمستوشمۃ اسف بصیغہ ماضی مجہول دو مفعول چاہتا ہے پہلا مفعول نؤر ہے جو قائمقام فاعل کے ہے اور دوم کففا یقال اسف وجہ النؤور ای ذر علیہ جنابی بن حرث برجمی ایک بیل کے تعریف میں کہتا ہے ؎ شدید بریق الحاجبین کانما + اسف علی نار فاصبح اکحلا + بلحاظ اس محاورہ کے تو مفعول مالم یسم فاعلہ بننے کا حق رکھتا تھا لیکن چونکہ نؤر کی قائمقام فاعل بنانے سے کوئی التباس لازم نہیں آتا لہذا اسے ہی مفعول مالم یسم فاعلہ بنایا گیا نؤر چراغ کا دودہ واو مضمومہ کو ہی ہمزہ سے بدل لیتے ہیں کففا بکسر اول وفتح ثانی جمع کفۃ بالکسر مفرد اصمعی فرماتی ہیں کہ جو مستطیل ہو اسے کفہ بالضم اور جو مستدیر ہو اسے کفہ بالکسر کہتے ہیں (۱) نمبر اول کے مثالیں کفۃ الثوب کفۃ الرمل (۲) نمبر دوم کی مثالیں کفۃ المیزان کفۃ الصائد کفۃ اللثہ یہاں مراد کفف سے وہ دائرے ہیں جو گودنی والی زینت کی لیئے بازو وغیرہ پر ڈال لیتے ہے المعنے یا گودنی والی کی وہ نقش ونگار ہیں جنکے حلقوں پر کاجل ڈالا گیا ہے اور ان حلقوں پر اس گودنی کے نشان ظاہر ہو رہے ہے

الاعراب رجع واشمۃ ذیر پر معطوف ہے اور جملہ اسف نؤرھا کففا واشمہ کا وصف ہے اور کفف موصوف ہے جسکا وصف جملہ تعرض فوقہن وشامھا ہے

۱۰	فَوَقَفْتُ اَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سُؤَالُنَا	صُمًّا خَوَالِدَ مَا يَبِيْنُ كَلَامُهَا

اللغات کیف یہاں تعجب کے لیئے ہے قال الزجاج قولہ تعالیٰ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم معناہ التعجب بالاضافۃ الی الخلق والمعنے اعجب من حالہم کیف تکفرون بمن احیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ صم جمع اصم مفرد ٹہوس پتھر قال الفیومی وحجر اصم صلب مصمت خوالد باقی رہنے والے

خلد سی مشتق ہے باب نصر ینصر حویلی کے بٹون کو کہتے ہین اسلیئے کہ بعد گہر کے گر جانیکے وہ باقی رہجاتے ہین نص علیہ صاحب الصحاح فقال وقیل لا ثانی الصحیح رخوالد لبقائہا بعد دروس الاطلال بیّین بصیغہ واحد مذکر غائب بروزن یقیم ابانت مصدر باب افعال ظاہر ہونا لازم بہی آجاتا ہے جیسے اس شعر مین سہ لودی بر فوق ضاحی جلدہا + کلایان من اثارھن جدد + کلام باب تفعیل سی جا مصدر ہے جیسے تسلیم سے سلام

المعنی مین وہان انہین پوچہتا ہوا ٹہیرا اور ہمارا حویلی کے بٹون کو جو سخت پتہر ہین اور بات انکی ظاہر نہین ہوتی اور نہ سمجہہ مین آتی کیا پوچہتا ہی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ بات ہی نہین کرتے نہ یہ کہ اسکے بات سمجہہ مین نہین آتی

الاعراب اسألہا کی ضمیر مفعول یا تو اطلال کے طرف پہرتی ہی یا صم خوالد کیطرف جو بقرینہ اگلے جملہ کے مستحضر فی الذہن ہین اور یہہ جملہ وقفت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے یا صما خوالد اسألہا

۱۱	عَرِيَتْ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَأَبْكَرُوا	مِنْهَا وَغُودِرَ نُؤْيُهَا وَثُمَامُهَا

اللغات عریت بروزن رضیت عری مصدر ننگا ہونا ابکار صبح کیوقت جانا بصلہ الی کسی چیز کیطرف مبادرت کرنا یقال ابکر الیہ ای بادر من عینہ نؤی رہنے کا باندہا جو اس غرض سے خیمہ کے گرد بنا دیتے ہین کہ پانی اندر نہ آوے اور رہنے پر آکر رک جاے یہہ معنی کفایۃ المتحفظ والی نے بیان کیئے ہین نالی کی معنے کرنا میری رای مین ٹہیک نہین گو اسکے بنانے کے بعد نالی خود بخود کیون نہ بن جاتی ہو کیونکہ بنا اسمان سی نہین آئیگا زمین سے اٹہا کر اکٹہا ہو سکتا ہی جس سے وہ جگہہ جہان سے رتیا لیا جاتا ہی نالی کیطرح ہوتی ہے ثمام جو النسہ جس کے عرب کے لوگ باڑین دیا کرتی تہی جسے عربی مین جلیل بہی کہتے ہین

المعنی وہ گہران لوگون سے جو بمنزلہ لباس بحکم زینۃ المکان بالمکین کے انکی لیئے تہی ننگے ہوگئی ہین حالانکہ کبہی انمین سب باشندے موجود تہی جو صبح کیوقت وہان چلدیئے اور انکا رہنے کا باندہا اور جو النسہ جسکے باڑ دیئے گئے تہے

الاعراب عریت فعل ضمیر فاعل ذوالحال جملہ وکان بہا الجمیع حال جملہ فعلیہ ہوا اور جملہ فابکروا منہا جمیع ابکروا کی ضمیر فاعل ذوالحال ہے اور جملہ وغودر اس سے حال واقع ہی پہلے جملہ پر معطوف ہے

۱۲	شَاقَتْكَ ظُعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحَمَّلُوا	فَتَكَنَّسُوا قُطْنًا تَصِرُّ خِيَامُهَا

اللغات تکنس ہرن کا اپنی کناس یعنی کہوہ مین داخل ہونا قطن بروزن کتب جمع قطان بروزن کتاب مفرد ابوعمر فرماتی ہین کہ ہودہ سی چہوٹا ہوتا ہی اور مسقف نہین ہوتا بلکہ اوپر سی ننگا ہوتا ہے خیام جمع خیمہ مفرد ابن اعرابی ہطرح سے فرماتی ہین کہ جب نبنو لشیم یا او بٹون کے جانت سی بنایا جاوے تو اسی خیار کہتی ہین اور جب لکڑی کا بنایا جاوے تو اسوقت خیمہ کہلاتا ہے اگر یا لونکا ہو تو مظلہ کہلاتا ہی اگر دموڑیکا تو طراف

المعنی تجہے قبیلہ کی ہودہ نشین عورتون نے اسوقت مشتاق کیا جب کہ وہ بوجہہ لاد کر چہوٹی ہودون

ہین جنکے خیمے اٹہے دبا ویسی کر کراتی تہے ہر لون کیطرح گہسین یا گہس گیئن

الاعراب قتلك فعل مع ضمیر مفعول ظعن الحی فاعل حین ظرف متعلق فعل مضاف جملہ تحملوا مع اپنے معطوف تکنسوا کی مضاف الیہ اور قطن مع اپنی وصف تصر خیامہا کی تکنسوا کا مفعول یہ ہے تحملوا اور تکنسوا کی ضمیر جمع موءنث کیطرف راجع ہو سکتی ہے

ذوج علیہ کلۃ و قرامہا	من کل محفوف یظل عصیۃ	۱۳

اللغات محفوف بصیغہ اسم مفعول وہ ہودہ جو کپڑون سے لپٹا ہوا ہو حف سے ماخوذ ہے جسکے معنی حالطہ کرنے اور گہیرنے کے ہین ومنہ حفہ بالشیٔ یحفہ کما یحفت الہودج بالثیاب عصی جمع عصا مفرد لکڑی یقال عصی الکوم اذا اخرج عیدانہ ذوج رنگین ریشم کا کپڑا کلۃ باریک پردہ جسی بشکل خیمہ اس غرض سے تیار کرتے ہین کہ مچہر وغیرہ سے حفاظت ہوجائے قرام بروزن کتاب منقش پردہ جیسے مقرم و مقرمہ ایک شخص گہر کی تعریف مین کہتا ہے؎ علی ظہر جرعاء العجوز کانہا + دوائر رقم فی سراۃ قرام +

المعنے وہ ہودہ طرح طرح کی کپڑون سے لپٹے ہوئی تہا چنانچہ اسکی لکڑیون پر رنگین ریشم کا کپڑا سایہ ڈالے ہوئی تہا جسپر ایک باریک پردہ اور ایک منقش پردہ تہا۔

الاعراب من کل محفوف پر من بیانیہ ہے جس سے قطن کا بیان واقع ہوا ہے اور جملہ یظل الخ جسمین علیہ کلۃ و قرامہا زوج کا وصف ہی جو یظل کا فاعل ہے محفوف کا وصف ہے

وظباء وجرۃ عطفا آرامہا	زجلا کان نعاج توضح فوقہا	۱۴

اللغات زجل بروزن غرف زجلہ بروزن غرفہ کی جمع ہے بمعنی ٹولا نعاج جمع نعاجہ مفرد جنگلی گائے وجرۃ اصمعی فرماتی ہین کہ مکہ اور بصرہ کی درمیان چالیس میل کا جنگل ہے جسمین کوی بہی بسنے نہین لہذا وہان وحشیون کے سوا اور کچہہ نہین ہے عطف جمع عاطف مفرد وہ ہرنی جو بیٹہنے کیوقت گردن موڑی رکہے یقال ظبیۃ عاطف تعطف جیدہا اذا ربضت آرام جمع ریم مفرد وہ ہرن جنکا رنگ نہایت ہی سپید ہو اس قسم کی ہرن عموما ریتی مین رہا کرتے ہین یہہ معنی اصمعی نے بیان کیے ہین

المعنے وہ سوار ہوکر یجا لیکہ وہ ٹولی ٹولی تہین گویا کہ توضح کی گائین یا وجرہ کی سپید جنکی ہیگردن والے ہرن انپر ہون

الاعراب زجلا تکنسوا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہونیکی لیئے منصوب ہے اور نعاج توضح مع اپنی معطوف ظباء وجرۃ الخ جسمین عطفا آرامہا ظباء سے حال واقع ہے کان کا اسم ہے اور فوقہا خبر ہے

اجزاع بیشۃ اثلہا ورضامہا	حفزت وزایلہا السراب کانہا	۱۵

اللغات حفزت بصیغہ ماضی مجہول حفز مصدر باب ضرب ہانکنا ومنہ واللیل یحفز النہار زایل بصیغہ

واخدند کرماضی از باب ضاعلہ فرایلہ مصدر مفارقت کرنا سراب وہ جو دوپہر کو بہتے پانی کیطرح دکہائی دیتا ہے
سرب سے ماخوذ ہے جسکے معنی پانی بہنے کے ہیں سبکہ بین اسی ہوکا اور رنتار رنتا کہتے ہیں اجزاع جمع جزع بفتح
وادی کا موڑ۔ وادی کا کنارہ اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ اسی جزع تب تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ اسقدر
وسیع ہو کہ درخت اگا سکے نص علیہ القیومی یہان جزع سی مراد کنارہ معلوم ہوتا ہے بیشہ یامہ کے رستہ میں ایک
وادی ہے جسمین شیر بھی رہتے ہیں آثل جمع اثلہ مفرد جہا و رضام بروزن کتاب بڑی بڑی پتہر جو
بناؤن میں تہ بتہ رکہا کرتے ہیں رضمہ مفرد یقال رضم علیہ الصخر جعلہ بالکسر رضما انتہی کذا فی الصحاح
المعنی وہ اونٹ ہانکے گئے اور نتیجہ یہ ہے نے انہیں چہوڑا اور حال یہہ تہا کہ وہ وادی بیشہ کی کنارون
کی جہاؤ اور بڑی بڑی پتہر تہے یعنی دور سی بسبب کثرت اور اونچائی کے ایسے معلوم ہوتی تہے
الاعراب حفزت فعل ضمیر فاعل اونٹون کیطرف پہرتی ہے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ زایلہا السراب جملہ فعلیہ
جسمین ضمیر مفعول فاعل سے مقدم اور ذو الحال ہے معطوف اور جملہ اسمیہ کانہا اجزاع بیشۃ الخ جسمین اثلہا و رضامہا اجزاع

١٦	بَلْ مَا تَذَكَّرُ مِنْ نَوَارَ وَقَدْ نَأَتْ		وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرِمَامُهَا

اللغات بل حرف عطف ہے جو دو طرح مستعمل ہوتا ہے (١) پہلے امر کی ابطال اور دوسری کی اثبات کے لئے جیسے
حرف اضراب ہے کہتے ہیں جیسے ضربت زیدا بل عمرا اخذت دینارا بل درہما (٢) ایک قصہ سی دوسرے قصہ کے
طرف جانیکے لئے بغیر اسکے کہ پہلے قصہ کا ابطال مقصود ہو اس بل کے بعد واو کا آنا ضرور ہے خواہ محقق ہو
خواہ مقدر جیسے اس آیہ میں واللہ من ورائہم محیط بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ یہان ہے دوسرے
معنے مراد ہیں تذکر اصل میں تتذکر تہا تا تخفیفا محذوف ہے نوار قبیلہ بنی مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے
ایک عورت کا نام ہے اور چونکہ ذوات الراسی ہے اسلئے بالاتفاق مبنی علی الکسر ہے تقطع تقطیع کا مطاوع ہے
جسکے معنی ریزہ ریزہ ہوجانیکے ہیں اسبا جمع سبب مفرد سی مراد قوی وسیلہ رمام جمع رمہ مفرد پرانی رسے
مراد ضعیف وسیلہ قال القیومی وہو فی الاصل الحبل الذی یتوصل الی الاستعلاء ثم لکل شیء یتوصل بہ الی امر من الامور
المعنی اب تو کیا نوار کی یاد کرتا ہے حالانکہ وہ دور ہوگئی اور اسکی وصال کے قوی یا ضعیف وسائل ٹوٹ
ٹوٹ گئی یہہ آیہ کریمہ تقطعت بہم الاسباب کیطرح ہے
الاعراب ما استفہامیہ ہے جو تتذکر کا مفعول بہ ہے من نوار متعلق فعل ہے اور جملہ وقد نأت مع
معطوف وتقطعت اسبابہا ورمامہا کی نوار سے حال واقع ہے

١٧	مُرِّيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدَ وَجَاوَرَتْ		أَهْلَ الْحِجَازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا

اللغات حلت بروزن مدت حلول مصدر باب نصر ینصر بصلہ با اترنا اور متعدی بنفسہ بھی ہے یقا

حللت باللیل حلولا من باب قعد اذا نزلت فیہ ونیعدی ایضا بنفسہ فیقال حللت البلد فیوم فید
ایک پانی ہے جو سلمی پہاڑ کی مشرق جانب واقع ہے حجاز کا اطلاق مکہ مدینہ طائف پر آتا ہے کیونکہ یہ
ملک نجد اور تہامہ مین حد فاصل ہے حجر سے مشتق ہے جسکی معنے روکنے کے ہین حرام بروزن سحاب تقصد
قصد کرنا رَوم سے ماخوذ ہے جسکے معنے قصد کرنیکے ہین باب نصر ینصر۔
المعنے وہ بنی مرہ مین کہ جو آب فید پر اتری اور حجاز کی باشندونکے پڑوس ہوگئی سو اب اسکا قصد کرنا یا اس سے مقصد حاصل
الاعراب جملہ مبتدا محذوف ہے خبر ہے یعنی ہی اور جملہ حلت بفید مع اپنی معطوف وجاورت اهل الحجاز سی خبر بعد خبر ہے

۱۸	بِمَشَارِقِ الْجَبَلَیْنِ اَوْ بِمُحَجَّرٍ	فَتَضَمَّنَتْهَا فَرْدَةٌ فَرُخَامُهَا

اللغات جبلین سے مراد اجا اور سلمی ہے اور عموما اس لفظ سے یہی مراد لیا کرتے ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے
فان ترجع الی الجبلین یوما + نصالح قومنا حتی الممات + محجّر بروزن اسم مفعول باب تفعیل اور اصمعی کے نزدیک
بروزن اسم فاعل ایک جگہ کا نام ہے فردہ طی کے ایک پہاڑ کا نام ہے جو اجا اور سلمی سے علحدہ ہے علم اور تانیث
کی وجہ غیر منصرف ہے رخام راء مہملہ اور خاء معجمہ سے ایک اور جگہ کا نام ہے جو فردہ کی قریب واقع ہے لہذا فردہ کیطرف اسی
المعنے وہ دو پہاڑ یعنی اجا اور سلمی کے مشرقی جانب یا محجر مین جا اتری پہر اسے فردہ اور رخام نے اندر لیا
یعنے بعد مین وہان گئے (فائدہ) او یہان شک کی لیے نہین ہے بلکہ اس کے لانے سے فقط یہی غرض ملحوظ
ہے کہ احد الامرین علے سبیل التعاقب مراد ہو یعنی جبلین اور محجر مین یکے بعد دیگرے اترے جیسے قطری بن
فجاءۃ کہتا ہے سوحتی خضبت بما تحدر من دمی + اکناف سرجی او عنان لجامی +
الاعراب بمشارق الجبلین یا تو فعل مقدر سے متعلق ہے یعنی حلت یا بفید سے باعادہ جار بدل ہے اور جملہ
فتضمنتها فردۃ فرخامها پہلے جملہ پر معطوف ہے

۱۹	فَصُوَائِقُ اِنْ اَیْمَنَتْ فَمَظِنَّةٌ	مِنْهَا وِحَافُ الْقَهْرِ اَوْ طِلْخَامُهَا

اللغات صوائق بالضم نجد مین بنی اسد کا ایک شہر ہے ان اذا مین فرق جو ہے ہم پہلے بیان کر آئے ہین
یعنی اول شک مین مستعمل ہوتا ہے دوم یقین مین ایمنت بصیغہ واحد مونث غائب دائین جانب ہوئے یا
یمن مین داخل ہوئی مظنۃ وہ جگہ جہان کسی کی ہونیکا گمان ہو مظان جمع قال النابغۃ سہ فان یک
عامر قد قال جهلا + فان مظنۃ الجهل الشباب + وحاف القہر ایک جگہ کا نام ہے طلخام بروزن
قرطاس طاء مہملہ اور خاء معجمہ سے ہے اور ثعلب سے مروی ہے کہ حاء مہملہ سے ہے ایک جگہ کا نام ہے
المعنے پہر صوائق اسکی منزل ہے یا پہر صوائق نے اسے اندر لیا ہے اگر وہ یمن مین آئی ہو یا چلنی مین سمت دائین جانب
اختیار کی ہے پہر اسکی مقام کا گمان وحاف القہر یا طلخام ہے یعنی صوائق کی بعد علی التعاقب ان دو مکانون مین ٹہرے

الاعراب صعائق یا مبتدا محذوف سے خبر ہے یعنی منزلہا یا رجام پر معطوف ہے اسحالت مین امیت سبب سے متعلق ہوگا

۲۰	فَاقْطَعْ لُبَانَةَ مَنْ تَعَرَّضَ وَصْلُهُ	وَلَخَيْرُ وَاصِلِ خُلَّةٍ صَرَّامُهَا

اللغات لبانۃ وہ حاجت جسی انسان صرف تقاضای ہمت چاہتی چندان ضرور نہو لبان جمع لبن سے ماخوذ ہی جسکے معنے بہت کہا نیکے ہین جو زائد عن الحاجت ہوتا ہی تعرض کے معنی ٹہیر جانیکے ہین عرض سی ماخوذ ہی جسکے معنی کنارے کے ہین یعنی وسط مین نجانا بلکہ کنارہ کنارہ پر جانا یقال تعرض الجمل فی الجبل اذا اخذ فی سیرہ یمینا وشمالا لصعوبۃ الطریق قال ذو البجادین دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکوبہ تنبیہ مخاطبا ناقتہ سہ تعرض مدارجا فسومی - تعرض الجوزاء للنجوم + وھو ابو القاسم فاستقیمی + قال الاصمعی الجوزاء تمر علی جنب تعارض النجوم معارضۃ لیست بمستقیمۃ فی السماء وقال منہ فاقطع لبانۃ من تعرض وصلہ ای تعوج کذا ذکرہ اسمعیل رحمہ اللہ تعالی خلۃ بضم خا دوستی اور بالکسر بمعنی دوستون کی ہے مذکر مونث جمع واحد سمین ساوی ہی صرام بروزن شداد بصیغہ مبالغہ صرم مصدر باب ضرب قطع کرنا

المعنے جب یہہ بات ہے تو ایسی معشوق کی احتیاج چہوڑدے اور قطع کردی جسکا وصل ٹیڑہا ہی کہ باسانی میسر نہین ہوتا کیونکہ دوستی کا اچہا ملانی والا ہے اسکا قطع کرنیوالا ہوتا ہی یعنی جسقدر محبت ہوتی ہے اسیقدر قطع بہی ہوتا ہی جب دوستی ہی نہو تو قطع بہی نہین ہوسکتا بلکہ قطع کا اطلاق وہان ہی ہو سکتا ہی جہان پہلے وصل ہو یا یہہ کہ اچہا وصال تب ہی ہوتا ہی جبکہ اچہی طرح سی قطع کیا جاوے جیسے کہ مقولہ زرنی غبا تزدد حبًا اس امر کیطرف اشارہ کرتا ہی یا یہہ کہ جیسی دوستی والا ہی ہوتا ہی جو بی پرواہ قطع بہی

۲۱	وَاحْبُ الْمُجَامِلَ بِالْجَزِيلِ وَصَرْمُهُ	بَاقٍ إِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُهَا

اللغات احب بصیغہ امر حبا مصدر باب نصر ینصر دینا دو مفعول چاہتا ہے اور چونکہ معنی اعطا ہی متعدی بنفسہ ہے یقال حباہ حبوۃ ای اعطاہ مجامل خوش معاملہ جزیل بہت سے عطا یقال عطاء جزل جزیل عظیم جزال جمع صرم قطع کرنا ظلع لنگڑا ہونا زیغ جہکنا

المعنے اور خوش معاملہ کو بہت دینا چاہیے اور جب اسکا معاملہ سیدہا نرہی اور اسکی راستی مین فرق آجاوے تو اسکا قطع باقی ہے

الاعراب جملہ اذا ظلعت آہ جسمین جملہ زاغ قوامہا ظلعت پر معطوف ہے باق کا ظرف ہے اور ظلعت کی ضمیر معاملہ کیطرف پہرتی ہے جو مجاملہ سی سمجہا جاتا ہی اور جزیل پر با زیادہ تعدیہ کی لئی ہے والا حبا تو دو مفعول کیطرف متعدی بنفسہ ہے

۲۲	بِطَلِيحِ أَسْفَارٍ تَرَكْنَ بَقِيَّةً	مِنْهَا فَأَحْنَقَ صُلْبُهَا وَسَنَامُهَا

اللغات طلیح منع یمنع سی فعیل بمعنی مفعول ہے وہ اونٹنی جو سفر ونکے بار بار دبلی اور رنجیدہ ہوگئی ہو مذکر مونث میں

مسادی ہے یقال ناقۃ طلیح اسفار اذا جھدھا السیر وھزلھا احنق بصیغہ ماضی معلوم باب افعال پیٹہہ کا پیٹہہ سے چمٹ جانا فی القاموس احنق الصلب لزق بالبطن سنام بروزن کتاب کوہان سنم سے ماخوذ ہے جسکے معنے اونچی ہونیکے ہین یقال نبت سنم ای مرتفع کذا فی الصحاح

المعنے ایسی سانڈنی کے ذریعہ سے جسکو ایسے سفرون کے بار بار نے دبلا کردیا ہے اور تہکادیا ہے جنہون نے اسمین سے کچہہ باقی چہوڑا ہے اور اسکی پیٹہہ اور کوہان اسکے پیٹ سے لگ گئی ہے

الاعراب بطلیح اسفار مین با استعانت کے لیئے ہے اور باق کے متعلق ہے اور جملہ ترکن بقیتہا اسفار کا صفت ہے

۲۳ | فاذا تغالى لحمها وتحسّرت | وتقطّعت بعد الكلال خدامها

اللغات تغالی اللحم گوشت کا نرہنا غلو سے ماخوذ ہے جسکے معنی اونچا ہونیکے ہین اور ثعلب نے اس لفظ کو عین معجمہ سے روایت کیا ہے مگر مطلب ایک ہی ہے تحسر اینحسا حسو د ایک معنی مین ہین یعنی اونٹ کا تہک جانا مگر تحسر مین مبالغہ ہے خدام بروزن کتاب خدمہ کی جمع ہے اور وہ ایک موٹا تسمہ اونٹ کے گٹہنے مین ہوتا ہے جس سے اسکے نعل باندہے جاتے ہین۔

المعنے اور جب اسکا گوشت نرہے اور بہت تہک جاے اور وہ تسمے جن سے اسکے نعل باندہے جاتے ہین تہکنے کے بعد ٹکرے ٹکرے

الاعراب اذا شرط کے لیئے ہے تغالی لحمہا جملہ فعلیہ مع اپنے معطوف جملہ فعلیہ تحسرت اور جملہ فعلیہ تقطعت بعد الکلال خدامہا کی شرط ہے

۲۴ | فلها هباب في الزمام كأنها | صهباء خفّ مع الجنوب جهامها

اللغات ھبابا اونٹ کا خوش ہونا محاورہ ھب البعیر فی السیر ھبابا سے ماخوذ ہے جسکے معنی اونٹ کے خوش ہونیکے ہین زمام آلہ کا صیغہ ہے جو زم سے ماخوذ ہے یعنی جس سے سر کو اونچا کرلین چنانچہ جب باگ کو کہینچے ہین تو اونٹ سر اونچا کرلیتا ہے یقال اخذ الذئب سخلۃ قد ھب بھا زاما راسہ ای رافعا۔ وزم بانفہ ای تکبر وقوم زمم ای شمخ بانوفہم من التکبر اصل مین تو اس داگے کو کہتے ہین جس سے مہار باندہتے اور دوسرے جانب اسکی اس لکڑی سے بندہی ہوتی ہے جو اونٹ کے ناک مین ہوتی ہے مگر بعد مین خود مہار کو بہی کہنے لگ گئے صہباء سرخ رنگ کی بدلی چونکہ اسمین پانی نہین ہوتا لہذا وہ تیز چلتی ہے خفّ تیز چلنا اور بعض نسخون مین بجاے خف کی راح آیا ہے رواح کے معنی جانیکے ہین جنوب وہ ہوا جو دکہن سے چلے جہام بروزن سحاب

المعنے تو اسکی ایسی مہار مین نشاط ہے جسمین وہ ایسی تیز چلتی ہے کہ گویا وہ ایک سرخ بدلی ہے جسکا بادل دکہن ہوا کی ساتہہ تیز چلے

الاعراب فا جزائیہ ہے لہا خبر مقدم ہے ھباب فی الزمام مبتدا مؤخر ہے کل جملہ جزا ہے کانہا حرف مشبہ بالفعل ہے ھا اسم صہباء مع اپنے جملہ خف آہ خبر ہے

۲۵ اَوْ مُلْمِعٌ وَسَقَتْ لِاَحْقَبَ لَاحَهُ ۔ طَرْدُ الْفُحُولِ وَضَرْبُهَا وَكِدَامُهَا

اللغات ملمع وہ مادہ گورخر جو قریب الحمل ہوا اور اسکے پستانوں کے سر سیاہ ہوگئی ہون وسق باردار ہونا احقب گورخر جسکے دونو پہلو سپید ہون یا پیٹ سپید ہو لوح متغیر کرنا یقال لاحہ السفر غیرہ طرد کہدیڑنا کدام اگلی دانتون سے کاٹنا اور گدہا عموماً اسیطرح کاٹتا ہے

المعنی یا میری اونٹنی وہ نوجوان گورخرنی ہے جو ایسی گورخرسے گابہن ہوگئی ہے جسے اور نرون کے کہدیڑنے اور مارنے اور کاٹنے حال بحال کردیا ہے

الاعراب ملمع صہباء پر معطوف ہے اور جملہ وسقت لاحقب اسکا وصف ہے اور لاحہ طرد الفحول الخ احقب کا وصف ہے

۲۶ يَعْلُوْ بِهَا حَدَبَ الْاِكَامِ مُسَحَّجٌ ۔ قَدْ رَابَهُ عِصْيَانُهَا وَوِحَامُهَا

اللغات حدب اونچی زمین احداب جمع ومنہ قولہ تعالی من کل حدب ینسلون اکام بروزن جبال جمع اکم بروزن جبل مفرد جمع اکمۃ ٹیلا اور بعض کہتے ہین کہ بہت سے پتہر جو ایک مقام پر جمع ہوجائین خواہ سخت ہوجائین یا نہون۔ اکمہ کہلاتی ہین مسحج بروزن معظم وہ گدہا جسی دوسرے گدہون نے کاٹا ہو تسحج سی ماخوذ ہے جسکے معنی چہیلنے کی ہین چونکہ باب تفعیل مین مبالغہ ہوتا ہے لہذا مسحج کی لغوی معنی یہہ ٹہیرے کہ اسی دوسرے گدہون نے کاٹ کر بہت چہیل دیا ہو وحام بروزن کتاب مادہ کا نرسی نہ لگوانا اور یہہ امر حمل کیوقت ہوتا ہے کیونکہ حاملہ کو جماع سی نفرت ہوتی ہے فی الصحاح الوحام من الدواب ان یستصعب منہ الحمل وقد وحمت بالکسر وقال الفیومی والاسم الوحام بالکسر ویقال ذلک ایضا فی الدابۃ اذا حملت واستصعبت انتہی

المعنی اس گدہی کو ایسا گدہا ٹیلون کے اونچی زمین پر لی چڑہا جسی اور گدہون نے کاٹ کاٹ کر چہیل ڈالا تہا بحالیکہ گدہی کی بیفرمانی اور نہ لگوانی نی اسے شک مین ڈالا ہوا تہا یعنی اسی شک تہا کہ کہین گابہن نہو جو اسقدر نفرت کرتی ہی تہا سے دونون کی قوت ثابت ہوتی ہی اسلیئے کہ گدہی کی تو یہی کمال بہادری ہے کہ وہ گدہی کو دوسرے گدہون سے زبردستی نکال لایا اور گدہی کی بہادری یہہ ہے کہ وہ ایسی زور آور سی بہی نہین لگواتی تھی

الاعراب یعلوبہا فعل مفعول بہ جو بار تعدیہ کا مجرور ہے حدب الاکام منصوب علی الظرفیۃ مسحج فاعل موصوف جملہ قد رابہ عصیانہا ووحامہا وصف کل جملہ فعلیہ ہوا

۲۷ بِاَحِزَّةِ الثَّلَبُوْتِ يَرْبَأُ فَوْقَهَا ۔ قَفْرَ الْمَرَاقِبِ خَوْفُهَا آرَامُهَا

اللغات احزۃ جمع حزیز مفرد سخت مکان ثلبوت ایک وادی ہے جو طی اور ذبیان کے درمیان واقع ہی ربا دیدبانی کرنا باب منع یمنع قفر وہ جنگل جسمین سبزی پانی نہو مراقب جمع مرقب مرقبہ مفرد وہ جگہہ جہان دیدبانی کیجاوے آرام جمع ارم مفرد وہ پتہر جو جنگل مین اس غرض سی گاڑی جائین کہ مسافت انسی معلوم ہوجاوے

المعنی وادی ثلبوت کی سخت زمینون پر لی چڑہا بحالیکہ انپر دیدبانی کرتا تہا اور دیدبانون کے جگہین جانی ہوئے

نہین اور انہین ڈرنے کی چیز گرا ہی تکو پتہرون کے سوا کوئی نہ تھی
الاعراف یا خزۃ التلیف صفت الاکام سی بدل ہے اور جملہ یہ یا فوقہا یعلو کی فاعل سی حال واقع ہے
اور فقر المراقب فوقہا مین جو ضمیر مؤنث ہے اس سی حال واقع ہے

۲۸	حتی اذا سلخا جمادی ستۃ	جزءا فطال صیامہ وصیامہا

التغا سلخ مہینہ گذار کر خود اسکی اخیری حصہ مین ہونا فی الصحاح سلخت الشہر اذا امضیتہ وصرت فی آخرہ
جمادی بروزن حباری مؤنث ہی جیسا کی جمتہ کیطرف مضاف کرتی ہین تو اسوقت اس سی پہلا جمادی یعنی جمادی
الاولی مراد لیتی ہین اور جب ستۃ کی طرف تو اسوقت جمادی الآخرۃ ابن انباری فرماتی ہین کہ سب مہینے
مذکر ہین مگر یہی جمادین یعنی جمادی اولی اور جمادی آخرہ کہ مؤنث ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی سہ اذا
جمادی منعت قطرہا + ان جنانی عطن معنف + اگر کہین مذکر آگیا ہی تو وہ بلحاظ معنی کی ہے اسلیئے کہ
شہر جسکے معنی مہینہ ہین مذکر ہی جیسی بولتی ہین ھذہ الف درھم حالانکہ الف درہم مذکر ہی کیونکہ وہ بمعنی الدراہم
کی ہی جو جمع مؤنث ہی زجاج کا قول ہے انباری کی قول کا مؤید ہی جو کہتا ہی کہ جمادی کا لفظ مؤنث ہی جب
کہین مذکر آتا ہی تو اسوقت بتاویل شہر ہوتا ہی بسبب تانیث اور علمیت کی غیر منصرف ہے جمادیات جمع اور
یا آخرہ اسکی وصف ہین اولی کا معنی پہلا ہی جیسی آخرہ کا پیچھے آنیوالا جمادی الاخری بمعنی ایک جمادی خواہ
پہلا ہو خواہ پچھلا کبھی نہین بولتی کیونکہ یہہ التباس کی صورت ہی بلکہ اسکی جای الاخری کی الاخرہ بولتی ہین
مہینون کی جب پہلی عرب نے نام رکھی تھی تو اسوقت کوئی نکوئی مناسبت ملحوظ کر کی رکھی ہے مثلا رمضان اسلیئے
پہلے نام رکہا گیا تہا کہ اس چاند مین گرمی سخت تہی رمضا سخت گرمی کو کہتے ہین شوال نام اسوقت رکہا گیا
تہا جبکہ اونٹنیون نے گابہن ہونی کی لیئے دم اٹھای ہوئی تہی شول کی معنی اٹھانیکے ہین ذوالقعدہ اسلیئی کہ اسوقت انہون
کو سواری کی لیئی اونہون نے خوب تیار کر لیا تہا قعدان وہ اونٹنیان جنپر سواری کیجائی ذوالحجہ نام اسی
وقت اونہون نے حج کیا تہا محرم نام رکہنی کیوقت اونہون نی تجارت اور لڑائی اپنی اوپر حرام کر رکہا تہا صفر
کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسوقت خوب لڑائی مین ہاتہہ دکہا کر دشمنون کی گہرون کو انہون نے ویران اور خالی کر دیا تہا
ربیع اسلیئی کہ اسوقت زمین خوب سبز اور شاداب تہی من ربعنا الارض اذا امرعت جمادی اسلیئے کہ اسوقت پانی
جم گیا تہا رجب اسلیئی کہ اسوقت انہون نے درختون کو بانس دینی تہی اور شعبان اسلیئی کہ اسوقت انہون نی
لکڑیون کو پہاڑا تہا یقال شعبت الشیء اذا صدعتہ۔ ذکر جمعہا الفیف جزءا وحشی کا صرف گہاس پر
کفایت کرنا پانی نہ پینا ومنہ الجزاء للوحش صیام کہانا نہ کہانا۔ ابو عبیدہ فرماتی ہین کہ صیام کی معنی
چلنے یا پہرنے یا کہانی یا پینی یا بولنی سی رکے رہنا ایک شاعر کہتا ہی سہ خیل صیام وخیل غیر صائمۃ

العجاج وخیل تعلک اللجام ای قیام بلا اعتلاف انتہی

المعنے دیر تک وہاں ٹھیری رہے یہانتک کہ انہوں نے جب جمادی الآخرۃ کو ایسی حالت میں گذار دیا کہ صرف گہاس پہ قناعت کیے اور چلنے پہرنے سے رکر

الاعراب حتی فعل محذوف کے لیے غایت ہے یعنی مکثا اذا شرط کی لیے ہے سلخا فعل ضمیر راجع کسوئے مذکور فاعل جمادی ستۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ جزء امع اپنی معطوف فطال صیامہ وصیامہا کی سلخا کی فاعل سے حال واقع ہے کل جملہ فعلیہ شرطیہ اور کلا

۲۹	رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرَّةٍ		حَصِدٍ وَنُجْحُ صَرِيمَةٍ إِبْرَامُهَا

اللغات رجوع لازم ہے باسے متعدی ہو گیا ہے بمعنی لوٹنا مرۃ قوۃ شدت عقل منہ رجل مرۃ ای قوی حصد بروزن کتف بٹی ہوئی رسی یقال حبل محصد وحصد ای محکم مفتولہ ومنہ رجل محصد الرای اے شدید نجح کامیابی صریمۃ قطعی ارادہ صرم سے ماخوذ ہے جسکے معنی قطع کی ہیں ابرام پکا کرنا یقال ابرمت الشیء احکمتہ

المعنے تو وہ اپنی حال کو ایک قوی مضبوط رائے کے سامنے لائے اور اصل یہہ ہے کہ قطعی ارادہ میں کامیابی اسکا خوب پکا کرنا ہے جب کسی کام کو کرنا ہو تو اسمیں استقلال ہی کامیابی کا اعلی ذریعہ سمجھنا چاہیئے

الاعراب ذی مرۃ موصوف محذوف کا وصف ہے یعنی رای یا عقل اور حصد دوسرا وصف ہے اور نجح صریمۃ مبتدا ہے ابرامہا خبر کل جملہ اسمیہ بطور مثل کے ہے

۳۰	وَرَمَى دَوَابِرَهَا السَّفَا وَتَهَيَّجَتْ		رِيحُ الْمَصَايِفِ سَوْمُهَا وَسِهَامُهَا

اللغات دوابر جمع دابرہ مفرد کونچ سفی گوکہرو تہیج برانگیختہ ہونا ریح وہ ہوا جو زمین آسمان کے درمیان ہے اصل روح تہا واو ساکن ما قبل مکسور تہا اسلیے یا سے بدل ہوئے ریاح ارواح جمع اور بعض لفظ پر جمع کرکی ارباح کہہ لیتے ہیں چار قسم ہے (۱) ادہر کیطرف سے جو آتی ہے اسے شمال کہتے ہیں گرمیوں میں اسے باد کہتے ہیں (۲) دکہن کی طرف کی ہوا کو جنوب کہتے ہیں یمانی بھی اسے کہتے ہیں (۳) صبا جو مشرق کیطرف سے آتی ہے اور سندی اسکو پورب کہتی ہیں (۴) جو مغرب کیطرف سے آتی ہے اسے دبور کہتے ہیں ہندی میں پچہیم۔ اور یہہ مؤنث ہے مگر کبھی مذکر بھی مستعمل کر لیتے ہیں یہہ تحقیق ابو زید کی نقل کی ہے اور ابن انباری فرماتی ہیں کہ ریح مونث معنوی ہے اور اسکی ساری اقسام بھی مؤنث ہیں مگر اعصار جو مذکر ہے مصائف جمع مصیف مفرد موسم گرما سوم ہوا کا چلنا سوم الریاح مرہا سہام بروزن سحاب گرم ہوا منہ سہم الرجل علے مالم یسم فاعلہ اذا اصابہ السموم

المعنی اور اسکی کہروں کے پچہلے حصہ کو کہرو نے تیر مارے یعنے اسکی کانٹے چبہی اور گرمیوں کے موسم کی ہوائیں انکا چلنا اور گرم ہونا ہیجان میں آئیں

الاعراب جملہ فعلیہ ورمی دوابرہا السفے مع اپنی معطوف جملہ ثانیہ وتہیجت الخ کی جزا پر معطوف ہے اور اس جملہ میں سومہ سہام ریح کا بدل ہے (ف) گوکہرو کی کانٹے چبہنے کا ذکر اسلیے ہے کہ اسکی تکلیف زیادہ دوڑنا پڑتا ہے اور ہا ضمیر مؤنث تمع کیطرف پہرتی ہے اسلیے کہ وحشی کا مشبہ بہ وہی ہے اور جیسے بہیڑے دور

گی تو اعتقاق خواہ نخواہ ہے دوڑیگا اسلیے کہ اسوقت وہ تابع ہے اور مذکر مؤنث کی اجتماع کیوقت مؤنث کے ضمیر کا
پھیرنا ان شواہد سے ثابت نہین ہوتا (۱) پہلے شاہد کی نسبت تو رضی صریح فرماتی ہین کہ یکنزون سے جو کنوز سمجھا
جاتا ہے ینفقونہا کی ضمیر اسطرف پھرتی ہے (۲) استعینوا بالصبر والصلوۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخشعین انہا
کی ضمیر استعانت کیطرف پھرتی ہی جو استعینوا سے سمجھا جاتا ہے یا تحویل الی القبلۃ کیطرف جو صلوۃ سے سمجھا جاتا ہے
قال فی الاعراب کان التحویل الی الکعبۃ شدیدا علی الیہود اور صرف صلوۃ کیطرف ہی پھر سکتی ہے (۳)
سمعت بکاء باکیۃ وباک + ابان الدہر واحدہا الفقید اس سے پہلے یہہ شعر ہی ۔ فانک لو رایت بکاء
ہند + و رملۃ اذ تصکان الخدودا + سمعت ہندا اور رملہ کو جنتی ایسی حالت مین بیان کیا کہ صک خدود
مین وہ ایک ہین تھی دوسری شعر مین کہتا ہی کہ وہ دونون ایسی ایک ہوگئی ہین کہ سننے والا یہی خیال کرتا ہے
کہ یا تو کوئی ایک ہی رونی والی ہی جسکا وصف ابان الدہر واحدہا الفقید ہی یا ایک ہی رونی والا جسکا
یہی حال ہے تو اس بیت مین واحدہا کی ضمیر دونون کیطرف نہین پھرتی بلکہ باکیہ کی طرف ہی پھرتی ہی اور باک اسپر
معطوف ہے لیکن اس سے مراد یہی وہی رونے والا ہے کہ ابان الدہر واحدہ الفقید کا وصف ہوسکی نص علیہ التبریزی
اور نیز یہہ باک حقیقت مین مونث ہی ہے اسلیے دونون مونثون کو ایک سمجھکر کہہ سکتے ہین کہ کسی ایسی عورت کے
ہواز معلوم ہوتی ہی جسکا بڑا لائق نوجوان مرگیا ہے اور ممکن ہے کہ واحدہا کی ضمیر دہر کیطرف پھرے کیونکہ مونث
مذکر دونون طرح آتا ہی اور منہا کی ضمیر جو دونون کیطرف پھرتی ہی محذوف ہو بہر حال بحکم اذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال ضرور نہین ہے کہ وہی مراد ہو جو ظاہر اس سے مفہوم ہوسکتی ہے والعلم عنداللہ اور جملہ ابان الدہر آہ
مستانفہ بھی ہوسکتا ہی یعنی اسلیے کہ زمانہ نی اپنا یکتا اسسے علیحدہ کر لیا ہے

۱۳	فتنازعا سبطا یطیر ظلالہ	کدخان مشعلۃ یشب ضرامہا

للغا فتنازعا پر فاء فصیحہ ہے جو محذوف پر دلالت کرتی ہی یعنی فنزلا وسارا جیسے اس شعر مین ہے
لی وحیاء بادیۃ فکاست + وہی العرقوب منہا والصمیم + یعنی عرقبتہا فکاست تنازع مصدر باب
فاعل باہم ایک چیز کو پکڑنا ۔ باہم جھگڑنا سبط بروزن کتف دراز ظلال جمع ظل مفرد سایہ دخان دھوان
مفرد جمع دواخن جیسے عثان وعواثن فعال کے فواعل صرف یہی دو جمعین آئی ہین مشعلۃ بصیغہ واحد
مونث اسم فاعل باب افعال اشتعال مصدر آگ کا بھڑکنا لازم ہی یقال اشتعلت النار اضطرمت شبت
ن کا جلانا یقال شبیت النار والحرب اشبہا شبا اذا اوقدتہا ضرام چھوٹی چھوٹی لکڑیان جنمین سے بہت جلد آگ بھڑکتی
نے پر وہ دونو اترکر پانی کی تلاش مین چلے اور ایسی دراز غبار سے دوڑتی ہین باہم مقابلہ کرتے
کہ اسکا سایہ دوڑاتا ہے شعلہ زن آگ کیطرح جسکے چھٹیان بھڑکا جاتے ہین ۔

الاعراب سبطا ترکیب مین تنازع کا مفعول بہ ہے اور اسکا موصوف محذوف ہے یعنی عبارت تنازع لفعلا طاہرا
ای اسماطاہرا اور جملہ یطیر ظلالہ سبطا کا وصف ہے اور کدخان مشعلۃ متعلق فعل ہے اور یشب ضرامہا مشعلۃ کا وصف ہے جسمین ضرامہا یشب کا مفعول

٣٤	مشمولۃ غلثت بنابت عرفج		کدخان نار ساطع اسنامہا

اللغات مشمولۃ وہ آگ جسپر شمال کی ہوا چلی ہو اور چونکہ یہہ ہوا سرد ہوا کرتی ہی اسلیئے اس سے دہوان بہت پیدا ہوتا ہی یقال غدیر مشمول تضربہ ریح الشمال حتی یبرد ومنہ قیل للخمر مشمولۃ اذا کانت باردۃ الطعم والنار مشمولۃ اذا ہبت علیہا ریح الشمال کذا فی الصحاح شمال کے ہوا سرد ہونی پر یہہ شعر بہی دلالت کرتا ہے ~ اعاذل یکفی لاضیاف لیلۃ + نزور القری امست بلیلا شمالہا + علاوہ اسکے گرم ملک مین گہروں کے رخ عموما شمال کیطرف ہوتی ہین اور قیومی فرماتی ہین کہ گرمیون مین یہہ ہوا بارح کہلاتی ہے جو کہ سخت گرم ہوا کرتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ دونون معنی بن سکتے ہین خواہ سرد مراد ہو خواہ گرم اور دوسرے صورت مین آگ بہت جلیگی غلثت بصیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول غلث مصدر ملا دینا باب نصر ینصر مغلوث گیہون اور جو باہم ملے ہوئی نابت شاخ تازہ عرفج بروزن جعفر جمع عرفجۃ مفرد ایک قسم کی بوٹی ہوتی ہی جو بابونے کے کنارون پر اگا کرتی ہی سماق سی اسکی زیادہ مشابہت ہے پانچ سے زیادہ اسکی شاخین نہین ہوتین مائل بسرخی ہوا کرتی مین اور انمین دودہ بہی ہوتا ہی یہی وجہ ہے کہ اسی ذو حمشۃ الاغصان بہی کہتے ہین فارسی مین اسی کمون کہتے ہین با کی ضمہ اور کاف کی سکون سے اور بخور الاکراد کو بہی عرفج کہہ لیتے ہین جیسی کردی اپنی بخورات مین بہت استعمال کرتی ہین اسکی شاخین پودنی کے مشابہ اور اسکی پہول زرد ہوتی ہین اور اسکے پتی بہت انبوہ دار ہوتے ہین مگر یہہ پہاڑون مین اگتی ہے وفی الکفایۃ عدہا من انواع النبات ولم یشرحہ میری راے مین اگر یہان بخور الاکراد مراد لیا جاوے تو شاید زیادہ موزون معلوم ہو اسلیئے کہ آگ پر اسی ہی ڈالا کرتی ہین اور نیز کردون کا ملک سرد ہی اور اسیکا دہوان لینا کل سرد بیماریون سے نفع بخشتا ہی جیسی کہ طب کے کتابون مین تشریح مندرج ہے نار آگ مذکر مؤنث دونو طرح آتی ہے نیران جمع نور بہی اسکی جمع آگئی ہے جیسی باح سوحۃ اصل مین مؤنث ہے کیونکہ اسکی تصغیر مین نویرہ بولتی ہین ساطع بصیغہ اسم فاعل سطوع مصدر باب منع یمنع دعنبار یتواصبح کا بلند ہونا استنام مصدر باب افتعال دہوئین کا بلند ہونا فی الصحاح استم الدخان ارتفع ومنہ ہذا الشعر المعنے ایسی آگ کی دہوئین کیطرح جسپر شمالی ہوا چلی ہو اور بخور الاکراد کی شاخین اسمین ملائی گئی ہون ایسی آگ کی دہوئین کیطرح جسکے دہوئین کی بلندی اونچی ہو یعنے اسکا دہوان بہت ہی اونچا ہو

الاعراب مشمولۃ مشعلۃ کا وصف ہونیکی لیئے مجرور ہے اور جملہ غلثت بنابت عرفج مشمولۃ کا وصف ہے اور ساطع سنامہا نار کا باعتبار متعلق کے وصف ہے اور یہہ کدخان نار پہلی کدخان مشعلۃ سی بدل ہے اور ہو سکتا ہی کہ نابت عرفج مین اضافت صفت کی

۳۳	فَمَضٰى وَقَدَّمَهَا وَكَانَتْ عَادَةً	مِنْهُ اِذَا هِيَ عَرَّدَتْ اِقْدَامُهَا

اللغات عادۃ مفرد معنی اسکے معروف ہین عاد عادات عوائد جمع عود سے ماخوذ ہے جسکے معنی لوٹنے کے ہین سمی بذلك لان صاحبها يعاودها اى يرجع اليها مرة بعد اخرىٰ فیومی عردت بصیغہ ماضی معلوم تعرید مصدر بہاگنا يقال عرّد الرجل فرصحا من عينه و نیز رستہ چہوڑنا يقال عرد فلان اذا ترك الطريق اقدام آگے دہر لینا

المعنی پہر وہ گدہا چلا اور گدہی کو آگے کر لیا اور یہہ اسکی عادت تہی جب وہ گدہی ادہر ادہر بہاگتی تہی یا رستہ چہوڑتی تہی تو اسکی

الاعراب کانت فعل ناقص عادۃ مع اپنی وصف منہ کی خبر مقدم اقدامها مع اپنی ظرف جملہ اذا هي عردت کی اسم کل جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف ہے اور چونکہ کان کی خبر مؤنث ہی اسلئے مؤنث اسی بنا لینا جائز ہے

۳۴	فَتَوَسَّطَا عُرْضَ السَّرِيِّ وَصَدَّعَا	مَسْجُوْرَةً مُتَجَاوِرًا قُلَّامُهَا

اللغات توسط کسی چیز کی بیچا بیچ مین گہسنا متعدی بنفسہ ہے يقال توسط الشیٔ اذا دخل وسطه عرض بالضم بروزن قفل کے معنی نوجانب کے ہین اور بالفتح بمعنے وسط کی ہے يقال رايته فی عرض الناس بفتح العين يعنون فی عرض بضمتين اى فی اوساطهم وقيل اطرافهم فیومی اور بالکسر ہر ایک ایسی وادی کو جسمین درخت ہون کہہ لیتے ہین سَرِيّ بروزن غنيف چہوٹی نہر مفرد ہی اسرية سريان جمع قال الله تعالى قد جعل ربك تحتك سريا تصدیع چیرنا لعل المراد منه الشق فی الطول فان الصادع اعنی الجبل الذاهب فی الارض طولا والسيل والصبح كذلك يدل على ذلك مسجورۃ بہری ہوئی ندی فی الصحاح وسجرت النهر ملأته قلّام بروزن رمان جیسی قاقل اور رفلاح اور رجل القروح بہی کہتے ہین اور فارسی مین کاکل اور کاکر وغیرہ ایک قسم کی بوٹی ہے جو اشنان کے بہت مشابہ ہی مگر اس سے زیادہ سر سبز اور رقدار ہوتی ہی زمین شور مین ناہ اسبارڑہ مین اگتی ہے دودہ کی ساتہہ اسی کہاتی ہین مگر اونٹون کے مزاج کی بہت موافق ہی چنانچہ وہ نہایت خوشی سے اسی کہاتے ہین اور بعض نسخ مین اقلام ہے قلم مفرد بمعنے کلک

المعنی پہر وہ دونون ایک ندی کے کنارہ یا وسط مین یا درختون والی ندی مین گہسے اور ایسی بہری ہوئی ندی چشمہ کو انہون نے قطع کیا جسکے قاقل یا کلکین ایک دوسرے کی پڑوس مین تہین یعنے بہت گنجان تہین جب وحشی ایسی جگہہ مین جاتا ہے زیادہ دوڑتا ہی کیونکہ اسی مختلف قسم کی درختون کے شاخین لگتی ہین جنہین وہ

الاعراب جب عرض بالکسر پڑہا جائی تو اس حالت مین لبیثا سد کیطرح اضافت ہوگی اور متجاورا اقلامها مسجورۃ کا وصف ہے اور مسجورۃ بلحاظ معنی ساقیہ مؤنث ہی یا عین محذوف ہے جسکا یہہ وصف ہی

۳۵	مَحْفُوْفَةً وَسْطَ الْيَرَاعِ يُظِلُّهَا	مِنْهُ مُصَرَّعُ غَابَةٍ وَقِيَامُهَا

اللغات محفوفۃ گہرا ہوا وسط ظرف بمعنے بین ہے جیسی جلست وسط القوم اى بينهم نفس عليه القيومی

براع بروزن کلام جمع براعه مفرد بانسی مصرع بصیغه اسم مفعول تصریع مصدر باب تفعیل گرانا غابة بنستان
هندی جہاڑ اصل مین غیبة یا کی فتح سی تہا ماقبل مفتوح ہونیکے باعث الف سی مبدل ہوئے قیام جمع قائم
المعنی ایسی ہری ہوئی تدنی کہ جو بانسون کے بیچا بیچ تہا اور گری ہوئی اور کہڑی ہوئی بانسیان ایسا پڑ ڈالی ہوئی تہین
الاعراب محفوفة دوسرا وصف ہے اور وسط البراع محفوفة کا ظرف ہے اور جملہ یظلها آه تیسرا وصف ہے
جسمین صفت مع اپنی متعلق کے مصرع غابة سی حال واقع ہے

۳۶	أَفَتِلْكَ أَمْ وَحْشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ	خَذَلَتْ وَهَادِيَةُ الصِّوَارِ قِوَامُهَا

اللغات مسبوعة وہ جنگلی گائی جسکا بچہ کسی درندے نی پہاڑ کہایا ہو خذل جنگلی گائی کا اپنی بچے کی پاس رہنا
فی الصحاح خذلت الوحشیة اقامت علے ولدها ویقال هو مقلوب لانها هی المتروکة هادیة وہ جنگلی
گائی جو سب سے آگی چلے صوار جنگلی گایون کا ریوڑ جو یہان مراد ہی اور نیز کستوری کے نافہ کو بہی کہتے ہین ایک
شاعر کہتا ہے ؎ اذا لاح الصوار ذکرت لیلے + واذکرها اذا نفح الصوار +
المعنی وہ سانڈنی کیا ایسی گورخر کی برابر ہی کہ جسکا ذکر ہو چکا یا وہ ایسی جنگلی گائی ہے جسکے بچی کو درندون نے
پہاڑ ڈالا ہو جو خود ڈری ہوئی ہے اور اپنی ریوڑ سی الگ ہو کر اپنی بچی کے پاس رہے اور وہ گائی جو ریوڑ کی آگے
جانی والی تہی وہ اسکا قوام تہی یعنی وہ ایسی اسکی غمخوار تہی کہ بدون اسکے اسکا گام نہین چل سکتا تہا
الاعراب تلك مبتدا محذوف سے خبر ہی وحشیة مع اپنی وصف مسبوعة اور خذلت کی مبتدا محذوف سے
خبر واقع ہے اور جملہ اسمیہ هادیة الصوار قوامها خذلت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۳۷	خَنْسَاءُ ضَيَّعَتِ الْفَرِيرَ فَلَمْ يَرِمْ	عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفُهَا وَبُغَامُهَا

اللغات خنساء صیغہ صفت باب نصر ینصر خنس سے ماخوذ ہی جسکی معنی پیچھے ہٹنے کے ہین ہر ایک جنگلی گائی کو کہتے
ہین کیونکہ اسکی ناک چپٹی اور پیچھی کو ہٹی ہوئی ہوتی ہے فرید جنگلی گائی کا بچہ اسم مفرد ہی فرار جمع فرار کہتا ہے
کہ قبیل فعال پر سوائے چند مجد وہ جمعون کے نہین آتا جنمیں ایک یہہ بہی ہے لم یرم بصیغہ جحد افعال ناقصہ سے
ہی بمعنی لم یبرح اعشی کہتا ہی ع ابانا فلا رمت من عندنا + فانا بخیر اذا لم ترم + عرض کی تحقیق
پہلے گذر چکی ہے شقائق جمع شقیقة مفرد بڑا ریتا ریتی کے دو بڑی بڑی ٹیلون کے درمیان مین جو زمین ہو ایسی
زمین نہایت سرسبز اور شاداب ہوتی ہے شق سی ماخوذ ہی جسکے معنی چیرنی کی ہین چونکہ وہ ریتا بہی دوسری
زمین یا ریتون سے علیحدہ ہوتا ہی لہذا اسے شقیقة کہہ دیتے ہین فی الصحاح الشقیقة الفرجة بین الجبلین
من جبل الرمل تنبت العشب و فی التبریزی الشقیقة رملة عظیمة وقیل رملة بین رملتین وهی فی الاصل
صفة جعلت اسمًا والحق بها الهاء قال عارق الطائی ؎ تانعت لا احمل الابیهوة حرام علیك رمله

وشقائقۃ + وقال شمعلۃ بن الاحضر ویوم شقیقۃ الحسنین لاقت + بنو شیبان اٰجالا قصادا + بغام ہرنی کا آواز - اور اونٹنی کی آواز کو بہی کہہ لیتے ہین یقال ظبیۃ بغوم - وکذلک بغام الناقۃ صحاح من عین
المعنےٰ جنگلی گائی جسنی اپنی بچی کو کہودیا اور پہرنیون کے ٹیلون کے جوانب وسط مین ہمیشہ اسکی ہوتی کی آواز اوپہرر ہا
الاعراب خنساء وحشیۃ کا وصف عطف بیان ہے اور جملہ ضیعت الفریر اسکا وصف ہی جسپر جملہ لم ترم عرض الشقائق الخ معطوف ہے اور عرض الشقائق منصوب بنزع خافض ہے

٣٨	لِمُعَفَّرٍ قَهْدٍ تَنَازَعَ شِلْوَهُ	غُبْسٌ كَوَاسِبُ لَا يُمَنُّ طَعَامُهَا

اللغات تعفیر کی معنے یہہ ہین کہ عورت دودہ چہوڑانی کیوقت اپنی پستانون کو مٹی وغیرہ لگادی تاکہ بچا متنفر ہوکر پستانون کو منہ مین نڈالی عفر سی ماخوذ ہی جسکے معنی مٹی کے ہین اور بعض تعفیر کے معنی یہہ کہتی ہین ایک ایک یا دو دو دن کے بعد دودہ پلاتا تاکہ آہستہ آہستہ بالکل بچا دودہ بہول ہی جائے اور کہانی مین مشغول ہوجائی محاورہ لقیت فلانا عن عفر ہی ماخوذ ہی یعنی بین مدت کے بعد ملا اور یہی معنی لبید کی شعر مین مراد ہین قہد خاکی رنگ شلو عضو جسد جثہ مین ہے اپین شلوہا الابمین ای عضوہا اشلاء جمع غبس بروزن حمر جمع اغبس بروزن احمر مفرد وہ بہیڑیا جسکا رنگ خاکستری ہو کواسب شکاری فی الصحاح الکواسب الجوارح لا یمن بصیغہ نفی مجہول منّ مصدر باب نصر ینصر قطع کرنا - کم کرنا ومنہ قولہ تعالےٰ اجر غیر ممنون کذا فی الصحاح
المعنےٰ اسکا پہرنا اور چلانا ایک ایسی بچہ کی لئی تہا جو ابہی دودہ چہڑایا گیا تہا اور بخوف دودہ پینی کے پستانون کو اسنی خاک آلودہ کردیاتہا یا ایسی بچہ کی لیئے تہا جو کبہی دودہ پلایا جاتا اور کبہی چہڑایا جاتا تہا تاکہ آہستہ آہستہ اسی عادت دودہ چہوڑنی کی ہوجائی اور اسکا رنگ خاکی تہا جسکے عضو کو ایسی خاکی رنگ شکاری بہیڑیون نے چیر پہاڑ لیا تہا جنکی خوراک کم نہین ہوتی اور بسبب اپنے ہمت کے ہمیشہ سیر رہتے ہین -
الاعراب لمعفر کا لام طوفت کے متعلق ہے قہد معفر کا پہلا وصف ہے اور جملہ تنازع شلوہ اسکا دوسرا وصف ہے جسمین شلو مفعول بہ اور غبس فاعل جسکے دو وصفین کواسب اور لا یمن طعامہا ہین

٣٩	صَادَفْنَ مِنْهَا غِرَّةً فَأَصَبْنَهَا	إِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيشُ سِهَامُهَا

اللغات صادفن بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مصادفۃ مصدر پانا یقال صادفت فلانا اذا وجدتہ صدف سی ماخوذ ہی اصلی معنی اسکے سیپ کا سیپ کے مقابل ہوئے کی ہین غرۃ غفلت ومنہ الغار یعنے الغافل اصابت مصیبت پونہچانا مصاب وہ شخص جسی مصیبت پونہچی قال اللہ تعالےٰ ما اصابکم من مصیبۃ فمن اللہ لا تطیش بصیغہ واحد مؤنث غائب طیش مصدر باب ضرب تیر کا نشانہ سی خطا کرنا فی الصحاح طاش السہم عن الہدف ای عدل سہام جمع سہم مفرد تیر اور بعض پیکان کو بہی کہہ لیتے ہین

المعنی بہیڑیون نے اسی غافل پایا پس اسی مصیبت پونچائی بیشک موتون کے تیر نشانہ سی خطا نہین کرتے

الاعراب صادفن فعل ضمیر راجع کیسو کو اسب فاعل غرۃ مفعول منہا متعلق فعل فاصبتہا جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف اور متفرع ہی ان حرف مشبہ بالفعل منایا اسم لا یطیش سہامہا جملہ ہو کر خبر کل جملہ اسمیہ مستانفہ ہے

۴۰ باتت واسبل واکف من دیمۃ	تروی الخمائل دائماً تسجامہا

اللغات باتت رات نے اسی پایا بیانی القاموس من ادرکہ اللیل فقد بات انتہی اسبل بصیغہ ماضی معلوم باب افعال مینہ کا برسنا پانی کا بہنا از سبل مینہ واکف ٹپکنے والا وکف سی ماخوذ ہی جسکے معنی پانی بہنے کے ہین بینہ کی اوصاف سی ہے وکف پہاڑ کا کنارہ پسینہ کیونکہ وہ بہی ٹپکتا ہی دیمہ وہ بارش جو برق کے سوا ہو اور برابر برستی رہی ہندی جہڑی دوام سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہمیشگی کے ہین خمائل جمع خمیلہ مفرد گنجان درخت اور اصمعی فرماتی ہین کہ خمیلہ اس ریتی کو کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اسکی اصل خمل ہے جسکی معنی ہیندنے کے ہین گویا وہ درخت اسکی لئی بمنزلہ ہیندنے کے ہین تسجام بہت برسنا تو کاف کیطرح مبالغہ کی لیئے ہے

المعنی اسی رات آگئی حالانکہ وہ جہڑی جو درختون یا درختون والی ریتی کو تر و تازہ کری اسپر برابر لگی ہوئی اور کچہہ کم نہوئی اور ممکن ہے کہ واکف کا موصوف محذوف ہو یعنی کنارہ پہاڑ وغیرہ سی پانی ٹپکے اور من سببیہ ہو یعنی اسی رات آگئی حالانکہ پہاڑ کا ٹپکنے والا کنارہ بباعث ایک ایسی جہڑی کی جسکا برسنا لگاتار ہی اور درختون یا درختون والی ریتے کو وہ تر و تازہ کر رہی ہے بہہ گیا اور اس سے پانی برابر جاری تہا۔

الاعراب باتت فعل تام مع ضمیر فاعل ذو الحال کے ہی جسکے بعد جملہ واسبل واکف من دیمۃ الخ حال واقع ہی جسمین دیمۃ واکف کا بیان ہے اور جملہ تروی الخمائل آہ جسمین دائماً تسجامہا تروی کے فاعل سی حال واقع ہی دیمۃ کا وصف ہے

۴۱ یعلو طریقۃ متنہا متواتر	فی لیلۃ کفر النجوم غمامہا

اللغات طریقہ مفرد سیدہا خط جو پیٹہہ پر ہوتا ہی طرائق جمع متن مفرد پیٹہہ متون جمع متواتر پی در پی آنیوالا کفر ڈہانپا باب ضرب ومنہ الرماد المکفور وہ راکہہ کہ جسی ہوائی مٹی ڈالکر ڈہانپ دیا ہو قال الشاعر هل عرف الدار باعلی ذی القود + قد درست غیر رماد مکفود + غمام بروزن سحاب بادل غم سی ماخوذ ہی جسکی معنے ڈہانپنے کے ہین چونکہ یہہ بہی آسمان کے جوانب کو ڈہانپتے ہے لہذا اسی غمام کہہ لیتے ہین

المعنی اسکی پیٹہہ کے وسط پر برابر برسنی والا مینہ ایسی کالی رات مین برسا کہ ستارون کو اسکی بادل نے ڈہانپ لیا ہوا تہا

الاعراب یعلو فعل طریقۃ متنہا مفعول بہ متواتر فاعل فی لیلۃ متعلق فعل جملہ کفر النجوم غمامہا جسمین مفعول فاعل سی مقدم ہی لیلۃ کا وصف ہی کل جملہ فعلیہ باتت کی فاعل سے حال واقع ہے

۴۲ تجتاف اصلاً قالصاً متنبذاً	بعجوب انقاء یمیل ہیامہا

اللغا اجتنیا کسی چیز کی جوف اور پیٹ مین جانا عجاج نیل کہوہ کے تعریف مین کہتا ہی سہ فہو اذا ما اجتافہ جوفی + کالمحض اذا حلّلہ الباذی + اصل جڑہ قالص اونچا یقال قلص الشیٔ قلوصًا ارتفع مراد اس سے وہ کہو کہلا درخت ہی جسی عربی مین جوفا کہتے ہین متنبذ الگ تنبذ سی ماخوذ ہی باب تفعل الگ ہونا عجوب جمع عجب بروزن فلس مفرد ریتی کی اخیری حصّی فی الصحاح والعجب ایضا واحد العجوب وھو اٰخر الرّمل انقا جمع نقا مفرد ریتی کا ٹیلہ ھیام بالفتح وہ ریتا جو بسبب کمال نرم ہونی کے ہاتھ مین نرہ سکی بلکہ نیچے کو ڈہلک جائے

المعنی ایسی کہو کہلے درخت کی جڑہ مین گہستی ہے جو سب سے الگ تہلگ ایسی ٹیل کے جڑہ مین واقع ہی کہ اسکا نرم ریتا نیچے کو ڈہلکا جاتا ہے اور وہ گائی بہی ساتھ ساتھ آتی ہے

الاعراب تجتاف فعل ضمیر اسکی جو خنسا کیطرف پہرتی ہی فاعل اصل مفعول بہ موصوف قالص پہلا وصف متنبذا دوسرا وصف بعجوب انقا مع اپنی کائن مقدر کی تیسرا وصف یمیل آہ جملہ فعلیہ ہوکر انقا کا وصف ہے کل جملہ فعلیہ حال

۴۳	وَتُضِيءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً	كَجُمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نِظَامُهَا

اللغا اضاءۃ یہان مصدر لازم ہی وجہ کی اصلی معنی منہہ کے ہین اور ظلام اندہیری کو کہتے ہین مرکب وجہ ظلام سی مراد خود اندہیرا ہی یقال ھذا وجہ الرای ای ھو الرای نفسہ جمانۃ مفرد جمان جمع چاندی کا دانہ جو موتی کی مقدار پر بنایا جاتا ہی اور نیز دریائی موتی کو بہی کہتے ہین بحری منسوب سوی بحرین یا بحر ہی نظام وہ رشتہ ہی جس سے موتیون کو پروتے ہین

المعنے اور اندہیری مین چمکتی ہوئی وہ ایسی چمکتی ہے جیسے قریہ بحرین کے باشندہ کی چاندی کی دانی یا دریائی موتی جنکا رشتہ ٹوٹ گیا ہے جمانۃ کی معنے چاندی کی دانے کرنی چاہیئے جیسے کہ صاحب صحاح نی اس امر پر تصریح کی ہے

الاعراب تضیء فعل ضمیر جو خنسا کیطرف پہرتی ہی فاعل فو الحال منیرۃ حال کجمانۃ البحری متعلق فعل اور جملہ فسل نظامہا مجرور بالحرف سی حال واقع ہے

۴۴	حَتَّى إِذَا انْحَسَرَ الظَّلَامُ وَأَسْفَرَتْ	بَكَرَتْ تَزِلُّ عَنِ الثَّرَى أَزْلَامُهَا

اللغا انحسار دور ہونا حسر کا مطاوع ہی جسکے معنی دور کرنیکے ہین یقال حسرت کمی عن ذراعی کشفت والانحسار الانکشاف اسفار صبح کی سفر یعنی سپیدی مین داخل ہونا زلّ زلیل مزلۃ زلولا پھسلنا ثری نمناک مٹی ازلام جمع زلم بروزن سبب مفرد کہو کہر

المعنی یہانتک کہ جب اندہیرا کہل گیا اور وہ صبح مین داخل ہوگئی تو نمناک مٹی مین اسکے پاؤن پہسلنے لگے

الاعراب حتی ماسبق کی لیئی غایت ہی اذا انحسر الظلام شرط ہی جملہ اسفرت انحسر پر معطوف ہے بکرت فعل با فص جملہ فعلیہ

تنزل عن الثریٰ ازلامہا جسمین لام فاعل او من الثریٰ متعلق ہے بکرت سی خبر ہے کل جملہ فعلیہ جزا شرط ہے

۴۵	عَلِهَتْ تَرَدَّدُ فِي نِهَاءِ صُعَائِدٍ	سَبْعاً تُؤَاماً كَامِلاً أَيَّامُهَا

اللغات علہ بروزن کرم ہکابکا رہجانا تردد بروزن تفعل آمد رفت کرنا نہاء بروزن کتاب بمعنی نہایت و نہر جمع نہی بروزن حل بمعنے تالاب صعائد بروزن علابط ایک جگہ کا نام ہے توءم بروزن غراب توام بروزن جعفر کی

المعنی موضع صعائد کی تالابون مین سات راتین جنکے دن پوری تہی حیران ہو کر پہرے

الاعراب علہت بکرت سی بدل واقع ہے اور تردد سی جو اصل مین تتردد تہا جملہ فعلیہ جو علہت کے فاعل سے حال واقع ہی شروع ہوتا ہی سبعا موصوف محذوف کا وصف واقع ہی یعنی لیالی جو منصوب علے الظرفیہ ہے

۴۶	حَتَّى إِذَا يَئِسَتْ وَأَسْحَقَ حَالِقٌ	لَمْ يُبْلِهِ إِرْضَاعُهَا وَفِطَامُهَا

اللغات اسحاق مصدر باب افعال تہن کا سوک کر پیٹ سے لگ جانا اور پرانا ہوجانا حالق وہ پستان جو دودہ سے بہری ہوئی ہون فاعل بمعنی مفعول ہے محاورہ حلق الحوض ملأہ سی ماخوذ ہی یعنی حوض کو بہر دیا ارضاع دودہ پلانا فطام دودہ چہڑانا

المعنے یہانتک کہ جب وہ نا امید ہوگئی اور بہری ہوئی تہن سوک کر پیٹ سی لگ گئی اور پرانی ہوگئی مگر دودہ پلانے اور دودہ چہڑانی نے انہین پرانا نہین کیا تہا بلکہ وہ غم سی خشک ہوگئی تہے

الاعراب حتی ماسبق کے لئے غایت ہے اذا شرط کی لئے ہے یئست فعل ضمیر اسکی جو گائی کیطرف پہرتی ہی فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واسحق حالق جو تقدیر اسحق حالقہ مین ہے معطوف ہے جواب اذا ہی ورواو زائدہ ہے رضی فرماتی ہین کہ واو وفاء ثم کبہی زائدہ بہی آجاتی ہین اور جزا شرط پر داخل ہوتی ہی اور یہہ اخفش کا مذہب ہے جیسے فلما اجزنا ساحۃ الحی وانتحی وانتحی پر واو زائدہ ہے انتہی اور جملہ لم یبلہ ارضاعہا وفطامہا حالق سی حال واقع ہے یا جملہ مستانفہ

۴۷	وَتَوَجَّسَتْ رِزَّ الأَنِيسِ فَرَاعَهَا	عَنْ ظَهْرِ غَيْبٍ وَالأَنِيسُ سَقَامُهَا

اللغات توجس کان لگا کر چہوتی سننا رز بکسر راء وتشدید زای معجمہ مخفی آواز بہنک فی الصحاح تقول رز الرعد وغیرہ انیس بمعنی مونس وغمخوار جس سے انس کیا جاوے انسان وہ آواز جو سنی جاوے فعیل بمعنے مفعول ہے یقال انست الصوت سمعتہ اس حالت مین اضافت بسوی موصوف ہوگی روع گہبرانا ڈرانا باب نصر ینصر ظہر پیٹہہ جنگل کا رستہ سخت زمین غیب پست زمین اور صاحب صحاح کی نزدیک یہی معنی مراد ہین پوشیدہ سقام بیماری

المعنے سنی انسان کی بہنک سنی جنہی اسی خوف دلا دیا پست زمین کی پیٹہہ سی یا غائبانہ اور انسان اسکے لئے روگ ہے

فائدہ غیب سے مراد اگر پست زمین ہے تو اس حالت مین ظہر کی اضافت غیب کی طرف بیانی ہوگی یا تشبیہی یعنی پست زمین کے درہی مین یا پست زمین ہے جو غائبانہ ہونی مین پیٹہہ کی مشابہ تہی اور اگر غیب سے عموما کوئی پوشیدہ امر مراد لیا جاوے تو اضافت تو پہر خالی ہوگی لیکن مشبہ عام امر ہوجاویگا۔ تبریزی فرماتی ہین کہ ظہر غیب سے کنایہ مخفی

امر ہوتا ہے عبد الشارق کہتا ہے ؎ سمعنا دعوۃ عن ظہر غیب + فجلنا جولۃ ثم ارعوینا + ای دعوت نادت عن مکان غائب عن عیوننا یقال فعل فلان کذا بظہر الغیب واتانی بخبر عن ظہر الغیب انتہی

الاعراب ؔ تحبست ضمیر اسکی فاعل اور ذالا نیس مفعول بہ عن ظہر غیب متعلق کل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ اور جملہ والانیس سقامہا جسمین وضع مظہر موضع مضمر ہی انیس مضاف الیہ سی حال واقع ہی جملہ فواعہا پہلے جملہ پر معطوف ہے کل جملہ

۴۸	فَعَدَتْ كِلَا الْفَرْجَيْنِ تَحْسَبُ أَنَّهُ	مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفُهَا وَأَمَامُهَا

اللغات عدت بمعنی صارت ہی یا عدت کی معنی ہین صیح کیونکہ چلی فرج مرہ فاصلہ جو اگلی پچھلے پاون کے درمیان مین ہوتا ہی مولی بہت معنوں مین مستعمل ہے یہان بمعنی صاحب معلوم ہوتا ہی یہان بحذف مضاف ہے اور معنی اولی بالشئی کی بہی آتا ہی جیسے کہ تبریزی نی صفحہ ۱۹ پر تصریح فرمائی ہے خلف پیچھا آمام بروزن وراء آگا۔
المعنے پہر وہ ایسی حالت مین چلی یا ہوگئی کہ دونو فرج یعنی آگی پیچھے کو بہی خوف والی جگہہ خیال کرتی تہی یا آگی پیچھی کو زیادہ
الاعراب اگر عدت بمعنی صارت ہے تو ضمیر اسم ہی اور کل جملہ اسمیہ جسمین کلا الفرجین مبتدا ہی ور جملہ فعلیہ تحسب الخ جسکے مفعول اول و دوئم کی قائمقام انہ مولی المخافۃ ہی خبر ہے اور خلفہا وامامہا کلا الفرجین سی بدل ہے فی الرضی افعال القلوب اذا دخلت علی ان المفتوحۃ فہی ناصبۃ لمفعول واحد ہو مفعولہا الحقیقی وذلک لان مفعولہا فی الحقیقۃ علی ما تقدم غیر مرۃ ہو مصدر الخبر مضافا الی المبتدأ وان المفتوحۃ موضوع لہذا المعنے۔ اور اگر بمعنی سار ہی تو یہہ جملہ ضمیر فاعل سی حال واقع ہی فی الصحاح وقولہ فعدت تم الکلام کانہ قال فعدت ہذہ البقرۃ فقطع الکلام ثم ابتدأ کانہ قال تحسب کلا الفرجین مولی المخافۃ اس تقدیر پر کلا الفرجین ایک علیحدہ جملہ ہوگا جسی عدت سی کسی قسم کا تعلق نہین ہے

۴۹	حَتَّى إِذَا يَئِسَ الرُّمَاةُ وَأَرْسَلُوا	غُضْفًا دَوَاجِنَ قَافِلًا أَعْصَامُهَا

اللغات رماۃ جمع رامی مفرد تیر انداز ارسال چھوڑ دینا قال القبوصی وارسلت الطائر من یدی اذا اطلقتہ من غیر تقیید مسلط کرنا قال اللہ تعالی وارسل علیہم طیرا ابابیل غضف بروزن حمر جمع اغضف مفرد وہ کتا جسکے کان لٹکی ہوئی ہون غضف بالتحریک مصدر از باب علم یعلم یقال کلب اغضف وکلاب غضف ای مسترخیات الاذن دواجن جمع داجن مفرد وہ بکری وغیرہ جو گہر مین کہا پی کہلائی اور سکہائی تیائی ہوئی ہی دجون لصیدہ باسی ماخوذ ہی جسکے معنی اقامت کرنیکے ہین قال ابن السکیت شاۃ داجن اذا الفت البیوت استانست ومن العرب من یقول بالہاء وکذلک غیر الشاۃ وفی شعر لبید کلاب الصید کذا فی الصحاح قافل قفول مصدر خشک ہوجانا باب حسب یحسب منہ القفیل خشک درخت اعصام جمع عصم بروزن عنب جمع عصمۃ بروزن غرفۃ
المعنے یہانتک کہ جب تیر انداز نا امید ہوگئی تو انہون نے ایسی کتون کو شکار پر چھوڑ دیا جنکی کان لٹکے ہوئی اور پٹے خشک تھی

الاعراب اذا یئس الرماة شرط ہے وارسلوا جزا ہی واو زائد ہے جزا پر داخل ہے کما حققنا من قبل فلا تغفل

۵۰	فَلَحِقْنَ وَاعْتَكَرَتْ لَهَا مَدَرِيَّةٌ	كَالسَّمْهَرِيَّةِ حَدُّهَا وَتَمَامُهَا

اللغات لحوق بالبنا متعدی بنفسہ ہے یقال لحقہ یلحقہ من باب علم یعلم آعتکار مڑنا ومنہ اعتکر الظلام کا نذکر بعضہ علی بعض عن بطوء انجلائہ مدریۃ سینگ ۔ تیز سینگ کا ہونا اور کتی کو اس سے مار ڈالنا عموما گائیوں کے اوصاف مین آتا ہی نابغہ کہتا ہی ۔ شک الفریصۃ بالمدری فانفذھا + شک المبیطر اذ یشفی من العضد سمہریۃ یا تو سمہر بمعنے شدت کیطرف منسوب ہے اور نسبت زیادہ مبالغہ کی لئی ہے جیسے والذکر بالانسان دواری یا سمہر ایک حبشہ کی نیزگر کا نام ہے جہان کے نیزی مشہور ہین یا سمہر ردینہ کی خاوند کا نام ہی جو دونو ملکر نیزی بنایا کرتے تھے

المعنے سو وہ کتی اتنی دوڑی کہ اسی جا لئے اور وہ ایسی حالت مین مڑی کہ اسکا سینگ سمہری نیزہ کیطرح تیز اور پورا تہا یا وہ کتی اسی جالئے اور سینگ سکا کتون کے طرف مڑا جسکے تیزی اور تمامیت نیزہ کیطرح تہے

الاعراب لحقن مع اپنی فاعل کے جو ضمیر غنف کی ہی جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہے اور اعتکرت جملہ فعلیہ معطوف ہی جسکی ضمیر راجع بسوی خنسا فاعل ذو الحال ہے اور جملہ اسمیہ ھا مدریۃ جسمین لہا خبر مقدم ہی اور مدریۃ مبتدا مؤخر جسکا وصف حدھا وتمامہا کائن کالسمہریۃ ہی حال ہے یا اعتکرت فعل ہے اور مدریۃ فاعل ہے اور لہا اس سے حال ہے

۵۱	لِتَذُودَهُنَّ وَأَيْقَنَتْ إِنْ لَمْ تَذُدْ	أَنْ قَدْ أَحَمَّ مِنَ الْحُتُوفِ حِمَامُهَا

اللغات احم بصیغہ ماضی معلوم باب افعال احمام مصدر قریب ہونا محاورہ احم خروجنا سی ماخوذ ہی جسکے معنے دنا خروجنا کی ہین اصمعی کا یہہ خیال ہے کہ احم بمعنی دنا جیم سی ہی حا مہملہ سی جو احم ہی وہ بصیغہ مجہول ہی اور اسکی معنی قدر کی ہین نہ دنا کی ۔ کسائی کہتا ہی کہ احم الامر بمعنے حان وقتہ کی ہے یعنی سکا وقت نزدیک ہے حا مہملہ سی مروی نہین ہے مگر ابن سکیت شعر ذیل سند پیش کرکے کہتا ہی کہ یہہ احم بمعنی دنا ہی اور سنا دیتی جا مہملہ سی ہی روایت کرتے آئی ہین جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بمعنی دنا حا مہملہ سی بہی آ گیا ہی حتوف جمع حتف مفرد موت حنش بن مالک کہتا ہی ۔ فنفسک احرز فان الحتوف تنبئان بالمرء فی کل واد حمام بروزن کتاب بمعنی محموم ہے یعنی وہ موت جو اندازہ کی گئی ہو

المعنے وہ گائی اسلیئے انکی طرف پہری کہ ان کتون کو دفع کرے اور اسنی یقین کر لیا تہا کہ اگر دفع نہین کریگی تو موتون سے اسکی موت قریب

الاعراب لتذودھن وایقنت پر لام چونکہ جارہ ہی اور جر فعلون پر نہین آتی لہذا ان اسکے بعد مقدر کیا جاتا ہی تاکہ تاویل مصدر مین کر دی اور یہہ جار مجرور اعتکرت کی متعلق ہے ان مخففہ ہے اور اسکا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہی اور جملہ فعلیہ قد احم آہ خبر ہے

۵۲	فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابِ فَضُرِّجَتْ	بِدَمٍ وَغُودِرَ فِي الْمَكَرِّ سُخَامُهَا

اللغات تقصد کتی وغیرہ کا مرنا یقال تقصد الکلب وغیرہ مات مکانہ من عینہ فقصد کا مادہ معلوم ہو نا ہے جسکی معنے توڑنی کے ہین یقال قصدت العود کسرتہ ومنہ تقصد الرماح ای انکسارہا کساب بروزن قطام ایک کتیا کا نام ہے کاسب سی معدول ہے جسکی معنی شکاری کے ہین مبنی علے الکسر ہے تضرج خون آلودہ کرنا اصل مین تضرج کی معنی کپڑے کو گیروسی رنگنی کے ہین یقال ضرجت الثوب اذا صبغتہ بالحمرۃ از اضرج جو گوگیر کو کہتے ہین مکر بصیغہ ظرف سحام بروزن غراب حاء مہملہ سی ایک کتی کا نام ہے یہہ جوہری کی تحقیق ہے اور صاحب قاموس فرماتی ہین کہ خاء معجمہ سی ہے مگر اصلی معنے دونون کے ایک ہی ہین سحمہ سخمہ سیاہی کو کہتے ہین المعنے یعنی کساب کتیا تو اسکی سینگون سے گہائل ہو کر مرگئی چنانچہ وہ خون آلودہ ہوگئی اور سحام اسکا کتا چہوڑ دیا گیا الاعراب تقصدت فعل کساب فاعل منہا جار مجرور متعلق فعل یہہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے اور تضرجت بدم اسپر معطوف ہے دم پر تنوین تعظیم کی لیئے ہی اور جملہ وغودر فی المکر سحامہا اسپر معطوف ہے

۵۳	فَبِتِلْكَ اِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضُّحٰی	وَاجْتَابَ اَرْدِيَةَ السَّرَابِ اِكَامُهَا
۵۴	اَقْضِي اللُّبَانَةَ لَا اُفَرِّطُ رِيْبَةً	اَوْ اَنْ يَلُوْمَ بِحَاجَةٍ لُوَّامُهَا

اللغات لوامع جمع لامع وہ جنگل جسکا ریتا چمکتا ہو لمع سی ماخوذ ہے جسکے معنی چمکنے کی ہین وکذلک اللماعۃ ایک شاعر کہتا ہی سہ لما رایت العبد نبہان تارکی + بلماعۃ فیہا الحوادث تخطر + اور رقص سی مراد ریتی کا دور سے لہراتا معلوم ہوتا ہی یقال رقص الال اضطرب ضحی اصل مین ضحوہ کی جمع ہے جیسی قریۃ اور قری مگر اب معنی مفرد مستعمل ہے چنانچہ اسم تصغیر اسکا بدون ہا کی مستعمل ہے نص علیہ الفیومی اجتیاب پہننا یقال اجتبت القمیص اذا لبستہ اردیۃ جمع رداء مفرد ہر ایک کپڑا جو پہنا جاوے مذکر ہی ابن انباری فرماتی ہین کہ اسکا تثنیہ رداآن ہمزہ کی ساتہہ ہے اور کبہی ہمزہ واو سی بہی بدل لیتے ہین (فائدہ) ہر ایک ممدودہ اسم یا اسکا ہمزہ اصلی ہوگا جو کسی حالت مین بدلیگا نہین یا تانیث کی لیئے ہوگا جو ہمیشہ تثنیہ مین واو کی ساتہہ بدل جائیگا یا منقلب ہوگا واو سی یا یا سی یا الحاق کے لئی ہوگا جو واو سی بہی بدل سکتا ہی اور اپنی اصل حالت پر بہی رہ سکتا ہے تفریط کوتاہی کرنا ریبۃ تہمت شک ریب کا حاصل مصدر ہے لوم ملامت کرنا حاجۃ مفرد حاجۃ حاجات جمع حوائج اسکی جمع نہین ہے جو بمعنی حاجت ہے لوام بصیغہ مبالغہ بہت ملامت کرنیوالا المعنے سو مین ایسی سانڈنی سی جو ایسی گدہی یا گائی کی مشابہ ہے مین اپنی ضرورت پوری کرلیتا ہون کسی سبب کے تہمت یا اپنی تردد کی یا کسی ملامت کرنیوالیکی ملامت کی لیئے جو اس ضرورت کے پورا کرنے مین کری مین تقصیر نہین کرتا ایسی گرمی مین کہ جنگلی ریتی چاشت کے وقت دریا کیطرح لہراتی ہون اور وہ جنگل سراب کے کپڑے پہنی ہوے

الاعراب تبلك کی با اقضی کے متعلق ہے رقص اللوامع بالضحی مع اپنی معطوفہ جملہ واحتباب ادیة الترابنم کے جسمین فاعل مفعول سے بچی ہے اقضی کا ظرف ہے جسمین اقضی کا فاعل ضمیر متکلم ذوالحال ہے اور جملہ لا افرط ریبة حال ہے جسمین ریبہ معطوف ہے اور چونکہ معنی تردد ہے جو اقضی کے فاعل کا کام ہے اسلیئے لام جارہ کا حذف جائز ہے اور اگر معنی تہمت لیا جاوے تو تو بھی حسب تصریح رضی کی تقدیر لام جائز ہے قال اللہ تعالی لا یخافون لومة لائم اور جملہ او ان یلوم بحاجتہ لوامہا تاویل مصدر میں ہوکر ریبۃ پر معطوف ہے

۵۵	اَوَلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بِاَنَّنِي		وَصَّالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَّامُهَا

اللغات وصّال بروزن علام مبالغہ وصل ملانی والا وصل مصدر باب ضرب یضرب عقد مصدر باب ضرب رسی یا عہد کا باندھنا موصوف معنوی کیطرف مضاف ہے حبائل جمع حبل مفرد بھی جمع خلاف قیاس معلوم ہوتی ہے فی الحدیث حبائل اللؤلؤ رسی عہد امان اتصال یا حبالة الصید اسکا مفرد ہے جسکی جمع حبائل آتی ہے ومنہ حبائل المنایا ای اسبابہا جذّام بروزن علام بصیغہ مبالغہ جذم مصدر باب ضرب قطع کرنا ومنہ الانجذام معنے منقطع ہونیکی نابغہ کہتا ہے ؎ امسی حبلہا انجذاما۔

المعنی کیا نوار نہیں جانتی کہ شیدے پیمانوں یا علاقوں کا میں بہت ملانی والا اور توڑنیوالا ہوں یعنے میں بہت جوڑ توڑ کا ہوں یا کہ نوار نہیں جانتی کہ وصال کے خاطر جو لگائی جاتی ہیں انکو میں بہت ملانی والا ہوں اور توڑنی والا یعنی جب چاہتا ہوں تو وصال کے خواہش کرتا ہوں والا مجھی اسکے ضرورت کچھ نہیں ہے

الاعراب ہمزہ بیان تقریر کی لیئے ہے جو متضمن توبیخ ہی جیسی آیہ کریمہ الیس ذلك بقادر میں قال الرضی اذا دخلت الهمزة على النافی فلمحض التقرير اعنی حمل المخاطب على ان يقر بامر يعرفه

۵۶	تَرَّاكُ اَمْكِنَةٍ اِذَا لَمْ اَرْضَهَا		اَوْ يَعْتَلِقْ بَعْضَ النُّفُوسِ حِمَامُهَا

اللغات تراك بصیغہ مبالغہ ترک مصدر باب نصر ینصر چھوڑ دینا امکنہ جمع مکان مفرد اعتلاق ہونا جمنا ومنہ العلوق للمنیة ؎ وسائلة بثعلبة بن سیر وقد علقت بثعلبة العلوق او بمعنے لازم ہے

المعنی جب جگہیں مجھے بھلی نہیں لگتیں تو انہیں چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ کسی جان ہے اسکی موت متعلق ہو کسی جان سے یہاں نفس عربی

الاعراب تراك امکنة ان لی لیئے خبر بعد خبر واقع ہی اذا لم ارضہا تراک کا ظرف ہے یعتلق کا سکون آخر ضرورت کی لئی ہے والا منصوب چاہیئے تھا۔

۵۷	بَلْ اَنْتِ لَا تَدْرِيْنَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ		طَلْقٍ لَذِيْذٍ لَهْوُهَا وَنِدَامُهَا

اللغات طلق وہ رات جسمین سردی یا کوئی امر ایذا دہندہ نہ ہو فی الصحاح ویوم طلق ولیلة طلق اذا لم یکن فیہما قر ولا شیء یؤذی ندام باب مفاعلہ سی مصدر ہے بمعنے منادمت کرنا۔

المعنے بلکہ تو نہین جانتی کہ بہت سی خوش راتین خوشی کہیلنے اور شراب نوشی مین مزہ کی تہین
الاعراب کم یہان خبریہ ہی جن اسکی تمیز پر داخل ہے طلق اسکا پہلا وصف اور لذیذ لھوہا وندامہا
باعتبار متعلق کے دوسرا وصف ہی کل ممیز محلا منبدا ہے ـ

۵۸	قَدْ بِتُّ سَامِرَهَا وَغَايَةَ تَاجِرٍ		وَافَيْتُ اِذْ رُفِعَتْ وَعَزَّ مُدَامُهَا

اللغات سامر وہ شخص جو رات مین حسب قاعدہ عرب کہانیان سنائی اور یہہ فصیح کا کام ہی ہندوستان مین
اسی داستان گوئی کہتے ہین غایۃ نشان غیاء تعبیہ نشان کہڑا کرنا تاجر شراب فروش تجار بروزن
کرام جمع اسود بن یعقوب کہتا ہی ـ ولقد روح علی التجار مرجلا + بذلا بمالی لینا اجیادی
ای مائلا عنقی من السکر متنبی کہتا ہی ولا من فی حیا بنقا تجار + یکون دوامہا بعض انتعال موافا
مقابلہ کرنا دفعت بصیغہ ماضی مجہول رفع مصدر اٹہانا فیومی فرماتی ہین کہ رفع اجسام مین محمول بر حقیقت
ہوتا ہی یعنی جو رفع کی حقیقی معنی ہوتے ہین وہی مراد ہوتی ہین یعنی حرکت وانتقال اور معانی مین موافق
مقتضای مقام کی مراد لی سکتے ہین جیسی رفع القلم عن ثلثۃ واما ابو جہم فانہ لا یرفع لعصیاعن عاتقہ
مین جو مراد سلب عصیان ہے نہ یہہ کہ پہلے وضع ہو کر رفع ہوا ہی جہنڈو کا اٹہا یا جانا اس امر پر دال کہ
اب شراب ختم ہوگئی یعنی قیمت پر نہین بک سکتی اور اگر رفع بمعنے بلند کرنیکے ہو تو اس حالت مین جہنڈون
کی کہڑی کرنیسے یہہ مطلب ہے کہ نئی نئی دکانین نکلین جنہونے حسب قاعدہ جہنڈی کہڑی کیئی ہوئی تہے
مدام بروزن غراب شراب دوام سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہمیشگی کے ہین کیونکہ کوئی قسم شربت ایسا نہین جس سے
دل نہ اکتا ئی تہی شراب ایسی چیز ہے کہ اسی ہمیشہ پی سکتے ہین اور اس سے دلتنگ نہین ہوتا
المعنے جنمین مین داستان گو تہا اور بہت سے جہنڈی شراب فروشوکے مینے پائی جو شراب کے فروخت ہوجانے
کی لیئی اٹہائی گئی تہے یا شراب گران ہونیکی لیئی کہڑی کیگئی تہے تاکہ لوگ پہلی دکانون سے مایوس ہوکر واپس
نہ چلی جائین بلکہ جہنڈی کی نشان پر نئی دکان سی آکر شراب خریدین جبکہ وہ اٹہائی گئی اور شراب گران
الاعراب غایۃ تاجر مین غایت لیلۃ پر معطوف ہونیکی لئی موجود ہے اور اذ رفعت و عز مدامہا وافیت کا ظرف ہے

۵۹	اُغْلِی السِّبَاءَ بِكُلِّ اَدْكَنَ عَاتِقٍ		اَوْ جَوْنَةٍ قُدِحَتْ وَفُضَّ خِتَامُهَا

اللغات غلا گران کرنا سباء شراب کا خریدنا قال الجوہری وسبیت الخمر سباء لا بخیر اذا حملتہا
من بلد الی بلد فہی سبیئۃ فاما اذا اشتریتہا لتشربہا فبالہمزۃ انتہی اس سی معلوم ہوا کہ اس سبا کا وزن
فعال ہے اور ہمزہ سمین اصلی ہے یعنی قال الشاعر ناتی التجار و سباہا ومنہ السبیئۃ وہ شراب جو خریدی جائے ومنہ قول
حسان ـ کان سبیئۃ من بیت راس + یکون مزاجہا عسل و ماء السباء بروزن جداء و شراب فروش

ادکن وہ مشک جو پرانا ہونیکی لیئے سیاہی مائل ہوگئی ہو دکنت سی ماخوذ ہی جسکے معنی سیاہی کیطرف مائل ہونیکے ہیں ومنہ قول الشاعر ؎ سلمت عرضا تو یہ لم یدکن + جاتق وہ مشک جو پرانا ہونیکی لیئے خوشبو ہوجائے اور بکل پر یا معنی من ہے قال الجوہری وقولہ بکل یعنے من کل جونہ بفتح اول وہ مٹکا جو رال سے روغن کیا گیا ہو اصل معنی اسکے سرخ مائل بسیاہی کے ہین قدحت بصیغہ مجہول قدح مصدر باب ضرب پیالو نکے ذریعہ سے شراب نکالنا فی الصحاح وقولہ قدحت ای غرفت منہا فض بصیغہ واحد مذکر مجہول فض مصدر باب نصر ینصر توڑنا یقال فضضت الکتاب ای کسرتہ ختام وہ مٹی جس سے مہر کرتے ہین اور مٹکی وغیرہ کی موہنہ کو بند کرتے ہین وقولہ تعالی ختامہ مسک ای اخرہ لان اخر ما یجدونہ رائحۃ المسک

المعنے مین شراب کو جو ایسے میلی پرانی مشک یا پرانی سرخ مائل بسیاہ مٹکے مین ہو جسکی شراب پیالون سے نکالی جائے اور اسکی مہر توڑی جائے گران خرید تا

الاعراب علی فعل یا فاعل ہے تسیاء مفعول بہ ہے بکل ادکن عاتق متعلق فعل او ظرف کے ہی ہے جونۃ موصوف قدحت پہلا وصف معطوف علیہ وفض ختامہا معطوف جونۃ مع اپنی وصف کے ادکن پر معطوف ہے یا بیان ہے (فائدہ) اس شعر سی ثابت ہوتا ہی کہ واو صرف جمع کی لیئے ہے ترتیب اسمین شرط نہین اگر ترتیب ملحوظ ہوتی تو چاہیئے تہا کہ فض ختامہا قدحت سے پہلے ہونا اور اسطرح سی خدا تعالی کا قول واسجدی وارکعی وقولہ نموت ونحیی

۶۰	وَصَبُوْحِ صَافِيَةٍ وَجَذْبِ كَرِينَةٍ	بِمُوَتَّرٍ تَأْتَالُهُ إِبْهَامُهَا
۶۱	بَادَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَةٍ	لِأُعَلَّ مِنْهَا حِينَ هَبَّ نِيَامُهَا

اللغات صبوح صبح کیوقت شراب کا پینا فی الصحاح الصبوح الشرب بالغداۃ ضد اسکا غبوق ہی صافیہ صفت شراب محذوف کی ہی لغت ہی جذب کا لفظ اس امر پر قرینہ ہی کہ یہان صبوح سے مصدری معنی مراد ہین جذب ایک جگہہ سی دوسری جگہہ لینا فی القاموس یقال جذب الشیء حولہ عن موضعہ کرینۃ گا نیوالی لونڈی کران سے ماخوذ ہی جو عود کو کہتے ہین اور بعض کے نزدیک چنگ ہی لبید کہتا ہی ؎ صعل کسا فلۃ القناطنبوبہ + وکان جوء جوءہ صفیح کران

موتر بصیغہ اسم مفعول توتیر مصدر باب تفعیل تار ین جوڑنا تأتیال باب افتعال سے مصدر ہے اول اسکا مجرد ہے اصلاح کرنا یعنے ایسا جیسے قلت سی تقتال بنایا جائے فی الصحاح ای نضلحہ ابہام ہا ابہام انگوٹہا مفرد مؤنث ہی اباہیم ابہامات جمع مبادرت کام کرنیمین کسی پر سبقت لیجانا اصلہ اسکا الی ہے دجاج دال کا کسرہ فتح دونو مروی ہین مفرد جمع بضمتین جیسے عناق وعنق وکتاب وکتب اور کبہی دجاج ہی اسکے جمع مین آجاتا ہے سحرہ بہت ہی سویرے جبکہ اندہیرا ہو عل دوبارہ شراب پینا ہب بصیغہ واحد مذکر غائب ہب مصدر باب نصر

صبوحی شراب ا صبح ۲ ابہامہا فی البحر اصلہ ابہامہا بالمیم الزائدۃ فی اول الکلمہ رجوع کرینگے ہین

نیصر بیدار ہونا نیام جمع نائم مفرد ضمیر مجرور اسکے سحرۃ کیطرف پہرتی ہے۔
المعنے بہت سی شراب نوشی جسکی چہنائی شرابکے اور بہت سی کشش گائن لونڈی کی ایسی تار دار ساز کی ساتھ اسکا انگوٹھا بار بار آتا ہی اور اسی سنوارتا ہی کہ مین بہت سویری اندہیری اندہیری اپنی حاجت کو مرغون سے سبقت لیجا کر اس سے پورا کرتا ہون تاکہ جب سونی والی جاگین اس سے دوبارہ سیراب ہو جاؤن۔
الاعراب او صبوح پر معنی رب ہے صبوح مصدر ہے جو صافیہ کیطرف مضاف ہے اور معنی صبوحی شرابکے بہی آیا ہے اسحالت مین صافیہ کیطرف اسکی اضافت وصف کیطرف ہوگی یا خاص کے عام کیطرف اور حذف کرینۃ صبوح پر معطوف ہے بمو تر اسکی متعلق ہے اور جملہ تا تالہ اهیامہا موتر کا وصف ہے اور جملہ بادرت حاجتہا الخ جسمین حاجتہا اول مین حاجتے الیہا تہا صافیۃ کا وصف ہی یا جواب رب ہے اور حسب ہمارے پہلے تحقیق کے اس مبتدا کو تقدیر ثانی خبر کی ضرورت نہین ہے اور اس شعر مین صرف شراب نوشی کیطرف ضمیر پہرتی ہی تاکہ جذب بۃ کی حالت اسپر قیاس کیجاوے جیسے ہم پہلے بیان کرآئی ہین کہ ابان الدہر واحدہا الفقید مین صرف ایک تاکید کیطرف اضمار ہے تاکہ دوسرا اسپر قیاس کیا جاوے اور یہہ شعر اعشے کی اس شعر کیہم مضمون ہے۔ فقمنا ولما یصح دیکنا + الی جونۃ عند حدادہا

٦٣	وَغَدَاةِ رِيحٍ قَدْ وَزَعْتُ وَقَرَّةٍ	قَدْ أَصْبَحَتْ بِيَدِ الشَّمَالِ زِمَامُهَا

اللغت غداۃ چاشت مونث ہی ابن انباری فرماتی ہین کہ اسکی تذکیر مسموع نہین ہے ہان اگر کوئی معنی اول نہار لیکر اسی مذکر مستعمل کرے تو کچہہ مضائقہ نہین ہے غدوات جمع یہان یوم کی معنون مین ہے علی ما نص علیہ استادنا ادام اللہ فیضہم مضاف لیوئی وصف ہے کفایۃ المتحفظ مین ہے یوم راح وریح اذا کان شدید الریح رافعی فرماتے ہین یوم ریح علی الاضافۃ بہی جائز ہے فیومی فرماتی ہین کہ اضافت کیحالت مین ریح مخفف ہوگا اور توصیف کے حالت مین مشدد یعنی ریّح بہر حال غداۃ ریح سی مراد وہ دن ہے جسمین سخت ہوا چلی اور ریح کا لفظ عموماً موذی ہوا مین مستعمل ہے جیسی ریاح کا خوش ہوا مین کلام الٰہی مین اس امر کا پورا لحاظ کیا گیا ہی قرۃ بفتح قاف ٹہنڈی رات لیلۃ محذوف کا وصف یقال لیلۃ قرۃ ای باردۃ اور بالکسر ٹہنڈک کو کہتے ہین یقال اشد العطش حرۃ علی قرۃ وقالوا اجد حرۃ تحت قرۃ پہلے معنی نہایت موزون اور مناسب ہین۔
المعنے بہت سی سخت ہوا والی دن اور ٹہنڈی راتین جنکی باگ شمالی ہوا کی ہاتہہ مین تہی انکے سختیون کو مینی روک دیا سخت ہوا اور ٹہنڈک سی قحط مراد لیتی ہین جب بہیڑ دن بکریون پر گذارہ کرنیوالی ملک پر یہہ آفت آجاوے تو وہ نہایت ہی بہوکی ہو جاتے ہین دیکہو یہہ شعر ۔ وسنبہ تستکشط الریح ثوبہ + لیسقط عنہ وہو بالثوب معصم + نیز یہہ شعر ۔ یعنفقہ من الریح باردۃ + ونکباء لیل من حادی فصرصر + نیز یہہ شعر ۔ دعوت الیہا فتیۃ باکفہم + من الجزد فی برد الشتاء کلوم + نیز یہہ شعر ۔ وانی لادعو الضیف بالضوء بعدما

کما الارض نضام الجلیۃ جامۃ نیز بہیہ وداع بلجن الکب یدعو ودونہ + من اللیل سجفا ظلمۃ وغیومہا
نیز بہیہ اعاذل یکفیک لاضیا فیلیلۃ + تزود القری امست بلیلا شماہا +
الاعراب وا وبمعنی رب ہے غداۃ دیم مجرور رب ہے قد صفۃ مع اپنی وصف قد اصبحت بید الشمال زمامہا غداۃ پر معطوف
قد وزعت جواصل مین وزعہا تہا غداۃ کا وصف یا جواب رب ہے علی ما حققنا مرارًا۔

٦٣	ولقد حمیت الحی تحمل شکتی	فرط وشاحی اذ غدوت لجامہا

اللغات شکۃ کوئی ہتہیار جو پہنا جائے شک سے فعلۃ بمعنی مفعول ہے جو باب نصر ینصر سے مصدر ہے یقال شک الرجل
فی السلاح اذ البسہ یشکہ شکا فرط وہ گہوڑا جو دوسرے گہوڑون سے تیز روی کی باعث سبقت لیجانیوالا ہو
محاورہ فرطت القوم افرطہم فرطا ای سبقتہم سے ماخوذ ہے ومنہ فراط القطا ای متقدماتہا الی الوادی والماء
قال الشاعر ومنہل وردتہ التقاطا + لم ار اذ وردتہ فراطا + الا الحمام الورق والقطاطا + وشاح بر
وزن کتاب اصل مین چمڑے کا ایک تسمہ ہوتا ہے جسمین موتیون سے جڑا کر عورتین بطور جمیل کے پہنا کرتی ہین وشح اوشح جمع
المعنے مین قسم کہا کر کہتا ہون کہ اپنی بہائی بندون کو مین بچالیا بحالیکہ میری ہتہیارون کو ایسی گہوڑے نے
اٹہا رکہا تہا کہ اسکا لگام صبح کی چلنے کے وقت میری گلے کا ہار تہا۔ عرب کے لوگ گہوڑون کی لگامین گلے
مین ڈال لیا کرتی تہی جب کوئی شکار نکلا یا حادثہ درپیش آیا تو فورًا لگام دیکر تدارک کر لیتے پہلے لگام کا نہ دینا دو
امرون کو ظاہر کرتا ہے ایک تو گہوڑی کا فرمانبردار اور معزز ہونا کہ جب چاہین اسے لگام دیسکتے ہین اور وہ ہر وقت
تکلیف کا مستحق نہین دوم خود انکا ایک اعلی درجہ کی سوار ہونے پر کہ جب چاہتے تہے لگام دی لیا کرتی تہے
چنانچہ ایک حماسی کہتا ہے ع لبست علیہم اذ یعدون اردیۃ + الاجیاد قبیلے البعم واللجم +
الاعراب لقد حمیت الحی جواب قسم ہے جسپر لام دلالت کرتا ہے اصل مین یون تہا واللہ لقد حمیت الحی اور جملہ تحمل شکتی
حمیت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور جملہ وشاحی اذ غدوت لجامہا فرط کا وصف ہے

٦٤	فعلوت مرتقبا علی ذی ہبوۃ	حرج الی اعلامہن قتامہا

اللغات علو چڑہنا متعدی بنفسہ ہے یقال علوتہ ای رقیتہ مرتقبا بصیغہ ظرف از باب افتعال بروزن مفتعل
وہ اونچی جگہ جسپر چڑہ کر دشمن کے حالات دریافت کرتے ہین ہبوۃ غبار ہبوات جمع ایک شاعر کہتا ہے سہ
تبدو لنا اعلامہ بعد الغرق + فی قطع الال وہبوات الدقق + حرج بروزن کتف وحسن وہ مکان تنگ
جسمین درخت بہت ہون اسطرح کی بہت الفاظ آئی ہین جو حسن وکتف دونون کے وزن پر پڑہے جاتے ہین جیسے وحد
وحد بتحرو۔ فرد۔ دنف. دنف وغیرہ اعلام جمع علم بروزن سبب مفرد جہنڈا قتام غبار۔
المعنے پہر مین ایک اونچی جگہہ پر دشمنون کے تاکنی کے لیے چڑہا جو بہت غبار ناک اور گنجان درختون والے ٹیلہ پر واقع ہے اوسکا غبار دشمنون کے جہنڈون

اللغات علوت فعل یا فاعل مرتقبا مفعول بہ موضوع علی ذی ہبوۃ حرج جسمین حرج کی ہی ہبوہ کا پہلا وصف ہے متعلق مقدم ہوکر مرتقبا کا وصف ہی اور جملہ اسمیہ الی اعلامہن آہ جسمین ظرف خبر مقدم ہے ذی ہبوۃ کا دوسرا وصف ہے اور ہوسکتا ہی کہ حرج سی مراد قریب ہو کیونکہ تنگی کو قرب لازم ہے قتام سکا فاعل ہوا الی اعلامہن متعلق حرج ہوا اور علیحدہ جملہ بنانی کی کچہہ ضرورت نہو اس حالت مین شعر کی معنی مین یہہ فرق آجائیگا یعنی مین ایک ایسی اونچی جگہہ پر چڑہا جو غبار ناک ٹیلہ پر واقع تہی اور اسکا غبار دشمنوں کے جہنڈی کیطرف قریب تہا رہی یہہ بات کہ قتامہا کی ضمیر کسطرف راجع ہو اسکی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہے یا ذی ہبوۃ بعقبہ کی تاویل مین ہے یا خود ہبوہ کیطرف راجع ہی جس سے غبار کی کثرت علی سبیل التجرید ثابت ہوتی ہے اور اعلامہن کی الی ضمیر دشمنوں کیطرف راجع ہی جو سیاق کلام سی مفہوم ہوسکتے ہین

۶۵	حَتّٰی اِذَا اَلْقَتْ یَدًا فِیْ کَافِرٍ	وَاَجَنَّ عَوْرَاتِ الثُّغُوْرِ ظَلَامُہَا

اللغات کافر سیاہ رات کفر سی ماخوذ ہی جسکے معنی ڈہانپنے کے ہین فی الصحاح الکافر اللیل المظلم لانہ یستر بظلمتہ کل شیٔ اجن بصیغہ واحد مذکر غائب از باب افعال رات کا چہاجانا۔ ڈہانپ لینا یقال اجنہ اللیل عورات جمع عورۃ مفرد ہر ایک خطرہ لڑائی مین ہو یا سرحد مین جس سے الشان ڈرہی ثغور جمع ثغر مفرد شہروں کی سرحد جو کہٹکے کی جگہہ ہو فی الصحاح موضع المخافۃ من فروج البلدان سندی مین اسی ناکا کہتے ہین

المعنی یہانتک کہ جب سورج اپنا ہاتہہ اندہیری رات مین ڈالا یعنی قریب غروب کے ہوا اور ناکوں کے اندہیری کہٹکے کی جگہون کو

الاعراب اذا القت ید افی کافر شرط ہی جملہ اجن عورات الثغور ظلامہا القت پر عطف ہی اور جزا آیندہ شعر مین ہے

۶۶	اَسْہَلْتُ وَانْتَصَبَتْ کَجِذْعِ مُنِیْفَۃٍ	جَرْدَاءَ یَحْصَرُ دُوْنَہَا جُرَّامُہَا

اللغات اسہال نرم زمین مین اترنا یقال اسہل القوم صاروا الی السہل انتصاب کہڑی ہوتا جذع بکسرہ جیم تنہ مفرد جذوع آجذاع جمع منیفہ بصیغہ اسم فاعل نخلہ محذوف کا وصف ہے اونچا درخت اناف علی الشیٔ سی ماخوذ ہی جسکے معنی جہانکنے اور بڑہنے کے ہین جرداء وہ کہجور جسکے پتی شاخین سب جہاڑ دیجا ئین یحصر بصیغہ مضارع معلوم حصر مصدر باب علم یعلم تنگ سینہ ہوجاتا جرام کہجور کا پہل توڑنیوالا یقال جرمت النخل

المعنی تو مین نرم زمین مین اتر آیا اور حال یہہ تہا کہ وہ گہوڑی ایک اونچی کہجور کے تنہ کیطرح کہڑی تہی جسکی ڈالی پتی سب جہاڑی گئی ہون اور بہت اونچا ہونیکی باعث اسکا پہل توڑنی والا تنگ سینہ ہوجاتے

الاعراب اسہلت اذا کا جواب ہے اور جملہ وانتصبت کجذع منیفۃ الخ جسمین جرداء اور یحصر دونہا جرامہا منیفہ کا وصف ہی اسہلت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۶۷	رَفَّعْتُہَا طَرْدَ النَّعَامِ وَشَلَّہُ	حَتّٰی اِذَا سَخُنَتْ وَخَفَّ عِظَامُہَا

قطعنہ

اللغات ترفیم اونٹ کو گرمانا اور چلنے پر برانگیختہ کرنا طرد اونٹوں کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا طردت الابل ای ضممتہا من نواحیہا و نیز شکار کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا و منہ الطریدۃ وہ شکار جو ادہر ادہر سی گہیر کر لایا جاوے نیز دور کرنا اور ہانکنا یقال طردتہ فذہب نعام حمام کیطرح اسم جنس ہے شترمرغ نشل دور کرنا ہانکنا اونٹوں کو ادہر ادہر سی گہیر کر لانا فی الصحاح شللت الابل اشلہا شلاً اذا طردتہا۔
المعنے پہی اسی لیئے گرمایا کہ شترمرغوں کو ادہر ادہر سی گہیر لاؤن یہانتک کہ جب وہ گرمائی اور اسکی ہڈیان ملکے ہوگئین
الاعراب طرد النعام مفعول لہ ہی جیسے حذر الموت مین صاحب اعراب القرآن نے کہا ہی یا ابتغاء التحبب مین ولست وان قربت بوابنائم + خلاقی ولا دینی ابتغاء التحبب۔ جیسی تبریزی سنے بیان کیا ہے۔

٦٨ | فَلَفَتْ رِحَالَتُهَا وَأَسْبَلَ نَحْرُهَا | وَابْتَلَّ مِنْ زَبَدِ الْحَمِيمِ حِزَامُهَا

اللغات قلق علم یعلم سی مصدر ہے ہلنا رحالۃ چرمی زین جسمین لکڑی نہین ہوتی اور سخت دوڑ انیکی وقت گہوڑے پر وہی ڈالتی ہین رحائل جمع عامر کہتا ہی ومقطع حلق الرحالۃ سابح + باد نواجذہ عن الاظراب عنترہ کہتا ہی اذ لا ازال علی رحالۃ سابح + نہد تعاورہ الکماۃ مکلم + اسبال مینہ یا آنسون کا بہنا نحر سینہ اسیل نحرہا جرالنحر کیطرح مجازی نسبت سمجہنا چاہیے ابتلال تر ہونا زبد جہاگ وغیرہ جو پانی پر آجای حمیم اصل مین گرم پانی کو کہتے ہین مگر مجازاً بمعنی پسینہ کی بہی آجاتا ہی و منہ لاستحمام لسینہ لانا فکانہما استحم بمائہ + حولی عزبان اداح واطرا + حزام بروزن کتاب تنگ حزم بروزن کتب جمع
المعنے تو اسکا چرمین زین مدن کے ڈہیلا ہونی سی ہلا اور اسکا سینہ بہہ گیا اور اسکا تنگ پسینہ کی جہاگ سی تر ہوگیا
الاعراب جملہ قلقت رحالتہا اذا کا جواب ہے جسپر جملہ اسبل نحرہا معطوف ہے ابتل من زبد الحمیم حزامہا کیطرح

٦٩ | تَرْقَى وَتَطْعَنُ فِي الْعِنَانِ وَتَنْتَحِي | وِرْدَ الْحَمَامَةِ إِذْ أَجَدَّ حَمَامُهَا

اللغات ترقی بصیغہ واحد مؤنث غائب باب علم یعلم رقی بروزن فعول مصدر سیڑہی وغیرہ مین چڑہنا صلہ فی مستعمل ہے یقال رقی فی السلم وغیرہ من باب تعب نص علیہ الفیومی طعن فی العنان کے معنے یہ ہین کہ گہوڑا باگ کہینچ کر کمال خوشی سی چلے فی الصحاح والفرس یطعن فی العنان اذا مدہ و ینشط فی السیر طعن کے معنی چلنے کے ہین اور عنان بروزن حمار کے معنے باگ کی ہین۔ اعنہ جمع انتحا بائین جانب پر زور ڈالکر چلنا فی الصحاح انتحی فی سیرہ ای اعتمد علی الجانب الایسر ورد اسکا مجرد نحو ہے معنی کنارہ کے ہین ورد ورود کا حاصل مصدر ہی باب ضرب یضرب سی ہے جسکے معنی ہین پانی پر جانا عام اس سے کہ اسمین گہسے یا نہین منصوب بنزع خافض ہے ای کورد حمامہ حمامۃ کا اطلاق عرب ہر ایک طوق والی جانور پر کرلیتے ہین جسمین لوا۔ کبوتر۔ فاختہ وغیرہ سب داخل ہین مذکر مؤنث دونون پر اسکا اطلاق آجاتا ہی قرینہ تمیز کے لیئے ضروری ہے زجاج کا قول واذا ادد

تصحیح المذکر قلت رایت حماما علی حمامة ای ذکرًا علی انثے اسی قرینہ کیطرف مشیر ہے اُجِدّ بصیغہ واحد مذکر غائب
باب افعال اصل مین جد بمعنی جلدی سی ماخوذ ہی یعنے بہت جلدی کرے یا جد بمعنی کوشش سے مشتق ہے یعنے
بہت کوشش کرے حمام یہان بمقابلہ حمامہ مذکر ہے۔

المعنے باگ کہینچکر بڑی خوشی سی چلنے اور بڑہنی ہے اور چلنی مین بائین جانب پر زور ڈالکر چلتی ہے
اس پیاسی کبوتری کیطرح جو پانی کو جاتی ہوا اور اسکا کبوتر بہت سعی کرتا ہو۔

الاعراب ترقی فعل ضمیر راجع بسوی کبوتری فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ تطعن فی العنان معطوف
جسیر وتنتحی معطوف ہے اور وردا الحمامة منصوب بنزع خافض ہوکر ترقی کی متعلق ہے اور جملہ اذا اجل حمامہا

۷۰	وَكَثِيرَةٍ غُرَبَاؤُهَا مَجْهُولَةٍ	تُرْجَى نَوَافِلُهَا وَيُخْشَى ذَامُهَا
۷۱	غُلْبٍ تَشَذَّرُ بِالذُّحُولِ كَأَنَّهَا	جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيًا أَقْدَامُهَا
۷۲	أَنْكَرْتُ بَاطِلَهَا وَبُؤْتُ بِحَقِّهَا	عِنْدِي فَلَمْ يَفْخَرْ عَلَيَّ كِرَامُهَا

اللغا غرباء جمع غریب مفرد فعیل بمعنے فاعل ہے وہ شخص جو اپنی وطن سی دور ہوجائے غرب الشخص غرابتًا
بعد عن وطنہ فہو غریب نوافل جمع نافلہ مفرد وہ عطیہ جسکا دینا ضروری نہو ومنہ نافلة الصلوة ذام
عیب باب منع منع سی حاصل مصدر ہے فی الصحاح ذامہ یذامہ ذاما عابہ وحقرہ غلب جمع اغلب مفرد موٹی گردن
والا اصل مین شیر کی وصف مین آتا ہی قال الشاعر بلیث ہیدق الشدق شوس ظلیت تشذر بصیغہ واحد مؤنث غائب
باب تفعیل اصل مین تتشذر تہا ایک تا کو تخفیفا حذف کیا گیا تشذر مصدر اصل مین بمعنی لنگوٹی باندہنی پوچہ
کی جو تڑون مین رکہنی کے ہین مجازا بمعنی بڑائی کے لیے مستعد ہونی کی آتا ہی یقال تشذر فلان اذا تہیا للقتال
بالذحول میں با سببیہ ہے جیسے فبظلم من الذین ہادوا مین علی ما نص علیہ الرضی ذحول جمع ذحل مفرد کینہ عداوت
یقال طلب بذحلہ ای بثارہ جن جمع جنی مفرد جیسی حبش اور حبشی جنن سی ماخوذ ہی جسکی معنی چہپنے کی ہین چونکہ یہ
بہی آنکہون سے چہپے ہوئے ہین لہذا انہین جن کہتے ہین بدی ایک وادی کا نام ہی جو کثرت جنون مین مشہور ہے
یہی صاحب فرماتی ہین ع جعلن صراح القہتین عالجا + یمینا ونکبن البدی شمائلا + رواسی جمع راسیہ مفرد
جما ہوا ومنہ الجبال الراسیات اقدام جمع قدم مفرد بروزن سبب پاؤن مؤنث ہی اصل مین قدم علیہ من باب
علم کا مصدر ہے جو پاؤن پر اسلیے اسکا اطلاق ہوا کہ وہ مقدم ہوتا ہی قال الفیومی واصل القدم ما قدمتہ
قدام ملک آنکار منع کرنا۔ عتاب کرنا بصلہ علی مستعمل ہے یقال انکرت علیہ فعلہ انکارا اذا اعنتہ وعبتہ نیز
نہ پہچاننا یقال انکرتہ ضد عرفتہ بؤت بروزن قلت بو مصدر اقرار کرنا یقال باء بحقہ اعترف بہ کذا ذکرہ

القیوم فخر بصلہ علے کسی پر فخر کرنے مین غلبہ لیجانا۔
المعنے بہت سی گہر غریب الوطن ہہت تہی جنہین کوئی جانتا پہچانتا نہین تہا اور انکی غلبہ کی امید کیجاتی تہی اور انکے جیبسے ڈرا جاتا تہا (۲) وہ بڑی موٹی گردنون والی شیر ہین جو قدیمی کینو کے باعث لڑائی پر مستعد تہی کہ گویا وہ وادی بدی کے دیو ہین کہ انکی پاؤن خوب جمی ہوئی ہین (۳) کہ جو بات اس گہر مین محہے باطل اور کہوٹی معلوم ہوئے مینے اسکی بابت انہین سرزنش کرکے اس سے روک دیا اور جہڑکی دی اور جو انسین میرے نزدیک سچی اور کہری تہی اسکو مینے تسلیم کیا اور اس گہر کے اشرافون نے فخر مین مجہپر غلبہ حاصل نکیا۔
الاعراب کثیرۃ پر واو بمعنی رب ہے اور ہہ دار محذوف کا وصف ہے اور مجہولۃ اسکا دوسرا وصف ہی اور جملہ ترجی نوافلہا ویخشے دامہا عزبا ء ہا کی ضمیر مضاف الیہ سے حال واقع ہی (۳) اور غلب انکی پہلے وصف تشذر بالذحول اور دوسرے وصف کا ہاجن لبدا انہ جسمین دواسیا اقدامہا جن کا حال ہے قسم کی خبر ہی اور انکرت باطلہا مع اپنی معطوف ودوئت حقہا عندی جسمین ضمیر متکلم ذوالحال ہے اور جملہ لم یفخر علی کرامہا اس سے حال واقع ہی جواب رب ہے یا یہہ مجرور رب کا وصف ہی جیسے کہ ہم پہلے بیان کرتے ہین۔ ان شعرون مین اس قصہ کیطرف اشارہ ہے جو لبید کو اپنی ماموں ربیع بن زیاد عبسی سے پیش آیا جو نعمان بن منذر کا ندیم تہا آغانی مین ہے کہ ایک دفعہ لبید کا قبیلہ بنوجعفر بن کلاب نعمان بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا انہا جب بعد سلام واپس ہوا تو ربیع نے انکے حق مین کچہہ برا بہلا کہا دوسرے دفعہ جب سلام کی لیئے حاضر ہوئی تو انہین نعمان کا مزاج کچہہ متغیر معلوم ہوا اور پہلی سے آؤبہگت نہ پائی ربیع کی کارسازی انپر کہل گئے آپسمین باتین ہونی لگین لبید نے دریافت کیا تو انہون نے اسکے ماموں کی کل عنایت کا اسپر اظہار کیا۔ لبید نے کہا کہ کسیطرح مجہی نعمان کے خدمت مین لیچلو اگر حد نے چاہا تو مین اسکا بدلہ لے دونگا بنوجعفر نے اسکا سر مونڈکر اسی لباس فاخرہ پہنایا اور نعمان کے خدمت مین حاضر ہوئی اسوقت ربیع بادشاہ کی ساتہہ کہا رہا تہا موقع پاکر کچہہ عرض داشت انہون نے کی ربیع نے اعتراض کیا مجبورا لبید نے کچہہ شعر کہے جنکا مطلب یہہ تہا کہ آپ اسکے ساتہہ کہانا کہاتے ہین اسی برص ہے وغیرہ جس سے نعمان نے کہانے سے ہاتہہ اٹہالیا اور ربیع شرمندہ ہوکر اٹہہ کہڑا ہوا اور پہر کبہی بادشاہ کیخدمت مین حاضر نہوا۔

۷۳ وَجَزُورِ أَيْسَارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِهَا | بِمَغَالِقٍ مُتَشَابِهٍ أَجْسَامُهَا

اللغات جزور وہ اونٹ جو ذبح کئے جانے کے لئے ہون مذکر مونث مین مساوی ہے ایسار بروزن اصحاب جمع یاسر مفرد جوا ریا میسر مصدر باب ضرب جوا کہیلنا تیر ہیرے کے معنے اونٹون کو ذبح کرکی انکا گوشت تقسیم کرنیکے ہی ہین ایک شاعر کہتا ہی ؎ اقول لہم بالشعب اذ ییسرونني + الم تیئسوا انی ابن فارس زہدم + فی الصحاح الیسر القوم المجزور لانہ ییسرونہا واقتسموہا مغالق جمع مغلق بروزن منبر مفرد جوئی کا ہر ایک تیر۔

المعنی بہت سے ایسی اونٹ ذبح کرنیوالوں کیلئے ہیں کہ انکی قربانی کیلئے ایسے تیروں کے ذریعہ سے جنکے اجسام متشابہ ہیں تاکہ وہ پہچانے نہ جائیں بلائے
الاعراب اوبہان بمعنی رب ہے جمع ودا ایساد مجرور رب ہے دعوت تحتھا مع اپنی تعلق بمغالق متشابہ اجسامھا کی
جسمین متشابہ اجسام ہامغالق کا وصف باعتبار متعلق کے ہے جواب رب ہے یا مجرور رب کا وصف ہے کہا ذکرنا مرادا

۷۴ أدعو بهن لعاقر أو مطفل | بذلت لجيران الجميع لحامها

اللغا عاقر بانجھ عواقر جمع مطفل بچہ والی مطافل۔ مطافیل جمع جیران جمع جار مفرد ہمسایہ لحام جمع لحم مفرد
المعنی یعنی ان تیروں کے ساتھ بانجھ یا بچے والے اونٹنی ذبح کرنیکے لئے لوگوں کو بلایا جنکے گوشت سب ہمسایوں کے لئے خرچ کئے گئے
الاعراب اوبہان منع خلو کیلئے ہے یا اجتماع کیلئے جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے اور جملہ بذلت لجیران الجمیع لحامہا مطفل کا صفت ہے

۷۵ فالضيف والجار الجنيب كأنما | هبطا تبالة مخصبا أهضامها

اللغا ضیف مذکر مؤنث واحد جمع یہ ایک طرح مستعمل ہے مہمان اضیاف ضیوف ضیفان جمع جنیب وہ ہمسایہ جو اپنا ہم کفو نہو قال الصحاح واما الجار الجنیب فھو جارک من قوم اخرین تبالۃ یمن میں ایک مشہور سرسبز شہر ہے جسپر حجاج کو عبدالملک بن مروان نے عامل بناکر بھیجا تھا اور حجاج نے اسے اپنے شان کے شایان نہ سمجھ کر استعفا دیدیا تھا۔ یہ کہاوت اھون من تبالۃ علی الحجاج اسکی نسبت ہے تانیث اور علمیت کیلئے غیر منصرف ہے مخصب بصیغہ اسم فاعل از باب افعال سرسبز خصب سے ماخوذ ہے بولتے ہیں بلد خصیب بلاد اخصاب جیسے کہے بلد سبسب بلاد سباسب اخصاب مصدر ہے بولتے ہیں اخصبت الارض و مکان مخصب و خصیب ھضم جمع ہضم بروزن جمل مفرد پست زمین مثل ہے اللیل واھضام الوادی کقولھم ایاک والاسد یعنی چونکہ پست زمین میں کمینگاہ ہو سکتی ہے لہذا رات کیوقت چلنے میں
المعنی یعنی ان اونٹنیوں کو ذبح کیا اور انکا گوشت مہمانوں اور پڑوسیوں پر تقسیم کیا چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ گویا تبالہ شہر پر اترے ہیں جسکے پست زمینیں سرسبز اور شاداب ہیں۔
الاعراب فالضیف میں فا تفریعیہ ہے الضیف مع اپنی معطوف الجار الجنیب مبتدا ہے ھبطا تبالۃ خبر ہے مخصبا اھضامہا تبالہ سے حال واقع

۷۶ تأوي إلى الأطناب كل رذية | مثل البلية قالص أهدامها

اللغا اطناب جمع طنب مفرد خیمہ کے رسی یقال خباء مطنب یعنی مشدودۃ بالاطناب رذیۃ بروزن خطیئۃ وہ اونٹنی جو کثرت مسافت سے دبلی پتلی ہو جائے رذایا جمع ابو زید فرماتے ہیں کہ رذیہ اس دبلی اونٹنی کو کہتے ہیں جسے سفر نے ماندہ کر دیا ہو جس سے وہ گلہ کے ساتھ چرنے سے انکار کرتی ہے یہاں رذیہ سے مراد بڑھیا یا نفس ضعیفہ مراد ہے بلیۃ اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے ایام جاہلیت میں مالک کی قبر پر باندھتے تھے اور آب و دانہ سے محروم رکھتے تھے تاکہ وہ مرجاتی یا اسکے لئے ایک گڑھا کھودا جاتا اور مردہ کیطرح اسے بھی زندہ درگور کر دیتے تھے کچھ مدت جبکہ بیچاری خود بخود مرجاتی۔ انکا یہ زعم باطل تھا کہ جب حشر ہوگا تو جنکے لئے اس قسم کا سلوک کیا گیا ہوگا وہ سوار اٹھینگے باقی

پیدل اسلام نے اس ناجائز رسم کو یکقلم موقوف کیا چنانچہ عرباج اسی امر کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے منا ذ لا
تزی لا ذلام فیہا + ولا حفر المبلے للمنونات + ای انہا منازل الاسلام بلکو سی ماخوذ ہے ۔
قلص کپڑیکا دہونیکے بعد سنگڑجانا قلص الثوب بعد الغسل نقص ہونٹون وغیرہ کا سنگڑجانا یقال شفتہ قالصۃ
اھدام جمع ہدم بروزن حمل مفرد پرانا کپڑا ۔
المعنے میری لوگ ایسی غریب پرور ہین کہ ہر ایک ضعیف مصیبت کا مارا جواس اونٹنی کیطرح ہو جیسی اسکی مالک قبر پر
باندہ دیا جاتا ہے اسکی قبر کے پاس زندہ دفن کیا جاتا ہے اور اسکے کپڑے چہوٹے ہین انکے خیمہ کی رسیون کے پاس بنا لیتے ہین
الاعراب تاوی فعل الی الاطنا متعلق کل ذیۃ فاعل مثل البلیۃ پہلا وصف رذیہ کا ہی اور چونکہ اضافت مثل کے لفظی ہے لہذا نکرہ
وصف بن سکتا ہی اور قالص اھدامہا باعتبار متعلق کے دوسرا وصف ہے تاوی فعل مع فاعل اور متعلقات کے جملہ فعلیہ ہوا ۔

۷۷ | وَیُکَلِّلُوْنَ اِذَا الرِّیَاحُ تَنَاوَحَتْ | خُلُجًا تُمَدُّ شَوَارِعًا اَیْتَامُہَا

اللغات تکلیل تاج پہنانا فی الصحاح کللہ اذا البسہ الاکلیل تناوح حقیقی معنی اسکے مقابل ہونیکے ہین ومنہ الجبلان
یتناوحان یہان چوپایون کا چلنا مراد ہی چونکہ اسحالت مین تقابل ہوتا ہی لہذا تناوح سی تعبیر کرتے ہین اسی لئے
نوائح کو اسی لئے کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل کہڑی ہوتی ہین اور یہہ کنایہ قحط سی ہے خلج بروزن عنق
جمع خلیج مفرد بڑا پیالہ جس سے تقریبا بارہ آدمی سیر ہو جائین مد پانی کا بڑہنا بڑہانا لازم متعدی دونو طرح
آتا ہی عجاج کہتا ہی سبل اتی مدہ اتی شوارع جمع شارع مفرد نیرنے والا ایتام جمع مفرد یتیم جیسی شریف واشراف
المعنے جب چوپایان چلتے ہین تو اسوقت وہ بڑے پیالون کو گوشت کے ٹکڑون سے تاج پہناتے ہین جنہین شوربا بہنا جاتا ہے اور انکی یتیم کہین
الاعراب یکللون فعل ضمیر اسکی جو شاعر کی قبیلہ کیطرف راجع ہے فاعل خلجا مفعول بہ موصوف تمد اسکا پہلا وصف شوارعا
ایتامہا دوسرا وصف اور ایتامہا کی اضافت خلج کیطرف بادنی ملابست ہے اور اذا الریاح تناوحت یکللون کا ظرف ہے

۷۸ | اِنَّا اِذَا الْتَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ یَزَلْ | مِنَّا لِزَازُ عَظِیْمَۃٍ جَشَّامُہَا

اللغات التقاء ملنا مجامع جمع مجمع مفرد میم کا فتح اور کسرہ دونوں صحیح مروی ہین اور موضع اجتماع دونون
اسکا اطلاق آتا ہی لزاز عماد وسناد کیطرح یہہ بہی لام کی کسرہ سی ہے لز سی ماخوذ ہی جسکے معنی چمٹنی اور چمٹنی کے
ہین تو لیتے ہین لزاز البنا یعنے دروازہ کی شتیول بعدہ اس لفظ مین توسع کیا گیا اور معانی پر لزوم کی معنون مین یہہ
مستعمل ہوگیا بولتی ہین ملز فی الخصومۃ قبیصہ کہتا ہے مفید مہلک ولزاز خصم + علی المیزان وزنۃ ذرین جشام تکلیف
المعنی جبکہ مجلسین جمع ہوتی ہین تو ہم مین سے ہمیشہ ایک ایک بڑی کام کا بیچا کرنیوالا اور اسکا بوجہ اٹہانیوالا ہوتا ہے
الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ضمیر متکلم اسم اذا التقت المجامع شرط لم یزل فعل ناقص لزاز عظیمۃ جشامہا اسم منا
خبر فعل ناقص مع اسم وخبر کی خبر ہے کل جملہ شرطیہ خبر ان ہے جشامہا بحذف حرف عطف لزاز پر معطوف ہے

۷۹	وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا	وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوقِهَا هَضَّامُهَا

اللغات مقسم اگر بصیغہ اسم مفعول ہے تو بمعنی خوبصورت ہے قسیمہ قسیم بھی اسی معنو میں ہے عجاج کہتا ہے ورب هذا الاثر المقسم یعنے بہ ابراہیم علیہ السلام فی الصحاح وشی مقسم ای محسن اور اگر بصیغہ اسم فاعل ہے تو تقسیم بمعنی قسمت کرنیسے ماخوذ ہے ایک شاعر کہتا ہے ؎ نقسم ما فیہا فان هی قسمت + فذاک فان اکری فغن اهلها انکرے مغذمر بروزن مدحرج اسم فاعل وہ رئیس جو اپنی کینے میں جیسی چاہے ظلم عدل کرلے کوئی اسے روک نہ سکے غذمرہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں بلا سوچے کسی کام میں جا پڑنا ھضام حقوق کا توڑنے والا یقال ھضمہ حقہ۔

المعنے اور ایک حسین یا تقسیم کنندہ حقوق ہیں جو کنبہ کو انکا حق دیدینے والا ہے اور ایک ایسا سردار جو کنبے کے حقوق پر جیسے چاہے اختیار

الاعراب مقسم مع اپنی وصف جملہ فعلیہ یعطی العشیرۃ حقہا کے لزاز پر معطوف ہے اور مغذمر لحقوقہا مقسم پر معطوف ہے

۸۰	فَضْلًا وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى	سَمْحٌ كَسُوبُ رَغَائِبٍ غَنَّامُهَا

اللغات فضل بیان بمعنی فضیلت ہے خلاف نقیصہ ندا ہے فیومی فرماتی ہیں ندی کے اصلی معنے تو بارش کے ہیں بعد میں بمعنے بخشش کے بھی مستعمل ہوگیا ہی سمح وہ شخص جو موافق مانگی کے دیدے کسوب مبالغہ کا صیغہ ہے کسب مصدر باب ضرب مال میں نفع حاصل کرنا قال الفیومی کسب مالا ربحتہ بہت کمانیوالا رغائب جمع رغیبہ مفرد بہت بہار بخشش عمدہ اشیاء کو بھی کہہ لیتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے ؎ والی اللہ یعطی الرغائب فاعلم غنام بصیغہ مبالغہ ماخوذ از غنم حاصل کرنا۔

المعنے باعث فضیلت کے اور ایک ایسا کریم ہوتا ہی جو بخشش پر اعانت کرتا ہی موافق مانگی کے دیدیتا ہی بہار عطایا سے فائدہ حاصل کرنیوالا اور انہیں غنیمت سمجھنے والا ہی یا عمدہ چیزوں کو حاصل کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا ہے۔

الاعراب فضلا پہلے شعر میں جو غنام ہا ہی اسکے فاعل کا مفعول لہ ہی یا تمیز ہے جو ضمیر کے ابہام کو دفع کرنیوالا یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے علی الندی پر جو علے ہے وہ بمعنی مع بھی ہو سکتا ہے یعنے با وجود

۸۱	مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ	وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا

اللغات سن ایک طریقہ جیسا فی الحدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرها واجر من عمل بها سنۃ طریقہ فلا تجزعن عن سنۃ انت سرتها + فاول راض سنۃ من یسیرها + قوم مردوں کا گروہ زہیر کہتا ہے وما ادری وسوف اخال ادری + اقوم آل حصن ام نساء + امام پیشوا ام سے ماخوذ ہی جسکے معنی قصد کرنیکے ہیں فعال بمعنے مفعول ہی جیسی کتاب بمعنی مکتوب بعض نے مونث آمامۃ بیان کیا ہی مگر اصل یہ ہے کہ عامل امیر وصی کیطرح امام بھی مونث کی لئی مستعمل ہے چنانچہ ابن سکیت فرماتی ہیں انما ذکرلانہ انما یکون فی الرجال اکثر مما یکون فی النساء فلما احتاجوا الیہ فی ذلک للنساء اجروہ علی الاکثر فی موضعہ تقول موذب بنی فلان امرءۃ وفلانۃ شاهد هکذا لان هذا یکثر فی الرجال ویقل فی النساء وقال اللہ تعالی انها لاحدی الکبر نذیر للبشر فذکر نذیرا وهو حدی الله

آئمۃ جمع اصل مین آممۃ تہا امثلہ کے وزن پر پہلے میم کو دوسرے میم مین بعد نقل حرکت کے ہمزہ کیطرف ادغام کیا گیا ائمہ بن گیا
المعنے ایسی گروہ سے ہین جنکے باپ دادا نے انکی لیئے ایک طریقہ ٹہیرا دیا ہی اور ہر ایک گروہ کا الگ طریقہ اور امام ہوتا ہے
الاعراب معشر مع اپنی وصف سنت لہم اباءہم کے من کا مجرور ہوکر ہم سے خبر واقع ہے اور لکل قوم خبر مقدم ہے جسکا مبتدا سنۃ ہے اور امام اسپر معطوف ہے

٨٢ لا یطبعون ولا تبور فعالہم ۔ بل لا تمیل مع الہوی احلامہا

اللغۃ لا یطبعون بصیغہ معلوم بروزن یفرحون اچھی کامون مین کوتاہی نہین کرتی یعنی جیسی تلوار زنگ لگنے سے کام کی نہین رہتی ویسی وہ نہین ہین بلکہ وہ ہر وقت اچھی کامون مین نفوذ کرتے رہتی ہین تبوار ہلاک ہو جانا رائج نہونا قال الفیومی وہذا المعنے علی الاستعارۃ عن الاولی فعال بکسرہ فا جمع فعل مفرد اور بالفتح اچہا کام بزرگی کرم ہے اصل مین باب علم یعلم سے مصدر ہے جسکے معنی محبت کہنی اور الفت کرنیکے ہین بعد مین معنی مطلق خواہش نفسانی کے ہوگیا خواہ وہ اچھی خواہش ہو یا بری بعد مین بری خواہش کے لئی اسکا استعمال ہوگیا چنانچہ بولتی ہین اتبع ہواہ وہو من اہل الاہواء احلام جمع حلم مفرد عقل یزید بن حکم کہتا ہے ۔ فلما دانیا جہلکم غیر منتہ + وما غاب من احلامکم غیر راجع + قال التبریزی الاحلام ہہنا العقول قیس بن زہیر کہتا ہے ۔ وزعمتم ان لا حلوم لنا + ان العصا قرعت لذی الحلم ۔
المعنے وہ اچھی کامون مین کوتاہی نہین کرتے اور انکی کام اسلیئے ضائع نہین جاتے کہ انکی عقلین نفسانی خواہشون کے ساتھ نہین جھکتین

٨٣ ان یفزعوا تلق المغافر عندہم ۔ والسن تلمع کالکواکب لامہا

اللغۃ یفزعوا بصیغہ مجہول افزاع مصدر ڈرانا مغافر جمع مغفر مفرد خود اصل مین آلہ کا صیغہ ہے غفر سے مشتق ہے جسکے معنی ڈہانپنی کے ہین یعنی آلہ ڈہانپنی کا سن یا نوس الرمح ای رکبت فیہ سنانا سے فعل بمعنے مفعول ہے یعنے وہ نیزہ جسمین پیکان وغیرہ لگا یا گیا ہو یا سن علیہ الدرع ای صب ہے یعنی زرہ دوسری حالت مین لامہا کی ضمیر سن کیطرف صرف تجریدًا ہوگی جیسی اس شعر مین الا لیت شعری ہل اری الجبل مرہ + تنیر عجاجا مسطرا غبارہا ۔ اب لفظ مفرد سی المجاز جنس ہیبت نیزی یا بہت زرہین مراد لی سکتے ہین دیکھو محاورہ قل الدرہم والدینار بلکہ حماسی کی شعر میں بہی نجم بمعنے نجوم لیا ہے ۔ فباتت تعد النجم فی مستحیرۃ + سریع بایدی الاکلین جمودہا ۔
المعنے اگر وہ ڈرائی جاتین تو انکی پاس ان خودون اور بہالون یا زرہون کو دیکھیگا جنکے زرہین چمکتی ہین
الاعراب ان یفزعوا شرط تلق المغافر عندہم جزا السن المغافر پر معطوف ہے اور جملہ تلمع کالکواکب لامہا اس سے حال واقع ہے اور وصف بہی بن سکتا ہے جیسے اس شعر مین ۔ ولقد امر علی اللئیم یسبنی +

٨٤ فاقنع بما قسم الملیک فانما ۔ قسم الخلائق بیننا علامہا

اللغات قنع قناعت قسمت پر شاکر رہنا اور قنوع کی معنے سوال کرنیکے آتی ہیں فی المصباح قنع قنوعاً سال ومنہ قولہ تعالی واطعموا القانع والمعتر ملیک خداوند کریم کے اسماء مبارک سے ہے قال اللہ تعالی عند ملیک مقتدر خلائق جمع خلیقہ مفرد طبیعت۔

المعنے سو مالک کی تقسیم پر راضی شاکر رہو کیونکہ طبیعتوں کی تقسیم ہم میں اسی نے کی ہے جو انہیں خوب طرح جانتا ہے

الاعراب قنع فعل با فاعل با جار ما موصول قسم فعل الملیک فاعل ضمیر مفعول راجع کیسو ما جملہ فعلیہ صلہ موصول ہوکر متعلق فعل ہے کل جملہ معلل ہے فا سببیہ کے لئے ہے قسم فعل الخلائق مفعول بہ علامہا فاعل یہ کل جملہ علت ہے

۸۵	وَاِذَا الْاَمَانَۃُ قُسِّمَتْ فِیْ مَعْشَرٍ	اَوْفٰی بِاَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَّامُھَا

اللغات امانت خیانت کا ضد ہے اوفی بصیغہ ماضی ایفاء پورا حق دینا اوفر بہت وافر اور زیادہ باہمیں زیادہ

المعنے اور جب امانت لوگوں پر بانٹی گئی تو اسکے بانٹنے والی نے ہمیں بہت زیادہ حق کا ایفا کیا۔

الاعراب اذا الامانۃ قسمت فی معشر شرط اوفی باوفر حظنا قسامہا کل جملہ شرطیہ ہے

۸۶	فَبَنٰی لَنَا بَیْتًا رَفِیْعًا سَمْکُہٗ	فَسَمَا اِلَیْہِ کَھْلُھَا وَغُلَامُھَا

اللغات سمک چھت فی الصحاح سمک البیت سقفہ سمو بصلہ الی قصد کرنا کہل وہ شخص جسکی عمر تیس سے متجاوز ہو جائے اور سپید بال آگئے ہوں۔

المعنے سو اس تقسیم کرنیوالی نے ہماری لئے ایک ایسا گھر بنایا جسکی چھت اونچی ہے چنانچہ ہمارے جوان بچے سب نے اس کی طرف قصد کیا

الاعراب بنی فعل ضمیر اسمیں جو قسام کیطرف پھرتی ہے فاعل بیتا مفعول بہ رفیعا سمکہ صفت با عتبار متعلق موصوف جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ جملہ فسما الیہ آہ معطوف۔

۸۷	فَھُمُ السُّعَاۃُ اِذَا الْعَشِیْرَۃُ اُفْظِعَتْ	وَھُمْ فَوَارِسُھَا وَھُمْ حُکَّامُھَا

اللغات سعاۃ جمع ساعی مفرد کوشش کرنیوالا وکل من ولی علی قوم فہو ساع علیہم۔

المعنے اور وہی ہر ایک کام میں کوشش کرنیوالے ہیں جبکہ قبیلہ گھبرایا جاوے اور وہی قبیلہ کی سوار اور وہی حاکم ہیں

۸۸	وَھُمُ الْعَشِیْرَۃُ اَنْ یُّبَطِّئَ حَاسِدٌ	اَوْ اَنْ یَّمِیْلَ مَعَ الْعَدُوِّ لِئَامُھَا

اللغات عشیرۃ قبیلہ عشائر جمع یہاں بمعنی موافق ومتعاضد کی ہے تبطیع پیچھے ہٹنا قال اللہ تعالی وان منکم لیبطئن حاسد وہ شخص جو دوسری کی نعمت کی زوال کا خواہاں ہو۔

المعنے اور وہی قبیلہ ہو جاتے ہیں اس خوف سے کہ مبادا کوئی حاسد پیچھے ہٹے اور اپنی بھائی بندوں کی اعانت چھوڑ دے یا کمینے لئیم دشمن

الاعراب ان یبطئ بصریوں کے نزدیک بحذف مضاف ہے اور کوفیوں کے نزدیک تقدیر لئلا ہے جیسے خدا تعالی کی قول میں یبین اللہ لکم ان تضلوا ای کراہۃ ان تضلوا ویبین اللہ لئلا تضلوا وہما من الوجوہ الثلاثۃ المرویۃ فیہ اعراب القرآن

٨٨	وَهُمْ رَبِيعٌ لِلْمُجَاوِرِ فِيهِمُ		وَالْمُرْمِلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا

اللغات مرملات جمع مرملہ مفرد رانڈ از ہری فرماتی ہین مرملہ تب ہی کہلاتی ہی جبتک کے اسکے پاس زاد نہو اگر دولتمند ہو تو اسی پر المعنی اور وہ اپنی پڑوسیون اور غریب رانڈ و کے لیئی جبکہ انکا برس بڑا ہو جسکا گذرنا بسبب شدت کے مشکل ہو موسم بہار ہین

پانچوان قصیدہ عمرو بن کلثوم کا ہی

اسکا نسب نامہ اسطرح ہی عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان جس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شاعر عرب مستعربہ سی ہے اور طرفہ کا جدی بہائی ہے وائل بن قاسط انکا جداعلی ہے مگر حارث بن حلزہ لشکری جسکا ساتوان قصیدہ ہے طرفہ سی بہ نسبت عمرو بن کلثوم کے زیادہ قریب ہے جد ملجاتا ہے تو ساتوین قصیدہ مین جب اسکا نسب نامہ لکہا جائیگا یہہ امر ظاہر کیا جائیگا اسکی مان کا نام لیلی ہے جو مہلہل کی بیٹی اور کلیب کے بہتیجی سہی ہے اسکی مزاج مین ابتدا ہی سے وہ باتین موجود تہین جو فخر قوم مین ہونی چاہئے اول درجہ کا شجاع اور آزاد مزاج اور غیرت مند تہا پندرہ برس کے عمر مین رئیس اور خودمختار ہونیکی پیشین گوئی اسکے حق مین تہی چنانچہ ایک برس کے عمر کا بہی نہین ہوا تہا کہ اسکی مان نے کلثوم سی جو اسکا باپ تہا کہا کہ مجہ اس عزیز لڑکے کی نسبت ان شعرون مین بشارت ملی ہے ؎ انی زعیم لك ام عمرو + بماجد الجد کریم النجر + اشجع ذی لبد هزبر + وقاص داب شدید الاسر + یسودهم فی خمسة وعشر + عرب کے مشہور بادشاہ عمرو بن ہند نی ایکدفعہ اپنی خاص بے تکلف مصاحبون سے دریافت کیا کہ عرب مین کوئی ایسا رئیس مزاج بہی تہین معلوم ہے جسکی مان میری مان کے خدمت سے عار رکہتی ہو انہون نے عرض کیا کہ عمرو بن کلثوم کی مان ہمارے خیال مین شاید آپکے والدہ کیخدمت سی کراہت کریگی الا اور تو سب آپکے خدمتگار رعایا ہین کسیکو کیا جرأت ہے کہ آپکی آپکے بزرگون کا فرمان اپنا فخر نہ سمجہے کیونکہ وہ مہلہل کی لڑکی ہے جو عرب کا مشہور سردار تہا کلیب کی بہتیجی ہے جسکی نسبت یہہ مثل مشہور ہے اعز من کلیب کلثوم کی جورو ہے جو عرب کا مشہور شہسوار تہا اب اسکا لڑکا بہی اپنی قوم کا مقتدر رئیس ہے بادشاہ کو یہہ امر سنکر بہت جوش آیا اور اس امر کی تصدیق کی لیئے عمرو بن کلثوم کی بلانیکے لیئی ایک سفیر بہیجدیا اور کہلا بہیجا کہ جسقدر مجہی آپکے ملنے کی خواہش ہے اس سے بدرجہا زیادہ میری والدہ کو آپکے والدہ سی اگر انکی ملاقات ہوجائے تو نہی سعادت ۔ جب عمرو بن کلثوم کو خبر ملے تو جہٹ اسیوقت جزیرہ سی حیرہ کیطرف کوچ کرکے آموجود ہوا ۔ بنی تغلب کے شہسوار اسکی ہمرکاب تہے اور اسکی والدہ کی ہمراہ بنی تغلب کے شریف بی بیان تہین شاہی حکم سی عمرو بن ہند کا خیمہ حیرہ اور فرات کی درمیان لگایا گیا ۔

ادہر عمرو بن کلثوم بہی بنی تغلب کے ساتہہ وہان آموجود ہوا اور اسکی ماں عمرو بن ہند کی ماں کی خدمت اس خیمہ مین جو اس خیمہ کے متصل اسی غرض سے لگایا گیا تہا جا حاضر ہوئی۔ ہند شاہنشاہ عمرو کی ماں امرالقیس شاعر کی پہوپہی تہی اور عمرو بن کلثوم کی نانی امرالقیس کے ماں کے رشتے مین بہتیجے تہی شاہنشاہ عمرو بن ہند نے اپنی ماں سے پہلے ہی کہدیا تہا کہ جب عمرو بن کلثوم کی ماں سے ملاقات ہو تو اس سے کسی خدمت کے تعمیل کرانا چنانچہ جب خیمہ سے عمرو بن ہند نے ایک طبق مانگا تو ہند نے عمرو بن کلثوم کی ماں کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ اسے دیدین لیلی نے کہا کہ جسے ضرورت ہو وہ خود لیلے۔ جب دو تین دفعہ اصرار سے کہا تو اسنے بلند آواز سے یہہ کلمہ کہا واذلاہ یالتغلب یعنی تغلب کے ذلت بہی دیکہنے کے قابل ہے یہہ کلمہ عمرو بن کلثوم کی کانون تک بہی پہونچ گیا۔ سخت طیش مین آگیا ہہنیا ر پاس نہین تہا بہت مضطرب ہوا۔ یکایک اسکی آنکہہ عمرو بن ہند کی اس تلوار پر پڑگئی جو خیمہ کے ایک طرف لٹکی ہوئی اسے نظر آئی وقت فرصت غنیمت سمجہکر اسی سے لیکر حملہ کیا اور کمال شجاعت سے اسکا سر کاٹ دیا پہر تو لوٹ مچ گئی۔ عمرو بن ہند کی ساری اونٹ لوٹی گئے اور جو کچہہ ہاتہہ لگا سب لیکر اپنی وطن کو مراجعت کے اور عین جوش سے عکاظ مین یہہ قصیدہ پڑہا۔ اس قصیدہ کو بنی تغلب کے بڑی چہوٹی اپنا فخر سمجہتے ہین اور تقریبًا ہر ایک کو یاد ہی بلکہ مخالفین مین سے بکر بن وائل ایک شاعر نی انکی اسقدر اترانی اور قصیدہ کی یاد رکہنی پر ہجو بہی کہی ہے چنانچہ وہ کہتا ہی ؎ الھی بنی تغلب عن کل مکرمۃ + قصیدۃ قالھا عمرو بن کلثوم + یروونھا ابدا مذ کان اولھم + یاللرجال لشعر غیر مسئوم + اس قصہ کیطرف جابر ابن حنی (؟) تغلبی نے بہی اشارہ کیا ہی چنانچہ وہ کہتا ہی ؎ لعمرک ما عمرو بن ھند وقد دعا + لتخدم لیلی امہ بموفق + فقام ابن کلثوم الی السیف مصلتا + فامسک من ندمانہ بالمخنق + وجللہ عمرو علی الراس ضربۃ + بذی شطب صافی الحدیدۃ رونق + عمرو بن کلثوم کی بہائی کا نام مرہ بن کلثوم تہا جسنی منذر بن نعمان اور اسکی بہائی کو مارا تہا اور عمرو بن کلثوم کی بیٹی مسمی عباد نی اشبر بن عمرو بن عدس کو قتل کیا تہا۔ چونکہ ایک اور زمانہ آنیوالا تہا اور بدون اسکے کہ ان رکاوٹون کا پہلے ہی قطع قمع ہوجائے جو اس روشنی کے زمانہ کیلئے ظلمت اور تاریکی کا حکم رکہتے تہین لہذا پہلے ہی ایسے اسباب موجود ہوگئی جس سے عرب کے شاہی خاندان بالکل تباہ ہوگئی۔ اور عمرو بن کلثوم اور اسکی متعلقین سے اسکا اچہی طرح سے خاتمہ ہوا جس سے نبوت کا آفتاب مشرق ہدایت سے طلوع فرماکر روشنی پہیلانی لگا وللہ الامر من قبل ومن بعد یہہ شاعر ایکسو پچاس برس کے عمر مین مرا۔

۱	اَلَا هُبِّي بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِينَا		وَلَا تُبْقِي خُمُورَ الْاَنْدَرِينَا

اللغات ھُبّی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر ہے مصدر باب نصر ینصر بیدار ہونا صحن ابن حبان (؟) نی روایت کی ہے کہ بڑا پیالہ جس سے تقریبًا بیس آدمی سیر ہوجائین تبن کہلاتا ہی اور اسکی بعد صحن ہے پہر عس جو تین یا چار کو

سیراب کردی یہہ قدح جسسے دو مرد پیا مین بھالین پہر قعب جس سی فقط ایک ہی آدمی سیر ہوسکی اس سی نیچی کا پیالہ غمر کہلاتا ہی جو بہت چہوٹا ہوتا ہی اصبحی بصیغہ واحد مونث امر حاضر صبح مصدر باب ضرب صبح صبوح شراب پلانا لاتبقے بصیغہ نہی حاضر ابقا مصدر باب افعال باقی رکہنا خمور جمع خمر مفرد شراب کیونکہ وہ عقل کو ڈہانپ لیتی ہے ومنہ الخمار الاندرین اندرین شام مین ایک گاؤن ہی جسکی شراب مشہور ہے جب وہانکی شراب فروش مراد ہون تو اندرون حالت رفعی مین اور نصبی جری مین اندرین تین یائوں سے پڑہتے ہین اور کبھی یائے نسبت کے ضرورت شعری کی لئی تخفیفا حذف کردیتی ہین اور صرف ایک ہی یا پر قناعت کرلیتے ہین جیسے اس مصرع مین فیما علے سیحرانیا بلیتہ

المعنے اری پیارے بیدار ہو اور صبح کی شراب ہمین پلا اور اندر کی رہنی والے شراب فروشون کی شراب بالکل نہ رہنی دے

الاعراب الا حرف تنبیہ ہے ہبی بمعنے جملہ انشائیہ معطوف علیہ ہے جسپر فاصبحینا معطوف ہے جو جملہ انشائیہ وہ لا تبقے خمور الاندرینا کا معطوف علیہ ہے ۔

۲ مُشَعْشَعَةً كَأَنَّ الْحُصَّ فِيهَا | إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا

اللغات مشعشعۃ بصیغہ اسم مفعول وہ شراب جسمین پانی ملایا گیا ہو ممزوجہ مصفقہ کا مرادف ہے حص زعفران سخین گرم یا بصیغہ جمع متکلم ۔ سخاء مصدر ۔

المعنے ایسی شراب پلا جسمین پانی ملا ہو گویا جبکہ گرم پانی اسمین ملایا جائے یا جب گرم پانی اسمین ملایا جائے تو ہم سخاوت کرتے ہین ۔

الاعراب مشعشعۃ اصبحینا کا مفعول بہ ہے اور جملہ کان الحص فیہا مع اپنی ظرف اذا ما الماء خالطہا سخینا جسمین سخین خالط کی فاعل سے حال واقع ہے مشعشعۃ کا وصف ہے

۳ تَجُورُ بِذِي اللُّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ | إِذَا مَا ذَاقَهَا حَتَّى يَلِينَا

اللغات جور مصدر باب نصر بمعنی میانہ روی سی انحراف کرنا بصیلہ عن مستعمل ہے یعنی المیل عن القصد فی المعنی یہاں بمعنی متکلم ہوگیا ہی لبانۃ حاجت یقال قضیت لبانتی ہوا نفسانی خواہش یلین بصیغہ مضارع واحد مذکر غائب معلوم لین مصدر

المعنے جو حاجتمند کو اسکی خواہش سے منحرف کردی جب اسے چکھی یہانتک کہ وہ نرم ہوجائیگا اور درشتی وغیرہ سب بہول جائے بیشک شراب کا یہی خاصہ ہے کہ جب اپنی قدوم میمنت لزوم سی کسیکو مشرف کرتی ہے تو کسی قسم کی ضرورت کی ضرورت نہین رہتی اور بی نیاز بادشاہ بنادیتی ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ۔ فاذا شربت فاننی رب الخورنق والسدیر

۴ تَرَى اللَّحِزَ الشَّحِيحَ إِذَا أُمِرَّتْ | عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيهَا مُهِينَا

اللغات لحز بروزن کتف بدخلق بخیل شحیح وہ بخیل جو حریص بہی ہو من الشحاح وہی الارض لاتسیل الامن مطر کثیر شح مصدر بخل کرنا امرت بصیغہ مجہول دور کرایا جانا مہین بصیغہ اسم فاعل اہانت مصدر باب افعال بے عزت کرنا ۔ مال کی کچہہ قدر نکرنا بلکہ یونہی خرچ کردینا ۔

المعنے وہ شراب کہ بدخلق حریص بخیل پر جب کا دور چلے تو اسی بنیہ مال کو بی نحا شاخرچ کرنیوالا اور لٹانیوالا ہو
الاعراب ترتی فعل قلب اللحز الشحیح پہلا مفعول مہینا فیہا المالہ دوسرا مفعول اذا امرت علیہ ظرف متعلق ہے کل جملہ صفت

۵	صَبَنْتِ الْكَاسَ عَنَّا أُمَّ عَمْرٍو	وَكَانَ الْكَاسُ مَجْرَاهَا الْيَمِينَا

اللغات صبن ہدیہ وغیرہ روک رکھنا باب ضرب سے آتا ہے قال الاصمعی صبنت عنا الہدیۃ او ماکان من معروف نصبن صبنا بمعنے کفت کاس پیالہ جبتک اسمین شراب ہو یمین بتقدیر ناحیۃ الیمین ہے دائیں جانب قال الشاعر
سہ یاتی لنا من ایمن واشمل ای من ناحیۃ الیمین و ناحیۃ الشمال کذا فی الصحاح۔

المعنے او ام عمر تونے ہمسے شراب کا پیالہ روک لیا حالانکہ پیالے کے دور کی جگہہ دائیں جانب تھی
الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل ندا ہوا صبنت الکاس عنا جواب ندا ہے اور جملہ وکان الکاس مجراھا الیمینا جسمین مجراھا کاس کا بدل ہے اور یمینا خبر یا منصوب بنزع خافض ہوکر مجراہا کی خبر واقع ہے اور یہ جملہ اسمیہ کان کی خبر واقع ہے اور کاس اسم ہے اور بعض روایات میں بجائے صبنت کی صددت آیا ہے علی مارواہ التناس فی المشمعے

۶	وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ أُمَّ عَمْرٍو	بِصَاحِبِكِ الَّذِي لَا تَصْبَحِينَا

اللغات شر بر اضد خیر شرار۔ اشرار جمع اور شر بمعنے برائی کی جمع شرور ہے ثلثہ سی مراد حسب تصریح صاحب اغانی عقیل یا ملک عمر بن عدی ہے یا خود ام عمرو اور شاعر جسی وہ شراب نہیں پلاتی اور تیسرا وہ شخص جسی وہ شراب پلاتی ہے صاحب وہ شخص جو ملاقات کے علاوہ ہم نشینی کا خوب ہے رکھتا ہو۔
المعنے او ام عمر تیرا وہ آشنا جسی تو صبوحی شراب نہیں پلاتی تینوں میں برا تو نہیں ہے بلکہ ویسا یا انسی ہی جیسا باہر ندیے کے
الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل ندا ما مشبہ بلیس شر الثلثۃ اسم بصاحبک الذی لا تصبحینا خبر اور جو کہ نفی میں با زائد ہو سکتی ہے لہذا الصاحبک لایا ہی اور لا تصبحین اصل میں لا تصبحینہ تہا جو الذی کا صلہ ہے جو صاحبک کا صفت ہے

۷	وَكَاسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ	وَأُخْرَى فِي دِمَشْقَ وَقَاصِرِينَا

اللغات کاس مفرد کئوس جمع مونث ہی قال اللہ تعالے بکاس من معین بیضاء و قال الشاعر سہ من لم یمت عبطۃ یمت ھرما۔ للموت کاس فالمرء ذائقہا ابن اعرابی فرماتی ہیں کہ جبتک پیالہ میں شراب نہو کاس نہیں کہلاتا بعلبک مرکب ایک شہر کا نام ہی جسکی بانی بک تھی بعل بت کی نام پر آباد کیا تھا صاحب صحاح فرماتی ہیں کہ بجائے اعراب ایسی اسماء میں دونوں طرح اختیار حاصل ہے خواہ پہلا اسم مبنی بالفتح کیا جاوے اور دوسرا اسم غیر منصرف خیال کیا جاوے خواہ پہلے اسم کو معرب سمجہکر دوسرے کی طرف مضاف کر دیں جس سے پہلے اسم کی حالت مختلف رہیگی اور دوسرا ہمیشہ مجرور رہیگا انتہی بیان ہے اپنی اختیار کے مطابق دوسری حالت پر عمل کیا دمشق بروزن جعفر شام کی مشہور شہروں سے ہی جو اپنی بانی دمشاق بن کنعان یا دماشقیوش کے نام پر آباد ہے

المعنے بہت سے پیالے مینے بعلبک مین پیئے اور بہت سے دمشق اور قاصرین مین۔

۸	وَإِنَّا سَوْفَ تُدْرِكُنَا الْمَنَايَا	مُقَدَّرَةً لَنَا وَمُقَدَّرِينَا

اللغات سوف ایک ایسا کلمہ ہے جو عموماً ایسی فعل کے وعدہ کی لئی لایا جاتا ہے جو بوقت تکلم تک ابھی وجود مین نہین آیا ہو کذا فی الصحاح منایا جمع منیۃ بروزن خطیئۃ بمعنی موت۔

المعنے ہمین ایک ایکدن ہماری موتین آلینگی جو ہمارے لئے اندازہ کی گئی ہین اور ہم انکے لئے اندازہ کئے گئے ہین پھر تھوڑے سے زندگی اپنی مقدر کیا

الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل نا اسم سوف حرف استقبال تدرکنا فعل مع مفعول ہے المنایا فاعل مقدرۃ لنا منایا سے حال واقع ہے اور مقدرین تدرکنا کی ضمیر مفعول یعنے نا سے۔

۹	قِفِي قَبْلَ التَّفَرُّقِ يَا ظَعِينَا	نُخَبِّرْكِ الْيَقِينَ وَتُخْبِرِينَا

اللغات قفی بصیغہ واحد مؤنث وقوف مصدر باب ضرب یضرب ٹھیرانا ٹھیرنا لازم متعدی دونوں طرح آتا ہے ظعین ظعینہ کا مرخم ہے اور الف اشباع کا ہے یقین وہ علم جو نظر اور استدلال سے حاصل ہو یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کا علم یقین نہین کہلاتا اصل مین باب علم سے فعیل بمعنی فاعل ہے یعنی واضح و راسخ و ستوار قال الفیومی یقن الامر بیقین من باب تعب اذا ثبت و وضح فهو یقین فعیل بمعنے فاعل متعدی بنفسہ اور متعدی بالباء دونوں طرح مستعمل ہے یقال یقنتہ و یقنت بہ واستیقنتہ ای علمتہ۔

المعنے او ہودج نشین جدائی سے پہلے اپنی سواری کو ذرا تھام لے یا ذرا ٹھیر جا کہ ہم کوئی پختہ بات تجھے کہین یا تو ہمسے کہے

الاعراب قفی فعل با فاعل قبل التفرق ظرف یا ظعینا ندا ہے اور نخبرک الیقین آہ جواب امر ہے۔

۱۰	قِفِي نَسْأَلْكِ هَلْ أَحْدَثْتِ صَرْمًا	لِوَشْكِ الْبَيْنِ أَمْ خُنْتِ الْأَمِينَا

اللغات صرم قطع کرنا وشک البین سرعت فراق من قولهم وشك ذا خروجا ای اسرع خنت بصیغہ واحد مؤنث حاضر خیانت مصدر باب نصر ینصر امین فعیل بمعنے مفعول ہے یعنی وہ شخص جسکے فریب یا عہد شکنی سے انسان بے خوف ہو قال الفیومی وهو مامون الغائلة ای لیس لہ غدر ولا مکر یخشی وفی الصحاح وقد یقال الامین المامون قال الشاعر الم تعلمی یا اسم ویحک اننی + حلفت یمینا لا اخون امینی۔ مراد اس سے اپنی ذات لیا ہے۔

المعنی اپنی سواری تھام لے یا ذرا ٹھیر جا کہ ہم تجھسے یہ پوچھین کہ کیا فراق کی سرعت کے لئے تو نے ابتداءً ہم سے قطع کیا ہے یا تو نے ایسے شخص سے خیانت کی ہے کہ کمال شرافت کی باعث اسکی عہد شکنی یا فریب کا ڈر نہین ہے۔

الاعراب قفی اگر متعدی ہے تو اسکا مفعول بہ محذوف ہے ای قفی مطیتک علی ما نص علیہ الزوزنی اور نسالک جواب امر ہے اور لوشک البین احدثت کا متعلق ہے۔

۱۱	بِيَوْمِ كَرِيهَةٍ ضَرْبًا وَطَعْنًا	أَقَرَّ بِهِ مَوَالِيكِ الْعُيُونَا

اللغات کهیه لڑائی کے سخت ہے فی الصحاح کریہۃ الحرب شدۃ فعیلۃ بمعنی مفعولہ ہے تا اسمین اسمیت کے لئے ہے جیسی ذبیحہ نطیحہ مین کرآ بہ جمع ضرب تلوار وغیرہ سی مارنا طعن نیزہ زنی کرنا اصمعی فرماتی ہین کہ اقر اللہ عینك ای ابرد دمعك سی مراد یہہ ہے کہ خدا تجھی خوش رکہی اسلیئے کہ خوشی کی آنسو ٹھنڈی ہوتی ہین۔ مگر ابو العباس احمد بن یحیی ثعلب اسکے تردید کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ سب آنسون گرم ہوتی ہین خواہ خوشی سی ہون خواہ غمی سے۔ ابو عمر شیبانی فرماتی ہین کہ اسکی معنے انام اللہ عینك کی ہین کیونکہ بیچینی کیحالت مین جو غم کا نتیجہ ہوتی ہے آنکہین ایک حالت پر نہین ٹہیرتی اور نیند کیحالت مین ٹہیر جاتی ہین مگر مجازًا اس سے بہی خوشی کے معنے مراد ہونگی۔ اور ثعلب نے امامون کے ایک جماعت سی روایت کیا ہی کہ اسکی معنے یہہ ہین کہ خدا تجھی خاطر خواہ عنایت کرے جس سے تیری آنکہین ایک حالت پر ٹہیر جائین کسی اور کے فضل وعنایت کا خواستگار رہی اور ادہر ادہر جہانکتا نہ پہری مگر کاتب کے خیال مین صرف اتنی بات سی ہی ثعلب کی تردید نہین ہو سکتی کہ آنسو سب گرم ہوتی ہین کیونکہ زبان کا عموما مدار اہل لسان کی خیالات اور مرعوبات پر ہوتا ہی دقائق فلسفیہ اور حقائق علمیہ کو اسمین دخل نہین ہوتا اور جب انکی خیال مین یہہ ہی کہ خوشی کی آنسو ٹھنڈی ہوتی ہین اور محاورات بہی اسکی تصدیق کرتے ہین تو ایسی حالت مین ہمین کچہ غرض نہین کہ آیا فی الواقع یہہ بات درست ہے یا نہین دیکہو صحاح فللسرور دمعۃ باردۃ وللحزن دمعۃ حارۃ وقد قرت عینہ تقر نقیض سخنت۔ واقر اللہ عینہ ای اعطاہ حتی تبرد ولا تسخن موالی جمع مولی مفرد چچا زاد بہائی رشتہ دار۔ مددگار۔ ہم قسم عیون جمع عین مفرد آنکہہ۔

المعنے تجھی ہم ایسی دن کی شدت حرب سے خبر دین گے جسمین ہمنے خوب تلوار چلائی اور بہالے نیزی لگائی اور تیری چچا زاد بہائیون یا رشتہ دارون یا مددگارون یا ہم قسمون نے اسمین آنکہین ٹہنڈی کین۔

الاعراب بیوم کریہۃ فعل محذوف یعنی نخبرك کا متعلق ہے اور ضربا اور طعنا فعل محذوف سی مفعول مطلق ہے یعنے ضربنا فیہ ضربا وطعنا فیہ طعنا جو یوم کا وصف ہے اور جملہ اقر بہ موالیك الخ یوم کا دوسرا وصف ہی جسمین موالی فاعل ہے اور عیون مفعول بہ ہے اور بہ کی ضمیر یوم کیطرف پہرتی ہے۔

۱۲	فَاِنَّ غَدًا وَاِنَّ الْيَوْمَ رَهْنٌ		وَبَعْدَ غَدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِيْنَا

اللغات رهن بمعنی مرہون ہے قال الفیومی ثم اطلق الرهن علی المرهون رہون بروزن فلوس رہان بروزن سہام جمع اور رہن بروزن کتب جمع رہان یا رہن کا صلہ ہی قال اللہ تعالی کل نفس بما کسبت رهینة۔

المعنے ہم تجھی زمانہ ماضی کی ہی باتین سنائینگے کیونکہ کل اور آج اور پرسون ان امور کی گرو ہی جنہین تو نہین جانتی یعنی انکے حالات تجھ کو

۱۳	تُرِيْكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى خَلَاءٍ		وَقَدْ اَمِنَتْ عُيُوْنَ الْكَاشِحِيْنَا

اللغات تری صیغہ واحد مؤنث غائبہ اذا ظرف مصدر باب تعال دکہانا خلاء تخلیہ الی خلوۃ مین ملنا قال اللہ

تعالیٰ واذا خلوا الی شیاطینہم ای اجتمعوا فالتقدیر علی خلاءھا الیک کاشح وہ دشمن جو پہلو مین کسی کی نسبت
عداوت مخفی رکہتا ہو اور پہلو کی تخصیص اسلیئے ہے کہ جگر پہلو مین ہوتا ہی اور انکی خیال مین عداوت کا محل جگر ہے
اور بعض اسکے وجہ تسمیہ مین یہہ بیان کرتے ہین کہ کاشح کی معنی پہلو تہی کنندہ کے ہین بولتے ہین کشح عن عدوہ
ای عرض عنہ وولاہ کشحہ اس تقدیر پر اسکا صلہ محذوف ہوگا ای الکاشحین عنہا۔

المعنی اور جب تو ایسی وقت اسکی پاس جاوے کہ وہ خلوت مین تجہسے ملی ہو اور دشمنون کے آنکہون سے بخیت ہو تو تجہکو دکہلاوے

الاعراب تریک فعل مع فاعل وضمیر مفعول بہ جملہ اذا دخلت آہ ظرف ہے اور وقد امنت عیون الکاشحینا تریک
کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور تری کا دوسرا مفعول آیندہ شعر مین مذکور ہے۔

ذِرَاعَیْ عَیْطَلٍ اَدْمَاءَ بِکْرٍ	هِجَانِ اللَّوْنِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِیْنَا	۱۴

اللغات ذراع بازو کسی حیوان کا ہو۔ لیکن انسان مین کوہنی سی لیکر انگلیون تک ذراع کہلاتا ہی اور دوسرے
حیوانات مین کوہنی کی حد کوئی نہین ہے عیطل دراز گردن اونٹنی عیاطل جمع ادماء سخت سپید رنگ والی اونٹنی فی
الصحاح والادمۃ فی الابل البیاض الشدید بکر بکسرہ با نوجوان اونٹنی ھجان سپید اونٹ مذکر مونث جمع مفرد سب
مین مساوی ہوتی ہین بعیر ھجان وناقۃ ھجان اور کبہی ہجائن پر جمع بہی کر لیتے ہین جیسی ابن احمر کہتا ہی کان علی
الجمال اوان حفت + ھجائن من نعاج اراق عینا یہان وصفی معنی مراد ہین۔ قرء جمع کرنا بولتی ہین قرأت الشیء
قرانا جمعتہ ونیز ما قرءت ھذہ الناقۃ سلا قط وما قرءت جنینا ای لم تضم رحمہا علی ولد ومنہ القرآن لانہ یجمع السور
جنین بچہ جبتک پیٹ مین ہو فعیل بمعنے مفعول ہے یعنے چہپا ہوا۔

المعنی اس اونٹنی کے دو بازو جو دراز گردن سخت سپید رنگ والی نوجوان پاکیزہ رنگ ہے ابہی بچہ کو رحم مین اپنے جمع نہین کیا یعنی ابہی گابہن نہین ہوئی

الاعراب ذراعی عیطل تری کا مفعول ہے اور عیطل ادماء بکر ھجان اللون لم تقرء جنینا ناقہ موصوف محذوف کے اوصاف ہین

وَثَدْیًا مِثْلَ حُقِّ الْعَاجِ رَخْصًا	حَصَانًا مِنْ اَکُفِّ اللَّامِسِیْنَا	۱۵

اللغات ثدی اصل مین تو عورتون کے پستانون کو کہتے ہین مگر کبہی مرد کی پستانون کو بہی کہہ لیتے ہین مذکر مونث دونو
طرح مستعمل ہے اثد ثدی جمع اصل مین افعل وفعول بروزن افلس وفلوس ہے اور کبہی ثدا پر جمع کر لیتے ہین جیسے سہم وسہام
ثند وہ خاص مرد کی پستانون کو کہتے ہین حق جمع حقہ مفرد ڈبیا عاج ہاتہی دانت عاجہ مفرد رخص نرم نازک
حصان بصیغہ صفت بروزن سحاب محفوظ اکف جمع کف مفرد لامس چہونے والا۔

المعنی اور پستان جو ہاتہی دانت کے ڈبیون کی طرح گول ابہری ہوئی اور سپید ہین اور چہونے والون کے ہاتہون سے بچی ہوئی
نرم نازک ہین ہاتہی دانت چونکہ سخت ہوتا ہی اسلیئے رخص کے قید لگا کر اس احتمال کو دفع کرتا ہی کہ سختی مین
تشبیہ نہین بلکہ صرف سپیدی اور گولائی اور ابہرے ہین۔

الاعراب تدیا ذراعی پر معطوف ہے اور مثل حق العام مین چونکہ مثل کی اضافت لفظی ہے اسلیئے نکرہ کا وصف بن سکتا ہی اور رخصنا اسکا دوسرا وصف ہی اور حصانا من اکف آہ تیسرا وصف ہی۔

١٦	وَمَتْنَيْ لَدْنَةٍ سَمَقَتْ وَطَالَتْ	رَوَادِفُهَا تَنُوءُ بِمَا وَلِينَا

اللغات متنی بتقدیم تاء مثلثہ بر نون تحیک دوہرا پن اور زور فی بین بصیغہ تثنیہ بمعنی مضاف کیسو لدنہ جو لد سے ہے یعنی نرم و نازک تا ثنیت ہی سمقت بصیغہ واحد مؤنث غائب سموق مصدر از باب شرف اونچا اور دراز ہونا۔ تنوء بصلہ باء بمعنی باکو مشقت سی اٹہانا یا اسی بوجہل اور بہاری کر دینا اور جہکا دینا یقال ناء بالحمل اذا نہض بہ متثقلا و ناء بہ الحمل اذا انقلہ اور خدا تعالی کی قول ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ مین فراء کی نزدیک با تعدیہ کی لئی ہے اور صلہ اسکا محذوف ہے ای لتنیٔ العصبۃ بثقلہا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی؂ انی وجدک ما اقضی الغریم وان + حان القضاء وما رقت لہ کبدی + الا عصا ارزن طارت برایتہا + تنوء ضربتہا بالکف والعضد + ای تثقل ضربتہا الکف والعضد + یہان بہی بما ولینا پر با صلہ کی لئی نہین ہے بلکہ تعدیہ کی لئی ہے اور صلہ اسکا محذوف ہی یعنی تثقلہا ولیہ بروزن رضیہ متعدی بنفسہ ہے یعنی متصل اسکے ہوا۔

المعنے ایسی قد کی لچک دکہا جو نرم نازک لنبا اور دراز ہی حالانکہ اسکی سرین اعضا کو جنکی وہ متصل ہین اپنی بوجہ سے بوجہل کر دیتے ہین

الاعراب متنی لدنۃ بلحاظ عطف ترئی کا دوسرا مفعول ہے اور جملہ سمقت مع اپنی معطوف وطالت کی لدنۃ کی طرح قامت کا وصف ہے اور روادفہا تنوء بما ولینا بسبب جملہ ہونی کی وصف مؤخر ہی وان لم یکن ذلک اور اصل مین عائد ولینۃ تہا ضمیر مفعول

١٧	وَمَأْكَمَةٍ يَضِيقُ الْبَابُ عَنْهَا	وَكَشْحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونَا

اللغات ماکمہ سرین ماکم جمع باب افعل مین تو بتہا ما قبل مفتوح ہونی کی واو الف سی بدل ہو جننت فعل متکلم مجہول اور ہمیشہ یہہ مجہول ہی مستعمل ہے جنون مصدر ہے۔

المعنے اور سرین کہ دروازہ اس سے تنگ ہوتا ہے اور پہلو جسکی حسن پر مین باولا ہون۔

الاعراب ماکمہ ماسبق پر معطوف ہو کر تری کا مفعول ہے اور یہ بحذف مضاف ہے یعنی بحسنہ

١٨	وَسَارِيَتَيْ بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ	يَرِنُّ خَشَاشُ حَلْيِهِمَا رَنِينَا

اللغات ساریہ ستون سواری جمع بلنط بروزن ہمط ہاتہی دانت یا ایک قسم کا پتہری جو سنگ مرمر سی سقدر اختلاف رکہتا ہی کہ ویسا نرم اور چکنا نہین ہوتا۔ قاموس طبوع مین بروزن جعفر لکہا ہوا ہی رخام بروزن غراب سنگ مرمر رنین آواز کرنا باب ضرب یضرب آبی زید طائی کی کلام مین ہے انشیاده معنتہ واطیا زہ مرنتہ خشاش داخل ہونا ومنہ المخشن حلی بو رحلی بروزن ثدی جو اصل مین حلوی تہا جمع۔

المعنے اور دو ستون ہاتہی دانت یا سنگ مرمر جنکی خلخالون کی آواز جو پنڈلی کی ضخامت کی باعث ہے وقت سی ہاتی گئی سنا ہے

الاعراب وساریۃ با قبل پر معطوف ہے اور رخشاش کی اضافت موصوف معنوی کیطرف ہے ای حلیہا الخاشۃ

۱۹ | فما وجدت کوجدی ام سقب | اضلتہ فرجعت الحنینا

اللغات وجد غم کرنا باب ضرب سے آتا ہی سقب ابن اجدابی فرماتی ہیں کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوتی ہے تو اسوقت کہلاتی ہی جب دس مہینے اسکے گابہ کو گذر جائیں تو اسوقت عشرا کہلاتی ہے عشار جمع جب بچہ جنتی ہے تو پیدا ہونے کے بعد اسکی شناخت ہو سلیل کہلاتا ہی بعدہ اگر مذکر ہو تو سقب کہلاتا ہے اور مادہ ہو تو حائل اور دودہ چہڑانی تک اسی حوار کہتے رہتی ہیں اور جب دودہ چہڑالیں تو اسوقت فصیل کہلاتا ہے جب دوسرے سال میں پاؤں رکہتا ہی تو ابن مخاض یا بنت مخاض کہلاتا ہی اور تیسری میں ابن لبون یا بنت لبون چوتہی میں حق حقہ پانچویں میں جذع۔ جذعہ چہٹے میں ثنی۔ ثنیہ ساتویں میں رباع رباعیہ آٹھویں میں سدیس۔ سدیسہ نویں میں بازل۔ بازلہ دسویں میں مخلف مخلفہ اسکی بعد پہر کوئی خاص نام نہیں کہتے بلکہ بازل عام او عامین او ثلثۃ اعوام ومخلف عام وعامین ثلثۃ اعوام وغیرہ بولتی ہیں بوڑہا ہونی تک عام سی ہی تعبیر پاتا جاتا ہی اور جب بوڑہا ہو جاتا ہی تو اسوقت عود اور قحر کہلاتا ہی ترجیع آواز گلے میں پہراتا حنین رونے کی آواز۔

المعنی سو جیسا غم اس بوڑہی والی اونٹنی نے بہی نہیں پایا جسنے کہو دیا ہو پہر رونی کی آواز گلی میں پہراتی رہی

۲۰ | ولا شمطاء لم یترک شقاہا | لہا من تسعۃ الا جنینا

اللغات شمطاء مؤنث اشمط مذکر۔ شمط جمع وہ ادہیڑ عورت جسکی سپید بال سیاہ بالوں کے ساتہ مل گئے ہوں شمط سی ماخوذ ہی جسکے معنی ملنے کی ہیں باب علم یعلم متعدی اسکا باب نصر سے آتا ہی یقال شمط الشئ ای خلطتہ شمیط صبح کو بہی اسیواسطی کہتے ہیں کہ اسکا اندہیرا نور سی ملا ہوا ہوتا ہی شقا بدبختی جنین بچہ جبتک کو پیٹ میں ہو۔ نیز مدفون فی الصحاح الجنین الولد ما دام فی البطن والجنین المقبور اجنۃ جمع یہاں ثانی معنے مراد ہیں علی ماصرح بہ الزوزنی

المعنی اور میری جیسی وہ ادہیڑ عورت بہی نہیں ہے جسکی بدبختی نے نو بچوں میں سے ایک بچی کے سوا جو قبر میں مدفون ہو باقی نہیں چہوڑا یا اسکی بدبختی نے اسکے نو بچوں میں سے کسیکو بہی زندہ نہیں چہوڑا بلکہ سب ہی مدفون کر دیئے۔

الاعراب لاجنینا پر الا استثنا کی ہی ہے یا جنینا ترکیب میں حال واقع ہی ای لم یترک تسعۃ الا فی حال الجنین فہذا کقولہ ولا امر للمعصی الا مضیعا قال الخلیل مضیعا حال وجاز تنکیر ذی الحال لکونہ امرا عاما۔

۲۱ | تذکرت الصبا واشتقت لما | رأیت حمولہا اصلا حدینا

اللغات صبی بکسر صاد بروزن الی عشق اور شوق و منہ تصابی حمول بضم حا دمیم وہ اونٹ جنپر ہودج ہوں عورتیں انمیں ہوں یا نہوں بہ معنی ابی زید سی مروی ہیں اصل جمع اصیل مفرد وہ وقت جو عصر سی مغرب تک ہی جمع عشیا یا اجزاکی ہی حدین بصیغہ جمع مؤنث غائب حدو مصدر باب نصر ہنکانا اونٹوں کو ہانکنا۔

المعنے یعنی پہلے شتیاق اور محبت کو یاد کیا اور جب یجہلی پہر اسکی ہو دوں والی اونٹ ہانکی گئی تو دیکہو اسکا اشتیاق ظاہر کیا

الاعراب اصلاً مفعول فیہ ہے اور چونکہ لما کا مابعد ماقبل سے متعلق ہے لہذا لما پہلے فعل کے بیئے ظرف بن سکتا ہی

۲۲	فَاَعْرَضَتِ الْیَمَامَۃُ وَاشْمَخَرَّتْ	کَاَسْیَافٍ بِاَیْدِی مُصْلِتِیْنَا

اللغات اعراض ظاہر ہونا فی الصحاح اعرضت ای لاحت حبالها للناظر الیها عرض کا مطاوع ہے جیسے اکباب کب کا قال الزوزنی ولا ثالث لهما یمامہ چند گانو ہین جو پہلے جو انکا نام تہا بعد مین یمامہ کا نام پڑگیا یمامہ اصل مین ایک عورت کا نام تہا جسکے آنکہین نیلے تہین اور اسقدر دور بین تہی کہ تین دن کے رستہ سے دیکہہ لیتی تہی چونکہ ان شہروں کی شہرت کا باعث ہوئی لہذا وہ شہر اسی کی نام پر مشہور ہوگئی چنانچہ پہلے جو الیمامہ ہوتی تہی بعد مین خود انہیں یمامہ کہنے لگے اشمخرار بلند ہونا ومنہ المشمخر وهو الجبل العالی مصلت بصیغہ اسم فاعل اصلات مصدر تلوار کا نیام سے نکالنا فی الصحاح واصلت سیفہ جردہ من غمدہ فهو مصلت انتهی

المعنے سو چلتی چلتی یمامہ کے پہاڑ سامنے سے ابہری ہوئی ایسی نظر آئی جیسے تلوارین جو سونتی والو کے ہاتہوں مین ہوں۔

الاعراب بایدی مصلتینا مع اپنی متعلق مقدر کائنۃ کی اسیاف کا وصف ہی اور مصلتینا مین الف اشباع کا ہے

۲۳	اَبَا ھِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْنَا	وَاَنْظِرْنَا نُخَبِّرْکَ الْیَقِیْنَا

اللغات اباهند یا عمرو بن ہند کی کنیت ہے کیونکہ عرب مین پوتی کا نام وہی رکہا کرتی تہی جو دادی کا ہو تا جیسے فاطمہ بنت حسین بنت فاطمہ یا یہہ کنیت استہزا ہی اور مراد اس سے اسکی سرکشی اور والدہ کی اطاعت سے انحراف کرنا ہی یعنے اسکا بیٹا تو ہین بلکہ باپ ہے اور انہین معنی کیطرف آنحضرت کے قول مین اشارہ ہے کہ حتے تلد الامۃ ربها قال بعض الشراح المراد منہ عقوقا لاولاد محمد بن بلال کہتا ہے فقلت لها بل تعس ام مجاشع + و قومک حتی خدہ الیوم ضرع مخاطبہ مجاشع قبیلہ کی ایک لڑکی تہی جسی شاعر نے ام مجاشع کہکر پکارا ہی لا تعجل بصیغہ نہی حاضر عجلت مصدر باب علم جلدی سی کسی پر جا پڑنے کا ارادہ کرنا قال اللہ تعالی فلا تعجل علیهم انظر بصیغہ واحد مذکر امر حاضر انظار مصدر مہلت دینا یقال انظرتہ ای اخرتہ۔

المعنی او عمرو بن ہند ابہی ہم پر جلدی نکر اور ہمین مہلت دی کہ سچی بات تجہسے کہین۔

الاعراب یا حرف ندا محذوف ہے اباهند منادی ہے لا تعجل علینا جواب ندا ہی ور فا اسپر زائدہ ہی جیسی اس مصرع مین سے واذا هلکت فعند ذلک فاجزعی + نفس علیہ الرضی اور انظرنا الخ اسپر معطوف ہی۔

۲۴	بِاَنَّا نُوْرِدُ الرَّایَاتِ بِیْضًا	وَنُصْدِرُھُنَّ حُمْرًا قَدْ رَوِیْنَا

اللغات ایراد صد اصدار اونٹون کو پانی پر لیجانا دو مفعول کیطرف متعدی ہوتا ہے قال الفیقی واورد الماء رایات جمع رایۃ مفرد لڑائی کا نشان اصل مین مہموز ہے مگر اب الف سی ہی لکہتے ہین ہمزہ کا پڑہنا

متروک ہی اور بعض ہمزہ کا انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ اصل مین وادی ہے بیض جمع بیضا مفرد سپید مراد صیقل کے ہوئی اگر رایات سی مراد نیزی ہین یا سپید اگر جھنڈی مراد ہون حمر جمع حمرا مفرد سرخ۔

المعنے کہ ہم اپنی نیزون کو دشمنون کے سینون مین جبکہ سپید ہوتے ہین اتارتی ہین اور جبکہ وہ سرخ اور سیراب ہو جاتی ہین تو واپس

الاعراب بیضا رایات سی حال واقع ہے اور نورد کا دوسرا مفعول محذوف ہے یعنی صدور الاعداء اور حمرا قد رَوِینا دونون حال مترادف یا متداخل ضمیر ھن سے واقع ہین۔

۲۵	وَاَیَّامٍ لَنَا غُرٍّ طِوَالٍ	عَصَیْنَا الْمَلِکَ فِیْهَا اَنْ نَدِیْنَا

اللغات غر جمع اغر مفرد وہ گہوڑا یا جسکی پیشانی پر درہم سی زیادہ سپیدی ہو لیتی ہین فرس اغر و غراء مراد اس سے مشہور معروف کے ہین اسلیئے کہ ایسا گہوڑا جھٹ پہچانا جاتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین انتہی طوال جمع طویل مفرد باب نصر ینصر سی صیغہ صفت ہے بمعنے دراز۔ دن کی درازی کنایہ سختی سی ہے ومنہ قولہ تعالی کان مقدارہ خمسین الف سنۃ جیسے قصار کنایہ فرحت سے وکذلک ایام السرور قصار۔ عصینا بصیغہ جمع متکلم عصیان مصدر باب ضرب بمعنی نافرمانی کرنا ملک بسکون لام ملک بکسر لام کا مخفف ہے ملوک جمع دینے غلس و فلوس دین تابعدار کرنا۔ تابعدار ہونا لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے اعشی کہتا ہے سہ ھو دان الرباب ذکرھو الدین ٭ دراکا بغزوۃ وارتحال ٭ ثم دانت بعد الرباب وکانت کعذاب عقوبۃ الاقوال قولہ ھو دان الرباب یعنی اذلھا وقولہ ثم دانت ای ذلت لہ واطاعت۔

المعنے بہت سی ہمارے دن مشہور معروف لانبی ہوئی ہین جنمین ہمنے بادشاہ کی اس خوف سے نافرمانی کی کہ ہم اسکے مطیع ہو جاوین

الاعراب اور ب ہے لنا غر طوال عصینا الملک فیہا آہ سب ایام کی اوصاف سے ہین اور ان ندینا بصریون کے نزدیک بحذف مضاف ہے یعنی مخافۃ ان ندینا اور کوفیون کے نزدیک بتقدیر لئلا ان ندینا کی کما ذکرنا من قبل۔

۲۶	وَسَیِّدِ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَّجُوْهُ	بِتَاجِ الْمُلْکِ یَحْمِی الْمُحْجَرِیْنَا

اللغات سید اسکی اصل مین اختلاف ہے بعض تو سوید بر وزن کریم و شریف کے قائل ہین واو بر کسرہ ثقیل تہا اسکو یا کو یا کیا گیا اور یا مین ادغام کیا گیا اور بصریون کا یہہ مذہب ہے کہ اسکی اصل سیود بر وزن فیعل ہے کے قاعدہ سی تعلیل کی گئی اور کوفیون کا یہہ خیال ہے کہ اصل مین عین کا فتح سی ہے اسلیئے کہ بکسرہ عین صیقل کے سوا کوئی وزن یا نہین جاتا اور چونکہ معتل صحیح پر محمول ہوتا ہی اسلیئے فتح ہی متعین ہی جیسے عیطل وغیرہ مین معشر جماعت گروہ معاشر جمع تتویج تاج پہنانا سردار بنانا تاج معروف ہے تیجان جمع احجار بتقدیم جیم بر حا مضطر کرنا ناچار کرنا محجر بہان

المعنے بہت سی ایسی سردار جنکی گروہ نے انہین تاج شاہی پہنایا ہے اور وہ خود مضطر پریشان خاطرون کی حمایت کرتے ہین

الاعراب واو رب کے ہے قد توجوہ بتاج الملک معشر کا وصف ہے اور یحمی المحجرینا توجوہ کی ضمیر مفعول سی حال واقع ہے

۲۷ تَرَکْنَا الْخَیْلَ عَاکِفَةً عَلَیْهِ | مُقَلَّدَةً اَعِنَّتَهَا صُفُوْنَا

اللغا ترک یہان بمعنی جعل ہے اسحالت مین دو مفعول چاہتا ہے یا محاورہ ترکتہ الیہ سا کناسی خودبری لمہ اعیزہ عن حالہ عکوف کسیکی طرف کمال توجہ سی متوجہ رہنا قال اللہ تعالی وہم یعکفون علی اصنام لہم کذا فی الصحاح مقلدۃ بصیغہ اسم مفعول تقلید بمصدر ہار کا گلی مین ڈالنا متعدی بدو مفعول ہے صفون جمع صافن مفرد وہ گہوڑا جو تین پاؤن پر کہڑا ہو۔
المعنے ہمنی اپنے گہوڑون کو انکی سرون پر کہڑے رہنے دیا ایسی حالمین کہ انکی باگین انکے گلے کے ہار تہین اور وہ تین پاؤن پر کہڑی۔
الاعراب مقلدۃ کی ضمیر جو خیل کیطرف راجع ہے قائمقام فاعل کے ہی اور یہہ مقلد کا پہلا مفعول ہے اور اعنتہا دوسرا مفعول ہے اور یہہ جملہ

۲۸ وَاَنْزَلْنَا الْبُیُوْتَ بِذِیْ طُلُوْحٍ | اِلَی الشَّامَاتِ نَنْفِی الْمُوْعِدِیْنَا

اللغا ذی طلوح ایک جگہہ کا نام ہے شامات سی مراد شامی شہر ہین نفی جلاوطن کرنا باب ضرب موعد دہمکی دینے والا مراد دشمن قال الشاعر ؎ فان الموعدین یدون دونی۔
المعنے ہمنے موضع ذی طلوح سی شامات تک خیمی لگائی ہیں ایسی حالیکہ دہمکی دینی والون کو ہم جلاوطن کرنیوالی تہے
الاعراب بذی طلوح پر با بمعنے من ہے۔

۲۹ وَقَدْ هَرَّتْ کِلَابُ الْحَیِّ مِنَّا | وَشَذَّبْنَا قَتَادَةَ مَنْ یَّلِیْنَا

اللغا ہریر کتی کی آواز جو نباح (بہونکنی) کی حد تک نہ پہونچی اور سردی کے ماری اس سے نکلے ایک شاعر کہتا ہی ؎
اذا کبد النجم السماء بشتوۃ + علی حین ہر الکلب والثلج خاشف + یاہنہیا رہنی کیوقت ہی کتی بہونکا کرتے ہین اسلیے کہ اسحالت مین انہین پہچان نہین رہتے تشذیب چہانٹنا قتادہ تہوہر تکی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم جو من کیطرف پہرتی ہے فاعل یا ضمیر مفعول قریب ہونا
المعنے ہمنی شامات تک ڈیری لگائی ہیں ایسی حالیکہ ہمارے قبیلہ کی کتی بہونک رہی تہے یعنی سخت سردی کا وقت تہا یا ہماری زرہ پہننے کی باعث وہ ہمین پہچان نہین سکتے تہی یا مخالف قبیلہ کی کتی ہمارے زور کی باعث بہونکی اور جو ہمارے پڑوس تہی انکی تہوہر کو ہمنی خوب چہانٹا یعنے انکی شوکت توڑ ڈالی اور انہین دبا لیا۔
الاعراب جملہ وقد ہرت مع اپنی معطوف کے انزلنا کی فاعل سے حال واقع ہی اور منا پہلے دو معنون کی تقدیر پر حی سی حال واقع ہی تیسری حالت پر ہرت کی متعلق ہے اور من سببیہ ہے ای من دخولنا۔

۳۰ مَتٰی نَنْقُلْ اِلٰی قَوْمٍ رَحَانَا | یَکُوْنُوْا فِی اللِّقَاءِ لَهَا طَحِیْنَا

اللغا رحی چکی مراد اس سے لڑائی ہے چنانچہ کبہی شناف بہی لڑائی کیطرف ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ فوارس لا یملون المنایا + اذا دارت رحا الحرب الزبون طحین فعیل بمعنے مفعول ہے پیسا ہوا آٹا
المعنے جب ہم اپنی چکی کسی قوم کیطرف لیجاتی ہین تو لڑائی کیوقت وہ قوم اسکا آٹا ہوجاتی ہے۔

الاعراب متی ننقل الی قوم رحانا شرط ہے یکونوا الخ جزا ہے

۳۱ يَكُونُ ثِفَالُهَا شَرْقِيَّ نَجْدٍ ۔ وَلُهْوَتُهَا قُضَاعَةَ أَجْمَعِينَا

اللغات ثفال بروزن کتاب ایک قسم کا چمڑا ہوتا ہے جو چکی کے نیچے اسلیئے ڈال لیتے ہین کہ آٹا دانا جو گرے اسی پر رہے اور نچلے پاٹ کو بھی کہہ لیتے ہین لھوۃ گلا اجمعین قضاعہ کی تاکید ہے جو ایک مشہور قبیلہ ہے

المعنے نجد کا شرقی حصہ اس چکی کا گرد ہوتا ہے اور سارا قضاعہ اسکا گلا

الاعراب یکون فعل ناقص ثفال اسم شرقی نجد خبر اور لھوتہا باعتبار عطف یکون کا اسم ہے اور قضاعۃ اجمعینا خبر ہے اور چونکہ ایک فاعل کے دو معمول مختلف ہین لہذا عطف جائز ہے

۳۲ نَزَلْتُمْ مَنْزِلَ الْأَضْيَافِ مِنَّا ۔ فَعَجَّلْنَا الْقِرَى أَنْ تَشْتِمُونَا

اللغات منزل میم اور زا کی فتح سے مصدر میمی ہے یقال نزلت نزولا ومنزلا اضیاف جمع ضیف مفرد وحد تثنیہ مونث مذکر سب مین مساوی ہے کیونکہ اصل مین یہہ مصدر ہے جسکے معنی کسی کے پاس اترنے کے ہین قال القیومی ضفت ضیفا من باب باع اذا نزلت عندہ انتہے تعجیل مقدم کرنا یقال عجلت لہ من الثمن کذا ای قدمت قری مہمانی کا کہانا شتم گالی

المعنے تم ہمارے ہان مہمانون کا اترنا اترے سو ہمنے مہمانی کا کہانا تمہارے آگے کیا تاکہ تم ہمین گالی ندو

الاعراب منا نزلتم کی متعلق ہے اور منزل الاضیاف مفعول مطلق ہے اور ان تشتمونا بتقدیر مخافۃ ان تشتمونا یا لئلا تشتمونا کے

۳۳ قَرَيْنَاكُمْ فَعَجَّلْنَا قِرَاكُمْ ۔ قُبَيْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةً طَحُونَا

اللغات قری اگر قاف مکسورہ ہے تو مقصورہ ہے اور اگر مفتوح ہے تو ممدود وہ مہمانی کرنا دو مفعول چاہتا ہے چنانچہ شعر قریناہم اذ ضاف الزمان فاصبحت مین مذکور ہو چکا ہے مرداۃ وہ بڑا پتھر جس سے چھوٹی پتھر توڑے جاتے ہین طحون پیسنے والا ۔ طحن مصدر باب نصر ینصر پیسنا ۔

المعنے ہمنے تمہاری مہمانے مین جھٹ پٹ صبح سے کچھہ پہلے ایک بڑا پیسنے والا پتھر پیش کیا

الاعراب قرینا کا پہلا مفعول کم ہے اور دوسرا مرداۃ طحونا اور قبیل الصبح قرینا کا ظرف ہے

۳۴ نَعُمُّ أُنَاسَنَا وَنَعِفُّ عَنْهُمْ ۔ وَنَحْمِلُ عَنْهُمُ مَا حَمَّلُونَا

اللغات عموم شامل ہونا متعدی بنفسہ ہے یقال عمہم بالعطیۃ اناس ناس مین ایک لغت مروی ہے قال الشاعر ان المنایا یطلعن علی الاناس الآمنینا نعف بصیغہ جمع متکلم عفت مصدر باب ضرب یضرب حرام سے بچنا بصلہ عن مستعمل ہے حمل اٹہانا ۔ تحمیل لادنا ۔

المعنے ہم اپنی لوگون کو عطایا گہیر لیتے ہین مگر خود انسے بچتے ہین اور جو کچہہ ہم پر لادتے ہین ہم انکی جانب سے اٹھا لیتے ہین

۳۵ نُطَاعِنُ مَا تَرَاخَى النَّاسُ عَنَّا ۔ وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا غُشِينَا

اللغات مطاعنہ نیزہ زنی کرنا بمعنے طعن ہے قال الشاعر نطاعنت صدر الخیل المعتابین بالالی ما بیان مصدریہ ثانیہ ہی جیسی خداوند کریم کی اسقول مین مادمت حیا و قولہ فاتقوا اللہ ما استطعتم ای وقت استطاعتکم تراخی دور ہونا یقال تراخی السماء ای ابطاء غشینا بصیغہ جمع متکلم مجہول غشی مصدر باب علم یعلم آنا یقال غشیہ غشیا ناجاءہ کذا فی

المعنے جبتک دشمن ہمسے دور رہتے ہین تو ہم نیزہ مارتے ہین اور جب ہمپر آپڑتے ہین تو ہم تلوار چلاتے ہین

الاعراب ما تراخی الناس عنا جو تاویل فی وقت تراخی الناس عنا کی ہے نطاعن کا مفعول فیہ ہے اور جملہ اذا غشینا نضرب کا ظرف ہے

۳۶	بسمر من قنا الخطی لدن	ذوابل او ببیض یختلینا

اللغات سمر جمع اسمر مفرد گندم گون نیزہ قنا جمع قناۃ مفرد نیزہ خطی سے مراد سمہر ہے جو خط کا باشندہ تہا اور خط بیامہ کا ایک گانو ہے جہان ہندوستان کے نیزہ بکا کرتی تہی اور اسی خط ہجر بہی کہتے ہین لدن بضم لام و سکون دال بفتح لام کی جمع ہی نرم نیزی لچکیلے یقال رماح لدن بالضم کذا فی الصحاح ذوابل جمع ذابل مفرد دبلا پتلا بیض جمع ابیض مفرد تلوار اختلاء کاٹنا فی الصحاح والسیف یختلی ای یقطع۔

المعنے ہم دشمنون کو ایسی گندم گون نیزون سے مارتے ہین جو سمہر نامی خط کی باشندہ کی نیزون سے اور لچکیلی اور دبلے ہین یا ایسی تلوارون سے جو گہاس کیطرح سرون کو کاٹتے ہین۔

الاعراب بسمر فعل محذوف کے متعلق ہے ای نطاعن او ببیض یختلینا نضرب ہے اور کلمہ او یہان تردید کیلئے نہین ہے بلکہ یہان کی بعد دیگرے

۳۷	کان جماجم الابطال فیہا	وسوق بالاماعز یرتمینا

اللغات جماجم جمع جمجمہ مفرد کہوپری ابطال جمع بطل بتحریک العین مفرد وہ بہادر جو اپنی شجاعت سے دوسرے کی ہمت کو بیکار اور باطل کردے وسوق جمع وسق مفرد قلیل کہتا ہی کہ وسق اونٹکے بہار کو کہتے ہین اور وقر گدہی یا خچر کے بوجہ کو اماعز جمع امعز مفرد وہ زمین سخت جسمین کنکری ہون ارتماء گرنا۔

المعنے بہادرونکے کہوپریان گویا وہ ان اونٹونکے بوجہ تہی جو کنکرون والی سخت زمین مین گر رہے ہوتے ہون

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے جماجم الابطال مع اپنی حال فیہا کی اسم ہے وسوق مع اپنی وصف بالاماعز اور یرتمینا

۳۸	نشق بہا رؤس القوم شقا	ونختلب الرقاب فیختلینا

اللغات شق چیرنا اختلاب مخلب سے کاٹنا۔ مخلب بروزن منبر وہ درانتی جسکے دندانے ہون اختلاء کاٹنا۔ کٹ جانا۔ لازم متعدی دونون طرح مستعمل ہے۔

المعنے ہم دشمنونکے سرون کو تلوارونسے چیرتے ہین اور گردنونکو کاٹتے ہین چنانچہ وہ کٹ جاتے ہین

۳۹	وان الضغن بعد الضغن یبدو	علیک ویخرج الداء الدفینا

اللغات ضغن کینہ یبدو بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع بدو مصدر ظاہر ہونا علی بیان ضرر کی لیئے ہے داء بیماری مراد حسد وغیرہ

المعنے اور بیشک کینہ بعد کینہ جو ہوتا ہے وہ برخلاف تیری مرضی کی خواہ تو اسی کتنا ہی چھپائے ظاہر ہو جاتا ہے اور چھپی ہوئی بیماری کو نکالتا ہی یعنی جی کی برائی کبھی ظاہر نہیں ہوتی الا آنکہ بار بار وہ کر دی جائے تو پھر خواہ مخواہ ظاہر ہو جاتی ہے

الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ہے الضغن مع اپنی وصف بعد الضغن کے اسم ہے یبدی علیک مع اپنی معطوف جملہ و یخرج الداء الدفینا

۴۰	وَرِثْنَا الْمَجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدٌّ		نُطَاعِنُ دُوْنَهُ حَتّٰی یَبِیْنَا

اللغات مجد شرافت جواب داسی حاصل ہو معد ابن عدنان مراد ہیں یبین بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع بیان مصدر باب ضرب
المعنے قبیلہ معد جانتا ہی کہ ہماری شرافت قدیمی ورثہ بورثہ چلی آتی ہے اور ہم اسکے ذریعہ نیزہ زنی کرتے ہیں تاکہ وہ پورے طور پر ظاہر ہو جائے

۴۱	وَنَحْنُ اِذَا عِمَادُ الْحَیِّ خَرَّتْ		عَنِ الْاَخْفَاضِ نَمْنَعُ مَنْ یَلِیْنَا

اللغات عماد اونچی بنائیں مراد اس سے خیمہ ہیں مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے عمادۃ مفرد خرور گرنا یقال خر للہ ساجدا سقط اخفاض جمع خفض بالتحریک مفرد وہ خانگی اسباب جو لادنے کے لئے تیار کیا جائے نیز وہ اونٹ جو خانگی متاع اٹھائے یہ معنی عن کے ساتھ موزون ہیں جو بجائے علے کی مروی ہے نمنع بصیغہ جمع متکلم منع روکنا متعدی بدو مفعول ہے یقال منعتہ الامر کنایہ حمایت سے ہے یلی بصیغہ واحد مذکر غائب مضارع ولی مصدر باب حسب قریب ہونا نا اسکی ساتھ ضمیر مفعول کی ہے

المعنے اور جب لوگوں کے خیمے خانگی اسباب پر گریں اور رحلت کے تیاری ہیں وہ ہوں تو ہم ان لوگوں سے جو ہمارے جوار میں ہیں دشمنوں کو روکتی ہیں اور انہیں بچا لیتے ہیں یا بسبب ہانکے اور سر عت کے جب لوگوں کے خیمے انکے اونٹوں سے گر پڑیں تو ہم ایسی مشقت کی وقت انکی حامی اور مددگار ہوتے ہیں۔

الاعراب نمنع کا دوسرا مفعول محذوف ہے ای نمنع من یلینا الاعداء جیسے اس شعر میں ہے منعنا حمی الوقبی بضرب + و ما منع الظعائن

۴۲	نَجُذُّ رُؤُوْسَهُمْ فِیْ غَیْرِ بِرٍّ		فَمَا یَدْرُوْنَ مَاذَا یَتَّقُوْنَا

اللغات جذ توڑنا۔ کاٹنا باب نصر یقال منہ عطاء غیر مجذوذ رؤس جمع راس مفرد بر عقوق ربیر ماتم کا ضد ہی ماذا کئی طرح مستعمل ہے (۱) ما استفہامیہ اور ذا اشارہ کی لئے ہو نحو ماذا التوانی و ماذا الوقوف (۲) ما استفہامیہ ہو اور ذا موصولہ ہو جیسی لبید کے اس شعر میں ہے الا تسالان المرء ماذا یحاول + انحب فیقضے ام ضلال فباطل (۳) سارا استفہام کے لئے ہو جیسی ماذا جئت (۴) کل اسم جنس بمعنے شئی یا بمعنی الذی کے ہو جیسی لبید کے اس شعر میں ہے دعی ماذا علمت ساتقیہ + ولکن بالمغیب نبئینی (۵) ما زائدہ ہو اور ذا اشارہ کی لئے ہو (۶) ما استفہامیہ ور ذا زائد ہو جیسی ماذا صنعت یہاں معنی نمبر ۲ موزون ہیں اتقاء اصل میں وتقاء تہا واو تاسی بدل کر تا میں مدغم ہوئی یتقونا صلہ اسکا محذوف ہے ای ماذا یتقون بہ

المعنے ہم انکی سروں کو انکی نافرمانی کے لئے ڈکاٹتی ہیں چنانچہ وہ ایسی گھبراتی ہیں کہ کوئی ایسی پناہ نہیں پاتے جس سے وہ بچاؤ

چونکہ کلیب کو ناحق انہون نے مارڈالا تہا سلیٰ اپنی جد بزرگوار وائل کا انہون نے عقوق کیا کیونکہ بیٹون مین فساد انہوں نے والدین کے خوشی ...
الاعراب ماذا موصول ہے ینقون یہ اسکا صلہ ہے صلہ مع اپنی موصوف کی یدرون کا مفعول بہ ہے

۴۳ کَاَنَّ سُیُوْفَنَا مِنَّا وَمِنْھُمْ		مَخَارِیْقٌ بِاَیْدِیْ لَاعِبِیْنَا

اللغات مخاریق جمع مخراق مفرد وہ پارچہ جسی کوڑی کیطرح بنا کر بچے آپسمین کہیلتے ہین اور ایک دوسرے کو مارتے ہین اور تلوارین بے تحاشا مارنی اور تیزی مین اسکی ساتہہ تشبیہ دیجاتی ہین تخرق سی ماخوذ ہی جسکے معنی پہاڑنے کی ہین
المعنے ہماری اور انکی تلوارین گویا کہیلنے والون کے ہاتہون مین کوڑے ہین جنہین وہ بے تحاشا مارتے ہین
الاعراب منا ومنهم ضمیر مضاف الیہ سیوف کا بیان ہے مخاریق بایدی لاعبینا کانّ کی خبر ہے

۴۴ کَاَنَّ ثِیَابَنَا مِنَّا وَمِنْھُمْ		خُضِبْنَ بِاُرْجُوَانٍ اَوْ طُلِیْنَا

اللغات خضبن بصیغہ جمع مونث غائب مجہول خضاب مصدر رنگنا ارجوان ایک رنگ ہی جو نہایت سرخ ہوتا ہے فارسی مین اسی ارغوان کہتے ہین طلین بصیغہ جمع مونث غائب مجہول طلاء مصدر لیپ کرنا۔
المعنی ہماری اور انکے کپڑے گویا ارغوان سے ملکا رنگ کئی گئے ہین یا گاڑہے رنگ۔
الاعراب کانّ حرف مشبہ بالفعل ہے ثیابنا منا ومنهم سکا اسم ہی خضبن بارجوان مع اپنی معطوف او طلینا کی خبر ہے

۴۵ اِذَا مَا عَیَّ بِالْاِسْنَافِ قَوْمٌ		مِنَ الْھَوْلِ الْمُشَبَّہِ اَنْ یَکُوْنَا

اللغات عی بصلہ با مدخول با کی تدبیر سی عاجز آنا یقال عی بامرہ اذا لم یھتد بوجہہ قال الشاعر ؎ عیوا بامرہم کما عیّت ببیضتہا الحمامۃ اسناف کام کی درستی اور مضبوطی کرنا یقال اسنفوا امرہم احکموہ اصلی معنے اسکی تنگ اونٹ پر کسنے کے ہین مجازاً بمعنے احکام ہی عام ہول چال مین جسوقت کوئی اپنی کام کی تدبیر سی عاجز آجائے عی بالاسناف کہہ دیتے ہین ھول ڈر یا مصدر بمعنی فاعل ہے یعنی ڈرانی والا امر مشبہ بصیغہ اسم مفعول تشبیہ مصدر حاضر کر دینا۔ یکون تامہ ہے اور ضمیر اسکی جو ہول کیطرف پہرتی ہے فاعل ہے اور ان مصدریہ ہے۔
المعنے جب لوگ کام درستی کے تدبیر سی عاجز آجائین کسی ایسی خوف یا ڈرانیوالی امر کے باعث سے جسکا واقع ہونا بالکل سامنے حاضر کیا گیا ہے
الاعراب ال مشبہ پر جو داخل ہے بمعنی الذی ہے اور مشبہ کو نہ اسکا صلہ ہی جو مع اپنی موصول کے من کا مجرور ہوکر عی کی متعلق ہے جیسی بالاسناف اور قوم اسکا فاعل ہے کل جملہ فعلیہ شرط ہے

۴۶ نَصَبْنَا مِثْلَ رَھْوَۃَ ذَاتَ حَدٍّ		مُحَافَظَۃً وَکُنَّا السَّابِقِیْنَا

اللغات نصب کہڑا کرنا یقال نصبت الشئ ای رفعتہ رھوۃ اونچا پہاڑ اور پست مکان ہے جسمین پانی جمع ہو رہوہ کہلاتا ہی اضداد سی ہے مگر حسب تصریح زوزنی یہان ایک خاص پہاڑ مراد ہی بسبب تانیث اور علم کی غیر منصرف ہی صاحب صحاح فرماتی ہین کہ ابی ذویب کے شعر مین ایک خاص پہاڑ سی مراد ہی حد شوکت و رعب فی الصحاح وحد الرجل باسہ محافظۃ

المعنے تو ہم اپنی حسب کے حفاظت کیلئے ایک لشکر اور رکہہ رکہتے ہین جو ایسی بہاڑ کیطرح شوکت کا پورا ہے اور ہم سب سے آگے رہتے ہین

الاعراب محافظة نصبنا کا مفعول لہ ہے اور مثل دھوۃ ذات حد کتیبۃ محذوف کا وصف ہے۔

۴۷	بِشُبَّانٍ یَرَوْنَ الْقَتْلَ مَجْدًا		وَشِیْبٍ بِالْحُرُوْبِ مُجَرَّبِیْنَا

اللغات شبان جمع شاب مفرد نوجوان جیسے فارس و فرسان قتل مصدر معلوم مجہول دونون کا احتمال ہے مگر بہان عام معنی مراد ہین جسکی ضمن مین دونون مفہوم آجاتی ہین شیب جمع اشیب مفرد بوڑہا مجرب بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل تجربہ مصدر آزمودہ کار

المعنے ایسی نوجوانون کے ساتہ جو قتل کو اپنا فخر اور عزت سمجھتی ہین اور ایسی بوڑہون کے ساتہ جو لڑائیون مین تجربہ کار اور آزمودہ کار ہین

الاعراب بشبان نصبنا کی متعلق ہے اور شیب شبان پر معطوف ہے اور مجربین فی الحروب اسکا وصف ہے۔

۴۸	حُدَیَّا النَّاسِ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا		مُقَارَعَةً بَنِیْهِمْ عَنْ بَنِیْنَا

اللغات حدیا اسم مصدر ہے جو بروزن تصغیر ثریا حمیا کیطرح آیا ہی جسکی معنی تحدی کے ہین اور تحدی کے معنی صحاح مین غلبہ بجانے کی لیئے مقابلہ کرنیکے ہین بحالت مین منصوب بہ مصدریت ہوگا جیسے مفادۃ الالدان تکون کلمیتۃ ولا دمیتر ولا عقیلۃ دیب یا بمعنے معارض ہے بحالت مین مرفوع علی الخبریۃ ہوگا چنانچہ جب بولتی ہین انا حدیاک تو مراد اس سے یہہ ہوتی ہے کہ مین تیرا مقابل ہون

آمقادعت چونکہ متضمن معنے دفع کو ہی لہذا عن اسکا صلہ آسکتا ہے

المعنے غلبہ مین سب لوگون کے ہم مقابل ہین بحالیکہ انکے بیٹون کو اپنی بیٹون سے لڑکر دفع کرنے والے ہین

الاعراب حدیا الناس یا مرفوع علی الخبریۃ ہے یعنی نحن حدیا الناس یا منصوب بر مصدریت جیسے سبحان اللہ اصل مین نتحدی الناس حدیا تہا بعد مین فعل حذف کرکے مصدر کو اسکی جگہہ رکہہ دیا اور مقارعۃ باب مفاعلہ سی مصدر ہے جو بتاویل اسم فاعل نتحدی کے فاعل سے حال واقع ہے۔

۴۹	فَاَمَّا یَوْمَ خَشْیَتِنَا عَلَیْهِمْ		فَتُصْبِحُ خَیْلُنَا عُصَبًا ثُبِیْنَا

اللغات اما معنی جزا کو متضمن ہوتا ہے اور اکثر مکرر ہی مستعمل ہوتا ہی تقدیر یون ہے مہما یکن من شئی یوم خشیتنا علیہم فتصبح خیلنا خشیتہ باب علم سی مصدر ہے بصلہ علی بہ حول علی کے تکلیف پونچنی سی ڈرنا خیل سے مراد یہان سوار ہین قال اللہ تعالی واجلب علیہم بخیلک و رجلک ای بفرسانک و رجالتک عصب جمع عصبہ مفرد مردون کا گروہ ابن فارس کے نزدیک دس تک اور ابو زید کے نزدیک چالیس تک کی حد ہے جیسے غرف و غرفہ ثبین خلاف قیاس جمع ثبہ مفرد اور کبہی ثاتی ہی اسکی جمع مین آگیا ہی قال الراجز دون اثاثی من الخیل زمر

المعنی جسدن ہمین ہجوم کے تکلیف پونچنے کا ڈر ہوتا ہے تو ہماری سوار گروہ گروہ ہو جاتے ہین

۵۰	وَاَمَّا یَوْمَ لَا نَخْشٰی عَلَیْهِمْ		فَتُمْعِنُ غَارَةً مُتَلَبِّبِیْنَا

اللغات امعان اصل مین معنے گہوڑے کے سخت دوڑنی کی ہین یقال امعن الفرس ای تباعد فی عدوہ بعد مین معنے

اور استقصاء کی بہی آگیا ہی قال القیومی و منہ قیل امعن فی الطلب اذا بالغ فی الاستقصاء انتہی - غارۃ باب افعال کا مصدر ہے معنے گہوڑی کا سخت دوڑنا قال القیومی اغار الفرس اغارۃ اذا اسرع فی العدو تیز چلنا یقال اغار القوم اغارۃ اذا اسرعوا فی المسیر اور کبہی خود گہوڑی کو بہی غارہ کہہ لیتے ہین بولتی ہین شنو الغارۃ ای فرقوا الخیل تیز دشمن پر حملہ کرکے اسی تباہ کرنا قال اغار علی العدو ہجم علیہم دیارہم واوقع بہم انتہی متلبب بصیغہ اسم فاعل باب تفعل تلبب مصدر کا تیار باندہنا اور یہہ عادت کبوقت کیا کرتی تہے قال الشاعر واستلاموا وتلببوا ان التلبب للمغیر

المعنے جب ہمین اپنے مال بچون کے تکلیف پانی کا ڈر نہین ہوتا تو اسدن ہم دگہوڑون کیطرح) کا تیار باندہ کر سخت دوڑتے ہین یا دہاوے

الاعراب غارہ لراعیان ہے مفعول مطلق ہے اگر وہ پہلے دو معنون میں مستعمل ہے اور اگر چوتہی معنی اس سے مراد ہین تو اسوقت معن کا وہ مفعول لہ ہوگا جیسے شددو الاغارۃ فرسانا و دکیا نا ہین انتہے

۵۱	بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ بَكْرٍ	نَدُقُّ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحُزُونَا

اللغات راس اصمعی فرماتی ہین کہ جب کوئی کنبہ معزز اور مکثرت ہوجاتا ہی تو اسوقت اسکی نسبت بولتی ہین ہم راس اور عمر بن کلثوم کی شعر مین بہی یہی معنی مراد ہین اور جوہری فرماتی ہین کہ میری خیال مین یہان معنی سردار کی زیادہ موزون ہین اسلئی کہ دوسری مصرع مین مفرد کی ضمیر پہیرتا ہی اگر کنبہ مراد ہو تو بہم کہتا - کاتب الحروف کی خیال مین صرف ضمیر کے مناسبت کچہہ پختہ دلیل نہین معلوم ہوتی کیونکہ معنی جمع ہونی ہی یہہ لازم نہین تا کہ ضمیر پہیرنے کیوقت بہی یہی امر ملحوظ رہے لفظ مفرد کی لحاظ سی اگر مفرد ضمیر راجع کیجاوے تو اسمین کیا مضائقہ ہی بلکہ دق کا لفظ اصمعی کے معنی کے زیادہ تائید کرتا ہی دق پیسنا دمند الدقیق لیا ہوا آٹا سہولۃ حزونت کا صد ہی زمین کا نرم ہونا فی القاموس سہلت ککرم سہولۃ حزون جمع حزن بروزن فلس مفرد سخت زمین -

المعنے بنی جشم بن بکر کے معزز اشخاص کے ساتہہ جنکی معیت مین ہم نرم اور سخت زمینون کو روندتے ہین یا ضعیف اور قوی دشمن کو ہنکاتے ہین

الاعراب بہ کی ضمیر جو دوسرے مصرع مین ہے راس کیطرف پہرتی ہی گو وہ معناً جمع ہے مگر لفظاً مفرد ہے اور من بنے جشم بن بکر راس کا پہلا وصف ہے جیسے ندق بہ السہولۃ والحزونا ہکا دوسرا وصف ہے اور براس کے المعن کے متعلق ہے جو پہلی بیت مین موجود

۵۲	أَلَا لَا يَعْلَمِ الْأَقْوَامُ أَنَّا	تَضَعْضَعْنَا وَأَنَّا قَدْ وَنِينَا

اللغات لا یعلم بصیغہ نہی غائب ہی تضعضع عاجز ہونا - ذلیل ہونا - محتاج ہونا ضعضاع ہر ایک ضعیف شی - بے تدبیر مرد - سست مرد ونینا بصیغہ جمع متکلم ماضی معلوم ونی مصدر باب ضرب یضرب سست ہونا

المعنے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ ہم ذلیل ہوگئے یا بودے پڑ گئے -

الاعراب لا یعلم نہی غائب اقوام فاعل انا تضعضعنا مع اپنی معطوف وانا قد ونینا کی لا یعلم کا مفعول ہے

۵۳	أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا	فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَا

اللغۃ جھل بصلۃ علی کسی معین پر حماقت کرنا اور جرءت کرنا قال الفیومی جھل علی غیرہ سفہ واخطأ انتہی
المعنی کوئی ہم پر جرءت نکرے کہ ہم جرءت کرنیوالون سے بڑھکر جرءت کرین ھذا کقولہ حلیم اذا ما الحلم کان جلالہ وجھل احیانا اذا الجہل جاہل و کقولہ فی الحلم لا ینفعک فالجہل احزم دوسرے مصرع میں جہل سے مراد جزاء جہل ہے جیسے خدا تعالی کے اسقول میں اللہ یستہزئ بہم وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا وقال تعالی ومکروا ومکر اللہ وقال یخادعون اللہ وھو خادعہم۔
الاعراب فنجہل جواب نہی ہونے کے لئے منصوب ہے یا جملہ مستانفہ ہونے کے لئے مرفوع ہے

۵۴	بِاَیِّ مَشِیَّۃٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ		تَكُوْنُ لِقَیْلِكُمْ فِیْنَا قَطِیْنَا

اللغۃ ای شرط استفہام موصولہ تینوں طرح مستعمل ہے مضاف الیہ کا جو مجہول مبہم ہوتا ہے جب استفہام کے طور پر کہا جاے ای رجل جاء یا ای امرءۃ قامت تو ایسی حالت میں غرض اس مجہول کی تعیین اور تخصیص ہوتی ہے جواب میں بدون اس معین کے کچھہ اور ذکر نہیں کرنا چاہیے شرط کی صورت میں جب بولتی ہیں ایہم تضرب اضرب تو اسوقت یعنی ان تضرب رجلا اضربہ کی ہو جاتا ہے اور عموم کا مفید نہیں ہوتا اور جب ای رجل جاء فاکرمہ بولتی ہیں تو اسصورت میں پہلا اکرام کی ایک معین ہو جائیگا کسی اور کو شامل نہیں ہوگا اور کبھی حسب اقتضاء قرینہ عموم کا فائدہ بھی دیدیتا ہے جیسے ای صلوۃ وقعت بغیر طہارۃ وجب قضاءھا وای امرءۃ خرجت فہی طالق اضافت بہرحال اسکی لازم ہے اگر مفعول کیطرف مضاف ہو تو مفعول ہوتا ہے اور ظرف مکان اگر ظرف کیطرف مضاف ہو شرط استفہام میں فصیح استعمال اسکا یہی ہے کہ مذکر مؤنث کے لئے یکسان ہی رہے قال اللہ تعالی فای ایات اللہ ینکرون اور یہہ شعر عمرو بن کلثوم کا بھی اسی قبیل سے ہے کہ باوجود مضاف الیہ کی مؤنث ہونے کی بصیغہ مذکر آیا ہے مشیۃ بروزن خطیئۃ بمعنی ارادہ ہمزہ کی ساتھہ بہ نسبت ادغام کی زیادہ مستعمل ہے مگر حسب تصریح فیومی اصلی کو زاید پر قیاس کرکے ادغام کرنا ایک ایسا امر ہے جو ائمہ صرف سے منقول نہیں قیل وہ حاکم جسکے بات چلتی ہو قول سے ماخوذ ہے اصل قیول تہا سید کی تعلیل کرکے بعد مخفف کیا گیا قطین نوکر چاکر واحد جمع ہر دو میں مستعمل ہے جریر کہتا ہے سہ ھذا ابن عمی فی دمشق خلیفۃ + لو شئت ساقکم الی قطینا +
المعنی کس ارادہ پر ای عمرو بن ہند ہم تمہاری حاکم کی لیئے اپنے بہائیون مین جاکر ہو جائین۔
الاعراب یا حرف ندا محذوف عمرو بن ھند منادی کل ندا ہوا بای مشیۃ متعلق تکون جو فعل ناقص مع اسم کی ہے قطینا لقیلکم فینا خبر کل جملہ فعلیہ جواب ندا ہے کل جملہ ندائیہ ہے۔

۵۵	بِاَیِّ مَشِیَّۃٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ		نُطِیْعُ بِنَا الْوُشَاۃَ وَتَزْدَرِیْنَا

اللغۃ وشاۃ جمع واشی مفرد وشیۃ مصدر ربا دشاہ کی ہان کسیکی بدگوئی کرنا بصلہ با مستعمل ہے یقال وشی بہ الی السلطان وشایۃ سعی بہ لہذا بنا وشاۃ کی متعلق ہے ازدراء حقیر سمجھنا متعدی بنفسہ ہے یقال ازدریتہ ای حقرتہ
المعنی کس ارادہ پر ای عمرو بن ہند ہماری بدگوئی کرنیوالوں کی تو بات مانتا ہی اور ہمیں حقیر سمجھتا ہے

۵۶	تُهَدِّدُنَا وَتُوعِدُنَا رُوَيْداً	مَتَى كُنَّا لِأُمِّكَ مَقْتَوِينَا

اللغات هدد یہدد ڈرانا۔ دہمکی دینا وہددہ تواعدہ بالعقوبۃ ای عادلک لک رویدا یا رود کا اسم تصغیر ہے جسکے معنی آہستگی کی ہین قال الشاعر ہ کانہا ثمنے علی رود۔ ای علی مہل یا ارواد کا تصغیر ترخیم ہے اور اسکا چار طرح استعمال ہے (۱) اسم فعل جیسے رویدا عمرا ای دعہ بمعنے امہلہ (۲) صفۃ جیسے ساروا سیرا رویدا ومنہ قولہ تعالی امہلہم رویدا ای امہالا رویدا (۳) حال جیسے سار القوم رویدا چونکہ معرفہ کی بعد آیا ہے اسلئے حال ہے ہوگا (۴) مصدر جیسے رویدا عمرو بالاضافت جیسے خدا تعالی کی قول فضرب الرقاب مین یہان پہلے معنون مین مستعمل ہے یا مصدر محذوف کا وصف ہے ای امہلنا امہالا رویدا مقتوین قتو خدمت کرنا قال الشاعر ہ انی امرؤ من بنی فزارۃ لا + احسن قتو الملوک والحلبا + مقتی بروزن مغزی میم مفتوح اور الف مقصورہ سے مصدر میمی ہے جب اسی یا نسبت سے منسوب کیا تو مقتوی یعنی خادم ہوگیا جیسے مولوی جب اسی جمع کیا تو مقتویون حالت رفعی مین اور مقتوین حالت نصبی جری مین ہوگیا بعد مین تخفیفا یا مشدد کو حذف کیا گیا مقتوین رہگیا جیسے اعجمین وغیرہ آم بعض اسکی اصل امہۃ خیال کرتی ہین اسلئے کہ جمع امہات آتی ہے مگر ابن جنی فرماتی ہین کہ زیادت دعوی اصالت سے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تمام لوگ حال مین انسانون کے واسطے امہات اور غیر انسان کے لئے امات کا اطلاق آتا ہے المعنے ہمین دہمکی دیتا ہے اور ڈراتا ہے ذرا ٹہیر جا بہت ہوچکا) تیری ماں کے چاکر تھے الاعراب رویدا یا بمعنے امہل ہے یا مصدر محذوف کا وصف ہے ای امہلنا امہالا رویدا

۵۷	فَإِنَّ قَنَاتَنَا يَا عَمْرُو أَعْيَتْ	عَلَى الْأَعْدَاءِ قَبْلَكَ أَنْ تَلِينَا

اللغات اعیت بصیغہ واحد مونث غائب باب افعال اعیا مصدر رشیئ علی حصول کا دشوار آنا فی الصحاح اعیا علیہ الامر وتعایا بمعنے تلین بصیغہ جمع مونث غائب باب ضرب یضرب لین نرم ہونا آن مصدریہ ہے تاویل مصدر مین ہوکر معنے المعنے اسلئے کہ ہمارا نیزہ (یعنے عزت) تیرے زمانہ سے پہلے دشمنون پر نرم نہین ہوا۔ الاعراب ان یلینا تاویل مصدر مین ہوکر اعیت کی ضمیر فاعل سے بدل اشتمال ہے۔

۵۸	إِذَا عَضَّ الثِّقَافُ بِهَا اشْمَأَزَّتْ	وَوَلَّتْهُ عَشَوْزَنَةً زَبُونَا

اللغات عض متعدی بنفسہ علی اور با سے بہی ہے باب علم یعلم سے ہے مگر خلاف قیاس مصدر اسکا ساکن الاوسط ہے باب منع سے بہی آتا ہے مگر کم ہے ابن قطاع نے اسے باب نصر ینصر سے بیان کیا ہے ثقاف بروزن کتاب ایک قسم کا لوہا ہوتا ہے جسے گرم کرکے ٹیڑہی سیدہی کرتے ہین فارسی مین اسے شکنجہ اور ہندی مین بانکہ کہتے ہین اشمأزت بصیغہ واحد مونث غائب اشمئزاز مصدر منقبض ہونا۔ اپنٹہنا تولیۃ موڑنا پہیرنا عشوزنۃ مونث عشوزن مذکر بروزن سفرجل سخت اور موٹا زبون فعول بمعنی فاعل ہے ہٹانے والا زبن سے ہا خوذ ہے جسکے معنی ہٹانے کے ہین لوٹنے مین

رنت لنا قد جاذبها اذا ضربتہ بثفنات رجلیہا ای برکبتیہا و منہ لزبا بنیہ ملائکۃ النار لزبتہم اھل النار الی قعہم

المعنے جب بانکا اسی پکڑے تو اٹھ کر مونہہ پھیرے ایسے حال مین کہ بہت سخت اسے ہٹانے والا ہو

الاعراب ذا عض الثقاف بہا شرطیہ اشمأزت مع معطوفہ جملہ دلتہ کی جسمین عشوزنۃ اور ذبونا وقت کی ضمیر فاعل سے حال مترادف یا متداخل واقع ہین جزا ہے ۔

۵۹	عَشَوْزَنَةً إِذَا انْقَلَبَتْ أَرَنَّتْ	تَشُجُّ قَفَا الْمُثَقِّفِ وَالْجَبِينَا

اللغۃ انقلاب پلٹنا ارنت بصیغہ واحد مؤنث غائب رنان مصدر آواز کرنا آواز کرنا یہان لازم ہی تشج بصیغہ واحد مؤنث غائب شج مصدر باب نصر ینصر زخمی کرنا دگر زیادہ نہین خصوصًا اسکا استعمال آتا ہی جو سر یا منہہ مین ہون) قفا گردن کا پچھلا حصہ مذکر مؤنث دونون طرح مستعمل ہے جمع مذکر اقفیہ ہی اور جمع مؤنث اقفاء جیسے ارحا یہہ ابن سراج کا قول ہے اور کبھی قفی بروزن فلوس مثل عولی بہی اسکی جمع مین آگیا ہی اصمعی فرماتی ہین کہ یہی تثنیہ اقفیۃ سنا ہی ابن سکیت کے نزدیک اسکا الف واو سی بدلا ہوا ہی یہی وجہ ہے کہ اسکا تثنیہ قفوین آتا ہے قفوتہ یعنی جو فی جسکے معنی پیچھے آنی اور تابع ہونیکی ہین مثقف بصیغہ اسم فاعل باب تفعیل تثقیف مصدر نیزون کو بانکہ سے سیدہا کرنا جبین ہاتھی کے دائین بائین جانب کنپٹی تک قال الفیومی فتکون الجبہۃ بین الجبینین جبین اجبنہ جمع الف لام اسپر مضاف الیہ کا عوض ہے ای جبین المثقف

المعنے ایسا سخت کہ جب وہ پلٹا جائے تو بہت بولی سخت ایسا کہ سیدہا کرنیوالیکی پیٹھ اور ماتھے دونون جانبون کو زخمی کر دی

الاعراب جملہ تشج قفا الخ ارنت کی ضمیر فاعل سی حال واقع ہے اور شرطیہ اذا انقلبت سی جزا واقع ہی اور کل جملہ شرطیہ عشوزنۃ کا وصف ہے

۶۰	فَهَلْ حُدِّثْتَ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرٍ	بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الْأَوَّلِينَا

اللغۃ ھل یہان استفہام انکاری کے لئی ہے حدثت بصیغہ واحد مذکر مخاطب مجہول تحدیث مصدر بات سنانا یا اسکا صلہ ہے خطوب بروزن فلوس جمع خطب مفرد سخت حادثہ جو نازل ہو۔

المعنے سو کیا تونے جشم بن بکر کے حق مین اگلے لوگون کے حادثون مین کوئی نقص سنایا گیا ہے

۶۱	وَرِثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ	أَبَاحَ لَنَا حُصُونَ الْمَجْدِ دِينَا

اللغۃ علقمہ بن سیف عتابی قبیلہ بنی عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر سی ایک سخی سردار تہا جو کمال شجاع اور کریم تہا اباحہ مال کے معنی مال کو ایسی حالت مین کر دینا ہے کہ جو چاہے لے لے کسی قسم کی روک ٹوک نہو قال الفیومی اباح مالہ اذن فی الاخذ والترک وجعلہ مطلق الطرفین حصون جمع حصن بروزن حمل مفرد کوٹ قلعہ دین قہر و غلبہ

المعنے ہم علقمہ بن سیف کی بزرگی کی وارث ہین اسی ہمارے لیے عزت کی کوٹ مباح کر دیئے۔

الاعراب جملہ اباح لنا الخ یا مستانفہ ہی یا علقمہ بن سیف سی بتقدیر قد حال واقع ہے۔

۶۲	وَرِثْتُ مُهَلْهِلاً وَالْخَيْرَ مِنْهُ	زُهَيْراً نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِينَا

اللغات مهلهل ربیعہ عمرو بن کلثوم کا نانا تہا یا تو محاورہ شعر ہلہل سے ماخوذ ہی یعنی وہ جو نہایت ہی صاف اور خوب ہو چونکہ امرء القیس بن ربیعہ کلیب کے بہائی نے پہلے پہل اچہا شعر کہا اسلیئے اسے مہلہل کہا گیا اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اس شعر ہی سے اسکا نام مہلہل مشہور گیا تہا لما توغل فی الکراع ھجینہم ھلھلت اثأر مالکا او ضبیلا :: اخیر اسم تفضیل ہے بولتی ہیں ھذا خیر من ھذا ای یفضلہ اخیر نہین بولتی الا شیئے عامر کی بولی ہی جو بر خلاف باقی اہل عرب کے شر کی جگہہ ہی اشر بول لیتے ہین اور کبہی اسم فاعل کے معنوں میں بہی آجاتا ہی اسوقت تفضیل مقصود نہیں ہوتی جیسے الصلوۃ خیر من النوم میں یعنی ہے ذات خیر و فضل ای جماعۃ لذلک اور چونکہ لام اور من دونون سے مستعمل ہے لہذا یہان اسم فاعل ہوگا کیونکہ اسم تفضیل میں دو وجہونکا اجتماع ناجائز ہی یا لام زایدہ ہی جیسے شعرہ ولست بالاکثر منہم حصے + وانما العزۃ للکاثر + یا کوئی اور افعل مقدر کیا جاوے جس سے یہہ من متعلق ہو یعنی والخیر خیر منہ زہیر بن جشم بن بکر کو خیر اسلیئے کہا کہ وہ مہلہل کے داداؤن میں سے ہی ذخر ہر وزن فعل باب نصر ینصر سے ہی حاصل مصدر ہے وہ خیر جو اسلیئے جمع کیا جاوے کہ بوقت حاجت کام آوے ذاخرین بصیغہ جمع مذکر اسم فاعل از باب مذکورہ المعنے میں مہلہل اور اس سے اچہے زہیر کا وارث ہون کہ میراث شرف یا میراث ذخیرہ کرنیوالونکا اچہا ذخیرہ ہے الاعراب نعم کا مخصوص بالمدح محذوف ہے یعنی ما ورثنا او شرفی وغیرہ۔

۶۳	وَعَتَّاباً وَكُلْثُوماً جَمِيعاً	بِهِمْ نِلْنَا تُرَاثَ الْأَكْرَمِينَا

اللغات عتاب عمرو بن کلثوم کی دادی کا نام ہے کلثوم شاعر کی باپ کا نام ہے تراث اصل ورات تہا واو تاسی بدلی گئی ہے المعنے اور عتاب اور کلثوم وغیرہ سب کی ذریعہ ہی ہمنے شریفون کا ورثہ پایا۔

۶۴	وَذَا الْبُرَةِ الَّذِي حُدِّثْتَ عَنْهُ	بِهِ نُحْمَى وَنَحْمِي الْمُلْتَجِينَا

اللغات ذا البرۃ کعب بن زہیر کا لقب ہے اسلیئے کہ اسکی ناک پر چند بال حلقہ کیطرح اگی ہوئی تہی نحمی اول مجہول ہے ثانی معروف المعنے اور اس ذو البرہ کا وارث ہون جسکی باتین تو سنا گیا ہی اسی سے ہم حمایت کیجاتی اور اسی سے ہم محتاج لوگونکی حمایت کرتی

۶۵	وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كُلَيْبٌ	فَأَيُّ الْمَجْدِ إِلَّا قَدْ وَلِينَا

اللغات کلیب وائل امرء القیس بن ربیعہ یعنی مہلہل کا بہائی ہے اسنے ایک کتی کا بچہ رکہا ہوا تہا جب کسی جگہہ ڈیرا کرتی تو یہہ کتا حفاظت میں ہوتا جہانتک کتی کی آواز جاتی کسیکو مجال نہین تہی کہ وہان دم ماری ہوتی ہوتی یہانتک نوبت پہنچی کہ اسکی اجازت کی سوا کوئی سفر نکر سکتا تہا شادی بیاہ نہین ہوسکتا تہا اسکی آگی سی کوئی گذر نہ سکتا اور نہ اسکی محفل میں کوئی بیجکر ہی پاکر بیٹہتا اور اسقدر معزز ہوگیا کہ کہاوت اعز من کلیب وائل جہبرو ہوگئی وہ ایک اعلی درجہ کا شہنشاہ سمجہا جاتا ای یہان متضمن معنے نفی ہے لہذا الا کا لفظ اسکے بعد لایا ہی ولینا بصیغہ جمع

المعنے اور ذوالبرہ سے پہلے کلیب بہن سے ایک بڑا کوشش کرنیوالا تہا سو کوئی شرافت باقی نہین رہے جسکے ہم وارث نہین ہوئے

۶۶	مَتَى نَعْقِدْ قَرِينَتَنَا بِحَبْلٍ	تَجُذَّ الْحَبْلَ أَوْ تَقِصِ الْقَرِينَا

اللغات عقد باندہنا باب ضرب قرینۃ وہ اونٹنی جو کسی دوسرے اونٹ کے ساتہہ ملاکر باندہی جائے قرن سے ماخوذ ہی جسکے معنی دو اونٹون کو ملاکر باندہنے کے ہین قران وہ رسی جس سے دو اونٹ ملاکر باندہے جائین قرین مذکر کے لئے آتا ہی یہان صرف اپنی طاقت اور زورآوری کا بیان کرتا ہی فی الصحاح وقولهم اذا جاذبته قرینته قهرها ای اذا قرنت بها الشدیدة اطاقها وغلبها قال الشاعر ؎ وکنت اذا قرینی جاذبته ؎ حبالی مات او تبع الجنابا نقص بصیغہ واحد مؤنث غائب باب ضرب وقص مصدر گردن توڑنا۔

المعنے اور جب کبہی ہمارا اونٹنی ایک رسی مین کسی دوسرے اونٹ کے ساتہہ باندہی جائے تو یا تو رسی توڑ ڈالی یا ساتہی کے گردن توڑ دیتے

الاعراب متی تعقد آہ شرط ہی تجذ الحبل مع اپنی معطوف او تقص القرینا کے جزا ہے

۶۷	وَنُوجَدُ نَحْنُ أَمْنَعَهُمْ ذِمَارًا	وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَدُوا يَمِينَا

اللغات نوجد بصیغہ جمع متکلم مجہول از باب وعد یجد نحن تاکید کی لئے ہے امنع منع ککرم اذا صار منیعا سے افعل ہے یا امنع کا اسم تفضیل ہے ذمار بروزن کتاب عہد پیمان قسم عزت ذمر سے ماخوذ ہی جسکے معنی غضبناک کرنیکے ہین جو کہ عزت ایسی امور ہے جسکے لئے انسان غصہ ہوتا ہی اور طوفان سی نہ سہی نہین جانے دیتا لہذا اسی فار کہتے ہین فی الصحاح وقولهم فلان حامی الذمار اذا ذمر وغضب حمی وفلان امنع ذمارا من فلان ویسمی ذمارا لانہ یجب علی اهلہ التذمر لہ انتہی اوفی بصیغہ اسم تفضیل بہت وفا کرنے والا۔

المعنی اور ہم عزت مین زیادہ منیع یا عزت کی زیادہ حفاظت کرنیوالی اور قسم کی بہت وفا کرنیوالی پائے جاتے ہین

الاعراب نوجد فعل قلب ضمیر مفعول مالم یسم فاعلہ پہلا مفعول امنعهم دوسرا مفعول اور ذمارا منصوب علی التمیز ہے یا امنع کا مفعول ہے یا فعل مقدر کا اوفاهم امنعهم پر معطوف ہے اور جملہ اذا عقدوا یمینا اوفاهم کا ظرف ہے

۶۸	وَنَحْنُ غَدَاةَ أُوقِدَ فِي خَزَازٍ	رَفَدْنَا فَوْقَ رِفْدِ الرَّافِدِينَا

اللغات خزازی خزاز دونون طرح مروی ہے ایک پہاڑ ہی جسپر عرب غارت کیوقت آگ جلایا کرتے تہے رفدنا تعانا

المعنے اور جب خزاز پہاڑ پر آگ جلائی گئی تو ہمنے اعانت کرنیوالون سے زیادہ اعانت کی کلیب بن ربیعہ کی بہن لبید بن عنیس غسانی کے نکاح مین تہی لبید نے ایکدن غصہ مین آکر اسکے ہیٹر مارا اسنے بہائی کیطرف شکایت کی جس سے ربیعہ کا سارا کنبہ اکٹہا ہوا اور خزاز پہاڑ پر انہون نے آگ جلائی کلیب سردار تہا سخت لڑائی ہوئی یہانتک کہ کلیب نے لبید کو مار ڈالا اور اسی دن سے معز زیادہ تر شمار ہونے لگا فلان اعز من کلیب وائل کہاوت ہے جسکی طرف اشارہ ہے

۶۹	وَنَحْنُ الْحَابِسُونَ بِذِي أُرَاطَى	تَسَفُّ الْجِلَّةُ الْخُورُ الدَّرِينَا

اللغات اراط بروزن غراب ایک جگہ ہے قال الجوھری وھو فی شعر عمرو بن کلثوم تنسف بصیغہ واحد مونث غائب باب نصر ینصر نسفوفا مصدر بہا لکنا جلۃ بڑی عمر والی اونٹنیاں جمع جلیل مفرد جیسے صبیۃ وصبی قال الہمدانی لم تاخذ الی سلاحہا + ابل بجلتہا ولا ابکارھا + خور خوراء مفرد وہ اونٹنی جسکا رنگ خاکی مائل بسرخی ہو اور اسکا جمع زنا زک ہو قال ابن الاعرابی والجمر من الابل اطہرھا جلدا والورق اطیبہا عما والجود اعزہا لبنا دریں وہ پرانا گہاس جو بسبب کہنگی کے کالا ہو جائے قال الجوھری وقل ما ینتفع بہ الا بل یہی وجہ ہے کہ قحط نا کہ میں کبھی ام دریں کہتے ہیں
المعنے اور ہم تو وہی اراط میں وہ اونٹوں کو روکنے والی تھی بحالیکہ بڑی عمر کی خاکی رنگ اونٹنیاں سوکھی گہاس کو بہا نکتی تہیں یہاں اپنی صبر اور استقلال پر فخر کرتا ہے کہ ایسی مصیبت کے وقت بھی اپنی مقام پر جمی ہے چنانچہ مضر بن ربعی کہتا ہے ؎ وتحل فی دار الحفاظ بیوتنا + زمن الجمال نحی الدرین الاسود +
الاعراب نحن مبتدا المجالسون بدل ہے اراط خبر جملہ تنسف الجلۃ الخور الدرینا جالسون کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

وَكَانَ الْأَيْسَرِيْنَ بَنُوْ أَبِيْنَا		وَكُنَّا الْأَيْمَنِيْنَ إِذَا الْتَقَيْنَا	۷۰

اللغات ایمن داہنا ان ایمنین منسوب بسوی ایمن کی جمع اور یحذف یا نسبتہ ہے جیسے اعجمین وو الیمن الیسرین ایمنین کی طرح ہے ابینا یا ابی نا ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہے یا جمع اب نا کی طرف مضاف ہے اصل میں ابین تہا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے فلما تعرفن اصواتنا + بکین وفدیننا بالابینا نون اضافت کی لئے گر گیا الہ ابائیک ابراہیم واسمعیل واسحق ایک قرارت میں ابیک جمع اب مضاف بسوی ضمیر خطاب آیا ہے۔
المعنے جب ہم دشمن کی مقابل ہو گئے تو ہم دائیں طرف تہے اور ہمارے بائیں جانب ہمارے چچازاد بہائی تہے
الاعراب کنا فعل ناقص مع اسم ایمنین خبر اذا التقینا ظرف متعلق فعل کل جملہ معطوف علیہ جیسے جملہ وکان الایسرین الخ معطوف ہے کل جملہ معطوفہ ہے

وَصُلْنَا صَوْلَةً فِيْمَنْ يَلِيْنَا		فَصَالُوْا صَوْلَةً فِيْمَنْ يَلِيْهِمْ	۷۱

اللغات صولۃ ایک دفعہ حملہ کرنا بصلۃ علی مستعمل ہے ومنہ ذئب قول اشد من صول۔
المعنے چنانچہ انہوں نے اپنی ساتھیوں کے ساتھ ملکر ایک سخت حملہ کیا اور ہمنی بھی اپنی ہمراہیوں کے ساتھ ہو کر ایک بہاری حملہ کیا۔ یا انہوں نے ان پر جو انکے پاس تہے حملہ کیا اور ہمنی ان لوگوں پر جو ہماری پاس تہے حملہ کیا۔
الاعراب اگر فی اپنی اصلی معنے پر رہی تو اسحالت میں فیمن یلیہم صالوا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوگا جیسے فیمن یلینا صلنا کی ضمیر متکلم سے ہے اور اگر بمعنی علی ہو تو اسحالت میں صولت کی موصول بکا نی کی کچھ ضرورت نہیں اور مراد اس سے احد ہونگے

وَأُبْنَا بِالْمُلُوْكِ مُصَفَّدِيْنَا		فَآبُوْا بِالنِّهَابِ وَبِالسَّبَايَا	۷۲

اللغات اوب لوٹنا باب نصر ینصر نہاب جمع نہب مفرد غنیمت سبایا جمع سبیہ بروزن خطیئہ مفرد وہ عورت جو قید کیجائے مصفدین بصیغہ اسم مفعول تصفید مصدر قید کرنا بمعنی مجرد ہی صفاد بروزن ناق وہ زنجیر رسی وغیرہ جس سے

المعنے سو ہمارے چچا زاد بھائی غنیمتیں اور قیدی عورتیں لائی اور ہم قیدی بادشاہ لائے
الاعراب مصفدینا ملوک سی حال واقع ہے۔

۳	إِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرٍ إِلَيْكُمْ	أَلَمَّا تَعْرِفُوا مِنَّا الْيَقِينَا

اللغات الیکم اسم فعل بمعنے تنح ہے لما بمعنے لم ہے البتہ استغراق اسمین پایا جاتا ہے۔
المعنی او بنی بکر تو ہم سے دور ہو جاؤ ہم سے دور ہو جاؤ کیا تمنے ہمسے یقین کو معلوم نہین کیا

	أَلَمَّا تَعْلَمُوا مِنَّا وَمِنْكُمْ	كَتَائِبَ يَطَّعِنَّ وَيَرْتَمِينَا

اللغات کتائب جمع کتیبہ مفرد لشکر کتب سے ماخوذ ہی جسکے معنے جمع کرنیکے ہین قال الفیومی و الکتیبۃ من الجیش مجتمعۃ اطعان باہم نیزہ زنی کرنا۔ ادتماء باہم تیر اندازی کرنا۔
المعنے کیا تمنے ان لشکرونکی حالت کو نہ جانا جو تم ہم مین سے تھی اور باہم نیزہ مارتی اور تیر چلاتی تھے
الاعراب کتائب مع اپنی وصف یطعن و یرتمینا کے تعلموا کا مفعول ہے۔

۴	عَلَيْنَا الْبَيْضُ وَالْيَلَبُ الْيَمَانِي	وَأَسْيَافٌ يَقُمْنَ وَيَنْحَنِينَا

اللغات بیض جمع بیضہ مفرد خود یلب چمڑی کی زرہ نیز ڈھال کو بھی کہتے ہین چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی علیہم کل سابغۃ دلاص + و فی ایدیہم الیلب المدار + دوسری تقدیر پر یلب یمانی کا صلہ محذوف ہوگا و فی ایدینا الیلب الیمانی جیسی شعر یالیت زوجک قد غدا + متقلدا سیفا و رمحا مین رمحا متقلدا کا مفعول نہین بلکہ حاملا کا اور علفتہا تبنا و ماء باردا مین ہی یہلے سقینا محذوف ہے انحناء ٹیڑھا ہونا
المعنے ہمپر خود اور یمنی زرہین ہین یا ہمارے سر پر خود اور ہمارے ہاتھون مین ڈھالین اور تلوارین ہین جو کبھی سیدھی اور کبھی
الاعراب بیض مع اپنے معطوف یلب یمانی کی جسپر اسیافا مع اپنی وصف یقمن و ینحنینا معطوف ہے مبتدا موخر ہی اور علینا خبر مقدم

۵	عَلَيْنَا كُلُّ سَابِغَةٍ دِلَاصٍ	تَرَى فَوْقَ النِّطَاقِ لَهَا غُضُونَا

اللغات سابغۃ فراخ زرہ قال الفیومی وسبغت الدرع وکل شیء اذا طال من فوق الی اسفل دلاص بروزن کتاب نرم چمکتی زرہ کو کہتی ہین درع دلاص و ادرع دلاص الواحد والجمع علی لفظ واحد باب نصر بمعنی سابغۃ صفت ہے نطاق بروزن کتاب آلہ کا صیغہ ہی پٹکے کو کہتے ہین کمر غضون جمع غضن مفرد سلوٹ۔
المعنے ہمپر ایک زرہ چوڑی چمکتی ہوتی ہے جسکے سلوٹین پٹکے پر ہین
الاعراب کل سابغۃ مبتدا موخر ہے دلاص سابغہ کا پہلا صفت اور جملہ تری فوق النطاق الخ اسکا دوسرا صفت ہے جسمین لہا غضون کا حال ہے اور ذو الحال کے نکرہ ہونیکے لیئے اس سے مقدم ہی اور علینا خبر مقدم ہے

۶	إِذَا وُضِعَتْ عَنِ الْأَبْطَالِ يَوْمًا	رَأَيْتَ لَهَا جُلُودَ الْقَوْمِ جُونَا

اللغات وضعت بصیغہ واحد مونث غائب مجہول وضع مصدر بعید عن اتارنا یوم یا اپنی اصلی معنو مین ہے یا بمعنے
وقت کی ہی جلود جمع جلد بروزن حمل مفرد جمع جڑا قال الاذہری الجلد غشاء وجسد الحیوان فقد یجمع علی اجلاد
جون بفتح جیم سپید ایک شاعر کہتا ہی ؎ غیرہا بعد الحلیس لونی + مر اللیالی واختلاف الجون + وبر سباہ
وهو المراد ہہنا اضداد سی ہے جون بضم جیم جمع جیسے رجل صنم و قوم صنم۔

المعنے اگر کسی دن یا کسیوقت ہمارے بہادروں سے اتاری جائین تو انکی پہننے کی لیے ہمارے لوگون کے چمڑی کا اوڑہ بیکہے

الاعراب جملہ اذا وضعت آہ شرطیہ رأیت لہا آہ جزا ہے کل جملہ شرطیہ ہے لہا بتقدیر مضاف اصل مین لملبسہا تہا

۷	کَاَنَّ غُضُوْنَہُنَّ مُتُوْنُ غُدْرٍ	تُصَفِّقُہَا الرِّیَاحُ اِذَا جَرَیْنَا

اللغات متون جمع متن مفرد بیٹہ غدر جمع غدیر مفرد تالاب غدر سی ماخوذ ہے جسکے معنی چھوڑنی کے ہین چونکہ
تالاب بہی اس پانی کا نام ہے جسی رو پانی چھوڑ جائی لہذا اسی غدیر کہہ لیتے ہین فہو فعیل بمعنے مفاعل من غادرہ
او مفعل من اغدرہ یا غدر بمعنی دہوکہا دینی ہی ماخوذ ہے اسلیے کہ سخت ضرورت کے وقت خشک ہوجاتا ہے کمیت
شاعر کہتا ہی ؎ ومن غدرہ نبز الاولون + اذ لقبوہ الغدیرا + علی ذلک التقدیر فہو فعیل
بمعنے فاعل تصفیق صفق وہ ضرب جسکا آواز سنائی دے یقال صفقتہ الریح وصفقتہ والریح تصفق الاشیاء
فتصطفق ای تضرب بعضہا فی البعض جری پانی وغیرہ کا جاری ہونا۔ ہوا کا چلنا۔

المعنے ان زرہون کے سلوٹین گویا تالابون کے سطحین ہین جنہین ہوا مین چلتے ہوئی لگین یعنے تالابون کے سطحون پر
جیسے ہوا کی لگنے سی لہرین نمودار ہوتی ہین ویسی ہی وہ شکن اور سلوٹین دکہائی دیتے تہین

الاعراب کل سابغۃ چونکہ معنی جمع ہے غضونہن مین جمع کی ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتی ہے کان حرف مشبہ بالفعل ہے
غضونہن اسم متون غدر خبر جملہ تصفقہا الریاح آہ جسمین اذا جرینا تصفقہا کا ظرف ہے غدر کا صفت واقع ہے

۸	وَتَحْمِلُنَا غَدَاۃَ الرَّوْعِ جُرْدٌ	عُرِفْنَ لَنَا نَقَائِذَ وَافْتُلِیْنَا

اللغات روع باب قال کا مصدر ہے بمعنے گہبرانا مراد لڑائی ہے کہ وہ گہبراہٹ کا سبب ہے جرد جمع اجرد مفرد
کم مو گہوڑا نقائذ جمع وہ گہوڑے جو دشمن سے چہینے جائین نقیذہ اسکا مفرد ہے جسمین تا نقل کے لیے ہے افتلاء مصدر چہڑانا
پرورش کرنا ومنہ قول الشاعر ؎ ولیس بہالک منا سید ابدا + الا افتلینا غلاما سیدا فینا + اسکا مجرد
فلو بہی بمعنی پرورش کرنیکے آیا ہے حطیئہ کہتا ہے ؎ تجیب فلو فی الرباط نجیب

المعنے لڑائی کے دن ہمین ایسی گہوڑے اٹہاتی ہین جو بہت ہی کم بالون والی ہین اور ہمارے لیے انکا دشمنون سے لینا اور پرورش کرنا یا دودہ چہڑانا

الاعراب تحملنا فعل مع مفعول بہ غداۃ الروع مفعول فیہ جرد فاعل جملہ عرفن لنا آہ مع اپنی معطوف جملہ فعلیہ
وافتلین کے جرد کا وصف ہے

افتلین بصیغہ جمع مونث غائب

۷۹ وَرَدْنَ دَوَارِعًا وَخَرَجْنَ شُعْثًا ۔ كَاَمْثَالِ الرَّصَائِعِ قَدْ بَلِيْنَا

اللغات دوارع جمع دارع مفرد زرہ پوش ولایصرفہ فعل لانہ بمعنے اللبس انتہی شعث ورزہ گہوڑی جنہیں کہر کہرانکیا جاوے وفی الصحاح وخیل شعث ای غیر مفرجنۃ رصائع جمع رصیعہ مفرد لگام کی گہنڈی بلین جمع غائب معلوم بروزن رضین بلا مصدر کہنہ ہونا۔

المعنے یا کہرینی ہوڑائی مین گہستے ہین اور لگامون کے گہنڈیون کیطرح جو پرانی ہون کہر کہرانیکی ہوئی بکہری بالون سے نکلتے ہین

الاعراب دوارع چونکہ وردن کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اسیئی منصوب ہے جیسے شعثا خرجن کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہونیکی لیئے اور جملہ قد بلینا رصائع سی حال واقع ہے۔

۸۰ وَرِثْنَاهُنَّ عَنْ اٰبَاءِ صِدْقٍ ۔ وَنُوْرِثُهَا اِذَا مِتْنَا بَنِيْنَا

اللغات عن یہان بمعنی بعد ہی اباء صدق مین موصوف اضافت معنوی کیطرف مضاف ہی یعنی اباء صادقین فی الافعال کما قال الشاعر ؎ بنو الصالحین الصالحون ومن یکن + لاباء صدق یلقہم حیث سیرا قال اللہ تعالی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کما البحث فیہ بنین جمع ابن مفرد اصل مین بنو بفتحتین تہا اسکی جمع مین تغیر نہین ہوتا اور یا کی کسرہ کی قائل ہین اسلیئی کہ اسکا مونث بنت با کی کسرہ سے ہی اور چونکہ مونث مین تغیر نہین تہا لہذا یہ

المعنے ہم اپنی صادق الافعال باپ دادون کے بعد انکی وارث ہوئی ہین اور جب ہم مرجائینگے تو اپنی بیٹون کو وارث کرجائینگے یعنی وہ ایسی گہوڑی نہین کہ فروخت یا ہبہ کیئی جاسکین یا چہینی جی کوئی اور شخص انہیں لیجائے چنانچہ اسی مضمون مین ایک شاعر کہتا ہے ؎ ابیت اللعن ان سکاب علق + نفیس لا تعار ولا تباع

۸۱ عَلٰى اٰثَارِنَا بِيْضٌ حِسَانٌ ۔ نُحَاذِرُ اَنْ تُقَسَّمَ اَوْ تَهُوْنَا

اللغات اثار جمع اثر بفتحتین مفرد بمعنی بعد یقال خرجت فی اثرہ ای بعدہ نیز آثار بمعنی طریقۃ وروشیہ بھی آیا ہے فی الصحاح واثار النبی سنتہ علیہ السلام بیض جمع بیضاء مفرد گوری رنگت والی عورت حسان جمع حسنہ مفرد خوبصورت عورت تھون بصیغہ جمع مونث غائب مضارع معلوم باب نصر ینصر ہون مصدر سبک ہونا یقال ھان علیہ الشیٔ

المعنے ہمارے پچہاڑی یا ہمارے ہم خیال گوری گوری خوبصورت عورتین ہین جنکے بٹنے یا سبکی کا ہم اندیشہ کرتے ہین

الاعراب بیض مع اپنی صفت حسان اور جملہ نحاذر ان تقسم کی جسمین ان تقسم مع اپنی معطوف کے تاویل مصدر ہوکر نحاذر کا مفعول ہے مبتدا موخر ہی علی آثارنا خبر مقدم ہی وقد لوحظ فی ذلک ما ذکرنا من ان النکرۃ اذا وصفت بمفرد وظرف او جملۃ قدم المفرد واخر الباقیین کقولہ تعالی ذکر مبارک انزلناہ۔

۸۲ اَخَذْنَ عَلٰى بُعُوْلَتِهِنَّ عَهْدًا ۔ اِذَا لَاقَوْا كَتَائِبَ مُعْلِمِيْنَا

اللغات اخذ علیہ عہدا وموثقا بمعنے قسم کی آیا ہے قال اللہ تعالی قد اخذ علیکم موثقا ۔ ولم یوخذ

علیہم میثاق الکتاب معلمین بصیغہ جمع مذکر اسم مفعول علامتون والے۔

المعنی اپنے خاوندون کو قسمین دیتی ہین کہ جب وہ علامتون والی لشکرون کے مقابلہ مین آوین

الاعراب اذا لاقوا الی اخرہ اخذن کا مفعول فیہ ہے۔

۸۳	لَیَسْتَلِبُنَّ اَفْرَاسًا وَّبِیْضًا		وَاَسْرٰی فِی الْحَدِیْدِ مُقَرَّنِیْنَا

اللغات یستلبن بصیغہ جمع مذکر غائب با نون تاکید ثقیلہ ولام جواب قسم استلاب مصدر چھننا متعدی بنفسہ ہے اور دو مفعول چاہتا ہے بیض اگر بیضاء کا جمع ہے تو مراد اس سے یا تلوارین ہین یا گوری رنگ کی عورتین جو کنیز بن جاتی تہین چنانچہ پہلے کہہ آیا ہے فابوا بالنہاب بالسبایا اور اگر با کی فتح سے ہے تو بیضہ کی جمع ہے جسکے معنی خود کے ہین اسری جمع اسیر مفرد جیسی مرضی و مریض مقرنین بصیغہ اسم مفعول تقرین مصدر قیدیون کو رسیون مین مقید کرنا فی الصحاح وقرنت الاساری فی الحبال شدد لکثرۃ وقال اللہ تعالی مقرنین فی الاصفاد انتہی

المعنی کہ ضرور گہوڑی اور گوری عورتین یا صیقل کیے ہوئی تلوارین یا خود اور لوہی مین جکڑے ہوئی قیدی آوین

۸۴	تَرَانَا بَارِزِیْنَ وَکُلُّ حَیٍّ		قَدِ اتَّخَذُوْا مَخَافَتَنَا قَرِیْنَا

اللغات بارز بصیغہ اسم فاعل بروز مصدر باہر نکلنا۔ لڑائی کے لیئے نکلنا ومنہ قولہ تعالی ولما برزوا لجالوت قرین جلیس

المعنی تو ہمین باہر نکلتی ہوئی دیکہتا ہے اور ہر ایک قبیلہ نی ہمسے ڈرکر کوئی نہ کوئی ہمنشین اور ساتھی بنا لیا ہے

الاعراب جملہ وکل حی آہ بارزین کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور قد اتخذوا کی ضمیر جمع اسلیے ہے کہ کل حی مفید معنی جمعیت ہے جیسے اس شعر مین ؎ جادت علیہ کل بکر حرۃ + فترکن کل قرارہ کالدرہم +

۸۵	اِذَا مَا رُحْنَ یَمْشِیْنَ الْهُوَیْنَا		کَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُوْنُ الشَّارِبِیْنَا

اللغات رحن بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی معلوم بروزن قلن رواح چلنا قال الفیومی وقد یتوہم بعض الناس ان الرواح لا یکون الا فی اخر النہار ولیس کذلک بل الرواح والغدو عند العرب یستعملان فی المسیر ای وقت کان لیلا کان او نہارا قالہ الازہری وغیرہ وعلیہ قولہ علیہ السلام من راح الی الجمعۃ فی اول النہار فلہ کذا ای من ذہب انتہی ہوینا ہون کا اسم تصغیر ہے جسکے معنی وقار اور سکینہ کے ہین فی الصحاح یقال یمشون ہونا منصوب علی التمیز ہے اور زوزنی فرماتی ہین کہ ہونی کا اسم تصغیر ہے اضطراب جہولنا۔ ہلنا

المعنی جب وہ زمین پر چلتے ہین تو ہولی ہولی چلتے ہین جیسی شرابیون کی کمرین جہولتے ہین۔

الاعراب ہوینا باوجود معرفہ ہونی کے یمشین سی تمیز واقع ہو سکتا ہے بصری حال کیطرح کچھ نہ کچھ تاویل کر لیتے ہین۔ مگر کوفی کہلم کہلا اسکے جواز کی قائل ہین اور ذیل کے مثالین بطور استشہاد کی پیش کرتی ہین سفہ نفسہ غبن رایہ۔ الم بطنہ۔ وفق امرہ۔ اشتد امرہ۔ ذید الحسن الوجہ۔

٨٦ يَقُتْنَ جِيَادَنَا وَيَقُلْنَ لَسْتُمْ | بُعُولَتَنَا إِذَا لَمْ تَمْنَعُونَا

اللغات يقتن بصيغہ جمع مونث غائب مضارع معلوم بروزن يقلن قوت قياتہ مصدر باب نصر ينصر خوراک دينا بعولہ جمع بعل مفرد خاوند اور عورت کو بھی زوج کیطرح کہہ لیتے ہیں لم تمنعوا بصیغہ جحد معلوم جمع مذکر مخاطب نا ضمیر مفعول منع مصدر کسی چیز کا کسی سے روک لینا اور اسی نہ دینا دو مفعولوں کو چاہتا ہے متعدی بنفسہ ہے اور کبھی دوسرے مفعول کیطرف متعدی بعن ہوتا ہے قال الشارح يقال منعتك كذا ومنعتك عن كذا پس لم تمنعوا کا دوسرا مفعول محذوف ہوگا اي اذا لم تمنعونا الاعداء قال الحماسي فلا تعلم ابيت اللعن فيها + ومنعكها بشيء

المعنے وہ ہمارے گھوڑوں کو خوراک دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اگر ہمکو تم دشمنوں سے نہ بچاؤگی تو تم ہمارے خاوند نہیں ہو

٨٧ ظَعَائِنُ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ | خَلَطْنَ بِمِيسَمٍ حَسَبًا وَدِينَا

اللغات ظعائن جمع ظعينہ مفرد اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جو ہودہ میں ہو مگر مجازاً باعتبار ما يؤل اليہ اس عورت کو بھی کہہ لیتے ہیں جو ہودہ میں بیٹھنے والی ہو گو گھر میں ہی ہو میسم جمال في الصحاح يقال امرءة ذات ميسم اذا كان عليها اثر الجمال حسب ابن سکیت فرماتی ہیں کہ حسب وہ شرافت جو ذاتی ہو خواہ اسکے باپ دادوں میں شرافت ہو یا نہ ہو اور مجد وہ شرافت جو ذاتی اور باپ داداؤں کیطرف سے بھی ہو اور ازہری فرماتی ہیں کہ حسب وہ شرافت ہے جو کسوبہ اور مجد سے ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے تنكح المرءة لحسبها اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حسب کو مجد کا مرادف سمجھتے ہیں حساب سے ماخوذ ہے جسکے معنے شمار کرنیکے ہیں قال الفيومي وهو عد المناقب لانهم كانوا اذا تفاخروا احسب كل واحد مناقبه ومناقب ابائه ومما يشهد بقول ابن السكيت قول الشاعر ومن كان ذا نسب كريم ولم يكن + له حسب كان اللئيم المذمما + فجعل الحسب فعل الشخص مثل الشجاعة وحسن الخلق والجود ومنه قوله حسب المرء دينه ۔ دین طاعت و فرمانبرداری ومنه الدين

المعنے وہ ہودہ نشین بنی جشم بن بکر کی اولاد سے ہیں جنہوں نے حسن کے ساتھ ذاتی شرافت اور دین کو یا اپنی خاوند کی طاعت کو اکٹھا کیا ہے

الاعراب ظعائن مع اپنی وصف من بني جشم بن بكر اور خلطن بميسم آہ کی مبتدا محذوف سے خبر واقع ہے جو ہن ہے یا ظعائن من بني جشم بن بكر مبتدا ہے اور خلطن آہ خبر ہے

٨٨ وَمَا مَنَعَ الظَّعَائِنَ مِثْلُ ضَرْبٍ | تَرَى مِنْهُ السَّوَاعِدَ كَالْقُلِينَا

اللغات قلين جمع قلہ مفرد گلی اصل میں قلوتها فعل بمعنے مفعول ہے قلو سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہانکنے کے ہیں ۃ بعوض محذوف کی ہے کان الفراء يقول انما ضم ولها انها لعلي او انتهى اور یہ جمع خلاف قیاس ہے اسلئے کہ ذوي العقول سے نہیں

المعنے ہودج نشین عورتوں کو دشمنوں سے تلوار کی اس وار جیسا کسی چیز نے نہیں بچایا جس سے تو بچوں کو تو گلیوں کی طرح دیکھتا ہے

الاعراب جملہ ترى منه آہ ضرب کا وصف ہے جو مثل کا مضاف الیہ ہوکر شئی کا وصف ہے جو منع کا فاعل ہے

اور اسکا دوسرا مفعول محذوف ہی ای الاعداء او عن الاعداء -

۸۹	كَاَنَّا وَالسُّيُوْفُ مُسَلَّلَاتٌ		وَلَدْنَا النَّاسَ طُرًّا اَجْمَعِيْنَا

اللغات مسللات بصیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول التسلیل مصدر سوتنا طرا ناس سے تاکید ہی بمعنی اجمعین طر سے ماخوذ ہی جسکے معنی اونٹون کو ادہر ادہر سے اکٹھی کر لیکے ہین اجمعین ناس سے تاکید واقع ہی قال الفیومی وتتبعه المؤکد فی اعرابه ولا یجوز قطع شیء من الفاظ التاکید علی تقدیر عامل اخر ولا یجوز فی الفاظ التاکیدان یسبق بحرف العطف فلا یقال جاء زید نفسه عینه لان مفهومها غیر زائد علی مفهوم المؤکد و العطف انما یکون عند المغائرة بخلاف الاوصاف وفی الحدیث فصلوا قعودا اجمعین فغلط من قال انه نصب علی الحال لان الفاظ التوکید معارف والحال لا یکون الا نکرة انتہی

المعنی جب تلوارین سوتی ہوئی ہوتی ہین یعنی لڑائی کا موقع ہوتا ہی تو ہم ایسا جانتے ہین گویا ایسی ہین جیسے والدین گویا کہ اور سب لوگون کو ہمہی نے جنا ہی یا کثرت مین اسقدر بڑھ جاتی ہین کہ ہمارے سوا کوئی نظر نہین آتا گویا کہ سب لوگون کو ہمہی نے جنا ہی

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے نا ضمیر اسم ذوالحال ہے جملہ اسمیہ والسیوف مسللات حال ہے اور جملہ ولدنا الناس آہ خبر ہے کل جملہ اسمیہ ہے -

۹۰	يُدَهْدُوْنَ الرُّؤُوْسَ كَمَا يُدَهْدِيْ		حَزَاوِرَةٌ بِاَبْطَحِهَا الْكُرِيْنَا

اللغات دهدهة بروزن دحرجة پتھر لڑھکانا اور کبھی ہائے دوم کو یا سے بدل لیتے ہین یقال تدهدی الحجر ودهدهته انا و ذو الرمہ کہتا ہی سه كما تدهدى من العرض الجلاميد حزاورة جمع حزور بروزن جعفر و حزوّر بروزن سفرجل بتشدید واو قوی لڑکا اور یعقوب کہتا ہی کہ حزور اس لڑکی کو کہتے ہین جو ابھی بالغ نہوا ہو مگر قریب بلوغ ہو ایک شاعر کہتا ہی ع ان يعد الملطي منا مشفرا + شيخا بجالا وغلاما حزورا ابطح جمع بطحا مفرد فراخ میدان جو پست ہی ہو کرین

الاعراب یدهدون الرؤس فعل مع فاعل و مفعول بہ کما یدهدی مین ما مصدریہ ہی اور مجرور متعلق فعل ہے ابطحها کی ضمیر مجرور یا حزاوره کیطرف راجع ہے یا کرین کیطرف علی مذهب الکوفیین -

۹۱	وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ		اِذَا قُبَبٌ بِاَبْطَحِهَا بُنِيْنَا

اللغات قبائل جمع قبیلہ مفرد ایک باپ کے بیٹی قال الفیومی وهو ماخوذ من قبائل الراس ای القطع المتصل بعضها ببعض معد بن عدنان کے اولاد عرب کا مشہور قبیلہ ہی قبب جمع قبہ مفرد جیسے غرف وغرفہ گول خیمہ کو بھی کہتے ہین

المعنی جب سے معد بن عدنان کی اولاد کی خیمہ انکے فراخ میدانون مین لگائی گئی تب سے وہ بخوبی جانتی ہین

الاعراب بطحها کی ضمیر یا قبائل کیطرف پہرتی ہے یا قبب کیطرف اور بنین ماضی مجہول بروزن رمین ہے

۹۲	بِاَنَّا الْمُطْعِمُوْنَ اِذَا قَدَرْنَا		وَاَنَّا الْمُهْلِكُوْنَ اِذَا ابْتُلِيْنَا

اللغات الطعام کہانا کہلانا متعدی بنفسہ ہی قدرنا یا معروف ہی یا مجہول پہلی صورت مین یا قدر سے ماخوذ ہے

جسکی معنی فراخ دست ہونیکی ہین یقال رجل ذو قدرة ای یسار یا بمعنے گوشت پکانی کے ہو ومنہ القدیر قال علیہ السلام اکثروا المرق دوسرے صورت مین یا بمعنی عظمنا کی ہے قال اللہ تعالی وما قدروہ حق قدرہ فیکون من قبیل قولہ تعالی ولئن شکرتم لازیدنکم یا بمعنی قدر علینا رزقنا کی ہے فی الصحاح وقدر علی الانسان رزقہ مثل قتر فیکون من قبیل قولہ تعالی یؤثرون علی انفسہم ولو بہم خصاصة ابتلین بصیغہ جمع مؤنث غائب ماضی مجہول ابتلاء مصدر ازمانا قال الفیومی وبلاہ اللہ یبلوا بالخیر او بالشر وابتلاہ ابتلاء بمعنے امتحنہ۔

المعنے کہ جب ہم گوشت پکاتی ہین یا اہل وسعت ہوتی ہین تو ہم ہی مہمانون کو کہانا کہلاتی والی ہین یا جب عزت کیے جاتے ہین اور لوگ ہمارا شکر ادا کرتے ہین یا تنگدست ہوتی ہین تو ہم ہی مہمانون کی ضیافت کرنیوالے ہین اور جب ہم لڑائی وغیرہ مین آزمائے جاتی ہین تو ہم ہی دشمنون کو ہلاک کرنیوالے ہین۔

الاعراب المطعمون خبر ہے الف لام حصر کے لیئے ہے اور یا علم کا صلہ ہے اور مفعول مطعمون بغرض شمول کے محذوف ہے اور اذا قدرنا مطعمون کا ظرف ہے ایسی ہی مہلکون کا مفعول محذوف ہے اور اذا ابتلینا جملہ اسکا

۹۳	وَاَنَّا الْمَانِعُوْنَ لِمَا اَرَدْنَا		وَاَنَّا النَّازِلُوْنَ بِحَیْثُ شِیْنَا

اللغات شینا اصل مین ہمزہ تہا خود ساکن تہا ماقبل مکسور ہونے کی لیئے یا سے بدل گیا۔

المعنے جب ہم چاہتی ہین لوگون کو اترنی سی روکتے ہین اور جہان چاہتے ہین اترتی ہین یا جس چیز کو ہم چاہتے ہین لوگون سے روکتے

الاعراب لام یہان توقیت کے لیئے ہے اور ما مصدریہ ہے یا ما زمانیہ مصدریہ ہے جیسے ما دمت حیا اور فاتقوا اللہ ما استطعتم مین اور لام زائدہ ہے ای وقت ارادتنا المنع قال الزوزنی وانا نمنع الناس ما اردنا منعہ ایاہم اس تقدیر پر ما موصولہ ہوگا اور لام زائد فان المنع یتعدی الی المفعولین بلا واسطة۔

۹۴	وَاَنَّا الْعَاصِمُوْنَ اِذَا اُطِعْنَا		وَاَنَّا الْعَازِمُوْنَ اِذَا عُصِیْنَا

اللغات عاصم بچانی سی بچانیوالا باب ضرب سے بصیغہ اسم فاعل ہے قال اللہ تعالی لا عاصم الیوم زوزنی نے عارم مہمل حروف سے بیان کیا ہے عرام سی ماخوذ ہے جسکی معنی بدخلقی اور تیزی کے ہین قال الفیومی والعرام وزان غراب الحدة والشرس یقال عرم یعرم من بابی ضرب وقتل فہو عادم اور حضرت استاد مد ظلہ نی عین مہملہ اور زائے المعنے ہم ہی بچانے والی ہین جب ہم اطاعت کیئے جاتے ہین اور ہم ہی بدخلق یا ایکا ارادہ تہانی والے ہین جب ہم نافرمانی کیے جاتے

۹۵	وَاَنَّا التَّارِکُوْنَ اِذَا سَخِطْنَا		وَاَنَّا الْاٰخِذُوْنَ اِذَا رَضِیْنَا

اللغات سخطنا بصیغہ جمع متکلم باب علم یعلم سخط بفتحتین مصدر ناراض ہونا ومنہ تسخط عطاہ ای استقلہ ولم یقع موقعا اخذ لینے والا

المعنے اور ہم ہی تحفہ تحائف کو چہوڑ دینی والی ہین جب کہ ہم ناراض ہوتے ہین اور ہم ہی لینے والی ہین جب ہم راضی ہوتے

۹۶	وَنَشْرَبُ اِنْ وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا		وَیَشْرَبُ غَیْرُنَا کَدِرًا وَطِیْنَا

اللغا نشرب بصیغہ جمع متکلم باب علم یعلم شراب شربت مصدر پینا دد و د پانی پر اترنا صدور کا ضد ہے صفوۃ بمعنے خالص کے ہے یقال محمد صلی اللہ علیہ صفوۃ اللہ من خلقہ و صفوۃ وصفوۃ جب ہا اخیر سے حذف کرتی ہیں تو پھر صفو بالفتح آتا ہے نص علیہ ابو عبیدۃ کدر بفتحتین صفو کا ضد ہے گندلا پانی فی الصحاح الکدر خلاف الصفو وقد کدر الماء بالکسر یکدر کدرا فہو کدر طین کیچ ۔

المعنے جب ہم کسی پانی پر اترتے ہیں تو صاف خالص پانی پیتے ہیں اور دوسرے لوگ گندلا اور کیچ سر کتے ہیں

الاعراب صفو نشرب کا مفعول بہ ہونے کے لئے منصوب ہے جیسے کدر اور طین ۔

٩٧ | اَلَا اَبْلِغْ بَنِی الطَّمَّاحِ عَنَّا | وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونَا

اللغا بنی طماح ایاد سے ایک قبیلہ ہے اور دعمی بنی ربیعہ سے ۔

المعنی او مخاطب بنی طماح اور دعمی کو ہماری جانب سے یہہ پیغام پہونچا دینا کہ تمنے ہمیں پھر کیسا پایا

٩٨ | اِذَا مَا الْمَلْكُ سَامَ النَّاسَ خَسْفًا | اَبَيْنَا اَنْ نُّقِرَّ الذُّلَّ فِيْنَا

اللغا سوم تکلیف پہونچانا فی الصحاح سمتہ خسفا ای اولیتہ ذلا وا ذو تہ خسف نقصان ذلت نقر بصیغہ جمع متکلم اعزاز مصدر عزت بخشنا ذل حاصل مصدر بمعنی ذلت ہے

المعنی جب ظالم بادشاہ لوگوں کو ستاوے اور نقصان پہونچائے تو ہم ذلت کو اپنی ہاں معزز نہیں کرنا چاہتے

٩٩ | مَلَاْنَا الْبَرَّ حَتّٰى ضَاقَ عَنَّا | وَنَحْنُ الْبَحْرَ نَمْلَاُهٗ سَفِيْنَا

اللغا بر بحر کا ضد ہے آباد ہو غیر آباد سفین فعیل بمعنے فاعل ہے سفن سے ماخوذ ہے جسکے معنی گذرنے کے ہیں قال القیومی لانہا تسفن البحر ای تغرہ وصاحبہا سفان اور چونکہ مصنوعات سے ہے لہذا بحذف تا خلاف قیاس جمع ہے لانہ یکون فی غیر

المعنے ہمنے زمین کو بھر دیا جس سے وہ تنگ آ گئی اور ہمنے سمندر کو کشتیوں سے بھر دیا ہے یہاں کثرت پر فخر کرنا ہے یعنی امتی کے زمانہ میں نہایت ضروری ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ تفرح بعضہا عنا فکنا + بنی الاجلاد منہا

الاعراب البحر با ضمر عاملہ علے شریطۃ التفسیر سے ہے اور سفینا منصوب علی التمیز ہے ۔

[المصنوعات … والرمال]

١٠٠ | لَنَا الدُّنْيَا وَمَنْ اَضْحٰى عَلَيْهَا | وَنَبْطِشُ حِيْنَ نَبْطِشُ قَادِرِيْنَا

اللغا اضحی نامہ نا قصہ دونوں کا احتمال رکہتا ہے علیہا میں علے بمعنی فی ہے نبطش باب ضرب قوت سے پکڑنا بصلہ با

المعنے دنیا اور دنیا کی ساری لوگ ہماری لیے ہیں اور جب ہم پکڑتے ہیں تو زور سے پکڑتے ہیں

الاعراب حین نبطش پہلے نبطش کا ظرف ہے اور ضمیر اسکے سے قادرینا حال واقع ہے ۔

1•1 | نُسَمّٰى الظَّالِمِيْنَ وَمَا ظَلَمْنَا | وَلٰكِنَّا سَنَبْدَاُ ظَالِمِيْنَا

اللغا نسمی بصیغہ جمع متکلم مجہول تسمیہ مصدر نام رکہنا دو مفعول کو چاہتا ہے اور کبہی دوسرے مفعول کیطرف متعدی

باسی ہوجاتا ہے یقال تممیت فلانا زیدًا وسمیت بہ یعنی تسمیۃ بصیغہ جمع متکلم مع الغیر اَبَادَۃ مصدر ہلاک کرنا۔
المعنی ہم ظالم کہلاتے ہین حالانکہ ہمنے ظلم نہین کیا لیکن ہم ظالمون کو برباد اور ہلاک کردیتے ہین

۱۰۲	اِذَا بَلَغَ الفِطَامَ لَنَا صَبِیٌّ		تَخِرُّ لَهُ الجَبَابِرُ سَاجِدِینَا

اللغات فطام دودہ چہڑانا جبابر جمع جبار مفرد
المعنی جب دودہ چہڑانی کی لگت تک ہمارا بچہ پوہنچتا ہے تو بڑی سرکش اسکے آگی سر جہکائی ہوئی گرتے ہین
الاعراب لنا صبی سی حال واقع ہے اور سبب صبی کے نکرہ ہونیکی مقدم ہے اور لہ دوسرے مصرع مین ساجدین کا صلہ ہے

چھٹا قصیدہ عنترہ بن شداد عبسی کا ہے

یہہ شاعر بہی عرب متعربہ سی ہے چنانچہ اسکی نسب نامہ سی معلوم ہوسکتا ہے عنترہ بن عمرو بن شداد بن عمرو بن معاویہ بن قراد بن مخزوم بن ربیعہ بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابن قتیبہ سی مروی ہے کہ شداد عنترہ کا دادا ہے مگر عام عنترہ بن شداد ہی کہتے ہین اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ شداد عنترہ کا چچا ہے چونکہ عنترہ کو اسنے پالا تہا لہذا اسکی طرف اسکی نسبت کردیتے ہین عنترہ کی مان کا نام زبیبہ ہے جو ایک حبش لونڈی تہی یہی وجہ ہے کہ عنترہ پہلے غلام شمار کیا جاتا تہا بعد مین جب اسنے بہت سی معرکون اور لڑائیون مین ثابت قدمی دکہلائی اور کمال شجاعت سے لڑا تو اسکی باپ نی اسی عرب کے قدیم دستور کی مطابق اپنا بیٹا بنالیا چنانچہ ابن کلبی فرماتی ہین کہ قبیلہ بنی عبس پر ایک دفعہ عرب کے لوٹیرون نے یورش کی اور بہت سا مال اسباب لوٹ کر واپس ہوئی عبسیون نے انکا تعاقب کیا اور سخت لڑائی واقع ہوئی عنترہ سی اسکی باپنے لڑنی کو کہا مگر اسنی اس بنا پر انکار کیا کہ عرب کے باشندی غلامون سے اور خدمت تو لی سکتے ہین مگر لڑنا شریفون اور آزادون کا کام ہے یہہ غلامون سے نہین ہوسکتا۔ باپنے اسی آزاد کردیا عنترہ نی پہر تو کمال مردانگی اور شجاعت سی حملہ کیا اور مخالفین کو شکست دیکر اپنی باپ کے شکریہ کا مستحق ہوا بعد مین اسکی باپنے اسی اپنا بیٹا کہنا شروع کیا اور اسوقت سے وہ اسکی اولاد سی شمار ہونی لگا عرب مین عنترہ کی برابر کوئی بہادر نہین نکلا۔ شاعر ہونی کے علاوہ اول درجہ کا رست گو اور متحمل ہے تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا شعر ذیل سہ ولقد ابیت علی الطوی واظلہ + حتی انال بہ کریم الماکل + پڑہ کر فرمایا کہ مجہے کسی اعرابی کے تعریف سنکر اسکی دیکہنے کا اشتیاق پیدا نہین ہوا الا عنترہ کہ اسکی ملاقات کو میرا جی بہی چاہتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رض نی حطیئہ سی دریافت فرمایا کہ لڑائی مین تم کیونکر سبقت لیجاتی تہی اسنی جواب مین عرض کیا کہ ہم ہزار سوار تہی قیس بن زہیر ہمارا کمان افسر تہا عنترہ ہمارا شاہسوار ربیع بن زیاد ہمارا مشیر عروہ بن

ور دو سمارا شاعر جب فوج مین ایسی ایسی لائق فائق تجربہ کار ہون وہ کیون نہ بڑہے عقد ثمین مین لکہا ہے کہ ایک دفعہ کسی عبسی نے اسی کا لیان دین اور اسکی ماں کے حبشن ہونی اور کالی رنگت کا اسی طعنہ دیا عنترہ نے بہی جواب ترکی بترکی دیا اگر عبسی نے اسپر شعر مین فائق ہونی سے فخر کیا عنترہ نے جواب مین کہا کہ اس امر کی نسبت بہی عنقریب فیصلہ ہو جائیگا چنانچہ یہہ قصیدہ ستی کمال فصاحت بلاغت سی کہکر سنایا اس قصیدہ مین وہ عرب کے اور شعرا کی طرح اپنی شجاعت سخاوت ہمت کی تعریف کرتا ہی نیز معاویہ بن نزال سعد کی قتل پر فخر کرتا ہی جسکی اسنی یوم الفروقین مین مارا تہا اور عبلا کی ساتہہ تشبیب کرتا ہی جو اسکی چچا کی بیٹی تہی علی ما نص علیہ الاصمعی فی السیرۃ یہہ شاعر اخیر عمر مین ایک مشہور بہادر کے ہاتہہ سے جسکا لقب اسد رہیص تہا مارا گیا۔

۱	هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ	اَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

اللغات هل بمعنی قد ہی اور ہمزہ اسکی اول سے محذوف ہے اور کبہی ہمزہ بلحاظ اصل ذکر بہی کر دیتی ہین جیسے مصرع اهل عرفت الدار بالغزمین یہی وجہ ہے کہ اسکا ذکر بعد ام کی بہی کر دیتی ہین برخلاف ہمزہ استفہام کی کہ وہ بعد ام کی مذکور نہین ہوتا قال الرضی لعروض معنی الاستفہام فیہا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ؎ ام هل کثیر بکا لم تقض عبرتہ اثر الاحبۃ یوم البین مشکوم غادر بصیغہ ماضی معلوم باب مفاعلہ مغادرہ مصدر چہوڑنا شعراء بروزن شرفا جمع شاعر مفرد متردم بصیغہ ظرف بروزن اسم مفعول باب تفعل پیوند لگانی کی جگہ فی الصحاح التردم مثل الترقیع ولا یتعدی ام کی بعد چونکہ استفہام واقع ہی لہذا بمعنی بل ہے جس سے غرض صرف پہلی مطلب سی دوسرے مطلب کیطرف انتقال کرنا ہی جیسی آیہ کریمہ هل تستوی الظلمٰت والنور مین کذا فی الرضی۔

المعنی کیا پہلے شاعروں نے کوئی پیوند لگانی کی جگہہ باقی رہنی دی ہے جس سے تجہے شعر گوئی کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے (یہہ بات تو نہین) بلکہ سوچ بچار کے بعد گہر کو پہچانا ہے جس سے بی اختیار تیری طبیعت شعر پر آمادہ ہے کیونکہ جب دل پر اثر ہوتا ہی تو اسکا اظہار اثر کسی نہ کسی طرح ہو جاتا ہے شاعر کی زبان سے۔ نیکبخت کی نماز سی ہند کی

الاعراب استفہام بیان کا رہی ہے اور مبالغہ نفی کی لئے ہے جو استفہام سی مفہوم ہوتی ہی جیسی خدا تعالی کی اس قول مین هل تری من فطور

۲	اَعْيَاكَ رَسْمُ الدَّارِ لَمْ يَتَكَلَّمِ	حَتّٰى تَكَلَّمَ كَالْاَصَمِّ الْاَعْجَمِ

اللغات اصم بہرا ٹہوس پتہر اعجم گونگا فی الصحاح وکل ما لا یقدر علی الکلام اصلا فہو اعجم وایضا الذی لا یفصح ولا یبین کلامہ وایضا الذی فی لسانہ عجمۃ وان افصح بالعجمیۃ۔

المعنی تجہے گہر کی نشانی نے بچا لیکہ وہ بولا نہین تہکا دیا تا آنکہ وہ بہرے گونگی کیطرح بولا یعنی اسکی زبان حال سے تجہے معلوم ہوا کہ اسمین کوئی نہین

الاعراب جملہ لم یتکلم رسم الدار سے حال واقع ہی جو اعیاک کا فاعل ہے اور حتی تکلم اسکے غایت ہے

۳	وَلَقَدْ حُبِسْتُ بِهَا طَوِيْلًا نَاقَتِيْ	تَشْكُوْ اِلٰى سُفْعٍ رَوَاكِدِ جُثَّمِ

اللغات حبست بصیغہ واحد متکلم حبس مصدر باب ضرب روک رکھنا۔ تہا مثا طویل صفت مشبہ ہو طول مصدر باب شرف سفع جمع سفعاء مفرد لوہی کا ٹپا۔ یا چولہی کے وہ بٹی جو آگ جلانی سی سیاہ ہوگئی ہون رواکد جمع راکد مفرد ایک جگہ پر ٹھہرنے والا فی الصحاح وکل ثابت فی مکان فہو راکد جثم جمع جاثم مفرد جثوم مصدر جمی رہنا۔

المعنی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مینے وہان مدت دراز تک اپنی اونٹنی کو تہام رکہا بجالیکہ وہ جو لہی کے کالی ٹپون کیطرف شکایت کرنیوالی تہی جو ایک جگہہ پر ٹہیرنی والی اور اپنی جگہہ پر جمنی والی تہی۔ اونٹنیون کا رونا یا شکایت کرنا عرب کے اشعار سی ثابت ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ؎ وحنت ناقتی طربا وشوقا + الی من بالحنین تشوقینا +

الاعراب جملہ ولقد آہ جواب قسم ہے اور طویلا یا حبس کا وصف ہے جو مفعول مطلق ہے یا زمان کا جو مفعول فیہ ہے اور دوسرا مصرع ناقہ سی حال واقع ہی اگر تشکو کا نسخہ ملحوظ ہو اور اگر اشکو کیطرف خیال ہو تو یاء ضمیر متکلم سی جو ناقہ مضاف الیہ ہے حال واقع

۴ يَا دَارَ عَبْلَةَ بِالْجِوَاءِ تَكَلَّمِي | وَعِمِي صَبَاحًا دَارَ عَبْلَةَ وَاسْلَمِي

اللغات عبلہ ایک عورت کا نام جو قبیلہ مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سی تہی جسی عنترہ بہت چاہتا تہا اور نہایت محبت اور پیار اس سے رکہتا تہا جواء بروزن کتاب عمان مین ایک جگہہ ہے عمی بصیغہ واحد مونث حاضر اصل مین انعمی تہا الف نون تخفیفا محذوف ہو قال الجوہری کانہ محذوف من نعم ینعم بالکسر کما تقول کل عن اکل یا کل بمعنے خوش وخورم رہو۔

المعنی او عبلہ کی گہر جو جواء مین ہے بول اور صبح کیوقت مین جو مارڈہاڑ کا وقت ہی خوش رہیو اور آفتون سے بچا رہو

الاعراب بالجواء مع اپنی متعلق کائنۃ کی دار سی حال واقع ہو اور صباحا عمی کا مفعول فیہ ہے اور اسلمی امر معطوف ہے

۵ دَارٌ لِآنِسَةٍ غَضِيضٍ طَرْفُهَا | طَوْعِ الْعِنَاقِ لَذِيذَةِ الْمُتَبَسَّمِ

اللغات آنسۃ خوش طبع غضیض بیمار چشم فی الصحاح ظبی غضیض الطرف فاترہ وغض الطرف احتمال المکروہ انشدنا ابو الغوث ؎ وما کان غض الطرف منا سجیۃ + ولکننا فی مذحج غربان + انتہی کلام المعنیین یحتمل ہہنا طوع بمعنی فرمانبردار ومنقاد مذکر مونث مین برابر ہے عناق بروزن کتاب باب مفاعلہ کا مصدر ہے گلی لگنا بولتے ہین ہو طوع یدیک وفرس طوع العنان متبسم بروزن اسم مفعول باب تفعل اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی دانت ۔جنسے ہنستے ہین۔

المعنی وہ گہر ایک خوش طبع بیمار چشم کا ہی جو گلے لگنے کا انکار نہین کرتے اور اسکے دانت لذیذ ہین

الاعراب دار مبتدا محذوف یعنی ہی خبر واقع ہے اور لآنسۃ مع اپنی متعلق کائنۃ کی اسکا وصف ہے اور غضیض طرفہا طوع العناق ۔لذیذۃ المتبسم آنسۃ کا باعتبار متعلق کے وصف ہی ۔

۶ فَوَقَفْتُ فِيهَا نَاقَتِي وَكَأَنَّهَا | فَدَنٌ لِأَقْضِيَ حَاجَةَ الْمُتَلَوِّمِ

اللغات فَدَن محرکتہ محل متلوم بصیغہ اسم فاعل تلوّم مصدر دیر کرنا۔

المعنے پھر اس گھر میں میں اپنی اونٹنی کو کھڑا کیا جو بلندی میں گویا ایک محل تھے تاکہ دیر کرنیوالی کے حاجت یعنے اپنی ضرورت کو میں پورا کروں اور اپنے دل کا ارمان نکالوں۔

الاعراب کانّ حرف مشبہ بالفعل ہے ہا اسکا اسم ہے فدن خبر اور لاقضے الی آخرہ وقفت کی متعلق ہے

۷	وَتَحُلُّ عَبْلَةُ بِالْجَوَاءِ وَاَهْلُنَا	بِالْحَزْنِ فَالصَّمَّانِ فَالْمُتَثَلَّمِ

اللغات حزن بنی یربوع کی ایک مشہور جگہ ہے جسمیں باغ اور وسیع میدان ہیں منہ قولھم تربع الحزن وتشتی الصمان وتعیظ الشرف فقد خصب کذا فی الامثال نیز عرب کے کچھہ گانوں میں صمان مل عالج کی پاس ایک مشہور جگہہ ہے متثلم بصیغہ اسم مفعول ایک جگہہ کا نام ہے۔

المعنے عبلہ موضع جوا میں اسوقت اترتی ہے اور ہمارے لوگ موضع حزن پھر صمان پھر متثلم میں یکی بعد دیگری ڈیرا کرتی ہیں پھر ملاقات

الاعراب واھلنا میں اگر واو حالیہ ہے تو بالحزن تحل محذوف کے متعلق ہوکر اہلنا سی خبر واقع ہو کا جملہ تحل کے فاعل عبلہ سی حال واقع ہے اور اگر عاطفہ ہے تو اہلنا عبلہ پر معطوف ہی۔

۸	حُيِّيْتَ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهٗ	اَقْوٰى وَاَقْفَرَ بَعْدَ اُمِّ الْهَيْثَمِ

اللغات حییت بصیغہ ماضی مجہول مخاطب کے باب تفعیل تحیۃ مصدر باقی رکھنا زندہ رکھنا طلل کھنڈر اقوی بصیغہ ماضی معلوم باب افعال اقواء مصدر گھر کا ویران ہونا یقال اقوت الدار وقویت ایضا خلت انتہی اقفر بمعنے اقوی ہے فی الصحاح

المعنے او ویرانی کھنڈر جسکا زمانہ قدیم ہوگیا ہے اور میری معشوقہ ام ہیثم کی بعد سونا پڑا ہے خدا کرے تو ہمیشہ باقی رکھا

الاعراب من طلل حییت کے ضمیر مخاطب کا بیان ہے اور جملہ تقادم عہدہ طلل کا وصف ہے جیسے اقوی واقفر آہ بحذف عطف

۹	حَلَّتْ بِاَرْضِ الزَّائِرِيْنَ فَاَصْبَحَتْ	عَسِرًا عَلَىَّ طِلَابُكِ ابْنَةَ مَخْرَمِ

اللغات زائر دہاڑنے والا شیر مراد دشمن زار زئیر مصدر باب منع یمنع عسر بروزن کتف دشوار ابنۃ مخرم مثلا صاحب صحاح کی نسخہ کی لحاظ سی بہ تشدید لام وضم طا بمعنی جمع طالب ھذا ھو الحق الحریم اور ابنۃ مخرم پہلے تقدیر پر منادی ہے جسکے ابتداسی حرف ندا محذوف ہے اور دوسری تقدیر پر اصبحت کا فاعل ہے۔

معنے مخرم کی بیٹی دشمنوں کے زمین میں جا اتری جس سے وہ اپنی عاشقوں پر دشوار اور شاق ہوگئی یا ام ہیثم دشمنوں کی زمین میں جا اتری جس سے تیری عاشقوں پر اے مخرم کی بیٹی تیری طلب بہاری ہوگئی ام ہیثم کہو یا بنت مخرم یا عبلہ

اعراب اصبحت فعل ناقص طلابک مصدر باب مفاعلہ اسم عسرا علی خبر اور یا اصبحت کا اسم ابنت مخرم ہی اور عسرا طلابہا خبر ہے اسصورت میں حلت کا فاعل ہے ابنت مخرم ہوگا جس سے تنازع کیصورت پیدا ہو جائیگی اور چونکہ ابنت مخرم رتبۃً مقدم ہے لہذا طلابہا کی ضمیر مقدم سے اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا۔

۱۰	عُلِّقْتُهَا عَرَضًا وَاَقْتُلُ قَوْمَهَا	زَعْمًا لَعَمْرُ اَبِيكَ لَيْسَ بِمَزْعَمِ

اللغا علق بصیغہ ماضی مجہول تعلیق مصدر مجہولاً استعمال ہے کسی محبت مین پھنس جانا متعدی بنفسہ ہے یقال علق اعتلقہ الرجل امرءة عن علاقۃ الحب قال الاعشے علقتہا عرضا وعلقت رجلا غیرے وعلق اخرے غیرہا الرجل ای احبہ انتہی عرض بفتحتین منصوب بر تمیز ہے بلا ارادہ کسی چیز کو پالینا فی الصحاح وقولہم علقتہا عرضا اذا ہوے امرءة ای اعترضت لی فعلقتہا من غیر قصد مزعم علم یعلم سے اسم ظرف کا صیغہ ہے توقع کی جگہہ قال ابن السکیت یقال للامر الذی لا یوثق بہ مزعم فی الصحاح وقولہ لیس بمزعم ای بمطمع۔

المعنے مین ناگاہ اسکے محبت کے جال مین پھنس گیا اور اس بے بنیاد خیال پر کہ وہ میری ہاتہہ آوے مین اسکے لوگون (بنی مرة بن عوف بن سعد بن ذبیان) کو مارتا ہون اور مجھے تیری باپ کے زندگی کی قسم ہے کہ یہہ خیال اس قسم کا نہین ہے کہ مین اسکے دہن مین رہون اور اس سے کامیابی کے توقع ہو۔

الاعراب عرضًا منصوب علے التمیز ہے اور زعمًا اقتل کا مفعول لہ ہے اور جملہ لیس بمزعم جواب قسم ہی اور لیس کی ضمیر فاعل زعم کی طرف پہرتی ہے جو ایک خاص خیال کے تعبیر کے لیئے مذکور ہوا ہے۔

۱۱	وَلَقَدْ نَزَلْتِ فَلَا تَظُنِّي غَيْرَهُ	مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْمُحِبِّ الْمُكْرَمِ

اللغا لا تظنی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر

المعنے خدا کی قسم کہ تو میرے لیئے بمنزلہ معزز دوست کی ہے سو کچہہ اور گمان نہ رکہنا۔

الاعراب لا تظنی کا دوسرا مفعول محذوف ہے ای شیئًا جیسے اس شعر مین ۔ لا تخلنا علی غرائک انا + طالما قد وشیٰ بک الاعداء + ای لا تخلنا اذلۃ اور غیرہ کی ضمیر نزلت سے جو نزول مصدر مفہوم ہوتا ہی اسکے طرف راجع ہی جیسے آیہ کریمہ اعدلوا ہو اقرب للتقوٰی مین ای العدل اقرب لہ اور یہہ جملہ جواب قسم ہی جیسے آیہ کریمہ لقد نصرکم اللہ ببدر فی مواطن کثیرة مین وقول الشاعر ۔ لقد زاد نی حبا لنفسی اننی + بغیض الی کل امرء غیر طائل + انتہی

۱۲	كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ اَهْلُهَا	بِعُنَيْزَتَيْنِ وَاَهْلُنَا بِالْغَيْلَمِ

اللغا مزار باب نصر ینصر سے مصدر میمی ہے بمعنی زیارت کرنا تربع موسم ربیع مین اقامت کرنا عنیزتین عین مہملہ کے ضمہ اور نون مفتوح اور یاء مثناة تحتانی ساکنہ سے بصیغہ تثنیہ ایک جگہہ کا نام ہے غیلم غین معجمہ سے صیقل کے وزن پر ایک جگہہ

المعنے ملاقات کیسے ہو حالانکہ اسکی لوگ تو عنیزتین مین اتری ہین اور ہمارے لوگ غیلم مین جن دونوں مین بہت فاصلے ہے

۱۳	اِنْ كُنْتِ اَزْمَعْتِ الْفِرَاقَ فَاِنَّمَا	زُمَّتْ رِكَابُكُمْ بِلَيْلٍ مُظْلِمِ

اللغا ازماع کسی کام کرنے پر خوب طرح سے آمادہ ہونا یا اچھی طرح سے جم جانا متعدی بنفسہ ہی اور کبھی علے سے متعدی ہوتا ہی یقال ازمعت للامر وازمعت علیہ اجمعت او ثبتت علیہ کزمعت کذا فی القاموس زمت

نیت بقہ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول زمّ مصدر باب نصر ینصر مہار ڈالنا دکاب برورزن کتاب سواری والے اونٹنیان اسم جمع ہے واحد اسکا کوئی نہین مگر راحلہ مفرد کا نائب ہے رکب بروزن کتب جمع لیل رات مفرد ہے لیالی جمع مذکر مؤنث دونون طرح مستعمل ہے مظلم صیغہ اسم فاعل باب افعال لازم ہے اندہیری۔

المعنے اگر تیرا ارادہ مجہسے جدا ہونیکا پختہ ہوگیا ہے تو مجہے اسمین کچہہ شک نہین کیونکہ اندہیری رات مین تمہارے سواریان مہار

الاعراب ان کنت آہ شرطیہ اور جزا محذوف ہے جسکے قائمقام جملہ فانما زمت الخ ہے جیسے آیندہ شعر ان تغد فی دونی القناع فانني طب باخذ الفارس المستلئم مین

۱۴	ما راعني الا حمولة اهلها		وسط الديار تسف حب الخمخم

اللغا حمولۃ بالفتح لادو اونٹ گدہا ہی اس لفظ کی حالت مین ہو سکتا ہی اگر لادو ہو اور چونکہ قاعدہ ہے کہ فعول بمعنے مفعول پر تا نہین آتی ہین لہذا حمولۃ بالہا کہتے ہین تسف پہانکنا خمخم زبرج کی وزن پر خوب کلان جسکے دانے اونٹون کو

المعنے مجہے سوقت اسکی لادو اونٹون نے ہی ڈرا دیا جبکہ گہرون مین گہاس نہونیکے باعث حب کلان پہانکتی تہے

الاعراب وسط الدیار تسف کا مفعول فیہ ہے اور جملہ تسف آہ حمولۃ سے حال واقع ہے۔

۱۵	فيها اثنتان واربعون حلوبة		سودا كخافية الغراب الاسحم

اللغا حلوبۃ وہ اونٹنی جو دوہی جائے چونکہ بمعنی مفعول ہے لہذا تا اسکے اخیر مین لاحق ہے جیسے کوئی بہ فتوبہ وغیرہ مین اسمیا لغہ سی سمجہنا غلطی ہے واحد جمع مین مساوی ہے سود جمع سوداء مفرد خافیہ مفرد خوافی جمع وہ پر جو اور پرون مین چہپے ہوئے ہوتے ہین غراب کوا غربان جمع کثرت اغربۃ جمع قلت اسحم سخت کالا اسحم وصف اسلئے ہے کہ سیاہ اونٹ پیاس پر صبر کرسکتے ہین اور تیز چلتے ہین۔

المعنے ان اونٹنیوں مین بیالیس دودہ دینے والی ہین جو کالی کوے کی اندرونی پرون کیطرح سیاہ ہین

الاعراب سودا حلوبۃ کا وصف ہی جو معنے جمع ہے والا بلحاظ لفظ تو سوداء کا لفظ موزون تہا

۱۶	اذ تستبيك بذي غروب واضح		عذب مقبله لذيذ المطعم

اللغا استبیاء قید کرنا غروب جمع غرب مفرد دانتون کی تیزی اور باریکی ور چمک فی الصحاح والغروب حدة الاسنان وماءها واحدها غرب واضح سپید چمکنے وضح سے ماخوذ ہی جسکی معنے چمک اور روشنی کے ہین من باب علم یعلم نیز کہلے دانت مقبل صیغہ اسم ظرف بروزن مفعول از تقبیل بمعنے چومنا یا مصدر میمی ہے مطعم مصدر میمی ہے

المعنے جب تجہی ایسی دانت دکہا کر قید کرتے تہی کہ وہ چمکتے یا کہلے تہی جنکا چومنا میٹہا اور مزہ لذیذ تہا۔

الاعراب اذ تستبیک اذکر محذوف کا مفعول فیہ ہی واضح عذب مقبلہ لذیذ المطعم ذی غروب کے اوصاف ہین باعتبار موصوف اور دوسری باعتبار متعلق موصوف کے۔

۱۷	وَكَاَنَّمَا نَظَرَتْ بِعَيْنَيْ شَادِنٍ		رَشَاءٍ مِنَ الْغِزْلَانِ حُرٍّ اَرْثَمِ

اللغات شادن وہ ہرنوٹہ جسکے سینگ نکل آوین اور اسقدر طاقتمند ہوجاے کہ اپنی مای کا محتاج نرہے شدن مصدر باب نصر ینصر فی الصحاح وشدن الغزال قوی وطلع قرناہ واستغنی عن امہ رشاء وہ ہرنوٹہ جو چلنے پہرنے لگ جاے فی الصحاح والرشاء ولد الظبیۃ الذی قد تحرک ومشی غزلان جمع غزال مفرد شادن کا مرادف ہے حر ہرنوٹا فی الصحاح الحر فرخ الحمامۃ وولد الظبیۃ ارثم وہ ہرن جسکا بالائی ہونٹ سپید ہو اور ایک نسخہ مین ہے لیس بتوام توام وہ بچہ جو دوسری کے ساتہہ پیدا ہو ہندی جوڑا ایسا بچہ عموما ضعیف ہوتا ہے -

المعنے اور گویا وہ تجہے نوجوان ہرنوٹہ کی دو آنکہون سے دیکہتی ہے جو اکلوتا پیدا ہونے کے باعث قوی اور مضبوط ہے

الاعراب رشاء - من الغزلان - لیس بتوام شادن کے اوصاف سے ہین -

۱۸	وَكَاَنَّ فَارَةَ تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ		سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا اِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ

اللغات فارۃ کستوری کا نافہ اصل مین مہموز العین ہے مگر تخفیفا الف سی پڑہنا بہی جایز ہی نص علیہ ابن فارس لانہا علی ہیئۃ الفارۃ وقیل لاعرابی ہل تطہر الفارۃ قال الہرۃ طہرہا اور بعض کا یہ خیال ہے کہ فور سی ماخوذ ہے جسکی معنی جوش مارنی اور مہکنے کی ہین یقال فار المسک فوارا بالضم وفورا نا محرکۃ انتشرت رائحتہ تاجر سوداگر مراد عطار تجارت مصدر باب ضرب اور نیز بمعنی نافق ضد کاسد کی بہی آیا ہی یقال ناقۃ تاجرۃ نافقۃ فی التجارۃ والسوق اس حالت مین موصوف اپنی وصف کی طرف مضاف ہوگا وھو جائز عند الکوفیین تار کی بعد جیم اسکی سوای صرف ان الفاظ مین ہے نتاج برجۃ رتاج قسیمۃ یا بمعنی قسم ہے یا بمعنی خوبصورت عورت کی قسامت مصدر سے بمعنی خوبصورت ہونا یا ایک جگہہ ہی تینون معنے ہین سبقت بصیغہ واحد مؤنث غایب سبق مصدر باب ضرب متعدی بنفسہ ہے یقال سبقہ عوارض جمع عارض مفرد دانت جریر کہتا ہی ہ

اتذکر یوم تصقل عارضیہا + بفرع بشامۃ سقی البشام ابونصر کہتا ہی کہ عارض سے مراد یہان دانت ہین مگر اگلے دو دانتون کے سوا ابن سکیت کہتا ہی کہ عارض ڈاڑہ اور اس دانت کو کہتے ہین جو متصل ڈاڑہ کی ہو اور بعض کا یہ خیال ہے کہ ثنیہ سی ڈاڑہ تک کی دانت عارض کہلاتے ہین -

المعنے اسکی موہنہ کی بو گویا ایک عمدہ نافہ کستوری کا حسین عورت کے پاس سے ہی جسکی بو اسکے دانتون سے پہلے اسکے موہنہ سی تجہکو پونہچتی ہے (۲) یا اسکی موہنہ کی بو گویا مشک نافہ کسی عطار کا حسین عورت کے پاس سے ہے آہ (۳) گویا مشک نافہ موضع قسیمہ کسی عطار کا (۴) قسم کہاتا ہون کہ گویا مشک نافہ کسی عطار کا ہی جسکے بو اسکی دانتون سے پہلے اسکے منہہ سی تجہکو پونہچتی ہے

الاعراب فارۃ تاجر بقسیمۃ کان کا اسم ہے اور جملہ سبقت آہ خبر ہے -

۱۹ | آو عاتقا من اذرعات معتقا | مما تعتقه ملوك الاعجم

اللغۃ عاتق پرانی شراب باب نصر سے صیغہ صفت کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ عاتق وہ شراب ہے جو ابہی مٹکی مین بند ہو اور اسکا ٹوانٹا کہولا نجاہی ومنه قول الشاعر ۵ او عاتق کدم الذبیح مدام + اور لبید کے شعر مین جو عاتق کا لفظ دیا ہی اس سے مراد پرانی مشک ہی جسکی بو پرانا ہونیکی لیئے اچہی ہو کما ہر معتق بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل اعتاق مصدر درست کرنا سنوارنا قال الفراء العتق صلاح المال یقال اعتقت المال فعتق ای اصلحته فصلح تعتیق پرانا شراب کرنا قال الجوهری والمعتقة الخمر التی عتقت زمانا حتی عتقت اذرعاة بکسر رای و رکبہی مفتوح بہی مستعمل ہوتا ہی شام مین ایک مشہور شہر ہے جسکی شراب مشہور ہے اعجم خلاف عرب یقال رجل اعجم۔

المعنے یا اذرعاۃ کی پرانی درست کی ہوئی شراب ان شرابون سے جنہین عجمی بادشاہون نے پرانا کیا تہا

الاعراب اعجم موصوف محذوف کا وصف ہی یعنی قوم اعجم۔

۲۰ | آو روضة انفا تضمن نبتها | غیث قلیل الدمن لیس بمعلم

اللغۃ روضۃ سبزہ زار فی الصحاح الروضۃ من البقل والعشب انف وہ مرغزار جو ابہی کسی چرندنی اسی چرا نہو فی الصحاح وروضۃ انف ای لم یرعها احد غیث بارش اصل مین باب ضرب سی مصدر ہی ومنه غثنا ما شئنا دمن بروزن حمل مینگنی لبید کہتا ہی داسخ الدمن علی اعضاءہ ثلمة کل ریح وسبل معلم وہ نشان جس سے راستہ کا پتا ملی قال الجوهری المعلم الاثر یستدل به علی الطریق اور قلیل یہان بمعنی عدیم ہے جیسے درید بن صمہ کے اس شعر مین ہے قلیل التشکی للمصیبات حافظ + من الیوم عقاب الاحادیث فی غد۔

المعنے یا ایسا ناچرید سبزہ زار جسکی انگوری پر بادل برسا ہوا اور اسمین گوبر اور نہ پاؤن دہرنے کا نشان ہو یعنی بالکل صاف اور

الاعراب روضۃ مین تا روحدت کی ہی ہے تانیث کی نہین بہذا بالنظر الی المعنے مذکر وصف اسکا آسکتا ہی انف تضمن نبتها غیث قلیل الدمن لیس بمعلم سب روضۃ کی اوصاف ہے ہین

۲۱ | جادت علیها کل بکر حرة | فترکن کل قرارة کالدرهم

اللغۃ بکر بروزن حمل بادل پانی سے بہرا ہوا حرۃ بہت بارش والا بادل فی الصحاح وسحابة حرة ای کثیر المطر قرارۃ گول میدان قال الجوهری والقرارة کل قاع مستدیر۔

المعنے پانی سی بہرے ہوئی بہت بارش والی بادل اسپر خوب جمکر برسے چنانچہ انہونے ہر ایک گول پست جگہہ کو روپی کیطرح چمکیلا

الاعراب ترکن مین جمع کی ضمیر بلحاظ معنی کے ہی والا لفظ بکر کا تو مفرد ہے۔

۲۲ | سحا وتسکابا فکل عشیة | یجری علیها الماء لم یتصرم

اللغۃ سح پانی کا ابر سے بہنا ومنه سحابة سحوح تسکاب پانی کا خود بخود زمین کے سطح پر بہنا بدو ایسا

کوئی رستہ بنا یا جاوے فی الصحاح وسکب الماء بنفسہ سکوبا و تسکابا یعنے عشیۃ شام کا وقت وقد م تحقیقہ متناثر نقصہا منقطع ہوا
المعنے ابر سی بہنے اور روئے زمین پر چلتے ہیں چنانچہ ہر شام اس سبزہ زار میں پانی چلتا رہا جو ٹوٹا نہیں
الاعراب سحا و تسکابا یا مصادر سے تمیز واقع ہونیکی لئے منصوب ہیں یا دونون فعل محذوف کے مفعول مطلق
واقع ہیں اور کل عشیۃ بھی مفعول فیہ ہو اور جملہ لم یتصرم الماء سے حال واقع ہے۔

۲۳	وخلا الذباب بها فليس ببارح	غردا كفعل الشارب المترنم

اللغۃ خلوۃ بصلہ با مدخول باسی اکیلے ہونا ذباب مکھی چونکہ عموما اسی دور کیا جاتا ہے لہذا موسوم ہوا ہے ذب سے
جسکی معنی دفع اور دور کرنیکے ہیں جمع کثرت ذبان کغربان جمع قلت اذبۃ یہہ شعر بعینہ مضمون اس شعر کی ہے
ویتسمع الذباب اذا تغنی + کتغرید الحمام علی الغصون + بارح پر باجبر نفی میں واقع ہونیکی لئے زائد ہے
دور ہونیوالی براح مصدر باب علم یقال برح مکانہ ای زال عنہ وصار الی البراح غردا بروزن کتف خفقۃ مشبہ ہے
غرد خوش آوازی کرنا۔ چہچہانا باب حسب یحسب سے یقال غرد الطائر فھو غرد شارب شرابی مترنم گویا۔
المعنے اور مکھی اکیلے اس چراگاہ میں ہے چنانچہ وہ گویا شرابی کیطرح چہچہاتی رہتی ہے

۲۴	هزجا يحك ذراعه بذراعه	قدح المكب على الزناد الاجذم

اللغۃ هزج گانی والی یحک بصیغہ مضارع معلوم حک مصدر باب نصر ینصر رگڑنا ذراع ہاتھ قال الفیومی
الذراع الید من کل حیوان لکنہا من الانسان عن المرفق الی اطراف الاصابع قدح چقماق سی آگ نکلنا مکب
بصیغہ اسم فاعل باب افعال اکباب مصدر بصلہ علی وہ شخص جو کام کی سر ہو جائے فی الصحاح واکب فلان علی الامر
یفعلہ وانکب بمعنی اجذم ہاتھ کٹا فی الصحاح اجذم الرجل بالکسر صار اجذم وھو مقطوع الید فی الحدیث من تعلم
القرآن ثم نسیہ لقی اللہ وھو اجذم قال المتلمس بکف لہ اخری فاصبح اجذما جذمی جیسی حمق وحمقی
المعنے گاتی ہے اور ہاتھ کو دوسرا ہاتھ سی رگڑتی ہے یعنی تالی بجاتی ہے جیسی ہاتھ کٹا چقماق پر گرنیوالا اور
اسکی آگ نکالنے میں سر ہونی والا آدمی چقماق پر برابر مارتا ہے۔
الاعراب قدح منصوب بر مصدر ہے اور اجذم مکب کا وصف ہے

۲۵	تمسی وتصبح فوق ظهر حشية	وابيت فوق سراة ادهم ملجم

اللغۃ حشیۃ سرہانا بستر وغیرہ جسکی بھرتی روئی وغیرہ سے کی گئی ہو حشو سے ماخوذ ہے جسکے معنی پر کرنیکے ہیں سراۃ پیٹھ
ادھم کالا گھوڑا قاموس میں کہتا ہے کہ ادہم عنترہ بن شداد عبسی کے گھوڑے کا نام ہے ملجم لگام دیا ہوا الجام مصدر باب
المعنے عبلہ تو نرم بستر پر رات دن کاٹتی ہے مگر میں اپنا ادہم نامی گھوڑے پر جسکے موہنہ میں لگام لگی ہو رات گذارتا ہوں

۲۶	وحشيتي سرج على عبل الشوى	نهد مراكله نبيل المحزم

اللغات عبل الشوی موٹی ہاتہہ پاؤن والا گہوڑا وفرس عبل الشوی غلیظ القوائم ہَیکل اونچا وفرس ہیکل مستشرف نقول منہ ہٰذا الفرس بالضم ہٰذہٖ مراکل الدابۃ سوار کے بدن کی وہ جگہین جہان بوقت چلانے کے اسوار ایڑی لگاتے ہین مرکل سے ماخوذ ہے جسکے معنی ایڑی لگانیکے ہین باب ضرب یضرب نبیل بڑا نبالۃ مصدر باب شرف یشرف محزم تنگ کسنے کے جگہہ مراد پیٹ پیٹ کا فراخ ہونا پہلوؤن کا اونچی ہونا گہوڑے کی اوصاف مین سے شمار کیجاتے ہین المعنی میرا زم بستر ایک ایسی گہوڑے کی زین ہے جو موٹی ٹانگون والا اوبہر ہوئے پہلوؤن والا تنگ کی جگہہ چوڑی والا یعنی فراخ الاعراب عبل الشوی مین چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا موصوف نکرہ محذوف کا وصف بن سکتا ہے اور ہٰذہ مراکلہ اور نبیل المحزم سب اسکے اوصاف سے ہین

۲۷	ہَلْ تُبْلِغَنِّیْ دَارَہَا شَدَنِیَّۃٌ	لُعِنَتْ بِمَحْرُوْمِ الشَّرَابِ مُصَرَّمِ

اللغات ہل یہان تمنی کی لیے ہے تبلغنی بصیغہ واحد مونث غائب بانون تاکید خفیفہ ونون وقایہ یا متکلم مفعول ایسی موقع پر بہی نون تاکید کا آجاتا ہے جیسی یاس بن قحیفہ کے اس شعر مین الم تران الارض رحب فسیحۃ + فہل تعجزنی بقعۃ من بقاعہا + ابلاغ مصدر ہے دو مفعول کیطرف متعدی بنفسہ ہے بمعنی پہونچا دینا اسے الا ابلغ بنی سعد رسولا + ومولاہم فقد حلبت صرام آیہ کریمہ مین ہے ثم ابلغہ مامنہ شدنیۃ بفتحتین شدن کیطرف منسوب ہے جو یمن مین ایک جگہہ ہے فی الصحاح والشدنیا من النوق منسوبۃ الی موضع بالیمن لعنت بصیغہ واحد مونث غائب مجہول لعن مصدر بہلائی سی دور کرنا محروم الشراب وہ تہن جسکا دودہ سوکہہ جائے شراب سے مراد یہان دودہ ہی مصرم وہ تہن جسی خاص اس غرض سی کاٹا جاوے کہ دودہ کا آنا بند ہو جاوے اور اونٹنی خوب قوی اور توانا ہو جائے اور ابو عمر فرماتی ہین کہ کبہی اتفاقا تہنون کو کوئی صدمہ پہونچ جاتا ہے جس سے آگ کا داغ دینا پڑتا ہے پہر کبہی دودہ المعنی کیا مجہے اسکے گہر تک شدن کی وہ سانڈنی ضرور ہی پہونچا دیگی جو بہہ بددعا دی گئی ہے کہ اسکا تہن دودہ والا نہو اور کٹا ہوا ہو یعنی نہایت قوی اور مضبوط ہو۔

۲۸	خَطَّارَۃٌ غِبَّ السُّرٰی زَیَّافَۃٌ	تَطِسُ الْاِکَامَ بِوَخْدِ خُفٍّ مِیْثَمِ

اللغات خطارۃ دم کو اوپر نیچے بار بار ہلانے والی خطر سی ماخوذ ہے جسکے معنی دم کو کبہی اٹہانا کبہی گرانا کبہی دائین اور کبہی بائین جو تیز بہ بار ہلانیکے ہین باب ضرب فی الصحاح وخطر البعیر بذنبہ یخطر بالکسر خطرا وخطرانا اذا رفعہ مرۃ بعد مرۃ وضرب بہ فخذیہ اور یہہ کنایہ نشاط سی ہے غب بمعنی پیچہے کی ہی فی الصحاح وغب کل شیء عاقبتہ سری رات کیوقت چلنا زیافۃ بصیغہ مبالغہ زیف مصدر مٹک کر چلنا قال الجوہری والزیافۃ من النوق المختالۃ تطس بصیغہ واحد مونث غائب معلوم وطس مصدر اونٹ کا اپنی پاؤن سے زمین کو سخت صدمہ پہونچانا وخد شتر مرغ کیطرح چلنی مین پاؤن مارنا باب ضرب سے مصدر ہے فی الصحاح الوخد ضرب من

سیر الابل وقد وخد البعیر یخد وخدا ووخدانا وھوان یرمی بقوائمہ کمشی النعام ۔ فھو واخد وخاد
خف اونٹ کا پاؤن وھو للبعیر بمنزلۃ الحافر للفرس اخفاف جمع میثم بروزن منبر بصیغہ مبالغہ وثم سے
ماخوذ ہی جسکی معنی سخت پامال کرنی اور روندنے کے ہین بولتی ہین خف میثم ای شدید الوطوء کانہ یثم الارض ای یدقہا
المعنے وہ رات بہر چلنے کی بعد ، دم کو ادہر ادہر مارنی والی مٹک کر چلنی والی ہے اور سخت روندنی والون پاؤن
کی چال سی ریت کی ٹیلون کو پامال کرنے والی ہے ۔
الاعراب غب السری خطارہ کا مفعول فیہ ہے ذیاف اور نطس الاکام اسیطرح مبتدا محذوف سے خبر واقع ہی جو ہی ہے ۔

۲۹	وَكَاَنَّمَا تُطِسُ الْاِكَامَ عَشِيَّةً		بِقَرِيْبِ بَيْنِ الْمَنْسِمَيْنِ مُصَلَّمِ

اللغات منسم اونٹ کا پاؤن کسائی کے نزدیک یہہ اسم مشتق ہے بولتی ہین نسم بہ ینسم ای ضرب بہ البعیر اصمعی کہتا
ہی کہ شتر مرغ کی پاؤن کو بہی منسم کہہ دیتے ہین مصلم اصل مین اسکو کہتے ہین جسکے کان جڑہ سی اکہاڑ دیئی گئے ہون
بولتی ہین رجل مصلم الاذنین اذا قطعتا من اصلہما شتر مرغ کو مصلم اسلیئے کہتے ہین کہ اسکی کان پیدایش مین ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ گویا جڑہ سی اکہاڑ دیئی ہین فی الصحاح ویقال للظلیم مصلم الاذنین کانہ مستاصل الاذنین خلقۃ
المعنے اور گویا ریت کے ٹیلون کو ایک ایسی شتر مرغ کی ساتہہ روندتی ہے ، جو آس پاس پاؤن والا اور جڑہ سی اکہڑی ہوئی
کانون والا ہے یہان تجرید کیئی ہے یعنی وہ تیز روی کے وصف ہی نہین رکہتے بلکہ خود مجسم شتر مرغ رکہتی ہے ۔
الاعراب عشیۃ تطس کا مفعول فیہ ہے بقریب بین المنسمین مین لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ موصوف کا وصف بن سکتا ہے

۳۰	تَأْوِيْ لَهُ قُلُصُ النَّعَامِ كَمَا اَوَتْ		خِرَقٌ يَمَانِيَةٌ لِاَعْجَمَ طِمْطِمِ

اللغات قلص بروزن قدم جمع قلوص بروزن قدوم مفرد یاوہ شتر مرغ جوابی بچی ہو فالجوہری القلوص ایضا
الانثی من النعام من الرئال خرق بکسر اول وفتح ثانی جمع خرقۃ مفرد گروہ خرق سی ماخوذ ہی جسکے معنی جمع کرنے کے
ہین قیل للجماعۃ خرقۃ لانضمام بعضہا الی بعض یمانی منسوب بسوی یمن یہہ نسبت خلاف قیاس ہے یمنی
چاہیئی تہا اور اسکی یا مین اختلاف ہے پہلا مذہب یہہ ہے کہ یا کو مخفف پڑہنا چاہیئی اور یہی مذہب زیادہ مشہور ہے اسلیئے
کہ یہہ الف یاء نسبت کے عوض مین آیا ہی اب اگر یا مشدد رہی تو عوض معوض کا اجتماع لازم آئیگا ۔ دوم یہہ کہ مشدد
پڑہنا چاہیئی اسلیئے کہ یہہ الف یاء نسبت کے بعد آیا ہی جو کبہی حذف بہی ہو جاتا ہے اعجم وہ شخص جو فصیح نہ بول سکے طمطم
طا کی کسرہ سے وھو الذی فی لسانہ عجمۃ لا یفصح مرادان دو الفاظ سی حبشی غلام ہے جسکے الفاظ سمجہہ مین نہین آ سکتے
المعنے جسکی پناہ مین شتر مرغ بچیان ایسے آتی ہین جیسی یمنی اونٹنی کے گروہ ! ایسے حبشی غلام چرواہے کی پناہ مین جو گونگا اور توتلا
ہی اور اسکی بات سمجہہ مین نہین آتی یعنی سرکردہ ہے جس سے دوسرے شتر مرغ بچیان اسکے پاس آتے ہین
الاعراب تاوی لہ فعل قلص النعام فاعل جملہ ما اوت خرق یمانیۃ الخ تاویل مصدر مین ہو کر کاف جارہ کا

مجرور ہوکر فعل کے متعلق ہے جو مع فاعل اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہے ۔

٣١	يَتْبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُ	حَرَجٌ عَلَى نَعْشٍ لَهُنَّ مُخَيَّمُ

اللغات قلة ہر ایک چیز میں سے اسکا اعلیٰ حصہ حرج حاء اور رائے مہملہ اور جیم سے چند لکڑیاں جو ایک دوسرے کی نہایت تنگ
ہیں کہ اسمیں میت کو اٹھاتے ہیں چنانچہ امرؤالقیس کہتا ہے علی حرج کالقر تخفق اکفانی اور کبھی عورتوں کے ستر پر انہیں اسلیئے
رکھتے ہیں کہ پردہ ہو اور یہی عنترہ کی شعر میں مراد ہی اصل ترکیب تنگی کے معنوں پر دلالت کرتی ہے چونکہ وہ لکڑیاں
ایک دوسرے کی ساتھ ملا کر باندھی جاتی ہیں لہذا انہیں حرج کہتے ہیں نحو حدیث الحنین حتی ترکوہ فی حرجۃ هو بالحركة
مجتمع شجر ملتف كالغيضة والجمع حرج وحراج ومنه حديث معاذ نظرت الى جمل فی مثل الحرجة انتهى
نعش میت کا سریر جبکہ میت اسپر ہو سمی بذلک لارتفاعه فاذا لم يكن عليه ميت فهو سرير مگر یہاں وہ سریر مراد ہے
جو خاص عورتوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور شکل میں ہودج کے مشابہ ہوتا ہے مخیم بصیغہ اسم مفعول تخیم مصدر خیمہ کی طرح
المعنے وہ شترمرغیاں اسکے سرکی چوٹی کے تابع ہیں اور گویا وہ سر عورتوں کے جنازہ کا گہوارہ ہے جو انکی خیمہ بنائی تختہ پر پڑا ہے

صَعْلٍ يَعُودُ بِذِي الْعُشَيْرَةِ بَيْضَهُ	كَالْعَبْدِ ذِي الْفَرْوِ الطَّوِيلِ الْأَصْلَمِ

اللغات صعل چھوٹی سر والا - دبلی پتلے بدن والا فی النهاية لم تزد به صعلة هي صغر الراس والدقة والنحول فی البدن
ومنه الحديث وكأني برجل من الحبشة اصعل اصمع قاعد عليها وهي تهدم وفيه كان اصعل الراس انتهى ذوالعشيرة
مقام میں ایک جگہ ہے فرو پوستین فروة مفرد ومنه الحديث ان الدجال لبس فروتها ويأكل خضرتها اصلم جسکی خلقت میں
المعنے چھوٹی سر والا ہے جو مقام ذی العشیرہ میں اپنے انڈوں کو سینتا ہے جیسے لمبی پوستین والا کوتاہ گوش غلام
الاعراب صعل اگر مرفوع ہے تو مبتدا محذوف کی خبر واقع ہے اگر مجرور ہے تو قریب بعید المیسمین کی وصف ہے اور طویل فرو کا صفت

٣٢	شَرِبَتْ بِمَاءِ الدُّحْرُضَيْنِ فَأَصْبَحَتْ	زَوْرَاءَ تَنْفِرُ عَنْ حِيَاضِ الدَّيْلَمِ

اللغات شربت صیغہ ماضی معلوم شربت بفتحتین مصدر باب علم یعلم متعدی بنفسہ ہے لہذا با زائدہ کا لانا صرف
مبالغہ کی لئے ہے یا با یہاں بمعنی من ہے ابن کتیبہ کی یہ رائے ہے کہ با بمعنی من ہے اسلیئے کہ اصل عدم زیادۃ ہی ہے چنانچہ
کہ امام احمد اور امام ابو حنیفہ وامسحوا برؤسکم میں با زائدہ نہیں مانتے بلکہ معنی تبعیض کے خیال کرتے ہیں اور ایک جگہ
زائد ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر جگہ زائد ہی خیال کیا جائے لان دعوى الاصالة دعوى تاسيس وهو الحقيقة و
دعوى الزيادة دعوى مجاز ومعلوم ان الحقيقة اولى جیسے خدا تعالیٰ کی اس قول میں الم تر ان الفلك تجري
بنعمة الله ابن عباس فرماتے ہیں کہ با یہاں بمعنی من ہے اور معنی اسکے من نعمة الله ہیں اور ایسی ہے آیہ کریمہ فاعلموا انما انزل
بعلم الله میں ای من علم الله اور شعر سه شربن بماء البحر ثم ترفعت میں ای من ماء البحر اور جمیل کے اس شعر میں سه
فلثمت فاها آخذا بقرونها + شرب النزيف ببرد ماء الحشرج + اي من برد ماء الحشرج اور عبیدین

ابرص کے اس شعر میں فذلک الماء لو انی شربت بہ + ای صفتہ اسکی اصل معنے پینے کے ہیں شرب سے قریب فرماتی ہیں کہ یزید
کی لئی یہہ فعل مستعمل نہیں ہوتا بلکہ بجای شرب کے حسا بولتے ہیں آبن فارس منتخب الالفاظ میں تحریر فرماتے ہیں
العب شرب الماء من غیر مص آیع ہیں ہے کہ سم دار یا کہوچ والی حیوانات کے لئی بجائی شرب کے جرع کا لفظ مستعمل
ہی دحرض ایک خاص جگہہ کا نام ہے جو وسیع کی متصل واقع ہے اور تثنیہ یہان تغلیبا ہے جیسی شمس و قمر کو
تغلیبا قمران کہہ لیتے ہیں زوداء بروزن حمراء منحرف حیاض جمع حوض مفرد تالاب یا تو حاوزہ حاصنہ
المتبحر سی ماخوذ ہے جسکی معنے یہہ ہیں کہ کچہہ سرخ پانی اس سی بہے یا حوض بمعنے جمع کرنیسی ماخوذ ہے یقال استحوض
الماء ای اجتمع چونکہ تالاب بہی ایک بہا ہوا پانی ہوتا ہی جو کسی خاص جگہہ جمع ہو جائے لہذا اسی حوض کہہ لیتے ہیں دیلم
سی مراد بہی دشمن ہیں کیونکہ وہ سب عموما کالی ہیں دلم سی ماخوذ ہی جسکے معنی کالا ہو نیکے ہیں فی الحدیث جاء
دجل ادلم فاستاذن علی النبی آہ ای اسود قیل ہو عمر بن الخطاب اور بعض کا یہہ خیال کہ دیلم سی مراد دشمن
ہیں اور یہہ اصل میں ایک خاص قبیلہ ہے جس سے عرب کو سخت عداوت تہی
المعنے اس اونٹنی نے دحرض اور وسیع کا پانی سو بہی صبح یا ہمارے دشمنوں کے تالابوں سے منحرف ہو کر نفرت کرتی ہے
الاعراب اصبحت یہان بمعنی صار ہے اور اسم اسکا ضمیر مونث ہی جو ناقہ کیطرف پہرتی ہے اور زوداء
خبر ہے اور جملہ تنفر عن حیاض آہ زوراء کا وصف ہے یا خبر بعد خبر ہے

۲۳	وَكَاَنَّمَا تَنْاٰى بِجَانِبِ دَفِّهَا		اَلْوَحْشِيِّ مِنْ هَزِجِ الْعَشِيِّ مُؤَوَّمِ

اللغۃ ناٰی دور ہونا باب منع یہان باسی متعدی ہے دف بمعنی جانب و کنارہ جانب کی اضافت دف کی
طرف لفظی ہے جیسی لیث اسد وغیرہ ذلک میں وحشی دائین جانب کو کہتے ہیں یہہ ابی زید اور ابی عمر کا قول ہے اور اس
شعر میں بہی یہی معنی موزون ہیں اسلئی کہ گہوڑا دہنی طرف نہیں ہوتا ہی آگی کہتا ہے سہ فمالت علی شق وحشیہا +
وقد ریع جانبہا الایسر + یہہ صاف ظاہر ہے کہ ڈرنی کیوقت ایک ہی جانب کو جہکتا پڑتا ہی جو کہ دہنا
سوار ہوتا بائیں جانب سے ہوتا ہے اسلئی وہ دائین جانب کو جہکی گے فان الخائف انما یفر من موضع المخافۃ
الی موضع الامن مگر اصمعی وحشی جانب سے بائین جانب مراد لیتی ہیں واللہ اعلم من بیانیہ بمعنی عن ہے ہزج بروزن
کتف بولتی والی عشی دن کا اخیر مؤوم بروزن معظم موٹی سر والی جسیم مراد یہان بلی ہے تاوم سی ماخوذ ہے
جسکے اصلی معنی گہاس کہا کر کسی کو فربہ اور جسیم بنا دینیکے ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے سہ عرکرک مجہا الصوبان وصہ +
دعص لقد فت دینعا ای تاوم + من او مہ الکلاتا و یما ای سمنہ و عظم خلقہ
المعنے وہ اپنی دائین جانب کو کوڑی کی مارکی خوف سی ایسی دباتی ہے کہ گو یا وہ رات کے بولتی والی بہدے سر والی بچے
سی ڈرتی ہے اونٹوں کو بلیوں سے کمال نفرت ہی لہذا کوڑی سی ڈرنی کو منزلہ بلی سی ڈرنی کے فرض کیا

٣٤ هِرٌّ جَنِيبٌ كُلَّمَا عَطَفَتْ لَهُ غَضْبَى اِتَّقَاهَا بِالْيَدَيْنِ وَبِالْفَمِ

اللغات هر بکسرہا و تشدید راء بلا هر دہ جمع جیسی قر و قردہ فعل بمعنی مفعول ہے یعنے مکروہ بولتے ہین هرہ تدر هرا کو هتم جنیب پہلو سے بندہا ہوا عطفت بصیغہ واحد مونث غایب عطف مصدر باب ضرب یضرب بصلہ علی حملہ کرنا اور بصلہ الی جہکنا غضبی اغضب کا مونث ہے۔

المعنی وہ بلا اسکے پہلو سے بندہا ہوا ہے جب کبھی اسکے طرف غضبناک ہوکر مڑتی ہے یا اسپر ناراض ہوکر حملہ کرتی تو بلا اپنے بچاؤ اور منہ سے

الاعراب هر کو اگر مجرور پڑہین تو ما دم کا عطف بیان ہوگا اور اگر مرفوع پڑہین تو مبتدا محذوف سے خبر واقع ہوگا اور غضبی عطفت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور اتقاها جزا ہوکر کل جملہ شرطیہ تیسرا وصف ہے۔

٣٥ اَبْقَى لَهَا طُولُ السِّفَارِ مُقَرْمَدًا سَنَدًا وَمِثْلَ دَعَائِمِ الْمُتَخَيَّمِ

اللغات مقرمد بصیغہ اسم مفعول اینٹ پتہرون سے بنی ہوئی عمارت قرمید سے ماخوذ ہے جسکے معنے اینٹ کے ہین سند بفتحتین پہاڑ کا سامنا مراد محکم دعائم جمع دعامہ مفرد ستون دعم سے ماخوذ ہے جسکے معنے تکیہ لگانے کے ہین یقال دعمت الشئ دعما بالکسرہ فا بمعنے مفعول کی ہے متخیم اسم مفعول بمعنے خیمہ۔

المعنی سفرون کی درازی نے اسکے لئے یا اس سے (اگر لام بمعنی من ہے) ایک اینٹون پتہرون کے محکم عمارت باقی رہنے دی ہے اور ایسی ٹانگین جو خیمہ کے ستونون کیطرح ہین۔

الاعراب مقرمدا موصوف محذوف کا وصف ہے یعنے بناءً کا اور مثل مقرمد پر معطوف ہونیکے لئے منصوب ہے۔

٣٦ بَرَكَتْ عَلَى جَنْبِ الرِّدَاعِ كَأَنَّمَا بَرَكَتْ عَلَى قَصَبٍ أَجَشَّ مُهَضَّمِ

اللغات برکت بصیغہ واحد مونث غایب بروک مصدر باب نصر ینصر اونٹ کا بیٹہنا یقال برک البعیر یبرک برکا ای استناخ رداع بروزن سحاب مین ایک کانوہ ہے قصب بانسلی اجش سخت آواز والی مهضم بانسلی کو اسلئے کہتے ہین کہ وہ بہی مختلف اجزا سے مرکب ہوتی ہے جیسی ہین قال الجوهری ومزمار مهضم لانہ فیما یقال اکسارہ یضم بعضها الی البعض هضم سے ماخوذ ہے جسکے معنے شنے کے ہین مگر جب کہ صرف دبلی تپلی ہونیکے لئے مهتضم کہلا سکتی ہے تو اگر اسی مناسبت سے مرلی بہی مهضم کہلائے تو مضایقہ معلوم نہین ہوتا۔

المعنی رداع گانوکے پاس وہ ایسی بیٹہے کہ گویا وہ ایک آواز والی پتلے بانسلی پر یا اسکے ساتھ بیٹہی ہے یعنے اسکی ہڈیون کی آواز زمین پر لگنے سے ایسی آئی یا خود اسکی آواز گرد و غبار کے سبب ایسی ہوگئی تہی۔

الاعراب علی جنب الرداع برکت کے متعلق ہے جیسے دوسرا علی اور دوسرا علی بمعنی مع ہوکر برکت کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے کما اشرنا الیہ فی الترجمہ

٣٧ وَكَأَنَّ رُبًّا أَوْ كُحَيْلًا مُعْقَدًا حَشَّ الْوَقُودُ بِهِ جَوَانِبَ قُمْقُمِ

اللغات رُبّ گاڑہی روغن رُبوب رباب جمع ومنہ سقاء مربوب ای جعلت فیہ الرب واصلحتہ بہ

قطرانٍ رُبِّیۃ کحیل اسم تصغیر روغن رال جو خارش یا چیچڑوں کے دفعیہ لئے اونٹوں پر ملتے ہیں معقد بصیغہ اسم مفعول معنے بستہ ومنجمد حشّ بصیغہ ماضی مجہول حشٌّ مصدر باب نصر ینصر آگ جلانا یقال حششت النار احشها حشا اوقدتها ذ قود بفتح اول معنی ایندھن ج رعنم وا ومعنی جلنے کے ہیں قمقم گھڑیا جھجی کہتا ہے کہ یہ رومی لفظ المعنی اور گویا گاڑھے روغن یا جمے ہوئے رال جیسے گھڑیا کی آس پاس ایندھن جلایا گیا ہو۔

الاعراب بہ کی ضمیر رب یا کحیل کیطرف لا علی التعیین پھرتی ہے اور متلبس وغیرہ کی متعلق ہو کر قمقم سے حال واقع ہے اور مقدم اسلئے ہے کہ ذوالحال کے نکرہ ہونے کیوقت حال کا مقدم ہونا واجب ہے اور جوانب قمقم منصوب بظرفیت ہی تقدیر عبارت یوں ہے حش الوقود جوانب قمقم متلبسا بالرب والکحیل کل جملہ فعلیہ کحیل کا دوسرا وصف واقع ہو کر رب کیطرح کان

۳۸	ینباع من ذفری غضوب جسرۃ		زیافۃ مثل الفنیق المکدم

اللغات ینباع بصیغہ مضارع معلوم باب انفعال تو مجرد کو محاورہ انباع العرق ای سال اسکی تائید میں ہے مگر منبع کا اشباع جیسی ابن حاجب وغیرہ محققوں کی رائے ہے اس سے زیادہ مناسب و موزوں ہے حدیث میں ہے رایت الماء ینبع من تحت اصابعہ ای یفور ویخرج ذفری کنپٹی الف اسمیں تانیث یا الحاق کی ہے ذفری ماخوذ ہے جسکے معنی تیزی بو کے ہیں اچھی ہو یا بری فی الحدیث فمسح الشیطان ذفراہ اصل اذنہ وھما ذفریان والفہا للتانیث او للالحاق غضوب ترش رو ہوتی ہیں امرءۃ غضوب ای عبوس جسرۃ بڑی اونٹنی جسر اسکا مذکر ہے قال الجوھری الجسر بالفتح العظیم من الابل وغیرہ والانثی جسرۃ ابن احیدابی فرماتے ہیں کہ دراز قامت اونٹنی کو کہتے ہیں قال وھی السبطۃ الطویلۃ فنیق عمدہ سانڈ ابو زید فی کتاب الابل میں ذکر کیا ہے کہ یہہ تردد کے اسمارسے ہے اور جمع فنق بروزن کتب ہی ابن درید اسکی جمع افناق فرماتی ہیں جیسے بعث وتسرقت المعنی ترش رو بڑی قد والی یا لانبی قد کی اونٹنی مٹک کر چلنی والی کی کنپٹی سی بہتا ہی جو نجابت اور قوت میں عمدہ سانڈہ کیطرح ہے یعنے اسکا پسینہ غلظت میں گاڑھے روغن یا رال کے موافق ہے۔

الاعراب کل جملہ ینباع آہ کان سے خبر واقع ہے۔

۳۹	إن تغدفي دوني القناع فانني		طب باخذ الفارس المستلئم

اللغات تغدفی بصیغہ واحد مونث مخاطبہ معلوم اصل میں تغدفین تہا نون جزم کی لیئے اڑ گیا اغداف عورت کا اپنی موہنہ پر اوڑھنی ڈالنا فی الصحاح اغدفت المراۃ قناعها ای ارسلتہ علی وجهها وفی الحدیث اغدف علی علی وفاطمہ سترا قناع چھوٹا کپڑا جو اوڑھنی پر پہنتے ہیں عمر رض کی حدیث میں رای جاریۃ علیها قناع فضربها بالدرۃ طب ماہر وحاذق کو کہتے ہیں رجل طب بالفتح ای عالم و رجل طب ماہر بالفراسۃ فارس سوار حیوانات کا سوار گھوڑا ہو یا گدہا یا خچر یہہ معنی ابن سکیت نے بیان کیے ہیں چنانچہ یہہ شعر ابکی

تائید میں ہے ؎ وانی امرء للخیل عندی مزیة + علی فارس البرذون او فارس البغل + ابو زید کے نزدیک فارس کا
اطلاق صرف گہوڑے کے اسوار پر محدود ہے خچر گدہی کے اسوار کو بغال یا حمار کہتے ہیں فرسان فوارس جمع مستلئم
زرہ پوش سلاح پوش لامہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی زرہ اور ہتہیار دونوں کے آئی ہیں فی النہایۃ تحت قولہ
لما انصرف صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق وضع لامتہ ہو بالہمزۃ الدرع وقیل السلاح ولامۃ الحرب اداتہ
المعنے اگر تو نے اپنی منہہ پر ڈہنی ڈال لیے ہے تو کچہہ مضائقہ نہیں کیونکہ سلاح پوش سوار کے پکڑنے میں تو بڑا مہارت رکہتا ہوں اور سیکہہ چکا ہوں
الاعراب ان تغدق فی شرط ہے اور جزا محذوف ہے جسکے قائمقام جملہ فانی آہ واقع ہے کما ذکرنا من قبل

۴۰	آثنی علی بما علمت فانّنی		سهل مخالقتی اذا لم اظلم

اللغات اثنی بصیغہ امر حاضر اثنا مصدر کسیکی تعریف کرنا فی الحدیث فاثنی علیہ خیرا مخالقہ خوش معاملہ ہونا باہم لوگوں سے وخالقہم عاشرہم بحسن خلق۔
المعنے جو جو میری عمدہ باتیں تجہے معلوم ہیں انکے ساتہہ تو میری تعریف کر کیونکہ جب میں ستایا نجاؤں تو میری خوش معاملگی آسان ہے
الاعراب ما علمت پر ما موصولہ ہے اور ضمیر مفعول جو موصول کیطرف راجع ہے محذوف ہے

۴۲	واذا ظلمت فان ظلمی باسل		مر مذاقتہ کطعم العلقم

اللغات ظلمت بصیغہ متکلم مجہول باسل سخت بسل سے ماخوذ ہے جسکے معنی شدت کے ہیں علقم اندرائن کا پہل۔
المعنی جب میں ستایا جاتا ہوں تو میرا ستانا سخت ہے جسکا مزہ اندرائن کے پہل کے طرح کڑوا ہے

ولقد شربت من المدامة بعدما		رکد الهواجر بالمشوف المعلم

اللغات مدامہ شراب اسلئے کہ یہہ ہمیشہ پی جاسکتی ہے اور کوئی شربت ہمیشہ پیا نہیں جاسکتی بلکہ کبہی کبہی اس سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے رکد بصیغہ ماضی معلوم رکود مصدر باب نصر ینصر ٹہیرنا یقال رکد الشمس اذا قام قائم الظہیرۃ ہواجر جمع ہاجرۃ مفرد دوپہر کا وقت جبکہ گرمی نہایت سخت ہو مشوف وہ دینار جسکی جلادی گئی محاورہ شفت الشیٔ ای جلوتہ سے ماخوذ ہے یا وہ پیالہ جسپر منقش کیا گیا ہو معلم بصیغہ اسم مفعول اعلام مصدر بمعنے علی علامت کرنا قال الفیومی اعلمت علی کذا من الکتاب وغیرہ - جعلت علیہ علامۃ۔
المعنے خدا کی قسم میں بعد اسکے کہ دوپہریں خوب گرم ہوگئیں جلا دئیے ہوئے دینار یا گلاس سے شراب پی ہے
الاعراب ولقد حسب مذکور جواب قسم ہے۔

۴۳	بزجاجة صفراء ذات اسرة		قرنت بازهر في الشمال مفدم

اللغات زجاجۃ بہر سہ حرکات لیکن زا کا ضمہ بہ نسبت دیگر حرکات کے زیادہ مشہور ہے بمعنی شیشہ و گلاس زجاج جمع صفراء بروزن حمراء زرد رنگ صفر جمع اسرۃ جمع سرار مفرد جیسے احمرۃ حمار وہ خطوط جو ہتہیلی پیشانی وغیرہ

نود ارہین نے الحدیث تبرق اساریر وجھہ کذا فی الصحاح زہر زہرا کا مذکر ہے مراد اس چمکتی صراحی ہے زہرہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی سپیدی کے ہین شمال شین کے کسرہ سے اصل مین تھیلے کو کہتے ہین جو بکری کی تھنون کی حفاظت کیلئے بناتے ہین تاکہ دودہ والی بکری کی تھنون کو بوجہ اسکے تکلیف نہ ہو اور اسکے بچے بھی نہ پی سکیں مگر یہان اس صافی سے مراد ہے جو صراحی کے مونہہ پر اس غرض سے باندہتے ہین کہ صاف شراب نکلے شمول سے ماخوذ ہے جسکے معنے معروف ہین مقدم وہ صراحی جسکے مونہہ پر صافی باندہی گئی ہو فی الصحاح الفدام ما یوضع فی فم الابریق لیصفی به ما فیه تقول منه فدمت الابریق تفدیما والمفدمات الاباریق والدنان —

المعنے ایک زرد گلاس کے ساتھہ جسمین خطوط اور دہاریان ہین — اور شراب پینے کی غرض سے ایک ایسی صراحی یا مٹکی کے پاس کیا گیا ہے جو سفید چمکیلا ہے اور اسکے مونہہ پر صافی باندہی گئی ہے تاکہ مصفا شراب ہوکر نکلے

الاعراب بزجاجۃ پر با استعانت ہے اور شربت کے متعلق ہوا اور صفراء ذات اسرۃ قرنت بازہر مفدم بالشمال سب اسکے اوصاف ہین یا با بمعنے فی ہے اور شمال سے مراد بائیان ہاتہہ ہے —

۴۴	فَاِذَا شَرِبْتُ فَاِنَّنِیْ مُسْتَهْلِكٌ	مَالِیْ وَعِرْضِیْ وَافِرٌ لَمْ یُكْلَمِ

اللغات استهلاک بمعنی اہلاک ہے یعنے تلف کرنا فی الصحاح اهلكه واستهلكه مال کو مونث دونون طرح مستعمل ہے قال الازهری والمال عند اهل البادیة النعم عرض بالکسر معنی عزت وحسب فی الصحاح وقد قیل عرض الرجل حسبه لم یکلم بصیغہ واحد مذکر حجد مجہول تکلیم مصدر زخمی کرنا کما فی شرح الزوزنی تعاورہ الکماۃ مکلم

المعنے جب شراب پی لیتا ہون تو اسوقت بہی شراب اچہی کا مون کے طرف مجہے لیجاتی ہے چنانچہ مین اسوقت اپنے مال کے حق مین ایک تلف کرنیوالا جوانمرد نکلتا ہون بحالیکہ میری عزت پوری ہوتی ہے کسیطرحکا نقصان صدمہ اسکو نہین پہونچتا جب شراب کے اثر سے میرے قوے جوش مین آتے مین تو تکلم کلا ناہ بیتر شح بما فیہ کیسے عمدہ کام مجہسے صادر ہوتے ہین

الاعراب فاذا شربت شرط ہے فاننی مستهلك جزا ہے جملہ وعرضی آہ مستهلك کی ضمیر سے حال واقع ہے

۴۵	وَاِذَا صَحَوْتُ فَلَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی	وَكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَكَرُّمِیْ

اللغات صحوت بصیغہ واحد متکلم صحو مصدر باب نصر نصیر نشہ کے اتر نے سے ہوش مین آنا اقصر بصیغہ واحد متکلم تقصیر مصدر باب تفعیل کوتاہی کرنا ندی سخاوت فی الصحاح فلان ندی الکف اذا کان سخیا عن ابن السکیت شمائل جمع شمال بمعنی خو تکرم تکلف سے کریم بننا فی الصحاح التکرم تکلف الکرم قال المتلمس تکرم لتعتاد الجمیل ولن تری اخا کرم الا بان یتکرما المعنی جب ہوش مین آتا ہون اور نشہ اتر جاتا ہے تو بہی دینے مین کچھ کوتاہی نہین کرتا اور میری خصلتین اور میرا کرم ویسی ہی ہے جیسی کہ تو جانتی ہے

الاعراب اذا صحوت شرط فلا اقصر آہ جزا ہے شمائلی مبتدا ہے معطوف تکرمی کے مبتدا اور کما علمت خبر مقدم ہے

۴۷	وَحَلِيلِ غَانِيَةٍ تَرَكْتُ مُجَدَّلًا		تَمْكُو فَرِيصَتُهُ كَشِدْقِ الْأَعْلَمِ

اللغات حلیل خاوند حلیلہ بیوی حلول سے ماخوذ ہیں جسکے معنی اترنیکے ہیں کیونکہ وہ ایک گھر یا ایک بچھاونے پر اترتے ہیں فاعل بمعنی مفاعل ہے جیسے اکیل بمعنی مواکل ندیم بمعنی منادم یہی وجہ ہے کہ پڑوسن پڑوسی کو بھی حلیلہ حلیل کہتے ہیں صحاح میں ہے ویقال ایضا ہذا حلیلہ وہذہ حلیلتہ لمن تحالہ فی دار واحدۃ قال الشاعر ولست بأطلس الثوبین یصبی حلیلتہ اذا ہدأ النیام یعنی جارتہ یا حلال سے کیونکہ ایکدوسرے کی لئے حلال ہیں اسصورت میں فعیل بمعنی مفعول ہوگا جیسے قتیل بمعنی مقتول اور بعض کا یہ خیال ہے کہ حل سے ہے جسکے معنی کھولنے کے ہیں کیونکہ وہ ایکدوسرے کی پاجامہ کی گرہ کھولتے ہیں غانیۃ وہ خوبصورت عورت جو اپنی کمال حسن کے باعث سے ظاہری آرایش کی محتاج نہیں یا جو اپنے شوہر کی وجہ سے اپنی خاوند کی اقبال کی وجہ سے بے نیاز ہو جمیل کہتا ہی احب الایامی اذ بثینۃ ایم + واحببت لما ان غنیت الغوانیا + یا جو ماں باپ کے گھر میں بیٹھی ہو اور کسی شادی نکری ہو غنی بالمکان اقام سے ماخوذ ہے مجدلا اسم مفعول ہے بمعنی زمین پر پچھاڑا ہوا یقال طعنہ فجدلہ ای رماہ بالارض جدالہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی زمین کے ہیں تمکو بصیغہ واحد مؤنث غائب تمکو مکاء سے بمعنی سیٹی بجانا قال اللہ تعالیٰ وما کان صلوتہم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ فریصۃ وہ گوشت جو کاندھے اور پہلو کے درمیان ہوتا ہے جمع باعتبار اجزا کے ہے شدق کے معنی باچھ اشداق جمع اعلم وہ شخص جسکا بالائی ہونٹ چرا ہوا ہو جسے ہندی میں کہتے ہیں۔

المعنے بہت سے خوبصورت بیویوں کے خاوندوں کو میں نے زمین پر ایسی حالت میں چھوڑ دیا کہ انکے شانوں کا گوشت خون کے جاری ہونیکی باعث ایسی شرشر کرتا تھا جیسے کٹھنڈی کی باچھ سے بے اختیار ہوا نکلنے سے سیٹی سی آواز سنا دیتی ہے ویسی ہی شانہ سے بھی آتی ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ مشابہت صرف فراخی میں ہے اور یہاں اس قصہ کیطرف اشارہ ہے جو سیرت میں مذکور ہے

الاعراب ترکت مجدلا حلیل غانیۃ کا وصف ہے اور جملہ تمکو فریصتہ ترکت کی ضمیر مفعول سے جو حلیل کیطرف پھرتی ہے حال واقع ہے

۴۸	سَبَقَتْ يَدَايَ لَهُ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ		وَرَشَاشِ نَافِذَةٍ كَلَوْنِ الْعَنْدَمِ

اللغات رشاش بالفتح وہ خون جو نیزہ مارنے کے بعد ٹپکے اور متقاطر ہو قال القبیجی ارشت الطعنۃ بالالف نفذت واٰثرت الدم ورشاشہا بالفتح الدم المتقاطر منہا وقیل لما یترشش من الماء ونحوہ رشاش ایضا انتہی الخ میں صدر نیزہ دوزخ کا ہے جسکے معنی پیر کی ہیں عندم وہ الاخوین یا بقم کو کہتے ہیں جو نہایت سرخ ہوتی ہے۔

المعنے کہ میری دونوں ہاتھوں نے اسکی لئے ایک ایسی نیزہ زنی سے سبقت کی جو بے تکلف جلدی سے کی گئی تھی اور ایسے بقم کی سی رنگت والی خون سے جو پار ہو جانے والی نیزہ زنی سے نکلا۔

الاعراب عاجل طعنۃ میں موصوف کی طرف وصف مضاف ہے اور رشاش نافذۃ پر معطوف ہے

۴۸	هَلَّا سَأَلْتِ الْخَيْلَ يَا ابْنَةَ مَالِكٍ	إِنْ كُنْتِ جَاهِلَةً بِمَا لَمْ تَعْلَمِ

اللغات خیل سی مراد یہان اہل خیل ہین جیسے قریہ سی مراد اہل قریہ اس آیت مین واسئل القریۃ ای اھلھا۔
المعنے اری مالک کی بیٹی اس امر کی بابت تونی سوارون سے کیون نہین پوچھہ لیا تہا اگر تو مطلق قابل تہے اور خود نہین جانتی تہی یا اگر تو ان حالات سے ناواقف رہتی جنہین تو جانتی نہ تہی تو تونی سوارون سے کیون نہین پوچھہ لیا تہا۔
الاعراب بما لم تعلمی کی با بمعنی عن ہے اگر سالت کی متعلق ہے جیسی خدا تعالی کی اس قول مین فاسئل بہ خبیرا یا جاہلۃ کا صلہ

۴۹	إِذْ لَا أَزَالُ عَلَى رِحَالَةِ سَابِحٍ	نَهْدٍ تَعَاوَرَهُ الْكُمَاةُ مُكَلَّمِ

اللغات رحالۃ بکسر را ہے چرمی زین سابح وہ تیز رو گھوڑا جو بسبب اپنی اچھی چال کے ایسا معلوم ہو کہ گویا تیر رہا ہے نہد بروزن صعب اونچا گھوڑا قال الفیومی وفرس نہد ای مرتفع نہو سے ماخوذ ہے جسکی معنے اونچا ہونیکی ہین تعاور صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معلوم باب تفاعل تعاور مصدر دست بدست لینا نوبت بنوبت پکڑنا فی الصحاح واعتوروا الشیء ای تداولوہ فیما بینہم وکذلک تعوروہ وتعاوروہ کماۃ بروزن قضاۃ جمع کمی مفرد وہ بہادر جو خود اور زرہ سی اپنی آپ کو چھپای کمی سی ماخوذ ہے جسکی معنے چھپانیکے ہین یقال کمی شہادتہ کتمہا ونفسہ سترہا بالدرع والبیضۃ۔
المعنے جبکہ مین تیز چلنیوالی قدکی اونچی زخمی گھوڑے کی چرمی زین پر تہا جسی سلاح پوش بہادر پنی نوبت بنوبت زخمی کیا کرتے تہے
الاعراب جملہ اذ لا ازال آہ سالت کا ظرف ہے سابح نہد تعاورہ الکماۃ مکلم سب گھوڑے کی اوصاف ہین اور پہلے ذکر کر آئی ہین کہ اوصاف کی تقدیم تاخیر مین کچہہ تمیز نہین خواہ بعض مفرد ہون اور بعض جملے۔

۵۰	طَوْرًا يُجَرَّدُ لِلطِّعَانِ وَتَارَةً	يَأْوِي إِلَى حَصِدِ الْقِسِيِّ عَرَمْرَمِ

اللغات طور بمعنی ایکبار سے آتا ہی بولتے ہین فعل ذلک طورا بعد طور ای مرۃ بعد مرۃ اطوار جمع طعان نیزہ زنی کرنا حصد حا کی فتح اور صاد کی کسرہ سے صیغہ صفت ہی جسکی معنے مضبوط اور مستحکم کے ہین یقال حصد الشیء حصدا اذا استحکم والاحصاد الاحکام قسی جمع قوس مفرد مذکر ہے کبھی مؤنث بھی مستعمل ہوجاتا ہی اصل مین قووس تہا قلب کے بعد قسو بن گیا واو طرف مین واقع ہونیکی لیئے یا ہوگئی جس سے پہلے واو بھی مرمی کے قاعدہ سی یا ہوئی بعد ادغام سین کو یا کی مناسبت سے اور قاف کو سین کی مناسبت سی کسرہ دیا گیا قسی رہ گیا عرمرم بھاری لشکر۔
المعنے جو کبھی اپنی حامیون کے گروہ سی نکلکر نیزہ زنی کی لیئے تیار کیا جاتا تہا اور کبھی اپنی دوستون کے بھاری لشکر جسکی کمانین خوب مضبوط اور مستحکم تہین دشمنون کو تباہ کرکے پناہ لیتا تہا۔ اور یہہ مضمون بعینہ اس شعر کے مطابق ہے یعنی والکر بعد الفر اذکرہ التقدم والنظام۔

الاعراب آجا ابجرد سے متعول تبہ ہے جیسے تارۃ یا وہی ہے اور یہ دونوں جملے سابح کی وصف اس ہیں اور حصد الفتیٰ اور عرہم جلش ہو تو محذوف ہے اوصاف واقع ہیں پہلا باعتبار متعلق کے اور دوم باعتبار موصوف کے

۵۱	یخبرک من شہد الوقیعۃ اننی		اغشی الوغیٰ واعفّ عند المغنم

اللغات وقیعۃ لڑائی وقائع جمع اغشی بصیغہ واحد متکلم غشیان مصدر باب علم یعلم ڈھانپ لینا متعدی بنفسہ قال اللہ تعالیٰ فغشیہم من الیم ما غشیہم وغیٰ لڑائی ابن جنی فرماتے ہیں کہ وغیٰ یعنی جہاں بھی لڑائی کے شور کو کہتے ہیں اور مجازاً خود لڑائی کو کہتے ہیں اعفّ بصیغہ واحد متکلم عفاف مصدر بچنا۔ کما لصلۃ عن متعمل ہے قال الفیومی عفّ عن الشیء یعفّ من باب ضرب عفۃ وعفا فامتنع فہو عفیف۔

المعنے تو وہ شخص جو لڑائی میں حاضر تھا تجھے خبر دیتا کہ میں جنگ کو ڈھانپ لیتا ہوں اور غنیمت کے وقت رک جاتا ہوں یعنی مال

الاعراب یخبرک چونکہ ہلّا کی جواب میں ہے اسلئے مجزوم ہے اور اننی اصل میں بانّنی تھا بعد حذف جارہ ایصال کیا گیا

۵۲	ومدجّج کرہ الکماۃ نزالہ		لا ممعن ہربا ولا مستسلم

اللغات مدجّج بہر دو جیم بروزن معظم وہ بہادر جو ہتھیاروں سے چھپا ہوا ہو بولتے ہیں دججت السماء تدجیجا تغیمت وجہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی چھپا ہوئے اندھیری کی ہیں بولتے ہیں لیلۃ دیجوج ای مظلمۃ وناقۃ دجوجاۃ ای منبسط علی الارض ممعن بصیغہ اسم فاعل امعان مصدر گھوڑے کا بہت دوڑنا بولتے ہیں امعن الفرس اذا تباعد فی عدوہ کسی امر میں سخت مبالغہ کرنا بولتے ہیں امعن فی الطلب اذا بالغ فی الاستقصاء مستسلم بصیغہ اسم فاعل استسلام مصدر باب استفعال صلح کرنا۔ مطیع ومنقاد ہونا۔

المعنے بہت سے ایسے بہادر جن سے اور بہادر لڑنا نہیں چاہتے اور نہ مصیبت کے وقت میں بھاگنے والے تھے اور نہ صلح کرنے والے اور مطیع ہونے

الاعراب کرہ الکماۃ الخ مدجّج کا وصف ہے لا ممعن مدجّج پر معطوف ہے جیسے لا مستسلم اور ہربا ممعن میں جو نسبت پائی جاتی ہے اسکے رفع ابہام کے لیئے تمیز ہے۔

۵۳	جادت یدای لہ بعاجل طعنۃ		بمثقف صدق الکعوب مقوّم

اللغات جادت بصیغہ واحد مؤنث غائب معلوم کف ہتھیلی مؤنث ہے ابن انباری فرماتے ہیں کہ بعض اسے مذکر بھی خیال کرتے ہیں مگر انکی رائے چندان قابل اعتبار نہیں محاورہ کف مخضب مخنث نہیں ہو سکتا اسلئے کہ یہاں بمعنے ساعد ہے کفوف اکف جمع آتی ہے اسکے وجہ تسمیہ میں یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ اسکی ذریعہ سے انسان اپنی بدن کو بہت سی آفتوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے لہذا اسے کف کہہ لیتے ہیں کیونکہ کف کی اصلی معنی روکنے کی ہیں قال الجوہری لانہا تکف الاذی عن البدن مثقف بروزن معظم اسم مفعول کا صیغہ ہے تثقیف مصدر ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنا اور کجی کا نکالنا صدق الکعوب سخت اور مضبوط پوریوں والا بولتے ہیں شیء صدق وزان فلس ای صلب الخ

کعوب جمع کعب مفرد پوری جو دو گرہوں کے درمیان ہوتی ہے قال الفیومی والکعب من القصب الانبوبۃ بین العقدتین انتہی مقوم بروزن معظم سیدھا کیا ہوا نیزہ۔

المعنے میری ہاتھ نے جلدی نیزہ زنی سے پیشدستی کی ایک ایسی نیزہ کی ساتھ جو سیدھے پوریوں والا اور سیدھا کیا ہوا

الاعراب یہہ شعر یا جواب ہے یا جو بیان مقدر ہے یا وصف بعد وصف ہے صفۃ الکمی وصف باعتبار متعلق

۵۴	فَشَكَكْتُ بِالرُّمْحِ الْأَصَمِّ ثِيَابَهُ		لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقَنَا بِمُحَرَّمِ

اللغات شک پرونا یہاں ڑتا یقال شککتہ بالرمح ای خرقتہ وانتظمتہ رمح نیزہ رماح ارماح جمع ثیاب جمع ثوب مفرد مذکر ہے کسی قسم کا کپڑا جو پہنتی ہین آدمی یہاں مراد ثیاب سے ذات مقتول ہے جیسی خدا تعالی کی اس قول مین وثیابک فطہر کریم شریف کرام کرماء جمع قنا جمع قناۃ مفرد نیزہ جیسی حصاۃ حصی محرم بصیغہ اسم مفعول باب تفعیل حرام کیا ہوا۔

المعنے اور ٹھوس نیزہ سی یعنی اسسے پرو لیا اسلیئے کہ شریف نیزون پر حرام نہین ہے تا یعنی بزدل گو بزدلی سے بچ رہی مگر شریف اسی موت سے مرتا ہی یا یہہ کہ شریف کے شرافت اسی موت سے نہین بچاتی اور نیزون پر یہہ حرام نہین ہوتا دوسری صورت مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہو جائیگا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔

الاعراب علی القنا محرم کا صلہ ہی اور با محرم پر زائد ہی جو مبالغہ کا فائدہ بخشتی ہے یعنی محرم کیا محرم کا ساتھی بھی نہین جیسی آیہ کریمہ وما اللہ بغافل عما تعملون لین یعنی خدا کا غافل ہونا کجا غافل کا ساتھی بھی نہین

۵۵	فَتَرَكْتُهُ جَزَرَ السِّبَاعِ يَنُشْنَهُ		يَقْضِمْنَ حُسْنَ بَنَانِهِ وَالْمِعْصَمِ

اللغات ترک جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہی تو اسوقت اسکی یہہ معنے ہوتی ہین کہ اس شیئ مین کسی قسم کا تغیر نہ کیا بلکہ اسی حالت پر رہنی دیا ہی قال الفیومی ترکت البحر ساکنا ای لم اغیرہ عن حالہ جزر جیم کی کسرہ اور فتح سی بمعنی خوراک کی ہے قال الفیومی الجزر الماکول بفتح الجیم وکسرہا لغۃ سباع جمع سبع بروزن رجل مفرد ہے قال الفیومی ویجمع فی لغۃ الضم علی السباع مثل رجل ورجال لا یجمع علی غیر ذلک علی ہذہ اللغۃ وجمعہ علی لغۃ السکون اسبع کفلس وافلس ہر ایک ایسی حیوان پر اسکا اطلاق آجاتا ہی جو پنجہ سی شکار کرکے کھا تیرین جیسی شیر بھیڑیا چیتا وغیرہ ازہری کی نزدیک لومڑی اور کفتار سبع نہین کہلاتی کہ گو وہ گوشت خور ہی ہین لیکن وہ پنجہ سی نہین کہاتی ینشن بروزن یقمن بصیغہ جمع مؤنث غائب نوش مصدر باب نصر تونا یقضمن بصیغہ جمع مؤنث غائب قضم مصدر باب علم بعلم سو کھی شیؤ کہا جو وغیرہ کو اگلی دانتون سے چبانا بطریق استعارہ بمعنی کاٹنے کے بھی آجاتا ہے چنانچہ بولتی ہین قضمت یدہ اذا عضضتہ بنان انگلیان اور بعض اوقات اصابع کو بھی بنان کہتے ہین قال الفیومی سمیت بنانا لان بہا صلاح الاحوال التی یستقر بہا الانسان لانہ

یقال ابن بالمکان اذا استقر بہ بفتحہ مقدوحلی وزن پرکالی کی وہ جگہہ جہاں کنگنا ڈالتے ہیں۔
المعنے سو انہیں پیٹھ ورندون کا طعمہ بنی ویا چنانچہ وہ انہیں ایسی حالت مین نوچتی تہے کہ انکی خوبصورت انگلیاں اور نازک کلائیاں انگلی دانتون اگلے دانتوں سے چبا لیتے تہے۔
الاعراب ینشنہ یا سباع کا وصف ہے جیسی ہیتی ۔ لقد امر علی اللئیم میں لئیم کا وصف ہے یا حال اور یقضمن یا ینش کی ضمیر فاعل سے حال متداخل واقع ہے یا سباع سے حال مترادف اور حسن بنانہ میں مصدر موصوف معنوی کیطرف مضاف ہے ای بنانہ الحسن ومعصمہ الحسن۔

٥٦	وَمِشَكِّ سَابِغَةٍ هَتَكْتُ فُرُوجَهَا		بِالسَّيْفِ عَنْ حَامِي الْحَقِيقَةِ مُعْلِمِ

اللغات مشک شک کا مصدر میمی ہے جسکے معنے چبہنے کے ہیں قال الجوہری الشک اللزوم واللصوق قال ابو عبید المحیی سو درعی بلاص لنکہا شکت سجیت علامہ زوزنی فی الاستی الم ظرف لیکر معنی کیئے ہیں الزبیٰ بن سیع التوابا سبوغا من باب قعد تم وکمل وسبغت الدرع وکل اذا طال من فوق الی اسفل انتہی ہتکت بصیغہ واحد متکلم ہتک مصدر باب ضرب یضرب پہاڑنا قال الزمخشری ہتک الستر حلیہ یعنی توجہ منہ کانہ لو شقہ حتی یظہر ما وراءہ انتہی فروج جمع فرج بروزن فلس بمعنے درز شگاف سیف بالفتح تلوار اور بالکسر دریا کی کنارہ کو کہتے ہیں اسیاف سیوف جمع حقیقۃ وہ امر جسکی حفاظت اور نگہبانی لائق ہو جیسے عزت وغیرہ معلم بصیغہ اسم مفعول اعلام مصدر یعلی علی علامت کرنا قال الفیومی واعلمت علی کذا بالالف من الکتاب وغیرہ جعلت علیہ علامۃ اصل میں گویا معلم علیہ تہا۔
المعنے بہت سی پوری بدن کے ساتھ چپکی ہوئی زرہوں کے حلقوں کو مینے تلوار کے ساتھ پہاڑ ڈالا ایسے بہادر کے بدن سے اتار لیا جو عزت کا حامی اور سپہ سالار کی علامت سے ممتاز تہا۔
الاعراب مشک کی اضافت سابغہ کیطرف اضافت مصدر کی موصوف معنوی کیطرف ہے اور حامی الحقیقۃ میں چونکہ لفظی اضافت ہے لہذا نکرہ کے حکم میں ہے

٥٧	رَبِذٍ يَدَاهُ بِالْقِدَاحِ إِذَا شَتَا		هَتَّاكِ غَايَاتِ التِّجَارِ مُلَوَّمِ

اللغات ربذ بروزن کتف صفت مشبہ ہے جو ربذ سے ماخوذ ہے جسکی معنی ہلکا پہلکا ہونیکی ہیں یقال ربذت یداہ یربذ ربذا ای خفت انتہی قداح جمع قدح مفرد جوئے کا تیر شتا بصیغہ ماضی معلوم مشتق مصدر باب نصر موسم سرما میں داخل ہونا غایات جمع غایۃ مفرد جہنڈا تجار جمع تاجر مفرد شراب فروخت ملوم بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل سخت ملامت کیا گیا۔ شدد للکثرۃ۔
المعنے جسکی دونوں ہاتہہ موسم سرما میں جوئے کی تیرون کیطرف بہت جلد جانیوالی ہتی اور شراب فروشوں کے

جہنڈون کو پہاڑ دیتا اور فضول خرچی پر سخت ملامت کیا گیا تہا جسقدر وہ قابل کریم ہو اسیقدر قابل کو
تشہر ہوتا ہی لہذا اسی اس شعر مین تین اوصاف سے موصوف کرتا ہی (۱) موسم سرما مین جوا کہیلنے والا
چونکہ یہہ قحط کا موسم ہوتا ہے اور جوئی سی جو گوشت حاصل ہوتا ہی وہ عموماً عرب کے دستور کے موافق
مہمانون کی ضیافت مین اڑاتا ہی لہذا یہہ اسکی کمال مہمان نوازی پر دلالت کرتا ہی (۲) شراب فروشون
کی جہنڈون کو اٹہا دینے والا چونکہ گران شراب ہونیکی وقت شراب فروش اپنی اپنی دکانون پر شراب
فروشی کا نشان کہڑا کرتی تہے لہذا ایسی موقع پر جو کثرت سی شراب خرید کرکے دوستونکی دعوت کرنے
یہانتک کہ شراب نرہنی کی باعث وہ جہنڈی اپنی اپنے دکانوں سے اکہاڑ دین نہایت ہی حوصلے والا اشہا
ہوتا ہی (۳) فضول خرچی پر سخت ملامت کیا گیا چونکہ خرچ کا معیار ملامت ہے ابتدا جسقدر فضول خرچی
بڑہی گی اسیقدر ملامت بہی ترقی کرتے جائیگی لہذا یاد رہے اسکا بڑا جوانمرد اور قوی دل ہونا ثابت ہوتا ہے

الاعراب ربذ یدہ الی القداح مع اپنی ظرف ذا شتا کی معلم کیطرح وصف ہے اور ہتاک غایات التجار اور ملوم

۵۸ لَمَّا رَآنِي قَدْ نَزَلْتُ أُرِيدُهُ | أَبْدَى نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تَبَسُّمِ

اللغات نواجذ وہ دانت جو اگلے دانتون اور داڑہون کے درمیان ہوتے ہیں حدیث مین ہے ضحک
حتی بدت نواجذہ تبسم وہ ہنسی جسمین آواز نہ نکلے یقال ہو دون الضحک -
المعنے جب اسنے دیکہا کہ مین اسکی ارادہ مین اپنی گہوڑی سے اترا ہون تو اسنے اپنی دانت بغیر ہنسی کے
نکالے یعنی غضب مین آکر اسنی اپنی دانت دکہائی کیونکہ وہ کوئی ہنسی کا موقع نہین تہا
الاعراب رآنی یہان بمعنی بصری ہی فعل قلب نہین اور قد نزلت ضمیر متکلم مفعول سے حال واقع ہوا اور اریدہ
کی ضمیر متکلم سی حال متداخل واقع ہی یا دونو ضمیر متکلم سی حال مترادف واقع ہین کل جملہ شرط ہی جسکی جزا ابدی نواجذہ

۵۹ عَهْدِي بِهِ مَدَّ النَّهَارِ كَأَنَّمَا | خُضِبَ الْبَنَانُ وَرَأْسُهُ بِالْعِظْلِمِ

اللغات عہد بمعنی ملاقات کے ہر بولتی ہین وعہدی بہ قریب ای لقائی ضوئی من کیبہ مدّ النہار
ارتفاعہ کذا فی الصحاح عظلم بروزن زبرج نیل یا وسمہ رات کو بہی علی سبیل التشبیہ عظلم کہہ دیتے ہین
المعنے دوپہر کے وقت میرا اسی جا پانا ایسا تہا کہ گویا اسکی انگلیان اور سر وسمہ سے رنگ دی گئی ہے یعنی اسکا خون خشک ہو
الاعراب عہدی مع اپنی ظرف مد النہار کی مبتدا ہی اور جملہ کانما خضب البنان آہ خبر ہے

۶۰ فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ | بِمُهَنَّدٍ صَافِي الْحَدِيدَةِ مِخْذَمِ

اللغات مہند وہ تلوار جو ہندوستان کے لوہے کی بنی ہو جسکا لوہا بہت عمدہ ہوتا ہی وہو احسن من
المحدید مخذم قاطع تلوار خذم سے مبالغہ کا صیغہ ہی جسکے معنے قطع کرنیکے ہین -

المعنے میں اسی نیزہ باز کو اپنی ہندی تلوار اچھی لوہی والے خوب کاٹنے والی لیکر چڑھا
الاعراب فی الحدیدۃ میں جو نکہ لفظی اضافت ہے لہذا معتذم کیطرح نکرہ کا وصف بن سکتا ہے۔

۴۱	بَطَلٌ كَأَنَّ ثِيَابَهُ فِي سَرْحَةٍ		يُحْذَى نِعَالَ السِّبْتِ لَيْسَ بِتَوْأَمِ

اللغۃ بطل بروزن حسن باب شرف سے بمعنے صفت ہے اور بعض کے نزدیک باب نصر سے بھی آتا ہے ابطال جمع قال التبریزی سمی بذلک لبطلان الحیوۃ عند ملاقاتہ او لبطلان العظائم عندہ قال بعض شارحی الحماسۃ یقال رجل بطل وامرءۃ بطلۃ کما یقال شجاع انتہی سرحۃ ایک ونچا درخت ہے سرح جمع یحذی بصیغہ مضارع مجہول حذو جوتا پہنانا باب نصر سبت سین کے کسرہ سے وہ گائے کا چمڑا جو قرظ کی چھال سے رنگا ہو قال الجوہری والسبت بالکسر جلود البقر المدبوغۃ بالقرظ یحذی منہ النعال السبتیۃ وفی الحدیث یا صاحب السبتیین اخلع سبتیتک سبت سے یا تو وہ چمڑے مراد ہیں جن کے بال مونڈ لئے ہیں یا چونکہ رنگی ہوئی چمڑی پر بال نہیں رہتے لہذا سبتیہ سے کہتے ہیں قال التبریزی وسبتت نعلیہ نعل سبتیہ لا شعر علیہا۔
المعنے وہ ایک بڑا بہادر ہے گویا اسکے کپڑے بالائی سرحہ درخت پر ہیں جسکے جوتی پہنایا جاتا ہے اور جوڑا نہیں
الاعراب بطل مبتدا محذوف کی خبر واقع ہے یعنے ھو بطل۔

۴۲	يَا شَاةَ مَا قَنَصٍ لِمَنْ حَلَّتْ لَهُ		حَرُمَتْ عَلَيَّ وَلَيْتَهَا لَمْ تَحْرُمِ

اللغۃ شاۃ بکری ہرنی گورخر مادہ گائے وحشی شتر مرغ ان سب پر اسکا اطلاق آجاتا ہے اصل اسکا شاہۃ ہے شوہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی دراز گردن اور کوتہ گردن دونوں کے آئے ہیں شوھا خوبصورت اور بدصورت عورت دونوں معنے میں مستعمل ہے شیاہ شاء جمع قنص بفتحتین شکار اور نون کے سکون سے مصدر ہے بمعنی شکار کرنا۔
المعنے او لوگو ہرن کیطرف تو ذرا دیکھو جسکے لئے حلال ہے اسکا تو شکار ہے مگر مجھپر لڑائی وغیرہ کی باعث حرام ہے اور کاش کہ وہ
الاعراب ما زائد ہے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آگیا ہے کیونکہ ما زائد جو غیر عوض ہوجاتا ہے بعد آجاتا ہے خواہ وہ اسم ہو خواہ حرف جیسے فبما رحمۃ من اللہ وایما الاجلین قضیت اور یا کا منادی مقدر ہے یعنی قوم وغیرہ اور شاۃ انظر امقدر کا

۴۳	فَبَعَثْتُ جَارِيَتِي فَقُلْتُ لَهَا اذْهَبِي		فَتَجَسَّسِي أَخْبَارَهَا لِيَ وَاعْلَمِي

اللغۃ بعثت بصیغہ واحد متکلم بعث مصدر بھیجنا اسکا مفعول اگر مبعوث خود ہو سکتا ہے تو اسکی طرف بنفسہ متعدی ہوگا جیسے بعثت الرسول اگر خود نہیں جیسے خط تحفہ ہدیہ وغیرہ تو اسوقت بصلہ باء متعدی ہوتا ہے قال الفیومی کل شیء ینبعث بنفسہ فان الفعل یتعدی الیہ بنفسہ فیقال بعثتہ وکل شیء لا ینبعث بنفسہ کالکتاب والھدیۃ فان الفعل یتعدی الیہ بالباء فیقال بعثت بہ جاریۃ اصل میں کشتی کو کہتے ہیں اسلئے کہ وہ دریا میں چلتی ہے بعد میں تشبیہاً لونڈی کو بھی کہتے ہیں قال الفیومی ومنہ قیل للامۃ

جاریۃ علی التشبیہ بحریہا مستبحرۃ فی اشتغال موالیہا والاصل فیہا الشابۃ بخفتہا ثم توسعوا بہا حتی سموا کل امۃ جاریۃ وان کانت عجوزا لاتقدر علی السعی تسمیۃ بما کانت علیہ جوار جمع تحسسی بصیغہ واحدہ مؤنثہ امر حاضر تحسس مصدر باب تفعل خبروں کی تفتیش کرنا بمعنے مجرد ہے جس مجرد و حسن الجاسوس

المعنے پھر مینے اپنی لونڈی کو یہہ کہکر اسکے طرف بھیجا کہ جا ذرا اسکی خبروں کی تفتیش تو کر اور معلوم کر

۶۴	قَالَتْ رَأَیْتُ مِنَ الْاَعَادِیْ غِرَّۃً	وَالشَّاۃُ مُمْکِنَۃٌ لِمَنْ ھُوَ مُرْتَمِ

اللغا غرۃ غین کے کسرہ سے بمعنی غفلت کی ہی ممکنہ بصیغہ مؤنث بمعنی سہل و آسان قال الصیفی ھوا مکنک الامر سہل وتیسر انتہے مرتمی بصیغہ اسم فاعل رمی مجرد تیر اندازی کرنا یقال رمیت الصید رمیا ورمیتہ۔

المعنے اس لونڈی نے واپس آکر کہا کہ مینی دشمنوں کو غافل پایا ہے اور ہرنی اسکے لیے سہل ہے جو اسی تیر مارے اور شکار کرے یعنی رقیبوں کے غافل ہونے سے اسکی ملاقات کا موقع حاصل ہے۔

۶۵	وَکَاَنَّمَا الْتَفَتَتْ بِجِیْدِ جَدَایَۃٍ	رَشَاٍ مِنَ الْغِزْلَانِ حُرٍّ اَرْثَمِ

اللغات التفتت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ التفات مصدر لفت سے ماخوذ ہے جسکے معنے جانبے ہیں چونکہ التفات میں بھی داہنی یا بائیں جانب کیطرف میل ہوتی ہے لہذا التفات سے موسوم کرتے ہیں جدایۃ ہرن کا چھوٹا بچہ قال الاصمعی ہو بمنزلۃ العناق من الغنم شاعر کہتا ہے ؎ نزجی بعد الخفض المخفوض + اراحۃ الجدایۃ النفوض

المعنے گویا وہ ہرن کے بچے کی گردن موڑتی ہے آہ دوسرے مصرع کے معنے ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں الاعراب شاء من الغزلان حر ارثم جدایۃ کی اوصاف ہیں اور جیم پر تجرید کے سبب زیر ہے

۶۶	نُبِّئْتُ عَمْرًا غَیْرَ شَاکِرِ نِعْمَتِیْ	وَالْکُفْرُ مَخْبَثَۃٌ لِنَفْسِ الْمُنْعِمِ

اللغات نبئت بصیغہ واحد متکلم تنبیہ مصدر ہے خبر دینا یہہ ان سات فعلوں سے ہے جو تین مفعول چاہتے ہیں اعلمت اریت انبأت نبات اخبرت خبرت حدثت پہلے مفعول کے قائمقام ضمیر متکلم ہے دوسرا عمر تیسرا غیر شاکر نعمتی مخبثۃ یعنی مکان خبث الطبیعی فی الحدیث الولد مجبنۃ مبخلۃ ای علۃ الجبن

المعنے مجھے بتلایا گیا کہ عمر میرے احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا حالانکہ کفران نعمت محسن کے جی کو خبث میں ڈالنی والا ہے یعنی اس سے محسن احسان سے رہ جاتا ہے۔

۶۷	وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاۃَ عَمِّیْ بِالضُّحٰی	اِذْ تَقْلِصُ الشَّفَتَانِ عَنْ وَضَحِ الْفَمِ

اللغات وصاۃ اور وصیت ہم معنی ہیں تقلص بصیغہ واحد مؤنث غائب قلوص مصدر باب ضرب سے ہونٹ کا سکڑ جانا و منہ قالص الشفۃ وضح باب علم سے مصدر ہے جسکے معنے سپیدی کی ہیں اور دانت منہ را واضح یعنی المعنے میں اپنی چچا کی وصیت کو (جو جاشت کی وقت) یا (جو جاشت کیوقت اسنے کہی تہی) خوب حفاظت کی

جبکہ ہو بٹہہ لڑائی مین سنگڑ جاتی ہے اور دانتون سے اٹہہ جاتی ہے۔

الاعراب لقد حفظت بہی جواب قسم ہے جیسی آیہ کریمہ لقد نصرکم اللہ ببدر مین ہے کما مر اراً اور والنجم وصاۃ کا ظرف ہے ہوسکتا ہی اور غفلت کا بہی اور جملہ اذ تقلص الشفتان غفلت کا ظرف ہے

۶۸	فِیْ حَوْمَۃِ الْحَرْبِ الَّتِیْ لَاتَشْتَکِیْ	غَمَرَاتِہَا الْاَبْطَالُ غَیْرَ تَغَمْغُمِ

اللغۃ حومۃ الحرب سی مراد وہ جگہہ ہے جہان سخت لڑائی ہو یعنی وہ جگہہ جہان لڑائی دورہ کررہی ہو حوم سی ماخوذ ہے جسکی معنے چکر لگانی کے ہین غمرات جمع غمرہ مفرد سختی ومنہ غمرات الموت ای شدائدہ تغمغم المعنے بڑی لڑائی مین جس سے سخت جوکھون کا تیز بہادر بہی گنگناٹ کی سوا نہین کرتی یعنی صاف بات کرنیکا موقع بہی نہین ملتا

۶۹	اِذْ یَتَّقُوْنَ بِیَ الْاَسِنَّۃَ لَمْ اَخِمْ	عَنْہَا وَلٰکِنِّیْ تَضَایَقَ مُقْدَمِیْ

اللغۃ یتقون بصیغہ جمع مذکر غائب اتقا مصدر بچنا اسکے بعد اسم مدخول باہو وہ اسکا آلہ ہوتا ہے جیسے اتقیت العدو بترس ای جعلت الترس حاجزاً بینی وبین العدو اسنۃ جمع سنان بمعنی نیزہ فعال بمعنی مفعول ہے جیسی کتاب بمعنی مکتوب یعنی تیز کیا ہوا پہل یقال سننت السکین بسنا من باب قتل حد وتیر مقدم ظرف ہی اور مصدر میمی بہی ہوسکتا ہے بمعنی اقدام

المعنے جبکہ میری دوست مجہ بیچ مین لاکر نیزون کے تیز پہالون سے بچتے تھے تو بزدل ہوکر واپس پہرا لیکن میرا آگے بڑہنا تنگ ہوگیا جس سے مجہے واپس ہونا پڑا۔

الاعراب اذ یتقون لم اخم کا ظرف ہے تضایق مقدمی جملہ فعلیہ ہوکر لکن کے خبر ہے

۷۰	لَمَّا رَاَیْتُ الْقَوْمَ اَقْبَلَ جَمْعُہُمْ	یَتَذَامَرُوْنَ کَرَرْتُ غَیْرَ مُذَمَّمِ

اللغۃ قوم اصل مین مردون کے گروہ کو کہتے ہین لان قیام عظائم الامور والمہمات بہم چنانچہ زہیر شعر سے ظاہر ہے۔ وما ادری وسوف اخال ادری اقوم آل حصن ام نساء۔ وقال اللہ تعالی لا یسخر قوم من قوم ثم قال ولا نساء من نساء اور کبہی تبعاً عورتون پر بہی اسکا اطلاق آجاتا ہی لان قوم کل نبی رجال ونساء اقوام جمع یتذامرون بصیغہ جمع مذکر غائب تذامر مصدر باہم ایک دوسرے کو لڑائی مین بڑکانا اور برانگیختہ کرنا ذمر سی ماخوذ ہی جسکے معنی برانگیختہ کرنیکے ہین یقال ذمرتہ اذمرہ ذمرا حثثتہ اور ہوسکتا ہی کہ ذمر بمعنے تیر کے دبڑ وکنی سی ماخوذ ہو یقال فلان حامی الذمار یعنی وہ شخص جو شجاع اور بہادر کو کہتے ہین وہ بہی اسی سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے قال الشاعر للذمر بہا فواد حدید۔

المعنے جب مین نی دیکہا کہ دشمنون کی جماعت باہم ایک دوسرے کو لڑائی پر للکارتی ہوئی بڑہ آئی ہی تو مین نے واپس ہوکر عمدہ حملہ کیا جسکی مذمت نہین ہوسکتی یعنی خوب ہی حملہ کیا یا سچا لیکہ میری مذمت نہین کیجا سکتی تہی

الاعراب ابتذامرون جمع ہم مضاف یا مضاف الیہ سے حال واقع ہی اور غیر مذمم یا کر کے ضمیر متکلم فاعل سے حال واقع ہے یا اسکی مصدر سے وصف واقع ہے اسصورت مین مفعول مطلق کا وصف واقع ہوگا۔

۱۸	يَدْعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا	أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الْأَدْهَمِ

اللغات عنتر عنترہ کا مرخم ہے جسکے اصلی معنی تو مکھیون مین گہستے اور بہادر کے ہین یہان شاعر کا نام ہے اشطان جمع شطن بروزن سبب بمعنی رسی ہے شطون سے ماخوذ ہی جسکے معنی دور ہونیکے ہین قیل ومنہ الشیطان لبعدہ عن الحق لبان بفتح اول بمعنی سینہ ہی اور صحاح مین ہے کہ لبان سینہ کے وہ جگہ ہے جہان گاتے باندہتے ہین ادہم عنترہ کے گہوڑے کا نام ہے۔

المعنی وہ عنترہ پکارتے تہے اور نیزے ادہم کے سینہ مین یون تہے کہ گویا وہ کوئین کی رسیان ہین یعنی بڑی بڑی لمبے نیزے جو درازی مین کوئین کے رسیون کی مشابہ تہی اسمے لگ رہی تہے۔

الاعراب جملہ والرماح مبتدا کانہا خبر یدعون کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے۔

۱۹	مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ	وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

اللغات ثغرہ سینہ کے وہ جگہ جو دو نون ہنسلیون کے بیچ مین گڑہی کیطرح ہوتی ہے قال القیسی وثغرة النحر هي في وسطه انتهى تسربل سربال پہنا۔

المعنی ادہم گہوڑے کے سینہ چوچی کے ساتہ دشمنون پر حملہ کرتا رہا یہانتک کہ وہ لہولہان ہو کر خون کا جامہ پہن لیا یعنے جامہ کیطرح خون نے ہی اسے چہپا لیا چنانچہ اسکے کوئی جگہ خون سے بچ نہ سکے۔

۲۰	فَازْوَرَّ عَنْ وَقْعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ	وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ

اللغات ازور بروزن احمر باب افعلال سے ماضی کا صیغہ ہے ازورار مصدر جسکے معنے منحرف ہونے اور مڑنے کے ہین زور اسکا مجرد ہی جسکی معنے بصلہ عن نیز انحراف کی ہین اور یہی یہان متعدی ہوگیا ہی عبرہ وہ آنسو جو آنکہ کے کوئی سے نکل آوین عبور سی ماخوذ ہی جسکے معنے گذرنی کے ہین تحمحم اصل مین گہوڑے کے اسوقت ہنہنانی کو کہتے ہین جبکہ وہ گہاس دانہ مانگے مگر یہان مطلق ہنہنانا مراد ہے۔

المعنی پہر اسنی نیزون کے پڑنے کیوجہ سے اپنا سینہ موڑ لیا اور آنسو اور ہنہنانی سی میری طرف شکایت کے یعنی اسنی ایسے حالت ظاہر کی جس سے مجھے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ اپنی تکلیف کی شکایت کر رہا ہے۔

۲۱	لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اشْتَكَى	وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِي

اللغات محاورۃ باہم بات چیت کرنا قال القیومی حاورته راجعته الکلام حوار جواب کو کہتے ہین

المعنی اگر وہ بات چیت کرنا جانتا تو لفظون مین شکایت کرتا اور اگر بولنا جانتا تو مجھسے ضرور بولتا۔

۷۵	وَلَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا		قِيلُ الْفَوَارِسِ وَيْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ

اللغۃ نفس مذکر مونث دونون طرح مستعمل ہے قیل۔ قال۔ قول سی حاصل مصدرین ہین قالہ ابن السکیت لہذا دوسرے مونث اسمون کے طرح یہہ بہی قابل تغیر ہین اور ایضاح مین مذکور ہے کہ دراصل یہہ ماضی کے صیغے تہے جو بعد مین اسمار کی حکم مین ہوگئی مگر فتح پر ہی رہے تاکہ اپنے اصل کا اظہار کرتے رہین ویدل علی ذالک ما اتی الحدیث نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن قیل وقال بالفتح ویک ویب ویح کیطرح ایک کلمہ ہے جسکے معنے الم تر کے ہین اور کاف اسمین خطاب کا ہے۔

المعنے سواران جنگ کی اس مقولہ نے کہ او عنترہ ذرا بڑہنا تو سہی میری جان کو شفا بخشی ہے اور اسکی بیماری کو دفع کیا ہی یعنی اپنے حامیون کے تعریف جو بعد فائدہ اُٹھانیکے میری نسبت کرتے ہین میری سب بیماریون کو دفع کردیا ہے سچ ہے سہ گاؤ خر فربہ شود از جو ز دو نوش + آدمی فربہ شود از راہ گوش۔

الاعراب ویک عنتر اقدم قیل الفوارس کا بدل ہے جو شفی کا فاعل ہے۔

۷۶	وَالْخَيْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِسًا		مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَيْظَمِ

اللغۃ خبار وہ نرم زمین جسمین پتہر بہی ہون شیظمہ سخت و دراز قامت گہوڑی شیظم مذکر کی لیے ہے

المعنے اور حال یہہ تہا کہ گہوڑی نرم پتہریلے زمین مین ترش روی کیسات مین گہس رہی تہے جسمین سے کوئی تو لانبی اور سخت گہوڑی تہی اور کوئی سخت اور لانبا گہوڑا تہا۔

الاعراب جملہ والخیل آہ شفنی کی فاعل سے حال واقع ہے اور من بین شیظمۃ خیل کا بیان ہے

۷۷	ذُلُلٌ رِكَابِي حَيْثُ شِئْتُ مُشَايِعِي		لُبِّي وَأَحْفِزُهُ بِأَمْرٍ مُبْرَمِ

اللغۃ ذلل ذلول کی جمع ہی بمعنی مطیع و فرمانبردار ذلت سی ماخوذ جو صعوبت کا ضد ہے رکاب اونٹ جمہور کا اسکی نسبت یہہ خیال ہے کہ اسکا مفرد اسکی لفظون سے نہین بلکہ راحلہ ہی لہذا یہہ اسم جمع ہی اور فرا کے نزدیک اسکا مفرد رکوب ہے جیسے قلاص کا قلوص لقاح کا لقوح مشایعۃ کے معنی معاونت کی ہین شیاع سی ماخوذ ہی جسکے معنی چہیٹون کے ہین جو بڑی لکڑیون کے جلانی مین مدد دیتی ہین حفز ہانکنا قال اللہ تعالیٰ واللیل یحفز النہار دقال ابو نصر تزیح بعد النفس المحفوز + مبرم پختہ او رمضبوط یقال ابرمت العقد ابراما احکمتہ فانبرم وابرمت الشیٔ انتہی۔

المعنے میری اونٹ جدہر لیجانا چاہون بہتر مطیع ہین بجا ئیکہ میری عقل میری معاون ہے جسی مین مضبوط کام بہی ہانکتا ہون یعنی جو امر میری عقل کے مطابق ہو اسی لپک پختہ امر کے ساتہہ جا کر کرتا ہون یا جب میرا پختہ ارادہ ہوتا ہے تو عقل

۷۸	وَلَقَدْ خَشِيتُ بِأَنْ أَمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ		لِلْحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَى ابْنَيْ ضَمْضَمِ

اللغات ضمضم کے دو بیٹون سے مراد حصین اور ہرم ہین
المعنے مین ڈرتا ہون کہ کہین مین مر نہ جاؤن اور ابہی ضمضم کے دو بیٹون پر لڑائی کا چکر نہ آیا ہو
الاعراب دائرۃ سی للحرب حال مقدم ہے اور لم یکن یہان ناقصہ نہین بلکہ تامہ ہے لہذا خبر کے کچھہ ضرورت نہین

۷۹	الشَّاتِمَيْ عِرْضِيْ وَلَمْ اَشْتِمْهُمَا		وَالنَّاذِرَيْنِ اِذَا لَمْ اَلْقَهُمَا دَمِيْ

اللغات عرض سی مراد یہان نفس ہے قال الفیومی والعرض بالکسر النفس والحسب ہو نقی العرض ای برئ من العیب
المعنے جو مجھی گالی دیتے ہین حالانکہ مین انہین گالی نہین دیتا اور جب مین انہین ملتا نہین یعنی ہر غیبت مین تو وہ میری خون کے
الاعراب الشاتمی عرضی مین چونکہ نون گر گیا ہے لہذا باوجود معرفہ ہونے کے مضاف ہوگیا ہے
برخلاف اضافت بدیا کہ وہان تخفیف بہی حاصل نہین ہوتی۔

۸۰	اِنْ يَّفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَاهُمَا		جَزَرَ السِّبَاعِ وَكُلِّ نَسْرٍ قَشْعَمِ

اللغات قشعم بوڑہی کرگس جو بسبب ضعف کے تب ہی کہا سکتی ہے جبکہ جوان کرگسین سیر ہولین یا وہ اسکی صفت ہے
المعنے اگر وہ آیندہ بہی ایسا کرینگے (یعنی گالی دینگے) تو کچھہ مضائقہ نہین کیونکہ مین انکے والد کو درندون
اور ہر موذی کرگس کا طعمہ بنا دیا ہے اور جو مظلوم ہو وہ کم سی کم گالی دینی سے تو باز نہین آتا۔
الاعراب ان یفعلا شرط ہی جسکے جزا محذوف ہے یعنی لا نبتعد منہما یا لا مضائقۃ فیہ جسکی قائمقام جملہ فلقد ترکت اباہما ہے

ساتوان قصیدہ حارث بن حلزہ یشکری کا ہی

یہہ شاعر بہی عرب متعربہ سی ہے نسب یہہ ہے حارث بن حلزہ بن مکروہ بن حرث بن حلزہ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک بن عبید بن سعد بن جشم بن عاصم بن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار ابو عمرو شیبانی سے روایت ہی کہ عمرو بن ہند نی جو عرب مین مشہور زبردست شاہنشاہ گذرا ہے جب بنی بکر اور بنی تغلب مین صلح کرا دی تو فریقین کے سو سو آدمی بطور ضمانت اپنی ساتہہ لیے تاکہ بصورت تعدی یا انحراف از معاہدہ کسی اور تدبیر کے تدبیر کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ انہین لوگون مین سے فریق مظلوم کی حق رسی کیجائے اس جماعت کا یہہ فرض تہا کہ ہمیشہ وہ اور فوج کیطرح بادشاہ کی معیت مین رہے اور جب ضرورت ہو جانفشانی اور شجاعت سی لڑی اور کام آئے اتفاقاً کہین دور دراز مقام کو جانا پڑا جس سے راستہ مین گرم ہوا اور تپتی لو کے صدمہ سی بہت سی بنی تغلب ترستی ترستی مر گئے اور حرارت کی صدمہ سی فریق مخالف سی ایک کو بہی صدمہ نہ پہونچا بنی تغلب نے ان سب بربادیون کا سلسلہ فریق مخالف تک پہونچا

اور عام خیال انہین ہوگیا کہ بنی بکر کے خاص شرارت کے سوا کوئی معقول وجہ ان مظلومون کے ہلاکت کی قرار نہین دیجا سکتے مگر چونکہ شاہی رعب اور بادشاہی حلف انکی دلی جوش کے اظہار کی سخت مانع تہی لہذا انہون نے بنی بکر کو مجرم قرار دیکر بادشاہ کی ہان سے دعوی دائر کر دیا۔ بنی بکر نے انکے دعوی کی تردید اسطرح سے کی کہ قدرتی موتون کے ذمہ وار ہی نہ ہونے کی ہے اور نہ کسی عقلمند سے امید ہے کہ وہ کرے لہذا ناحق اس قسم کے دعوون سے ستانا اور بلا وجہ بدنام کرنا بعید از انصاف اور دور از دانش ہے جب اسطرح سے انکی تفرسی نہو سکی تو انہون نے عمرو بن کلثوم سے (جو انہین اسوقت مقتدر رئیس اور شجاع شمار کیا جاتا تہا اور اسکا حال پانچوین قصیدہ مین مذکور ہوچکا ہے) فریاد کی اسنے تسلی آمیز الفاظ سے انکے تشفی کی اور اور قومی رعب اور ذاتی وقار بادشاہ کیخدمت شفیع لاکر انصاف کی طالب ہونیکا وعدہ دیا فریق مخالف جب اس کارروائی پر مطلع ہوا تو فوراً بنظر بحفظ ماتقدم ہمراہی نعمان بن ہرم شاہی دربار مین جا ڈٹا ادہر عمرو بن کلثوم بہی اپنی قبیلہ کی جمعیت سے آموجود ہوا اور نہایت درشت الفاظ سے بادشاہ کی سامنے نعمان سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ ان لوگون کے حمایت مین تم کیا اسلیئے آئے ہو کہ تمہارے خیال مین وہ تمسے اچہے ہین اور انہین اسکے بلحاظ کئی وجوہ کے بڑائی حاصل ہے اسنے جواب مین کہا کہ مجہہ اکیلے پر ہے کیا بلکہ اپنی موروثی عزت اور قدیمی شرافت سے وہ ساری دنیا پر فائق ہین اور سارے زمانہ پر انہین فخر ہے۔ عمرو بن کلثوم نے قسم کہا کر کہا نہین بلکہ ایسی بیعزت ہین کہ اگر مین تجہے مجلس مین بیعزت کرون اور دہیڑ ماردون تو مجہے یقین نہین ہے کہ تیری کچہہ بہی پرواہ کرین اور ذرا بہی بدلہ لینے کے لیئے آگے بڑہین۔ نعمان نے بہی جوش مین آکر جواب ترکی بترکی دیا مگر چونکہ بادشاہ بہ نسبت بنی بکر کے بنی تغلب کے زیادہ عزت کرتا تہا لہذا اسے ناگوار گذرا اور حرث سے اس قسم کی باتین کہین جنسے اسکے قبیلہ کی بیعزتی ہو اور انکی شرافت کو دہبہ لگے حارث نے بہی شاہی عتاب کا کچہہ پاس نہ کیا اور جو جی مین آیا کہدیا۔ بادشاہ اور ناراض ہوا اور نعمان سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ گستاخی کے کیا معنے ہین تیری تو یہی ہے کہ کاش کہ مین تیرا باپ ہوتا اسنے کہا یہہ تو محض غلطی ہی البتہ یہ خواہش تو مجہی اب ہے کہ آپ میری ماں ہوتی۔ پہر تو بادشاہ سخت طیش مین آگیا اور قریب تہا کہ عین جوش مین نعمان کا کام تمام کردے کہ اتنے مین حارث نے یہہ قصیدہ فی البدیہہ اپنی کمان پر تکیہ لگائے ہوئے پڑہا کہتے ہین کہ کمان کی نوک اسکی ہاتہہ کو چیرتے جاتی تہی اور وہ اسقدر جوش اور غضب مین تہا کہ اسے اس امر کی مطلقاً ہوش بہی نہین تہی۔ ابن کلبی فرماتے ہین کہ حارث بن حلزہ کو برص کی بیماری تہی اسلیئے عمرو بن ہند نے درمیان مین پردہ کرا لیا تہا جب اسنے پڑہنا شروع کیا تو بادشاہ کو اسقدر پسند آیا کہ جون جون سنتا جاتا تہا تون تون یہہ کہتا جاتا تہا کہ ادنوہ ادنوہ

یعنی اور قریب کیے اور قریب کیے و یہاں تک کہ پردہ اٹھا دیا گیا اور خاص شاہی سریر پر اسی جگہہ دیدی انتہیٰ روایت ابی عمر۔ اصمعی نے بہی قریب قریب اسکی بیان کیا ہے چنانچہ وہ لکہتا ہی کہ فریقین سے اسّی اسّی آدمی لیے گئی۔ اور ذی المجاز مین حلفین لیکر انکے صلح کرادی گئی اور جب حارث نی اپنا قصیدہ ختم کر لیا تو اسیوقت عمرو بن کلثوم نے اپنا قصیدہ جو گذر چکا ہے فی البدیہہ کہا۔ اس قصیدہ مین ان احسانات کیطرف اشارہ کرتا ہے جو حارث کے قبیلہ نی عمرو بن ہند کی ساتہہ کیے۔ نیز ان سب نمک حلالیون اور وفاداریون کا ذکر کرتا ہے جو اسکی قبیلہ سی وقوع مین آئین۔ اور نیز عمرو بن کلثوم پر کئی وجوہ سے طعن کرتا ہی اور صاف دکہلا دیتا ہی کہ کیا وہ کیا اسکا قبیلہ ہمیشہ سی بادشاہ کی ساتہہ ایسا ہی برتاؤ کرتے رہی ہین جو عموماً نمک حرام بیوفا احسان فراموش اپنے آقاؤن سی کرتے ہین جس سے بادشاہ کو حارث کی قبیلہ سی بدرجہ غایت محبت ہوگئی۔ اور عمرو بن کلثوم کی قبیلہ سی سخت نفرت اور برخلاف مرضی عمرو بن کلثوم کے انکا دعوی ڈسمس کر دیا اور ہمیشہ کی لیے اسکے دل مین یہی خیال ہوگیا کہ جہانتک ہوسکے عمرو بن کلثوم کے قبیلہ کی ذلت ہی ذلت ہوتی کہ اس نے عمرو بن کلثوم کی مان سے خدمت لینی چاہی اور وہ سارا معاملہ پیش آیا جسکا ذکر ہمنے بتفصیل پانچوین قصیدہ مین کر دیا ہے۔

رُبَّ ثَاوٍ يُمَلُّ مِنْهُ الثَّوَاءُ		آذَنَتْنَا بِبَيْنِهَا أَسْمَاءُ	۱

اللغات آذنت بصیغہ واحد مؤنث غائب ایذان مصدر باب افعال خبر دینا۔ اذن سے ماخوذ ہے باب علم جسکی معنی جاننے کے ہین فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ قال الفیومی واذنت بالشیء علمت بہ بعدہ بالہمزۃ فیقال آذنتہ ایذاناً بین کوچ کرنا بان الحی بینا وبینونۃ ظعنوا وبعدوا والبین بالفتح من الاضداد یطلق علی الوصل والفرقۃ ومنہ ذات البین للعداوۃ والبغضاء وقولہم لاصلاح ذات البین ای لاصلاح الفساد بین القوم رب کی خواص سی ہے کہ نکرہ پر داخل ہو اور کبھی اسکے اخیر مین تا بہی لے آتی ہین مگر اسے تاء تانیث سمجہنا نہین چاہیے کیونکہ تاء تانیث کے لیے تعین ہونے ضروری ہے ثاو بصیغہ اسم فاعل ثوا مصدر باب ضرب سے ماخوذ ہے جسکی معنے اقامت کرنیکے ہین فی اور باء اسکے صلہ ہین اور کبہی متعدی بنفسہ بہی ہو جاتا ہے یقال ثوی بالمکان وفیہ وربما یتعدی بنفسہ فیقال ثوی المکان ثواء بالمد اقام کلام اسدین ہے وما کنت ثاویا فی اہل مدین یمل بصیغہ مضارع مجہول ملالت مصدر باب علم بمعنی اکتا جانا۔ تنگ آجانا متعدی بنفسہ اور من کیساتہہ بہی مستعمل ہے یقال مللتہ ومللت منہ مللا وملالۃ سئمت وضجرت اور معروف بہی ہے

المعنے اسماء نی اپنے فراق یا کوچ سی ہمین اطلاع دی اور کیون نہو اسلیئے کہ بہت سی مقیمون کے اقامت ہی تنگ آجاتی ہے یعنی زیادہ عرصہ تک ایک جگہہ رہنی سی مقیم کا تنگ آنا کیا خود اقامت ہی اس سے تنگ

آجاتی ہے جس سے خواہ مخواہ اسی وہ مکان چھوڑنا پڑتا ہی یہہ معنی مصبوت بمل کے معروف ہونگی ہین یا بہت سے مقیموں کے اقامت سی تو تنگی آجاتی ہے مگر اسما ان لوگون مین سے نہین جن سی طبیعت گھبرائی بلکہ جسقدر زیادہ رہی اسیقدر زیادہ محبت ہوتی ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ۔ لایستمل ولا یکرہ مجالسہا + ولا یمل من النجوے الاعراب یمل منہ الثواء یا ثاوِ کا وصف ہے اور رب ان سبتدا اور سے ہے جنکو خبر کیضرورت نہین یا جواب رب ہے اور ثواء فاعل ہے اور مجہول کے صورت مین ثواء کا حال مقدم ہے اور چونکہ اسماء رتبۃً مقدم ہے لہذا بینہا کی ضمیر اسکی طرف راجع ہوسکتی ہے ۔

۲	بَعْدَ عَہْدٍ لَنَا بِبُرْقَۃِ شَمَّاءَ	فَأَدْنٰی دِیَارِہَا الْخَلْصَاءُ

اللغات برقہ شماء ایک خاص جگہہ ہے جیسی خلصا اور یہہ ایک شاداب خطہ ہے جو بسبب ایک چشمہ پانی کے مشہور ہے چنانچہ ایک شاعر بہی اسکا ذکر کرتا ہے ۔ اشبہن من بقر الخلصاء اعینہا + وھن احسن من صیرانہا صورًا المعنے بعد اسکی کہ برقہ مین ہمارے ملاقات ہوئی اور خلصاء مین جو اسماکی سب گہرون سے ہماری طرف زیادہ قریب ہے

۳	فَالْمُحَیَّاۃُ فَالصِّفَاحُ فَأَعْنَاقُ	فِتَاقٍ فَعَاذِبٌ فَالْوَفَاءُ
۴	فَرِیَاضُ الْقَطَا فَأَوْدِیَۃُ الشُّرْبُبِ	فَالشُّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاءُ

اللغات محیاۃ میم کے فتح سی ایک جگہہ ہے اعناق فتاق سی مراد فتاق کی چوٹیان ہین جو ایک پہاڑ ہی جیسے عناق الریاح سی مراد وہ ہوا ہے جو اونچی ہو کما قال مولانا مجد الدین واعناق الریح ما سطع من ہباتہا صفاح بہی ایک جگہہ ہے ولم یذکرہ صاحب القاموس یا اس سے خود صفائح مراد ہو جو شعر مین نہین آسکتا تہا عاذب ایک مکان ہے وفا ایک جگہہ ہے ریاض القطا صاحب قاموس کہتے ہین کہ روض القطا ایک جگہہ ہے مگر یہہ شاید کاتب کے غلطی ہو کیونکہ اس شعر کے علاوہ بہی ریاض القطا ہی ایک اور شاعر نے ذکر کیا ہے ۔ فما روضۃ من ریاض القطا + الف بہا عارض ممطر + شربب ایک جگہہ ہے جسی لبید نے بہی ذکر کیا ہے ۔ ھل تعرف الدار بسفح الشربب شعبتان ایک گہاٹی ہے جو بصیغۂ تثنیہ ہی مشہور ہے جیسی بحرین ابلاء بصیغۂ جمع المعنے یعنے بعد اسکی کہ اسکی ملاقات ہمسی ان جگہون مین ہوئی اسنے ہماری جدائی کا قصد کیا ۔

۵	لَا أَرٰی مَنْ عَہِدْتُ فِیہَا فَأَبْکِی	الْیَوْمَ دَلْہًا وَمَا یُحِیرُ الْبُکَاءُ

اللغات دلہ باب سلم یعلم سی مصدر ہے بمعنی حیران ہونا سودائی ہوجانا بیہوش ہوجانا یحیر بروزن یقیم احارہ مصدر لوٹانا المعنے جسے مین ان مقامون مین ملتا تہا اسی دیکہتا نہین ہون اسلیے آج سودائی ہوکر یا جنون کے باعث روتا ہون اور سچ بات تو یہہ ہے کہ رونا بیفائدہ ہے اسلیے کہ رونا کیا کچہہ واپس کرسکتا ہے یعنی کچہہ بہے نہین یا حالانکہ میرا رونا کچہہ بہی واپس نہین کرسکتا ۔

الاعراب دَلهًا یا تو ابکی کا مفعول لہ ہے یا مصدر بمعنی اسم فاعل ہوکر ابکی کے ضمیر فاعل سے حال واقع ہے
اور جملہ ما یحیر البکاء یا مستانفہ ہے اور استفہام انکاری ہے اور یحیر میں ضمیر مفعول محذوف ہے جو ما کیطرف
پہرتی ہے ای شئ یحیرہ البکاء جیسی عہدت میں جو اصل میں عہدت یہ تہا۔ یا ما نافیہ ہے اور کل جملہ ابکی کی ضمیر
فاعل سے حال مترادف واقع ہے دوسری صورت میں یحیر منزل لہ فعل لازم ہوگا یا اسکا مفعول منظر زیادتی مبالغہ محذوف ہے

۶	وَبِعَيْنَيْكَ أَوْقَدَتْ هِنْدُنِ النَّارَ		أَخِيرًا تُلْوِي بِهَا الْعَلْيَاءُ

اللغات تلوی بصیغہ واحد مونث غائبہ اِلواءٌ مصدر باب افعال اشارہ کرنا فی القاموس الوی بثوبہ اشار علیاء پہاڑ کی چوٹی ہر ایک اونچی
المعنی اور گویا اخیر رات کو ہند تیری آنکھوں کے سامنے آگ جلائی بجا ایکہ اونچی جگہہ یا پہاڑ کی چوٹی جہاں آگ جل رہی تہی ہند کا نشان تہے
الاعراب اخیرا اوقدت کا مفعول فیہ ہے اور جملہ تلوی بہا العلیاء ہند سے حال واقع ہے اور
ہوسکتا ہے کہ نار سے ہو یا نار کا وصف ہو۔

۷	فَتَنَوَّرْتَ نَارَهَا مِنْ بَعِيدٍ		بِخَزَازَى هَيْهَاتَ مِنْكَ الصِّلَاءُ

اللغات تنور آگ کا دیکہنا فی الصحاح وتنورت النار من بعید تبصرتہا انتہی خزازی ایک پہاڑ ہے جسپر عرب
غارت کیلئے صبح کو آگ جلایا کرتی تہے اور خزاز بہی اسی کہتے ہیں ھیھات ایک کلمہ ہے جو تبعید کے معنے دیتا ہے۔
فہیہات ھیہات العقیق وملکہ وھیہات خل بالعقیق نحاوله اسکی تا کیف کیطرح مفتوحہ ہے اصل اسکی تا ہے
اور بعض تا کو نون تثنیہ کیطرح مکسورہ پڑہتے ہیں اور کبہی ہا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں ایہات منک الحیاۃ
ایہات کسائی کہتا ہے کہ جو تا مکسورہ پڑہتا ہے وہ وقف کی حالت میں ہا پڑہتا ہے اور جو مفتوحہ پڑہتا ہے
وہ کبہی ہا پر بہی وقف کرسکتا ہے اور تا پر بہی اخفش کے نزدیک ہیہات جمع کا صیغہ بہی ہوسکتا ہے اس حالت
میں تا اسمین تانیث کی لیئے ہوگی صلاء بصلہ یا بمعنی جلنے و آگ سینکنے دونوں کے آتا ہے من قولہم صلی بالنار
احترق قال اللہ تعالی ہم اولی بہا صلیا وقول الطہوی ولا یصلی بسا لتہم وان صلی الحرب حینا بعد حین
المعنی تو نے خزازی پہاڑ میں جلتی ہوئی دور سے آگ دیکہی مگر سینکنا اسکا تجہسے بعید ہے یعنی بسبب
مخالفت اور عداوت کے پاس جانا دشوار ہے۔

۸	أَوْقَدَتْهَا بَيْنَ الْعَقِيقِ فَشَخْصَيْنِ		بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الضِّيَاءُ

اللغات عقیق مدینہ کی قریب ایک وادی ہے شخصین بصیغہ تثنیہ ایک جگہہ کا نام ہے عود لکڑی یہ
جمع لو تم ظاہر ہونا ضیاء باب فعال سے حاصل مصدر ہے اضاءۃ مصدر قال النبی وضاء ضوء من باب قال لغۃ فیہ
المعنی عقیق و شخصین کے بیچ اسنے لکڑیوں سے آگ جلائی جو دور سے روشنی کیطرح دکہائی دیتی ہے

۹	غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَسْتَعِينُ عَلَى الْهَمِّ		إِذَا خَفَّ بِالثَّوِيِّ النَّجَاءُ

اللغا ھم ارادہ کی ابتدائی حالت جو کسی کام کے کرنے کے لئے دل میں پیدا ہوتی ہے ابن فارس کے نزدیک ہم کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ وہ امر جسکے لئے یہ ارادہ کیا گیا ہے متحقق نہو کما فی الحدیث لقد ھممت ان انھے عن الغیلۃ وقال اللہ تعالیٰ لقد ھمت بہ وھم بھا اور کبھی بمعنے پختہ ارادہ کی ہے مستعمل ہوتا ہے نجاء بمعنے جلدی و تیزی کی ہے منہ قولھم النجاء النجاء لک وقد یقصران اسرع اسرع۔

المعنے مگر میں ضرور اپنی ارادہ کے پورا کرنے کیلئے جبکہ مقیم کو حوادث کے بوجھ اسی نیز رو ہلکا پھلکا کر دی مدد اور اعانت کا خواستگار

الاعراب غیر بیان چونکہ جملہ کیطرف مضاف ہے لہذا مبنی علی الفتح ہے جیسی اس شعر میں لم یمنع الشرب منھا غیر ان نطقت حمامۃ فی غصون ذات اوقال یا بمعنی الا ہے اور مستثنی منہ پر کلام مقدم دال ہے یا منقطع

۱۰	بِزَفُوفٍ كَاَنَّهَا هِقْلَةٌ اُمُّ		رِئَالٍ دَوِّيَّةٌ سَقْفَاءُ

اللغا زفوف بروزن صبور نہایت تیز رو زفّ مصدر باب ضرب تیز چلنا قال القیومی وزف الرجل یزف من باب ضرب اسرع والاسم الزفیف ھقلۃ ہقل کا مونث ہے جسکے معنی جوان شتر مرغ کے ہیں ام رئال شتر مرغ مادہ کی کنیت ہی رئال جمع رأل مفرد شتر مرغ کا بچہ دوّیۃ دوّ کیطرف منسوب ہے جسکی معنی جنگل کے ہیں یعنی جو ہمیشہ جنگل میں رہے اور کبھی اس سے علیحدہ نہ رہے سقفاء بروزن حمراء سقف سے ماخوذ ہے جسکی معنی درازی کے ہیں مگر کبڑا پن ہے ہو قیل ومنہ سقف البصار لاتر منحاشم۔

المعنے ایسی تیز رو اونٹنی کے ساتھ جو گویا تیز روی میں ایک بچوں والی کبڑی شتر مرغی ہے جو ہمیشہ جنگل میں رہتی ہے

الاعراب بزفوف قد استعین کے متعلق ہے اور جملہ کانھا ھقلۃ آہ اسکا وصف ہے۔

۱۱	اٰنَسَتْ نَبْأَةً وَاَفْزَعَهَا الْقُنَّاصُ		عَصْرًا وَقَدْ دَنَا الْاِمْسَاءُ

اللغا آنست بصیغہ واحد مونث غائب ایناس مصدر جاننا یقال آنست الشیٔ بامنہ علمتہ نبأۃ مخفی آواز یا کتوں کی آواز قناص شکاری عصر معروف ہی امساء ظہر اور مغرب کے درمیان کے وقت میں داخل ہونا

المعنے جبکہ کتوں کے آواز سنی اور عصر کیوقت شکاریوں نے اسی چونکا یا بحالیکہ شام کا وقت قریب تھا۔

الاعراب جملہ آنست الخ ھقلۃ کا وصف ہے

۱۲	فَتَرٰى خَلْفَهَا مِنَ الرَّجْمِ وَالْوَقْعِ		مَنِيْنًا كَاَنَّهٗ اَهْبَاءُ

اللغا رجم لوٹانا قال الفیومی یتعدی بنفسہ فی لغۃ الفصحاء وبھا جاء القرآن قال اللہ تعالیٰ فان رجعک اللہ الخ وقع پاؤں کا زمین پر پڑنا منین وہ غبار جو ہلکا سا ہو کا ذہ ماخوذ عن منہ السیر اے اضعفہ واحبلہ او من حبل متین ضعیف کان اللہم منّا ای ذھب بقوتہ ومنہ اھباء جمع ہبو مفرد غبار ہبو سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلند ہونیکے ہیں۔

المعنے پاؤں کے زمین پر پڑنے اور واپس لانے کے باعث تو اسکے پیچھے ایسا غبار دیکھتا ہے کہ گویا وہ آفتاب کے ذرے ہیں جو روزن سے آفتاب کی طرف چڑھ رہے ہیں۔

۱۳	وَطِرَاقًا مِنْ خَلْفِهِنَّ طِرَاقٌ	سَاقِطَاتٌ أَلْوَتْ بِهَا الصَّحْرَاءُ

اللغات طراق اونٹنی کے نعل کے تہہ جو دوسری نعل کے ساتھ سی ہوئی ہو فی الصحاح و نعل مطارقۃ ای محصوفۃ وکل خصیفۃ طراق ذو الرمہ کہتا ہے ؎ اغباش لیل تمام کان طارقہ + تطخطخ الغیم حتی مالہ جوب +
المعنے اور اس اونٹنی کے موزوں کی تہیں ہیں جنکے پیچھے اور تہیں گری ہوئی ہیں جنکے طرف جنگل اشارہ کرتا ہے یعنی اسکے تیز چلنے سے اسکی موزی کے ٹکڑے اُدہر اُدہر گرے ہوئے ہیں۔
الاعراب طراقًا مع اپنی وصف من خلفهن طراق کے تری کا مفعول بہ ہے۔

۱۴	أَتَلَهَّى بِهَا الْهَوَاجِرَ إِذْ كُلُّ	ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عَمْيَاءُ

اللغات اتلہی بصیغہ واحد متکلم تلہی مصدر باب تفعل بصلہ با کہیلنا قال الجوہری وتلہیت بالشیء الہو لہوا اذ لانت لعبت بہ وکذلک تلہیت بہ تلہی ہواجر جمع ہاجرہ مفرد گرمی کے دوپہر فی الصحاح والہاجرۃ نصف النہار عند اشتداد الحر ہم بمعنی غم کے بہی آتا ہے اور ابن ہم سی مراد غمگین ہے جیسی ابن صبح ابن سبیل ابن حرب لڑاکا وغیرہ مراد ہیں بلیۃ وہ اونٹنی جو مردہ کی قبر پر اس غرض سے باندہی جاتی ہے کہ قیامت کے دن مردہ اسپر سوار ہو۔ بیچاری گہاس دانہ سی محروم رکہی جاتی تہے جس سے وہ بہوکی پیاسی مرجاتی تہی اور بعض اشخاص گڑہا کہود کر مردہ کی ساتہہ اسی زندہ دفن کردیا کرتے اسلام نی یہہ مذموم رسم زمانہ جاہلیت کی روز روزن سی نابود کی چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎ منا الذی لا تری الانصاب فینا + ولا حفر المبلی للمنون + الی اہما صار الاسلام
المعنی سخت گرم دوپہروں میں میں اسکے ساتہہ کہیلتا ہوں اور مشغول ہوتا ہوں جبکہ ہر ایک غم کا مارا ہوا حوادث کی بوچہاڑ سی اندہی اونٹنی ہو دوپہر کی عین شدت میں سفر کرنا اور اپنی کام میں کامیابی کی لیے وقتیں اٹہانا خاصکر عرب تعریف میں سمجہتے تہے کما مر اور امرؤ القیس کہتا ہے ؎ فدعہا وسل الہم عنک بجسرۃ + ذمول اذا صام
الاعراب جملہ اذ کل آخر تک مین کل ابن ہم مبتدا ہے اور بلیۃ عمیاء خبر ہے اتلہی کا ظرف ہے۔

۱۵	وَأَتَانَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَنْ	بَاءِ خَطْبٌ نُعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ

اللغات انباء بروزن سبب مفرد ہی آنبا جمع بمعنی اخبار خطب سخت مصیبت خطوب جمع جیسی فلس و فلوس نعنی بصیغہ جمع متکلم مجہول محاورہ عنی بہ سی ماخوذ ہے جو عموماً مجہول مستعمل ہوتا ہے بمعنی مجبور ہا کی سختی میں مبتلا کیا گیا نساء بصیغہ جمع متکلم مجہول سوء مصدر رغمگین کرنا۔ مسائۃ ضد مسرۃ۔
المعنے زمانہ کی حوادث اور عجیب خبروں سے ہمیں سخت مصیبت پہونچی جس سے ہمیں رنج ہوا اور غمگین ہوئے

الاعراب تغلب مع اپنی وصف جملہ یعنی بہم معطوف جملہ ونساء کے اتانا کا فاعل ہے اور من الحوادث والانباء اسکا متعلق ہے۔

۱۶ إِنَّ إِخْوَانَنَا الأَرَاقِمَ يَغْلُونَ ‖ عَلَيْنَا فِي قِيلِهِمْ إِحْفَاءُ

اللغات اراقم سے یہان قبیلہ جشم بن بکر مراد ہے جو تغلب کا ایک بطن ہے علامہ زوزنی فرماتی ہین کہ کسی عورت نے انکی آنکھون کو کوڑیالی سانپون سے تشبیہ دیدی تھی لہذا انکا نام ہی اراقم ہوگیا یغلون بصیغہ مذکر غائب معلوم غلاؔ مصدر حد سے بڑھنا۔ زیادتی کرنا احفاء سخت الحاح کرنا یقال احفیٰ فی المسئلۃ اذا الحّ

المعنے اراقم ہمارے بھائی ہمپر تعدی کرتے ہین انکی کلام مین بہت مبالغہ پایا جاتا ہی یعنی حد سے بڑھکر ہماری نسبت برا بھلا کہتے ہین یہہ اس حادثہ کی تشریح ہے جسکی طرف پہلے شعر مین اشارہ ہوا ہے۔

الاعراب جملہ فی قیلہم احفاء ان کی خبر ہی جیسی یغلون علینا اور اراقم اخواننا کا بدل یا عطف بیان ہے

۱۷ يَخْلِطُونَ البَرِيَّ مِنَّا بِذِي الذَّنْبِ ‖ وَلَا يَنْفَعُ الخَلِيَّ الخَلَاءُ

اللغات بری برء یبرء بروزن علم یعلم صیغہ صفت ہے صلہ اسکا من ہے یقال برء منہ مثل سلم وزنا ومعناً فہو بری خلی بھی صیغہ صفت ہی مگر یہہ باب نصر ینصر سے آتا ہے یقال خلا من العیب خلوا بری منہ فہو خلی۔

المعنے کیونکہ وہ بے عیب کو گنہگار کیساتھہ ملا دیتے ہین بحالیکہ خالی از عیب کو خالی از عیب ہونا مفید نہین ہوتا

الاعراب منا بری سے حال واقع ہے یا بری کا وصف ہے ای البری الکائن منا۔

۱۸ زَعَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ العَيْرَ ‖ مُوَالٍ لَنَا وَأَنَّا الوَلَاءُ

اللغات زعموا بصیغہ جمع مذکر غائب ماضی معلوم زعم مصدر باب منع یمنع گمان کرنا اصل مین زعم باطل کیلئے کہتے ہین جہان کذبوا کہنا ہو وہان زعموا کہنے سے بہی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے ضرب تلوار سے مارنا خیمہ لگانا۔ اور چلنا فی چلنا عیر سردار منہ قولہم عیر زیادۃ عشر اثنۃ گدہا۔ گورخر۔ خیمہ کے میخ۔ پلیدی۔ مدینہ کی پاس ایک پہاڑ کا نام ہے فی الحدیث انہ حرم ما بین عیر الی ثور موالی جمع مولی بمعنی چچا زاد بہائی۔ رشتہ دار۔ مددگار۔ ہم قسم۔ آزاد کرنیوالا آقا۔ غلام جو آزاد ہو۔ ولاء مشدد یا مصدر ہے بمعنے مدد کرنا۔ حاکم ہونا۔ آقا ہونا

المعنے ابو یعقوب کے نزدیک من ضرب العیر سے مطلق انسان مراد ہی اور دلیل اسکے معنی کے تائید مین کہتے ہین کہ عرب بولتے ہین لا ادری ای من ضرب العیر ہو ای ای الناس ہو رہی یہہ بات کہ من ضرب العیر سے انسان مراد کسطرح لے سکتے ہین سو اسکا جواب صرف اسقدر کافی ہے کہ عموماً عرب کے باشندے شکار کرتے ہین جس سے شکار ہر ایک انسان کے لئے انکے نزدیک بمنزلہ لازم عرفی کے ہوگیا ہی اور لازم سے ملزوم کیطرف انتقال

کرنا انکی کلام مین شائع ذائع ہے یا صرف یہ مراد خیمہ لگانا ہو جو یہہ ہے ہر ایک آدمی کا کام ہے خلاصہ معنے
یہہ ظہیر اکہ بنی تمیم کا یہہ خیال ہے کہ ہر ایک انسان انکا غلام ہے اور وہ آقا ہین یا یہہ کہ جو شخص کلیب وائل کے
قتل پر راضی ہوا وہ شاعر کے کنبے کا حمایتی ہے اور شاعر کا کنبہ اسکی مدد گار ہے یا مدد کرنیوالی ہین اسلیئے انہا
مقصود ہمپر لگاتے ہین اور ہمسے تاوان مانگتے ہین یا جو گورخر کا شکار کرنیوالا ہو وہ شاعر کی کنبے کا حلیف
اسلیئے ہماری طرف سے اسکو دیت ادا کردینے پر مجبور کرتے ہین یا یہہ ہر ایک شخص جو خیمہ لگائی وہ شاعر کے
کنبے کا حمایتی ہے اور یہہ کنبہ اسکا مددگار ہے یا ہر ایک شخص جو عیر پہاڑ پر چلے وہ لشکریون کا موالی
اور لشکری اسکی حلیف ہین فالحاصل انہم الزموا لہا مرجنایۃ الجماعۃ۔

الاعراب ولاء یا مبالغہ مصدر ہے جیسے زید عدل یا معنے فاعل ہے یا اسکا مضاف محذوف ہے یعنی اصحاب
ولاء اخیر معنے کے لحاظ سے ضرب العیر کا اصل ضرب العیر ہوگا جو ایصال کے بعد ضربنا العیر رہ گیا (فائدہ)
صاحب صحاح نے بجائے انا ضمیر متکلم انی استفہامیہ ذکر کیا ہے اسحالت مین اور معنے ہوجاینگے۔

۱۹	اَجۡمَعُوۡا اَمۡرَھُمۡ عِشَاءً فَلَمَّا	اَصۡبَحُوۡا اَصۡبَحَتۡ لَھُمۡ ضَوۡضَاءُ

اللغات اجمعوا بصیغہ جمع مذکر غائب اجماع مصدر پکا ارادہ کرنا یقال اجمعت المسیر والامر واجمعت علیہ یتعدی
بنفسہ وبالحرف عزمت علیہ فی الحدیث من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ای من لم یعزم علیہ فینوی بہ ضوضاء شور
المعنے رات کو انہون نے اپنے ارادہ کو پختہ کیا اور جب صبح کی تو انکے لیئے شور ہوگیا۔ اور چلانے لگے رات مین جیسے
ارادہ کر لیکو ہمو یا وہ اچھا نہین سمجھتے تھے بلکہ انکا یہہ خیال تھا کہ وہ کام بالکل منور تا ہی نہین چنانچہ ایک
شاعر کہتا ہے ؎ لاذت ھنالک بالاشعاف عالمۃ + ان قد اطاعت بلیل امر غاویہا +
الاعراب عشاء اجمعوا کا مفعول فیہ ہے اور اصبحوا تامہ ہے اصبحت ناقصہ جسکا اسم ضوضاء ہے اور لہم خبر مقدم ہے

۲۰	مِنۡ مُنَادٍ وَمِنۡ مُجِیۡبٍ وَمِنۡ تَصۡـ	ـھَالِ خَیۡلٍ خِلَالَ ذَاکَ رُغَاءُ

اللغات مناد بصیغہ اسم فاعل باب مفاعلہ نداء ومناداۃ مصدر بلانا مجیب بصیغہ اسم فاعل اجابۃ مصدر باب
افعال جواب دینے والا تصہال تا مفتوحہ سے تکرار کے وزن پر ایک مصدر ہے باب ضرب وفتح سے بمعنے
ہنہنانا خلال بروزن جبال خلل بروزن جبل کا اسم جمع ہے جسکے معنے بیچ کے ہین چنانچہ قولہ تعالی فتری الودق
یخرج من خلالہ وخللہ وھی فرج فی السحاب یخرج منہا المطر رغاء بروزن غراب اونٹون کی آواز رغت الناقۃ رغاء
المعنے بلانے والے اور جواب دینے والیکی شور اور گھوڑون کے ہنہنانے جسکے بیچ اونٹون کی آوازتہی یعنی سخت شور برپا تہا
الاعراب من مناد اپنے متعلق کے ساتہ ملکر ضوضاء کا وصف ہے ای ضوضاء کائنۃ من مناد من بیانیہ ہو اگر اسکے
بعد بلحاظ قرینہ مقام مضاف محذوف یا جاتا ہو ای نداء مناد وجواب مجیب فقط

۲۱	اَیُّهَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا	عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِذَاكَ بَقَاءُ

اللغات مرقش بصیغہ اسم فاعل ترقیش مصدر جھوٹی باتین بنانا۔ جھوٹھہ کو سانچ بناکر دکہانا منہ قول رؤبہ

ـ عاذل قد اولعت بالترقیش + الی سرا فاطرقی ومیشی +

المعنے او بولنی والے ہماری نسبت عمر بن ہند بادشاہ کی پاس جاکر جہوٹہہ بکواس کرنیوالے کیا تیری اس بکواس کو قیام ہے یعنی نہین کیونکہ جب بادشاہ کو تفتیش کے بعد اصل حالت سے واقفیت ہو گی تو وہ تمہاری بات کو ہباء منثورا سمجہیگا اور جسقدر تمہاری حالت ظاہر ہوگی اسیقدر رسوائی ہوگی مراد اس سے عمر بن کلثوم ہے۔

الاعراب جملہ ھل لذالک بقاء استفہام انکاری ہے اور ذاک کا مشار الیہ نطق اور ترقیش ہے جو ناطق اور مرقش سے مفہوم ہوتا ہے جیسے اعدلوا ھو اقرب للتقوی مین اور اسم اشارہ یہان ضمیر کی جگہہ لایا ہے تاکہ غیر محسوس کو محسوس کا مرتبہ دیوے جیسے تعالی اللہ کی

۲۲	لَا تَخَلْنَا عَلَى غَرَائِكَ اِنَّا	طَالَمَا قَدْ وَشَى بِنَا الْاَعْدَاءُ

اللغات لا تخلنا بصیغہ واحد مذکر مخاطب نہی معلوم ہے نا ضمیر متکلم مفعول بہ یعنی لا تظننا غراء بروزن سماء باب اغراء کا حاصل مصدر ہے جسکی معنی بہڑکانی کے ہین۔

ما یہان زائدہ ہے جو رفع کی عمل سے طال کو روکنی لیئے آیا ہے قال بعض لا فاعل لہ تتصل الا بثلثۃ افعال قل وکثر وطال وشی بصیغہ واحد مذکر ماضی معلوم وشی وشایہ مصدر لصیلہ باب ضرب چغلی کہانا اور رصیلہ فی جہوٹہہ بولنا یقال وشی بہ عند السلطان وشیا ایضا سعی بہ و وشی فی کلامہ شیئا کذب انتہی اعداء جمع عدو مفرد تعدی کرنے والا۔ تجاوز کرنے والا۔

المعنے بادشاہ کی بہڑکانے پر ہمین ذلیل نہ سمجہنا کیونکہ پہلے بہی دشمنون نے ہمیر چغلیان کہائی ہین

الاعراب لا تخلنا کا دوسرا مفعول متذللین ہے جسکی متعلق علی غرائک ہے اور جملہ طالما قد وشی بنا الاعداء ان کی خبر ہے

۲۳	فَبَقِيْنَا عَلَى الشَّنَاءَةِ تَنْمِيْنَا	حُصُوْنٌ وَعِزَّةٌ قَعْسَاءُ

اللغات شناءۃ باب علم سے حاصل مصدر ہے بمعنی خفگی۔ وعضب تنمینا بصیغہ واحد مؤنث غائب انما مصدر باب افعال بڑہانا۔ رفیع القدر کرنا قعساء اقعس کا مؤنث ہے بمعنی قائم وثابت فی القاموس والاقعس من اللیالی الطویلۃ وعزۃ قعساء ای ثابتۃ کذا فی الصحاح۔

المعنے سو ہماری یہہ حالت ہوئی کہ باوجود دشمنی کے قلعے اور مقیمی عزت ہمین بڑہاتی رہے اور ہمین رفیع الشان بنا تے رہے۔

الاعراب جملہ تنمینا الخ بقینا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور علی بمعنی مع ہے۔

۲۴	قَبْلَ مَا الْيَوْمِ بَيَّضَتْ بِعُيُوْنِ	النَّاسِ فِيْهَا تَغَيُّظٌ وَاِبَاءُ

اللغات بیضت بصیغہ واحد مؤنث غائب معلوم تبییض مصدر سپید کرنا۔ آنکہون کے سپید کرنیسے مراد اندہا

ہے جیسے وما علمنا علمہ + ذلک بن زید + تتنزل قطعۃ من السماء

کرنا ہی ناس اسم جمع ہے جو نوس سے ماخوذ ہے یعنی حرکت کرنا قال الفیومی مشتق من ناس ینوس اذا تدلی و تحرک تغیظ باب تفعل کا مصدر ہے سخت غضبناک ہونا اباء باب منع یمنع کا مصدر ہے یعنی سرکش ہونا کہنا نہ ماننا قال الفیومی ابی الرجل یابی اباء بالکسر والمد امتنع ۔

المعنے آج سے پہلے اپنی لوگوں کو اندہا کر دیا ہی بچالیکہ اسمیں غیظ اور سرکشی ہے جیسے عزت خالص ہو تو اسی میان بھیلے کہتے ہین یعنے عار سے خالی نہین اور جب کسی قسم کا داغ نہو تو اسی بیداغ یا سپید سے تعبیر کرتے ہین اور چونکہ بیاض مفرق للبصر ہوتی ہے لہذا اسکا فادہ جو اندہا کرنا ہی بیان کر کے یہہ مراد لیتا ہی کہ ہماری عزت سپید ہے کسی قسم کا اسپر داغ نہین ہے اور غیظ سرکشی کے نسبت صرف مجازاً آگئے والا حقیقت مین تو یہہ ظروف کچھ اوصاف ہین نہ عزت کی یا مراد یہہ ہے کہ لوگ حسد کے مارے ہماری عزت کے طرف دیکہہ نہین سکتے اور مضمون سے اذا مار الی قطع الطرف وہ نہ انداہی ہو کر گذرتی ہین اور یقولون من ھذا وقد عرفوہ کی مضمون کے تابع ہی

الاعراب جملہ فیہا تغیظ و اباء بیضت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے ۔

۷۵	فَكَاَنَّ الْمَنُوْنَ تَرْدِيْ بِنَا اَرْ + عَنَ	جَوْنًا يَنْجَابُ عَنْهُ الْعَمَاءُ

اللغات منون زمانہ من سے ماخوذ ہی جسکی معنی قطع کرنیکے ہین سمے یہہ لا تہ یقطع الاعمار تردی بصیغہ واحد مونث غائب ردی مصدر باب ضرب یضرب صدمہ پونچانا فی الصحاح ردیتہ صدمتہ و ردیت الحجر بصخرۃ اذا ضربتہ بہا لتکسرہا انتہی ارعن اونچی چوٹی والا پہاڑ رعن سے ماخوذ ہی جسکی معنی پہاڑ کی چوٹی کے ہین جون سیاہ سپید اضداد سے ہی ینجاب بصیغہ واحد مذکر غائب انجیاب مصدر باب انفعال ہٹ جانا جوب سے ماخوذ ہی جسکے معنی قطع کرنیکے ہین عماء بادل ابو زید فرماتی ہین کہ وہ ایک قسم کا تجابہ دہوئین کیطرح پہاڑ کی چوٹی پر

المعنے گویا زمانہ ہمین صدمہ پونچانیکی وقت ایک اونچی سیاہ پہاڑ کو صدمہ پونچاتا ہے جس سے بادل اونچا ہونیکی لئے ہٹ جاتے ہین یعنے سختی مین ہم پہاڑ کیطرح ہین جیسے پہاڑ مین کچھہ اثر نہین ہوتا ویسی ہی اسکے مصیبتین ہمین کچھہ نقصان نہین پونچا سکتی

الاعراب بنا ہر با تجرید کے لیئے ہے ۔

۷۶	مُكْفَهِرًّا عَلَى الْحَوَادِثِ لَا تَرْ + تُوْهُ	لِلدَّهْرِ مُؤْيِدٌ صَمَّاءُ

اللغات مکفہر ترشروئی منہ قول ابن مسعود اذا لقیت الکافر فالقہ بوجہ مکفہر ترشروہ گاڑہے بادل جو تہ بتہ ہونیکی بیئی کالی گہٹا ہو گیا ہو رتو سست بنا دینا ۔ نرم کر دینا سخت بنانا اضداد سے ہی مؤید اسم فاعل بڑی مصیبت آید سے ماخوذ ہی جسکی معنی سختی اور قوۃ کی ہین یقال اد الرجل یئید اذا اشتد و قوی منہ قول طرفہ الست تری ان قد اتیت بمؤید صما سخت مصیبت صم سے ماخوذ ہی جسکے معنی سختی کے ہین

المعنے ایسا پہاڑ جو زمانہ کی حوادث پر ترشرو ہی کوئی سخت مصیبت اسے زمانہ کی لئے نرم نہین بنا سکتی اور ضعیف نہیں کرتی ۔

الاعراب مکفہرا عن کا وصف ہے جیسے جملہ لا ترقوہ آہ اور اللہ ہر مؤید جماء حال مقدم ہے

۲۷	اِرَمِیٌّ بِمِثْلِہٖ جَالَتِ الْخَیْلُ		وَتَأْبَی لِخَصْمِہَا الْاِجْلَاءُ

اللغۃ ارمی ارم بن سام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو عاد بن عوص کا دادا تھا ہر ایک قدیم چیز کو ارم کیطرف منسوب کر دیتے ہیں جیسی پرانے خیالات کے دقیانوسی خیالات سے تعبیر کرتے ہیں اور اس لفظ سے اشارہ عمرو بن ہند کیطرف ہی جسکا سلسلہ ارم تک پہونچتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ وہ قدیمی ور خاندانی ہے تابی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ اباء مصدر بمعنی ظاہر ہونا سرکش ہونا یقال ابی الرجل یابی اباء استنع فہو اب انتہی خصم دشمن مذکر مؤنث مفرد جمع میں یکساں مستعمل ہے کیونکہ اصل میں یہہ مصدر ہے اجلاء شہر سے نکلنا۔ شہر سے نکالنا فارابی کے نزدیک بلا صلہ کے مستعمل ہوتا ہے جب کہ ڈر کر اپنی گہروں کو چھوڑ دیں اور اگر یوں ہی اپنی مرضی سے چھوڑ دیں تو وہاں بلا صلہ مستعمل ہوتا ہے کما قال قائل کان بغیر خوف تعدی بالحرف وقیل عن منزلہم انتہی۔

المعنی یہہ بادشاہ ارم بن سام بن نوح کی اولاد ہی یعنی خاندانی ہے ایسے کے ساتھ ہی گہوڑے دوڑتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں خدا کی پناہ انکے دشمنوں کے لئے شہر سے نکلنا یا نکالنا ہو

الاعراب جملہ تابی پہلے پر معطوف ہے اور لخصمہا مع اپنی متعلق الاجلاء کی جملہ اسمیہ ہوکر دعا کی معنی دیتا ہے

۲۸	مَلِکٌ مُقْسِطٌ وَاَفْضَلُ مَنْ یَمْشِیْ		وَمِنْ دُوْنِ مَا لَدَیْہِ الثَّنَاءُ

اللغۃ ملک کتف کی وزن پر بمعنی حاکم اور بادشاہ کی آیا ہے بولتی ہیں ملک علی الناس امرہم اذا تولی سلطنۃ فہو ملک بکسر اللام باب ضرب سے صفت مشبہ ہے مقسط بصیغہ اسم فاعل باب افعال اقساط مصدر ظلم کا دور کرنا ہمزہ سلب کے لئے ہے فی النہایۃ القسط العادل من اقسط اذا عدل وقسط اذا جار والہمزۃ للسلب دون فوق کی نقیض ہے قال الجوہری ومعناہ التقصیر عن الغایۃ لدی اور عند میں یہہ فرق ہے کہ اس میں حضور شرط ہی جب یہہ مضمر کیطرف مضاف ہوتا ہے تو بنی حارث اسکی الف کو یا سے نہیں بدلتی اور دیگر عام عرب کے زبان میں مضمر کیطرف مضاف ہونیکی حالت میں اسکا الف یا سے بدل جاتا ہے کیونکہ ضمیر مستقل نہیں ہوتا اور لدی جامدیت کی باعث گردان اور اشتقاق سے رد گردان ہے لہذا حرفی مشابہت کے لحاظ سے علی کا حکم رکھیگا ذماہ اور عصاہ میں جو الف نہیں بدلتا اسمیں تو ایک خارجی وجہ ہے کیونکہ پہلے اسمیں بدل ہو چکی ہے اب اگر بار دیگر ضمیر کے لحاظ سے یا سے بدل جائے تو اجتماع اعلالین لازم آئیگا فتدبر ثنا باب افعال سے حاصل مصدر ہے مدح وذم دونوں معنوں میں مستعمل ہے مگر بہ نسبت ذم کی مدح کی معنوں میں زیادہ مستعمل ہے قال القیومی الثناء بالفتح والمد واستعمالہ فی الذکر الجمیل اکثر من القبیح۔

المعنے یہہ بادشاہ انصاف پرست حاکم اور سب جلیں والوں (یعنی آدمیوں) سے اچھا ہے اور وہ کمالات جو اسکی ذات بابرکات مین پائی جاتے ہین تعریف و بیان تک نہین پہونچ سکتے

الاعراب ملک مسقط مع اپنی معطوف فضل من یمشی کے مبتدا محذوف ہے خبر واقع ہے اور جملہ اسمیہ الثناء جمیعا والثناء مبتدا ہے اور من دون مالدیہ خبر مقدم پہلے جملہ پر معطوف ہے —

۲۹	أَيَّمَا خُطَّةٍ أَرَدْتُمْ فَأَدُّوهَا	إِلَيْنَا تُشْفَى بِهَا الْأَمْلَاءُ

اللغات ای شرط۔ استفہام۔ موصول تینون طرح مستعمل ہوتا ہے مضاف الیہ کا بعض اور مجہول عند المتکلم ہوتا ہے جب استفہام کی طور پر مستعمل ہو اور ای رجل جاء یا ای امرءة قامت سوال مین کہا جائے تو چونکہ اس حالت مین تعیین مطلوب ہوتی ہے لہذا جواب مین تعیین ضرور ہے شرط کی حالت مین جب ایہم تضرب اضرب کہا جاوے تو اسصورت مین اسکی معنی یہہ ہونگی ان تضرب رجلا اضربہ اور عموم مراد نہین ہوگی چنانچہ اگر کوئی کہے ای رجل جاء ناکرمہ تو یہان اکرام کیلئے صرف پہلے ہی رجل کو خصوصیت ہوگی یہہ نہین کہ ہر ایک شخص اکرام کہنے والی پر واجب ہو اور کبہی عموم کے معنو مین بہی مستعمل ہوتا ہے بشرطیکہ عموم کی لئے کوئی قرینہ پایا جاوے جیسے ای صلوة وقعت بغیر طہارة فقد وجب قضاءھا وای امرءة خرجت فہی طالق اور کبہی اسپر ما بہی زائد کردیتے ہین جیسے ایما اھاب دبغ فقد طہر اضافت اسی بہر حال لازم ہے خواہ لفظی ہو خواہ معنوی اگر مضاف الیہ مفعول ہو تو یہہ بہی مفعول کے حکم مین ہے اور اگر ظرف ہے تو یہہ بہی مفعول فیہ ہے شرط اور استفہام مین اسکا ٹہیک استعمال یہی ہے کہ بلا تمیز مذکر مؤنث مین مستعمل ہو وعلیہ قولہ تعالی فای آیات اللہ تنکرون وبای ارض تموت اور جیسے کہ عمر بن کلثوم کے شعر بای مشیة الخ مین ذکر ہوئی اور کبہی مطابقت بہی کردیتے ہین جیسے ای رجل وایة امرءة اور قراءة شاذہ مین بایة ارض تموت موصول ہونیکی حالت مین بہی مساوات ہی افصح ہے مگر مطابقت بہی جائز ہے جیسے مررت بایہم قام وبایتہن قامت اور کبہی بطریق وصف بہی مستعمل ہوتا ہے اسحالت مین مطابقت شرط ہے جیسے مررت برجل ای رجل وامرءة ایة امرءة یہان شرطیہ مستعمل ہے اور چونکہ مقام مبالغہ ہے لہذا یہان تخصیص مراد نہین بلکہ تعمیم مراد ہے خطة خاکی سی بہاری حادثہ کو کہتے ہین حدیث مین ہے ایلام ین ھذا ان یفصل الخطة قیل فی ترجمة الخطة الحال والامر والخطب ادوا بصیغہ امر حاضر جمع مذکر تادیة مصدر کامل طور پر پہونچانا یقال ادی الامانة الی اھلہا اذا اوصلہا فیہی تشفی بصیغہ واحد مؤنث غائب تشفا مصدر باب علم غصہ کا جاتی رہنا یا صلہ مستعمل ہے قال الفیومی واشتفیت من العدو وشفیت بہ من ذلک لان الغضب الکامن کالداء فاذا زال بما یطلبہ الانسان من عدوہ فکانہ بری من دائہ انتہی اقول ومنہ قولہ تعالی ولما ہی تشفی کفار قریش

واستشفے ای شفاحسان المومنین ھو ملاءٌ یعنی بہلے آدمی اشراف لوگ سی خوذ ہی جسکی معنی پر کرنیکے ہین چونکہ اعلیٰ رای اور نیک نیتی سی بہر پور ہوتے ہین لہذا انہین ملا کہتے ہین یا اسلیے کہ سینے انکے ہیبت اور تعظیم سے بہر ہوتی ہین قال الشیخ الملاء انہم یالیتمس عندہم من المعروف وجودۃ الرای او لانہم یملئون العیون اھبۃ والصدور ھیبۃ
المعنے یہ حادثہ یا اشتعم جا ہو اسی ہمارسامنی پیش کرو شریفوں کے غصے جاتی رہینگی اور عام کامیابی کے باعث غضب کی بیماری سے انہین نجات حاصل ہو جائیگی یا جوانکے دلوں میں شکوک ہین وہ سب کے سب جاتی رہینگے اور ہماری شجاعت کا انہین حق الیقین علم حاصل ہو جائیگا۔
الاعراب ایما خطۃ یا لوار جتم کا مفعول مقدم ہے یا بر تقدیر ضمیر مفعول کے محذوف ہونیکی جوا یا کیبطرف راجع ہے مبتدا موصوف ہے جسکا جملہ فعلیہ اردتم وصف ہے اور جملہ فادوھا ا خبر اور سے کی ذکر ضمیر تاویلیۃ کیطرف بہرتی ہے یا ادو اسے مفہوم سے اور جملہ تشفے بہ الاملاء مستانفہ ہے ادوا کا جواب نہین ہے یہی وجہ ہے کہ مجزوم نہین ہے

۵۰	ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصاقب		فیہا الاموات والاحیاءُ

اللغات ان حرف شرط ہی جسکا استعمال ان امور مین ہے جو ممکن الوقوع ہین اور اذا ان امور مین جنکا وقوع یقینی ہو قال الازھری سئل ثعلب عمن قال الامرءتہ انت طالق ان احمر البسر فقال لا یبان ححتی نحمر فالشرط فاسد فقیل لو قال اذا احمر البسر قال نطلق لانہ شرط صحیح ففرق بین ان واذا فجعل ان للممکن واذا للمحقق فیما اذا جاء راس الشہر وان جاء زید یا نبشتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب نبش مصدر باب نصر ینصر زمین سے کسی مدفون چیز کا نکالنا۔ قبر کہودنا۔ بہید کا ظاہر کرنا ملحۃ میم کی کسرہ سے وراصل ملح کا جمع ہے جسکی معنی نمکین پانی کے ہین یہان ایک خاص وادی سی مراد ہے جو مشہور ہے صاقب بروزن فاعل ایک مشہور پہاڑ ہے تہبر فا معنے الی ہے جیسی مطرنا ما بین کوفۃ فالزبالہ مین اموات جمع میت بالتخفیف مفرد جیسے ابیات بیت میت بالتشدید بہی انہین معنون مین ہے اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ میّت تشدید سی ہر ایک زندہ کو باعتبار مایؤل الیہ کہہ لیتے ہین اور میت صرف مردہ ہونیکی حالت مین کہتے ہین احیاء جمع حی مفرد زندہ۔
المعنے اگر تم ملحہ اور صاقب کے بابینی زمین کو کہودوگی تو اسمین مردی اور زندہ نکلینگے چونکہ عرب کا زعم تہا کہ جس مقتول کا خونبہا لیا جاتا وہ زندہ رہتا ہے اور جو یونہی چہوڑا جائے وہ بیجان ہوتا ہے لہذا کہتا ہی کہ ہمارا ایک بہی مقتول ایسا نہین جسکا خونبہا نہ لیا گیا ہو۔
الاعراب فیہا الاموات والاحیاء یا ان نبشتم کی جزا ہے اور فا اسمین ضرورت شعری کے لیے حذف کی گئے ہی جیسی ہذلی کے اس شعر مین ۔ صطیعۃ من یاتہا لا یضیرہا ای فلا یضرہا یا ما بین سے حال واقع ہے اور جزا انہیں تنفیشان مخاطبین محذوف ہے جیسے اس شعر مین فانک لو رایت ولن تراہ + اکف الناس تخرق بالقبیا

۳۱ | اَوْ نَقَشْتُمْ فَالنَّقْشُ یَجْشَمُهُ النَّاسُ | وَفِیْهِ الْاِسْقَامُ وَالْاِبْرَاءُ

اللغا نقشتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب نقش مصدر باب نصر منعیر کانٹا نکالنا مراد تفتیش کرنا یجشم بصیغہ واحد مذکر غائب جشم مصدر باب علم یعلم کسی امر کی تکلیف اٹہانا یقال جشمت الامر جشما تکلفتہ علی مشقۃ اسقام یا سقم کی جمع ہے یا باب افعال کا مصدر ہے ایسے ہی ابراء یا بری کی جمع ہے یا باب افعال سی مصدر ہے المعنے یا تم اچہی طرح سی تحقیق کرنا چاہو سو تحقیق کے مشقت لوگ اٹہایا کرتے ہین اور اسمین بعضون کی لیے بیماریا اندوہ نہانی ہوتا ہے اور بعض کے لیے خوشی اور راحت ہوتی ہے اسلیے یہہ تمہین مناسب نہین ہے۔

۳۲ | اَوْ سَکَتُّمْ عَنَّا فَکُنَّا کَمَنْ اَغْمَضَ | عَیْنًا فِیْ جَفْنِهَا الْاَقْذَاءُ

اللغا سکتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب معلوم سکوت مصدر باب نصر ینصر خاموش ہونا رک جانا پیچہے سر کرنا بصلہ عن مستعمل ہے اغمض بصیغہ واحد مذکر غائب معلوم اغماض مصدر آنکہونکا ڈہانپنا جفن جیم کے فتح اور فا کی سکون سے بمعنی پیہوٹا مذکر ہے عین آنکہ مونث ہے عیون اعیان اعین جمع وقد اصلہ من باب خیرالمال عین ساہرۃ لعین نائمۃ اقذا جمع قذا۔ جمع قذاۃ مثل تنکا یا تنکہ وغیرہ جو آنکہ یا پانی شربت وغیرہ مین المعنے اگر تم ہماری نسبت خاموشی اختیار کرو تو ہم اس شخص کیطرح ہونگی جو آنکہ بحالت سختی کرے کہ اسکی پیپوٹے مین خس و خاشاک ہو یعنی عداوت کا دور ہونا پہر بہی ایک مشکل امر ہے آنکہون مین تنکہ پڑنا دلی فسادی کنایہ ہے حدیث مین ہے هدنۃ علی دخن وجماعۃ علی اقذاء قال صاحب النہایۃ اراد ان اجتماعہم یکون علی فساد فی قلوبہم

۳۳ | اَوْ مَنَعْتُمْ مَا تُسْاَلُوْنَ فَمَنْ حُدِّثْتُمُوْهُ | لَهٗ عَلَیْنَا الْعَلَاءُ

اللغا منعتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب منع مصدر روکنا فی الحدیث اللہم من منعتہ فہو ممنوع ای من حرمتہ فہو محروم لا یعطیہ احد غیرہ تسالون بصیغہ جمع مذکر مخاطب مجہول سوال مصدر مانگنا من یہان استفہامیہ ہے اور استفہام انکاری ہے حدثتم بصیغہ جمع مذکر مخاطب مجہول تحدیث مصدر دو مفعول کیطرف متعدی ہوتا ہی پہلا ضمیر مفعول ہے المعنے یا اگر تم انہین جس امر کی درخواست کیجاتی ہے ہو روکو یعنی ہمارا کہا نمانو پہر کسکی نسبت تم خبر دیے گئے ہو کہ اسی ہمپر بلندی حاصل ہے

۳۴ | هَلْ عَلِمْتُمْ اَیَّامَ یُنْتَهَبُ النَّاسُ | غِوَارًا لِکُلِّ حَیٍّ عُوَاءُ

اللغا ھل یہان بمعنی قد ہے کیونکہ یہہ شعر مخالفین پر بمنزلہ دلیل و حجت کی ہے ینتہب بصیغہ واحد مذکر غائب معلوم انتہاب مصدر لوٹنا غواد باب مفاعلہ کا مصدر ہے حی عربی قبیلہ عواء بہونکنا۔ المعنے تمتی میں ان دنون خوب معلوم کر لیا تہا جبکہ لوگ وہر ادہر لوٹتے پہرتی تہی اور ہر ایک قوم کی لیے چلانا اور دہا تہا ان دنون سے اس طوائف الملوکی زمانہ کیطرف اشارہ ہے جو حارث بن عمر بن حجر کندی بادشاہ کی مرنے کی بعد آیا تہا الاعراب علمتم کا مفعول مبالغۃ محذوف ہے اور غوارا ینتہب سی مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے اور جملہ لکل

جملۂ آہ نا س سے حال واقع ہے اور بہا یا بہم اس سے محذوف ہے

۳۵	اِذْ رَفَعْنَا الْجِمَالَ مِنْ سَعَفِ الْبَحْرَيْنِ	سَيْرًا حَتّٰى نَهَاهَا الْحِسَاءُ

اللغات رفع الجمال سے مراد اونٹ کو چلنے پر برانگیختہ کرنا ہے سعف بروزن جبل کھجور کے شاخین جبتک اسکی پتے ہون اور جب پتی جہاڑ جائین تو اسوقت جرید کہتے ہین سعف نہین کہتے نیز اچہا غلام یا لائق تعریف گہر اور کوئی چیز جو دلچسپ ہو بحرین ایک مشہور شہر ہے جسکی نسبت کیوقت بحرانی کہتے ہین تاکہ بحری سے ممیز ہوجائے جو بحر کیطرف منسوب ہے نص علیہ الیزیدی نہاہا بصیغہ واحد مذکر معلوم ضمیر مفعول نہی سے یا خود ہی جسکی معنے منع کرنیکے ہین حساء کتاب کے وزن پر شام مین ایک جگہہ ہے قال الشاعر اذا بلغتنی وحملت رحلی بصیرۃ اربع بعد الحساء

المعنے جبکہ ہمنے اپنی اونٹون کو بحرین کے آبادی یا اسکی کھجورون سے اٹہایا اور چلتی ہوئی یا اونٹون کے چلنے کے لیے یا اپنی چلنے کی لیے یا دراسحالیکہ ہم چلنے والی تہے یہانتک مقام حسا نے ہمین چلنے سے روکا یعنی وہان پونچکر ہم ٹہیر

الاعراب یہہ شعر ایام سے جو پہلے شعر مین واقع ہے بدل واقع ہے اور سیرًا فعل محذوف سے مفعول مطلق واقع ہے یا دفعنا سے مفعول واقع ہے اور چلنے سے اونٹون کا چلنا مراد لیکر یہہ ہی مفعول لہ بنانا جائز ہے جیسے صبابتہ مین پہلے ہم ذکر کر آئی ہین یا سیرًا اپنی فعل کے ساتہہ ملکر رفعنا کی ضمیر فاعل یا جمال سے حال واقع ہے -

۳۶	ثُمَّ مِلْنَا عَلٰى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا	وَفِينَا بَنَاتُ مُرٍّ إِمَاءُ

اللغات ملنا بصیغہ جمع متکلم میل مصدر باب ضرب جہکنا اور جب بصلہ علی مستعمل ہو تو اس حالت مین ظلم کے لیے جہکنے مین مستعمل ہوتا ہی قال الجوہری ومال علیہ فی الظلم احرام ان مہینون مین داخل ہونا جنمین لڑائی حرام ہی جو شوال ذیقعد ذی الحج محرم ہین قال اللہ تعالے ومنہا اربعۃ حرم ان مہینون عرب کے نزدیک لڑائی حرام تہے مر تمیم کا باپ ہے اماء جمع امۃ مفرد لونڈی اصل مین اموۃ تہا کیونکہ اسم تصغیر اسکا امیۃ آتا ہی آم بروزن قاض امواں بروزن اسلام امواث بروزن ثبوات بہی اسکے جمعین ہین -

المعنے پہر ہم بنی تمیم پر جہکے اور حرام مہینون مین ایسی حالت مین داخل ہوگئے کہ مر کی لڑکیان ہم مین لونڈیان تہین

الاعراب جملہ وفینا بنات مر اماء - احرمنا کے ضمیر متکلم سے حال واقع ہے -

۳۷	لَا يُقِيمُ الْعَزِيزُ بِالْبَلَدِ السَّهْلِ	وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيلَ النَّجَاءُ

اللغات عزیز باب علم سے صیغہ صفت ہی معنی قوی و توانا - اعزہ جمع بلد یا بلدۃ ہر ایک قطعۂ زمین کو کہتے ہین آباد ہو یا غیر آباد فی التنزیل الی بلد میت ای الی ارض لیس فیہا نبات ولا مرعی یہان سے مطلق قطعۂ زمین مراد ہی سہل ابن فارس کے نزدیک حزن کے ضد ہی یعنی نرم زمین اور جوہری کے نزدیک جبل کے ضد ہی یعنی وہ زمین جو پہاڑی نہو نجاء دوڑنا حدیث مین ہے انا النذیر العریان فالنجا النجا -

المعنے جبکہ قوی آدمی ایسی جگہہ مین جو پہاڑکے تو نہین ٹھیر سکتا تہا اور ضعیف آدمی کو بہاگنا نفع نہین دیتا تہا
الاعراب یہہ شعر پہلے شعر مین جو ضمیر متکلم کلنا اس سے حال واقع ہے یا مستقل ہے اور بطور مثل کے واقع ہوا ہے

٣٨ لَيْسَ يُنْجِي الَّذِي يُوَائِلُ مِنَّا رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ

اللغات لیس کے نسبت مشہور تو یہی ہے کہ فعل ہے جو اصل مین لیس بروزن تعب تہا اور تخفیف کی بعد لیس رہ گیا اور
بعض کا یہہ خیال ہے کہ لا ایس کا مخفف ہے والدلیل قولهم ائتنی من حیث ایس و لیس من حیث ہو ولا
ہو یوائل بصیغہ واحد مذکر موائلہ مصدر نجات ڈہونڈہنا قال الجوہری وائل منہ علی فاعل ای طلب النجاۃ
طود بڑا پہاڑ اطواد جمع حرۃ بفتح حا کالی پتہرون والی زمین حرار جمع جیسی کلبۃ و کلاب رجلاء پتہرون
والی ہموار زمین جسمین چلنا دشوار ہو قال الجوہری وحرۃ رجلاء ای مستویۃ کثیرۃ الحجارۃ یصعب المشی فیہا
المعنے جو کوئی ہمسی بچکر نجات ڈہونڈہنا چاہے اسی کسی پہاڑ کی چوٹی اور کالی پتہرون والی ہموار زمین جسمین چلنا دشوار ہو
الاعراب چونکہ یہان لیس جملہ فعلیہ پر داخل ہے اسلیئے یا بمعنی نفی ہے یا اسمین ضمیر شان مقدر ہے اور یہہ کل
جملہ خبر جیسے لیس خلق اللہ مثلہ من نص علیہ صاحب المغنے ۔

٣٩ مَلِكٌ أَضْرَعَ الْبَرِيَّةَ لَا يُو جَدُ فِيهَا لِمَا لَدَيْهِ كِفَاءُ

اللغات اضرع بصیغہ ماضی معلوم اضراع مصدر ذلیل کرنا اور مطیع بنانا یقال اضرع فلانا اذلہ بریۃ فعیلۃ
بمعنی مفعولہ ہے اور بری سی جو قوی جسکے معنی پیدا کرنیکے ہین اسصورت مین ہمزہ ہے قرار کہتا ہی اگر بریۃ
کو بری سی لیا جاوے جسکے معنی مٹی کے ہین تو اسحالت مین معتل ہوگا ومنہ براہ اللہ یبروہ بروا ای خلقہ
کفاء سحاب کے وزن پر بمعنی نظیر اور مثال کے ہی قال حسان رضی اللہ عنہ و روح القدس لیس لہ کفاء
المعنے یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے ساری مخلوقات کو اپنا مطیع بنایا ہے اور جو علی او صاف اسکی ہین ساری مخلوق مین اسکا نظیر نہین ہے
الاعراب ملک مبتدا محذوف کے خبر واقع ہے جو ہو یا ہذا ہے اور جملہ فعلیہ اضرع البریۃ اس سے صفت واقع
جیسے جملہ فعلیہ لا یوجد فیہا آہ اور فیہا کی ضمیر بریۃ کیطرف راجع ہے ۔

٤٠ كَتَكَالِيفِ قَوْمِنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ هَلْ نَحْنُ لِابْنِ هِنْدٍ رِعَاءُ

اللغات تکالیف جمع تکلفہ مفرد مشقت مصیبت غزا بصیغہ ماضی معلوم غزو مصدر لڑنا رعاء جمع راعی
مفرد چروا ہا ۔ گڈریا ۔
المعنے ایسی بادشاہ کی حمایت اور حفاظت مین کیا ہمارے لوگون کی سی تمنی تکلیفین اٹہائین کہ جیسے منذر بن ماء السماء نے
لڑائی کی کیا ہم ہی ابن ہند کے گڈریے اور چرواہے ہین اگر تم نہین ہو ۔ اغانی مین ہے کہ عمرو بن ہند نے
منذر کی مقتول ہونے کے بعد تغلبیون سے درخواست کہ وہ اسکی ساتھہ ہون اور غسانیون سے بدلہ لینے کے لئے اسکی اعانت

دین انہون نے خشک سا جواب دیا اور نہایت درشتی سی کہا کہ ہم منذر کی متعلقین سی متعلق نہین ہین تمکو
دیا ابن ہند یہہ خیال کر رہا ہی کہ ہم اسکی گدڑیی اور چرواہی ہین جس سے عمرو بن ہند نہایت طیش مین آگیا
ور قسم کہا کر یہہ کہا کہ اب سب سے پہلے تغلبیون سے لڑائی ہوگی چنانچہ سخت لڑائی ہوئی اور تغلبیون کے
بہت آدمی مارے گئے بعد مین انہون نے کمال منت اور سماجت سی معافی چاہی مگر انکی خون بلا قصاص رہے
چنانچہ اگلے شعر مین اس امر کیطرف اشارہ ہے ہل تحن لابن ہند رعاء تعریض کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تم
وہی ہو جنہون نے بادشاہ کی ساتھہ اچھا سلوک نہین کیا اور وفا داری سے پیش نہین آئی حالانکہ وفا داری اور
منعم شناسی نہین جاہتی کہ ذلیل حالت ہونیکی وقت ہی اپنا اثر دکھلا دے۔
الاعراب کتکالیف پر کاف اسمیہ ہے اور محل نصب مین ہے کیونکہ یہہ اصل مین صفت تکالیف محذوف کی ہی جو قائم محذوف

۴۱	مَنْ اَصَابُوا مِنْ تَغْلِبِیٍّ فَمَطْلُو + لٌ		عَلَیْہِ اِذَا اُصِیبَ الْعَفَاءُ

اللغات مطلول وہ خون جو ضایع ہوا اور اسکا خون بہا نہ لیا جاوے عموماً مجہول ہی مستعمل ہوتا ہے قال ابو زید طل
دمہ فہو مطلول قال الشاعر دماء ہم لیس لہا طالب + مطلول مثل دم العذرہ عفاء بروزن سحاب
مٹی نیز بعنی کہنہ ہونیکی بھی آیا ہے۔
المعنے جس تغلبی کو انہون نے مصیبت پونچائی اسکا خون ضایع گیا اور مصیبت پونچانی کیوقت ہی اسپر مٹی ہو
یا قلم محو ہو گیا مصیبت پونچانی والون سے مراد عمرو بن ہند اور اسکے متعلقین ہین چنانچہ پہلے شعر مین اسکا ذکر ہو چکا
الاعراب من موصول مبتدا ہی اصابوا مع ضمیر مفعول محذوف کے صلہ ہی اور من تغلبی ضمیر مفعول کا بیان ہے
صلہ مع اپنی موصول کے مبتدا ہے مطلول خبر ہے اور جملہ علیہ الخ خبر بعد خبر ہے

۴۲	اِذْ اَحَلَّ الْعَلْیَاءَ قُبَّۃً مَیْسُو + نَ		فَاَدْنٰی دِیَارِہَا الْعَوْصَاءُ

اللغات احل بصیغہ ماضی معلوم احلال مصدر اتارنا علیا ہر ایک اونچی زمین یا جگہہ کو کہتے ہین مگر زوزنی کے
تحریر سی ثابت ہوتا ہی کہ ایک جگہہ ہے قبۃ خیمہ نیز ایک مدوّر بنا اعتکاف کی حدیث مین ہے فرای قبۃ
مضروبۃ فی المسجد قال بعض الشارحین ہی من الخیام بیت صغیر ومن بیوت العرب میسون قبیلہ غسان
کی بادشاہ کی لڑکی تھی اغانی مین ہے کہ ایکدفعہ قبیلہ بکر بن وائل نے شام کی بعض اطراف پر غارت کی تھی اور
ایک غسانی بادشاہ کو مار ڈالا تھا جسکی لڑکی عمرو بن ہند کی تصرف مین آئی عوصاء زوزنی کے تحریر سے
معلوم ہوتا ہی کہ عوصاء ایک جگہہ ہے مگر صحاح قاموس وغیرہ کتب لغت مین اسکا ذکر نہین ہے یہی وجہ ہے
اس سے اعوص مراد لی ہے جو دیار باہلہ مین ایک جگہہ ہے اور ضرورت کیوقت شاعر ایسا کر لیا کرتے ہین
المعنے جبکہ اس بادشاہ نے شاہ غسان کی بیٹی میسون کا ڈولا علیا مین اتارا بعد مین عوصاء یا اعوص مین جو میسون کی

سب گہرون سے بادشاہ کی بادہ نزدیک تہا یا پہر اخوص ہین جو علیا کی سب جگہون سے بادشاہ کی بادہ نزدیک تہا
الاعراب ذ ظرف ہے جو فعل محذوف اذکر کے متعلق ہے اور رفادنی بر فا ترتیب کے لیے ہے ۔

٤٣ فتأوّت له قراضبة من | كل حيّ كأنهم ألقاء

اللغات تأوّت بصیغہ واحد مؤنث غائب تأوی مصدر جمع ہونا یقال تاوت الطیر تجمعت قراضبۃ جمع قرضوب بروزن عصفور مفرد چور ۔ درویش ۔ فقیر القاء جمع لقی بروزن عصا مفرد ہر ایک ایسی چیز جو کمال ذلت کے باعث پہینکدی جائے قال الشاعر ؎ وکنت لقی تجری علیک السوائل یا القاء قاف سے ہے اور لقوۃ کی جمع ہے معنی مادہ عقاب قال ابو عبیدۃ سمیت بذلک لسعۃ اشداقہا ۔
المعنی پہر اس بادشاہ کی لیے ہر ایک قبیلہ سے بہوکہی لٹیری اکہٹی ہو گئے جو کمال ذلیل تہے یا شجاعت مین عقابون کی مانند تہے یہان عمرو بن ہند کی چڑہائی کا ذکر کرتا ہے جو تغلبیون پر اسنے کی تہی ۔
الاعراب جملہ کانہم القاء قراضبۃ کا وصف ہے ۔

٤٤ فهداهم بالأسودين وأمر الله | بلغ تشقى به الأشقياء

اللغات ھدا بصیغہ معلوم ہدی مصدر باب ضرب آگی آگے ہونا اسودین سے مراد کہجورین اور پانی ہے چنانچہ حدیث مین ہے ولقد اتینا و مالنا طعام الا الاسودان اور صاحب محکم فرماتی ہین کہ اسودین سے رات اور سیاہ پتہرون والی زمین بہی مراد لی سکتے ہین ۔ انتہی الحال الی ان لم یکن معہ الا اللیل والحرۃ وصو اذھب سوء من التمر والماء بلغ مصدر ہے جو یہان مبالغہ مستعمل ہے تشقی بصیغہ معلوم شقاوۃ مصدر باب علم بدبخت
المعنی سو وہ بادشاہ انکی آگے بڑہا ۔ یا انہین بادشاہ کی آگے کیا ۔ بحالیکہ بادشاہ یا انکے پاس کہجورین اور پانی تہا ۔ یا بحالیکہ وہ کمال مشقت سی سیاہ رات اور سیاہ پتہریلی زمین ہی رکہتی تہے اور خدا کا حکم پورا ہو نیوالا ہے بدبخت جس سے بدبخت ہوتی ہین اور یہہ بعینہ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ الشقی من شقی فی بطن امہ ای من قدر اللہ علیہ فی اصل خلقتہ ان یکون شقیا فہو الشقی بحقیقۃ لا من عرض لعدہ الشقاء و جملہ اعترافیہ واقع
الاعراب بالاسودین اپنی متعلق کے ساتھہ ملکر ھم یا ھدا کی فاعل سے حال واقع ہے اور بہ کی ضمیر امر کیطرف راجع ہے

٤٥ إذ تمنونهم غرورا فساقتهم | إليكم أمنية أشراء

اللغات تمنون بصیغہ جمع مذکر مخاطب معلوم تا مضارع محذوف ہے تمنی مصدر باب تفعل مرغوب امر کی خواہش کرنا متعدی بنفسہ ہے حدیث شریف میں ہے لا یتمنی احدکم الموت غرور غین کے ضمہ سے باب نصر سے مصدر دہوکہا دینا یہان معنی فاعل یا مفعول ہے یا مبالغہ کا صیغہ ہے اور غین مفتوح ہے ساقت بصیغہ واحد مؤنث غائب سوق مصدر ہانکنا امنیہ آرزو آمانی جمع کعب کہتا ہے فلا یغرنک ما منت وما وعدت

ان الاماني والاحلام تضليل اشراء فعلاء کی وزن پر صیغہ صفت ہے - اترانے والے -
المعنے جب کی بات یاد کرو کہ تم انہین ایسی حالت مین چاہتی تہے کہ وہ دہوکہا دیتی آوین ۔ تا کہ لوگون کے سامنے تمہاری بہتری ہو اور کافی عذر ہو جائے کہ انکی فریب دینی سی ہمین شکست ہوئی ہے ۔ یا تم انہین ایسی حالت مین چاہتی تہی کہ وہ دہوکہا کہانی آوین یا تم دہوکہا کہانی والی تہے یا تم انہین ایسی خواہش سے چاہتی تہے جو دہوکہا دینی والی تہے اور اس سے خیال ہوتا تہا کہ ضرور یہہ کامیابی حاصل کرنیوالی خواہش ہے سو تمہارے اترانی والی آرزوئی جو کمال خفت پر مبنی تہی انہین تمہارے طرف ہانک دیا -
الاعراب غرورا تمنون کی فاعل یا تم ضمیر مفعول سے حال واقع ہے یا تمنی مفعول مطلق کا وصف ہے ای تمنیا غرورا اور اذ اذکروا محذوف کا مفعول فیہ ہے -

ترفع الال نخصهم والضحاء		لم يغروكم غرورا ولكن	۴۷

اللغات ال ریتی کی وہ چمک جو ابتدا اور آخر دن مین ایسی دکہائی دیتی ہے کہ گویا وہ چیزون کو اٹہاتی ہے اور یہہ سراب نہین ہے جعدی کہتا ہے حتی لحقناهم تعدى فوارسنا + كاننا رعن قف يرفع الآل بالشلب ضحوة ضحی ضحاء مین یہہ فرق ہے کہ ضحوة سپیدہ صبح کے بڑہنے کو کہا جاتا ہے اور جب آفتاب خوب چمکنے لگے تو اسوقت ضحی اور جب خوب زوال کا وقت آجائے تو اسوقت ضحاء کہتے ہین -
المعنے انہون نے تمہین دہوکہا نہین دیا بلکہ جلتی ریتی نے اور دوپہر نے انکے جسمون کو اونچا کر دکہایا اور تمہاری ہوشیاری کیوقت وہ تمہارے پاس آپوہنچی - ان معنون کے لحاظ سے یہہ شعر پہلے شعر سے متعلق ہے اور اغانی مین ہے کہ جب منذر نے تغلبیون (بنی تغلب) اور بکریون بنی بکر مین صلح کرادی تو اس خوف سے کہ کہین پہر شرارت نکرین فریقین کے معزز لوگ بطور قید یون کے اپنی پاس رکہہ لیئے ایکدفعہ نعمان بن منذر نے کسی ضروری امر کے لیئے بنی تغلب مین سے چند اشخاص ہے طی کیطرف بہیجے رستے مین بنی بکر انسے خدمت اور مدارات سے پیش آئی اتفاقا جب وہ انسے علحدہ ہوئی تو راستہ بہولکر کہین اور جگہہ چلے گئے اور ایسی سنسان جنگل مین پوہنچنے کے باعث جہان آب و دانہ میسر ہو سکتا تہا ہو کہی پیاسے مرگئے - بنی تغلب نے انکی دیت بنی بکر سے مانگے اور ظاہر کیا کہ یہہ سب سے ہوا ہے - بنی بکر کے دہوکہی سے ہوا ہے شاعر کی قوم نے جواب دیا
لہ قد سقيناهم اذ وردوا وحملناهم على الطريق اذ خرجوا فهل علينا ادحار القوم وضلوا یعنی رستے مین جہان جہان انکا ہمارے لوگون کے پاس سے گذر ہوتا گیا وہ مدارات پیش آتی رہے رستہ بہولنا یہہ انکا قصور ہے ہمارا نہین اور یہہ شعر بہی اس امر کی تصدیق مین ہے کہ انہون نے تمہین دہوکہا نہین دیا (یعنی بنی بکر نے) بلکہ دوپہر نے انہین ضعف کیا اور دن چڑہے پیشتر گہروں سے دانح کیا اب الزام لگانا

[illegible]

الاعراب عنزوا لم یغیروا کا مفعول مطلق ہے -

۴۷	أَیُّهَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا	عِنْدَ عَمْرٍو فَهَلْ لِذَاكَ انْتِهَاءُ

اللغات ناطق یہاں مبالغہ کے لئے مستعمل ہے مرقش بصیغہ اسم فاعل ترقیش مصدر چغلی کہانا جہوٹی باتیں بنانا فی الصحاح رقش الکلام زخرفہ وزورہ ومنہ قول رؤبۃ عاذلا قد اولعت بالترقیش الی سرا فاطرقی
المعنی او بکواسی ہماری طرف سے جو عمرو بن ہند بادشاہ کی خدمت میں جہوٹی باتیں بنا رہا ہے کیا اس سے رکنا بہی ہے یا کیا اسکی حد بہی ہے یہہ خطاب عمرو بن کلثوم کیطرف ہے
الاعراب ھل یہاں تمنی کے لیئے ہے اور ذا کا اشارہ الیہ ترقیش ہو رہا ہے جو ناطق اور مرقش سے مفہوم ہے اور ضمیر کے بجائے یہاں اسم اشارہ مستعمل ہے - کما ذکرنا -

۴۸	مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَیْرِ آیَاتٌ	ثَلَاثٌ فِی کُلِّهِنَّ الْقَضَاءُ

اللغات من موصولہ ہے آیات جمع آیۃ مفرد اصل میں اَوَیۃ تہا کیونکہ سیبویہ کے نزدیک عین کلمہ کا واو اور لام کلمہ کا یائی ہونا دونون یائی ہونیسے زیادہ ہے جیسے شویت جو حییت سے زیادہ ہے بمعنے دلیل و علامت قضاء باب ضرب کا مصدر ہے فیصلہ کرنا - کامیاب ہونا -
المعنی جسکے پاس تین اچھی دلیلیں ہماری ہیں جنمیں ہر ایک میں ہمارے حق فیصلہ ہے یا ہماری کامیابی ہے
الاعراب من یا عمر کا بدل ہے یا مبتدا محذوف سے خبر واقع ہے -

۴۹	آیَةٌ شَارِقُ الشَّقِیقَةِ إِذْ جَاؤُوا	جَمِیعاً لِکُلِّ حَیٍّ لِوَاءُ

اللغات شارق شرقی جانب آفتاب چمکنے والا شقیقۃ حقیقۃ کی وزن پر عباد بن زید بن عمرو بن ذہل بن شیبان کے لڑکی کا نام ہے جو اسعد بن ہمام بن مرہ بن ذہل بن شیبان کے بیٹوں سیار سمیر عبد اللہ عمر کی ماں ہے بنی شیبان کے ایک شاخ اسی سمجہنا چاہیئے یہہ قبیلہ نہایت زور آور اور سرکش تہا - ابو محمد اعرابی اسکی تعریف میں فرماتے ہیں کہم مردۃ لیس یاتون علی شیء الا افسدوہ نیز دو پہاڑ و کے مابینی فاصلہ کو بہی کہتے ہیں اور جہینہ کی وزن پر ایک گاؤں ہے اغانی میں ہے کہ ان آیات سے ان سب لڑائیون کیطرف اشارہ ہے جنمیں بکر نے منذر کی حمایت کے پہلی لڑائی کا بیان جسے یوم الشقیقہ کہتے ہیں اس شعر میں ہے اور شقیقہ قیس بن معد یکرب کی سپہ سالاری میں بہت سے یمنیون کو ساتہ لیکر عمرو بن ہند کی اونٹون کو لوٹنے کے لیئے آئی تہی مگر بڑی ہمت اور شجاعت سے لڑے اور انہیں نہایت ذلت سے
المعنی ایک انمیں سے ہمارا گواہ قبیلہ شقیقہ کی لڑائی کا دن ہے یا قبیلہ شقیقہ میں چمکتا جنگ یا آفتاب ہے جبکہ وہ اکٹہی ہوکر آئی اور بادشاہ کی اونٹوں کے غارت کا ارادہ کیا اور حال یہہ تہا کہ ہر ایک قوم کے لیئے الگ الگ جہنڈا

الاعراب شارقا لشقیقۃ یا منصوب بنزع خافض ہے یا آیۃ سے بدل ہے

۵۰	حَوْلَ قَیْسٍ مُسْتَلْئِمِیْنَ بِکَبْشٍ	قَرَظِیٍّ کَاَنَّہٗ عَبْلَاءُ

اللغات مستلئمین بصیغہ جمع مذکر استلام مصدر ہتھیار پہننا ومنہ الحدیث یستلئم للقتال ای یلبس اللامۃ کبش سردار یقال ھو کبش القوم ای سیدھم قرظی بروزن عربی یمنی آدمی کو کہتے ہیں اسلیئے کہ یمن میں قرظ بہت ہوتا ہی عبلاء سپید پتھر کو کہتے ہیں

المعنے قیس بن معدیکرب کی گرد زرہ پہنی ہوئی ایسے یمنی سردار کے ہمراہ جو درشتی اور رنگت میں سپید پتھر تہا یہاں یمنی سردار سے مراد وہی قیس ہے جو علی سبیل التجرید بیان مذکور رہے ۔

الاعراب حول قیس کا مفعول فیہ ہے ۔

۵۱	وَصَتِیْتٍ مِّنَ الْعَوَاتِکِ لَا تَنْھَاہُ	اِلَّا مُبْیَضَّۃٌ رَعْلَاءُ

اللغات صتیت بروزن شریف گروہ حدیث میں ہے فاموا صتیتین ای جماعتین عواتک جمع عاتکہ مفرد اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جو خوشبو بکثرت لگائی اور چونکہ یہہ کام شریف عورتیں ہے کیا کرتی تہیں لہذا عورت کو عاتکہ کہنے لگ گئی ومنہ الحدیث انا ابن العواتک من سلیم عتک سے ماخوذ ہے جسکی معنی خوشبو لگنے کے ہیں بولتے ہیں عتک بہ الطیب ای لزق مبیضۃ بصیغہ اسم فاعل ابیضاض مصدر سپید ہونا۔ رعلاء یا تو معنی بیہودہ ہے یعنی ایسا لشکر جو انجام نہ سوچی اور فی الواقع ایسی ہے جرار اور رہا در تیجہ ہوا پیسے سعد بن ثابت کہتا ہی سہ فان تخدموا بالعذ ردکار فانہا + تراث کریم لایبالی العواقبا یا رعلا کی معنے لمبی کی ہیں جیسی عسکر جرار وغیرہ اسحالت میں رعلاء کا لفظ کثرت پر دال ہوگا

المعنے اور اچہی ہانبوں یعنی تو مج گروہ کی ہمراہ سوا ایسی لشکر کے جو بہت بہاری یا انجام نہ سوچی کوئی روک نہیں سکتا تہا

الاعراب صتیت کبش پر معطوف ہے یعنی لئے تکرار ہے ای مستلئمین بکبش وصتیت من العواتک یہان بہے صتیت ہی الی سبیل التجرید وہی مراد ہے جو مستلئمین کے فاعل ہے ہی اور جملہ لا تنہاہ الخ صتیت کا وصف ہے

۵۲	فَرَدَدْنَاھُمْ بِطَعْنٍ کَمَا یَخْرُجُ	مِنْ خُرْبَۃِ الْمَزَادِ الْمَاءُ

اللغات خربۃ ہر ایک گول چہید خرب سے ماخوذ ہے جسکے معنی چہید کرنیکے ہیں ومنہ الحدیث کانی بحبشی مخرب علی ہدۃ الکعبۃ یرید مثقوب الاذن خرم کے معنی میں ہے مزاد جمع مزادۃ مفرد قیاس تو اسمین کسرہ ہے کیونکہ آلہ کا صیغہ ہے مگر مشہور بالفتح ہی ہے ۔

المعنے پہر ہمنے انہیں ایسی نیزہ زنی سے پس پا کیا کہ خون اسکے باعث ایسا نکلتا تہا جیسے مشک کی سوراخ سے پانی

الاعراب کما یخرج فعل محذوف کی متعلق ہے جسپر یہہ دال ہے ای یخرج منہ الدم کما یخرج وانما قدرنا

ذلك لقول من هو مغنٍ من الاسفار الكبار ينبغي ان يكون المحذوف من لفظ المذكور مهما امكن

۵۳	وحملناهم على خزم ثهلان		شلالاً ودمي الانساء

اللغۃ حمل بصلہ علی مجبور کرنا ۔ علی پر برانگیختہ کرنا حزم زوزنی نے اس لفظ کو حا مہملہ اور زا معجمہ سے روایت کیا ہے وہ زمین جو بہ نسبت حزن کے زیادہ سخت ہو لبید کہتا ہے ۔ وکان ظعن الحی لما اشرفت + فی الآل وارتفعت بهن حزوم + اور خزم خا معجمہ اور را مہملہ سے بھی ہو سکتا ہے جسکے معنی پہاڑ کی چوٹی کے ہیں ثهلان ایک پہاڑ کا نام ہے بسبب علمیت اور زیادتی الف نون کے غیر منصرف ہے شلال شین کے کسرے سے بمعنی متفرق و پراگندہ فی الصحاح الشلال القوم المتفرقون قال الشاعر ۔ اما والذی حجت قریش قطینه + شلالا ودولی کل باق وهالك + دمی بصیغہ ماضی مجہول تدمیۃ مصدر خون آلودہ کرنا انساء جمع نسا مفرد ٹانگ میں ایک رگ ہے جسکی صدمہ پہنچنے سے انسان لنگڑا ہو جاتا ہے ۔

المعنی اور انہیں ہمنے کوہ ثہلان کے چوٹی پر پناہ لینے پر مجبور کیا درانحالیکہ وہ متفرق اور پراگندہ تھے اور انکی ٹانگوں کی رگیں خون آلودہ تہیں ۔

الاعراب شلالاً حملنا کی ضمیر مفعول سے حال واقع ہے اور الانساء پر الف لام مضاف الیہ کے عوض ہے ای انساءهم

۵۴	وفعلنا بهم كما علم الله		وما ان لحائنين دماء

اللغۃ فعلنا بصیغہ جمع متکلم فعل مصدر بصلہ با بری طرح سے پیش آنا حدیث میں ہے اللهم افعل بهذا الشیخ یدعو علیہ حائن مقتول بیوقوف ۔ گمراہ خواہ مخواہ اپنی آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا دماء جمع دم مفرد خون ۔ خونبہا ۔

المعنی اور ہم انسے بری طرح پیش آئے جیسے کہ خدا جانتا ہے اور بیوقوفوں یا گمراہوں کے لئے جو دانستہ اپنے کو تباہی میں ڈالتے ہیں خونبہا میں نہیں ہوتا یا درانحالیکہ انکے مقتولوں کا قصاص نہیں لیا گیا تہا ۔

الاعراب جملہ وما ان آہ یا مستقل ہے یا ہم سے حال واقع ہے ۔

۵۵	وجبهناهم بطعن كما تنهز		في جمة الطوي الدلاء

اللغۃ جبهنا بصیغہ جمع متکلم جبہ مصدر باب منع یمنع سختی سے پیش آنا واصلہ من اصابتنا الجبهة من جبهته اصبت جبهته تنهز بصیغہ واحدہ غائبہ مضارع مجہول نہز مصدر باب ضرب ڈول کنوئیں میں اس غرض سے ہلانا کہ خوب بہر جائے جمۃ کنوئیں کے وہ جگہ جسمیں پانی بہت ہو جمام جمع طوی وزن فعیل وہ کنواں جو پتھر اور اینٹوں سے خوب درست کیا گیا ہو اطواء جمع بدر کی حدیث میں ہے فقذفوا فی طوی من اطواء بدر ای بیر مطویۃ من ابارها ۔

المعنے اور انہین ہم ایسی سخت نیزہ زنی سے پیش آئے کہ انکی گلتی کے جگہون مین ایسے ہلائی جاتی تہے جیسے کہ کوئین سے کہرے پانی مین ڈول ہلائے جاتے ہین —
الاعراب ۔ اگلے شعر کیطرح منفذ رسی متعلق ہے ای حبسناہم یطعن تہز بہ الرماح فی منافذہا

٥٦	ثم حجرا اعني ابنَ امِّ قطام	-	وَلَهُ فارسيَّةٌ خضراءُ	

اللغات حجر بن ام قطام سے مراد حجر بن حارث بن عمر کندی ہے جو امرء القیس شاعر کا باپ تہا ۔ قصہ اسکا اغانی مین ہے اور یہ ہے کہ حجر ایکدفعہ بہت سا لشکر لیکر اسماء بن منذر پر چڑہ آیا ۔ بنی بکر نے کمال شجاعت سے مقابلہ کیا اور اسی مین پاکیا اور اسکا لشکر قتل کر دیا فارسیۃ پارسی زرہ قال الشاعر
سے سراتہم فی الفارسی المسرد یا پارسی لشکر خضراء یعنی سیاہ یقال کتیبۃ خضراء للتی علیہا سواد الحدید یا ہو بیارسی ہو من قولہم اباد اللہ خضراءہم ای معظمہم وسوادہم —
المعنے پہر حجر بن حارث کندی یعنی ام قطام بنت سلمہ کا بیٹا جسکی لئے سیاہ پارسی زرہ تہی جسکا بہاری لشکر یا ہتیار وسیکے باعث کالی گہٹا معلوم ہوتا تہا ۔
الاعراب حجرا ابتہ پر معطوف ہے اعنی کے لئے مرفوع ہے —

٥٧	أَسَدٌ في اللقاءِ وَردٌ هموسٌ		وَرَبِيعٌ إن شنَّعت غبراءُ	

اللغات اسد بمعنی شیر مذکر مؤنث مین برابر مستعمل ہے آسد و اسد بروزن افعل جمع اور کبہی مؤنث کیواسطے مین تاء تانیث بہی لاحق کر دیتے ہین ورد گلابی رنگ ہموس فعول کے وزن پر وہ شیر جسکے چلنے کی آہٹ بہی سنائی دے یعنی اچہی طرح سے چلنے کی آواز معلوم ہو ہمس سے ماخوذ ہے جسکی معنے آہستگی ہین قال اللہ تعالی فلا تسمع الا ہمسا ۔ رؤبہ اپنی تعریف مین کہتا ہے سے لیث یدق الاسد الہموسا والاقہبین الفیل والجاموسا ۔ شنعت بصیغہ واحد مؤنث غائب تشنیع مصدر دامن پہیلنا غبراء غبار کی طرح ۔ اس سے وہ قحط کا سال مراد ہے جس مین سبزی اور بارش کے نہونے سے بہت گرد و غبار اٹہے ۔ وسمیت السنۃ المجدبۃ غبراء لشدۃ الحر والموت الاحمر فان الجوع ابدا یکون فی السنین المجدبۃ المغبرۃ فانہا من قلۃ المطر و اراضیہا من عدم النبات —
المعنے وہ لڑائی مین گلابی رنگ آہستہ آہستہ چلنی والا شیر تہا اور جب سخت قحط والا سال دامن اٹہاکر آوے تو موسم بہار تہا ۔
الاعراب اسد مبتدا محذوف کی خبر واقع ہے ای ہو اسد ۔ اور فی اللقاء اسکا صفت ہے اور ان یہان بمعنی اذ ہے قال الکوفیون وقد یکون بمعنے اذ اور ربیع کی متعلق ہے لا فادۃ معنی المشتق لہ مفیض لخیر وقت تشنیع الغبراء کتعلق قولہ من ام الحویرث بہا بک —

۵۸	وَفَكَكْنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ		بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ

اللغات فککنا بصیغہ جمع متکلم فک مصدر باب نصر بمعنی چھوڑانا یقال فککت الرھن اخلصتہ غل لوہے کی زنجیر جو گلے میں ڈالی جاتی ہے اغلال جمع امرء القیس منذر کی بیٹی کا نام ہے جسی ماء السماء بھی کہتے تھے قبیلہ غسان نے منذر اسکے باپ کے قتل کرنے کی بعد گرفتار کر لیا تھا۔ بنی بکر نے شام کی بعض قطعات پر حملہ کر کے اسی چھڑا لیا بلکہ شاہ غسان کے بیٹی حسون کو بھی گرفتار کر لیا تھا عناء حاصل مصدر ہے بمعنی مشقت و رنج

المعنی اور امرء القیس کے گلے سے زنجیر اتارا ہے اور اسی چھڑایا بعد اسکے کہ وہ مدت تک قید رہا اور رنج برداشت کیا

الاعراب بعد ما طال میں ما مصدریہ ہے اور یہ ظرف فککنا کے متعلق ہے

۵۹	وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنِ آلِ بَنِي الْأَوْ+سِ		عَنُودٌ كَأَنَّهَا دَفْوَاءُ

اللغات جون سے مراد یہاں معاویہ بن حجر آکل المرار ہے جو کالی رنگت کی لیے اس نام سے نامزد ہوا اور قیس بن معدیکرب کا چچا زاد بھائی تھا آل کا لفظ یہاں زائد ہے جیسے حرث بن ابرص کے اس شعر میں ہے اما ندین یا بنتہ آل زید + امین بما اجن الیوم صدری عنود یا عناد سے مبالغہ کا صیغہ ہے یا وہ بادل جو بہت برسنے والا ہو اور لشکر کو بادل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں جیسے ۔ سحابنا تنہج اسرہا دما دفواء کی معنی زور سے پہاڑ کے سیدھے ہیں اور بہت شاخون والی درخت کو کہتے ہیں حدیث میں ہے ابصر شجرۃ دفواء ای العظیمۃ الظلیلۃ الکثیرۃ الاغصان اور عقاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے چونچ ٹیڑھی ہوتے ہے

المعنی اور بنی اوس کے جون کے ساتھہ ایک سخت عناد رکھنے والا لشکر یا بہت برسنے والا بادل تھا جو کثرت کی وجہ سے گویا بہت شاخون والا درخت یا بلحاظ دفعتًا ٹوٹ پڑنے کے عقاب تھا۔

الاعراب دوسرا جون پہلے جون سے بدل ہے جیسے موسی بن جابر کی اس قول میں ہے وجدنا ابانا کان حل ببلدۃ + سوی بین قیس قیس

۶۰	مَا جَزِعْنَا تَحْتَ الْعَجَاجَةِ إِذْ		وَلَّوْا شِلَالًا وَإِذْ تَلَظَّى الصِّلَاءُ

اللغات عجاجۃ غبار ولوا بصیغہ جمع مذکر غائب اثنی مسلوم تولیہ مصدر پیٹھ پھیرنا تلظی بصیغہ واحد مؤنث غائب باب تفعل اصل تتلظی تھا ایک تا حسب قاعدہ محذوف ہے تلظی مصدر بھڑکنا تتلظی المنیۃ فی دماءہم ای تلتہب و تضطرم من لظی من اسماء النار صلاء بروزن کساء آگ

المعنی جب جون اور اسکی سپاہی تتر بتر ہو گئی اور جب لڑائی کی آگ خوب بھڑکی تو ہم اس غبار کے نیچے خوف سے نہ گھبرائے اور بیقرار ہوئے

الاعراب اذ ولوا جزعنا سے ظرف واقع ہے جیسے جملہ اذ تلظی

۶۱	وَأَقَدْنَاهُ رَبَّ غَسَّانَ بِالْمُنْذِرِ		كَرْهًا إِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ

اللغات اقدنا بصیغہ جمع متکلم۔ اقادہ مصدر قتیل کے بدلے قاتل کو مار ڈالنا قو دیتے ہیں اقدتہ القاتل بالقتیل ای قتلتہ بہ غسان یا فعلان ہے بمعنی ضعیف یا فعال بمعنے چست چالاک اصل میں ایک چشمہ تھا جہاں ازد یمن نے ڈیرا کیا تھا بعلت جیا ورت یہی نام اسکا پڑ گیا بنو جفنہ بھی انہیں سے ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے کہ پہلے ہی اسی نام سے موسوم تھے لا تکال بصیغہ مضارع مجہول غائبہ مونث کیل مصدر باب ضرب ناپنا اور خون کا ناپنا کنایہ ہے بدلہ لینے سے ویسے کی ویسی۔

المعنے اور ہم نے منذر کے بدلے غسان بادشاہ کو جبراً قتل کیا جبکہ خون ناپے جاتے نہیں تھے

الاعراب رب غسان ضمیر غائب سے جو اقدناہ میں واقع ہے بدل کل ہے قال الحاجب علیہ غفران اللہ ولا یبدل ظاہر من مضمر بدل الکل الا من الغائب نحو ضربتہ زیدا۔

۴۲	وَ آتَيْنَاهُمْ بِتِسْعَةِ أَمْلَاكٍ	كِرَامٍ أَسْلَابُهُمْ أَغْلَاءُ

اللغات املاک جمع ملک بمعنی بادشاہ۔ حاکم اسلاب جمع سلب بفتحتین بروزن سبب مقتول کا سارا اسباب جس میں ہتھیار کپڑے اور گھوڑے بھی داخل ہیں اغلاء جمع غالی بمعنی گراں قیمت۔

المعنے اور نو معزز حاکم قصاص میں انہیں دئیے جنکے ہتھیار اور کپڑے قیمتی اور گراں تھے آغانی میں ہے کہ ان نو حاکموں سے حجر آکل المرار کے آدمی مراد ہیں اصل قصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ منذر نے بنی بکر کو حجر کے مقابلہ میں بھیجا سخت لڑائی کے بعد حجر اور اسکے کنبے کے اور آدمی بنی بکر کے قید میں آگئے اور بادشاہ کی حکم سے ایک جگہ بن جو بعد میں جفر الاملاک کی نام سے مشہور ہو گئے یکے بعد دیگرے ذبح ہوئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ اسلابہم اغلاء املاک کا وصف ہے جیسے کرام

۴۳	وَوَلَدْنَا عَمْرَو بْنَ أُمِّ إِيَاسٍ	مِنْ قَرِيبٍ لَمَّا أَتَانَا الْحِبَاءُ

اللغات حباء کتاب کے وزن پر بمعنی عطیہ و بخشش ہے فعل بمعنے مفعول ہے جیسے کتاب بمعنی مکتوب و لباس بمعنے ملبوس۔ یہاں کنایہ مہر سے ہے۔

المعنے اور عنقریب ہم نے عمرو بن ایاس کو جنا جبکہ ہمارے پاس مہر آیا۔ اسکے جننے سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص اسکے عورتوں کے اولاد سے ہو جننے والی اسکی ماں تھی اور مہر سے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ بادشاہ بھی جو ہمارے قرابت ہو وہ ایسی نہیں جس سے فخر ہو اور ناجائز طور پر ہو مثلاً جبر یا قید وغیرہ سے بلکہ ہماری مرضی سے نکاح ہوا اور مہر دینے لیا الغرض ہم بادشاہ کے ماموں ہیں۔

۴۴	مِثْلُهَا تُخْرِجُ النَّصِيحَةَ لِلْقَوْمِ	فَلَاةٌ مِنْ دُونِهَا أَفْلَاءُ

اللغات نصیحہ ایک ایسا کلمہ ہے جس سے اعلی درجہ کی خیر خواہی مراد لیتے ہیں فصیح سی ماخوذ ہے جسکی معنے

خلوص اور سچی موافقت کے ہیں بعدہ لام مستعمل ہے حدیث میں ہے الدین النصیحۃ للہ و رسولہ ولکتابہ
قال بعض الافاضل ہی کلمۃ یعبر بہا عن جملۃ ہی ارادۃ الخیر للمنصوح لہ فلاۃ مفرد فلاتم
افلاء جمع الجمع وہ جنگل جسمیں پانی نہو۔
المعنی ایسی قرابت سے اپنی لوگوں کی خیرخواہی ظاہر کرتی تہی اور یہ ایک ایسا وسیع ہے جسکے پاس ریگل میں اپنی ہاتہ قرابت دستیع
الاعراب مثلہا کی ضمیر لاوت کیطرف راجع ہے جو ولد ناسی مفہوم ہے جیسے اعدلوا ہو اقرب للتقوی میں اور رہاۃ
مع اپنی وصف من دونہا افلاء کی مبتدا محذوف کی خبر واقع ہے ای ہی فلاۃ دونہا افلاء اور کل جملہ مثلہا کی ضمیر سے حال واقع

۶۵	فَاتْرُكُوا الطَّيْخَ وَالتَّعَدِّيَ وَإِمَّا		تَتَعَاشَوْا فَفِي التَّعَاشِي الدَّاءُ

اللغۃ الطیخ تکبر کرنا باب ضرب سے مصدر ہے ویمکن ان یکون بمعنی التلطخ بالقبیح تعاشی اندہا ہوجانا اما اصل
میں ان شرطیہ اور ما زائدہ سی مرکب ہے نون میم سے بدل کر میم میں مدغم ہوا۔
المعنی سو تکبر اور اندہاپن چھوڑ دو اور اگر تم اندہے ہوگی تو اندہاپن میں بیماری ہے۔
الاعراب واما تتعاشوا شرط ہے جملہ اسمیہ ففی التعاشی الداء جزا ہے

۶۶	وَاعْلَمُوا أَنَّنَا وَإِيَّاكُمْ فِيمَا		اشْتَرَطْنَا يَوْمَ اخْتَلَفْنَا سَوَاءُ

اللغۃ اعلموا بصیغہ جمع مذکر امر حاضر ... بدخول اسکا مفرد یعنی مفعول
کی تاویل میں ہے جیسی آیہ واعلموا ان اللہ شدید العقاب میں یوم یہاں مطلق وقت کے معنی میں ہے
سواء فعال کے وزن پر بمعنی برابر کے ہے واحد تثنیہ جمع پر برابر اطلاق پاتا ہے اور کبھی تثنیہ کے
موقع پر سواء ان یا سواءان اور جمع کیحالت میں اسواء یا سواسیۃ بھی کہدیتے ہیں۔
المعنی اور یقین کرلو کہ ہم تم ان شرطوں میں برابر ہیں جو قسم کے وقت ہمنے ٹہرائیں اس شعر سے
اس عہد نامہ کیطرف اشارہ ہے جسکی تصریح آیندہ شعر میں کرتا ہے۔
الاعراب فیما اشترطنا اصل میں فیما اشترطنا علیہ تہا صلہ اسکا محذوف ہے اور یوم اختلفنا اسیطرح سواء کی متعلق ہے

(حلف) ۶۷	وَاذْكُرُوا حِلْفَ ذِي الْمَجَازِ وَمَا قُدِّمَ		فِيهِ الْعُهُودُ وَالْكُفَلَاءُ

اللغۃ حلف حا کی کسرہ اور لام کے سکون سے بمعنی عہد اور پیمان کے ہے قال العینی وبینہما حلف وحلفۃ
بالکسر ای عہد ذو المجاز منا کی پاس ایک مشہور جگہ ہے جہاں ایام جاہلیت میں بازار لگا کرتا تہا اور منذر
بن ماء السماء نے وہاں بنی تغلب اور بنی بکر میں حلفین لیکر باہم صلح کرائی تہی مضمون اس عہد نامہ کا یہہ تہا
کہ ہر ایک مقتول کی دیت قاتل کے نہ معلوم ہونیکی وقت اس قبیلہ پر پڑیگی جو اسکے پڑوس میں ہو
اور اگر دو محلوں کے وسط میں وہ قتیل پایا جاوے تو ناپ کر دیت لی جائیگی یعنی جو گہر مقتول کے متصل ہو

قریب پایا جائیگا وہی ذمہ دار ٹھیرایا جائیگا اس عہد کی درستی کے لیے حسب روایت اصمعی دونوں قبیلوں میں سے اسی اسی نوجوان بطور رہن کے لیے گئے اور قسم کے پختگی کے لیے دونوں کنبوں کے معززین کو مکہ میں بھیجا گیا اور اپنی طرف سے بادشاہ نے بنی تمیم کا ایک سردار رعلاق نامی بھی ساتھ میں کیا چنانچہ حارث اشعار ذیل میں اسکی طرف خطاب کرکے کہتا ہے ؎ فہل سعیت لصلح الصدیق + کصلح ابن مادیة الافقم + وقیس تدارك بكر العراق + وتغلب من شرها الاعظم + وبيته شراحيل في وائل + مكان الثريا من الانجم + فاصلح ما افسد وابينهم + كذلك فعل الفتى الاكرم + ابن مادية هو قيس بن شراحيل بن همام بن مرة وكان ولى واحتمى لبني تغلب مدت تک صلح رہی بعد ازاں آپس میں تنازع ہوا جسکا اشارہ ہمنے شعر نمبر ۴۶ میں کیا ہے۔

المعنی ذی المجاز کے عہد کو یاد کرو اور جو عہد اور ضمان اسمیں لیے گئے تھے

الاعراب ما تقدم فیہ العہود والکفلاء عہد پر معطوف اور عہد کی طرح اذکروا کا مفعول ہے

۴۸ حَذَرَ الجَوْرِ وَالتَّعَدِّي وَهَلْ ‏ يَنْقُضُ مَا فِي المَهَارِقِ الأَهْوَاءُ

اللغات جور باب نصر سے مصدر ہے ظلم کرنا اصل معنے اسکے جھکنے اور میل کرنیکے یعنی حق سے انحراف کرنا مہارق جمع مہرق فارسی ہے مہرہ کردہ کا معرب عرب میں دستور تھا کہ کپڑے کو خوب مانڈ لگا کر صاف کرکے عہد نامے وغیرہ اس پر لکھتے اھواء جمع ہوی مفرد نفسانی خواہش۔

المعنی جو فریقین نے ظلم اور تعدی سے بچنے کے لیے باندھے تھے اور کیا جو کچھ عہد ناموں میں ہے اسی نفسانی خواہشیں توڑ سکتے ہیں

الاعراب حذر الجور حذر الموت کی طرح مفعول لہ ہے اور حلف کے متعلق ہے یعنی ذی المجاز کا عہد جو بخوف ظلم و تعدی فریقین باندھا گیا تھا اور اذکروا کا مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے یعنی تعدی اور ظلم سے بچنے کی لیے یاد کرو

۴۹ عَنَتًا بَاطِلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ ‏ عَنْ حُجْرَةِ الرَّبِيضِ الظِّبَاءُ

اللغات عنت باب ضرب سے حال مصدر ہے بری طرح سے پیش آنا تعتر مصدر ہے بمعنی پیش آنیکے تعتر بصیغہ واحد مؤنث غائب مجہول عتر مصدر عتیرہ مرغ کا ذبح کرنا اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے ہیں جو ماہ رجب میں بعد کسی مطلب برآری کی اپنی بتوں کے لیے کرتی صحاح میں ہے کبھی یہہ بھی نذر مانی جاتی تھی کہ اگر میری مراد بر آئی تو میں ایک بکری یا بھیڑ بت کی نام ذبح کرونگا جب وہ حاجت پوری ہو جاتی تو وہ نذر دینی سے جی چرا جاتا اور بجائے بکری کے ہرن کے ذبح پر کفایت کیجاتی حارث بن حلزہ کا اشارہ اسی مضمون کیطرف ہے انتہی حجرۃ حا پر زبر اور جیم سے غرفہ کی وزن پر بمعنی کنارہ کی ہے حجر سے ماخوذ ہے جسکے معنی روکنے کے ہیں چونکہ بکریوں کے روکنے کی جگہ بنایا جاتا ہے لہذا اسی حجرہ

[illegible]

کہتے ہیں ربیض فعیل کے وزن پر بمعنی بکریوں کے بچے ہر حدیث میں ہے مثل المنافق مثل الشاة بین الربیضین ظلما جمع ظلمی مفرد ہے

المعنے تم ہماری مقابلہ میں ظلم کی طرح پیش آتے ہو اور تعدی سی تعرض کرتے ہو اور خواہ مخواہ دوسروں کا قصور ہمپر لگاکر قتل کرنا چاہتی ہو) جیسے بکریوں کے بچے بربری جانور کے عوض حرم میں ذبح کیئے جاتے ہیں

الاعراب عنتا باطلا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای تعنتون عنتا باطلا جیسے ظلما ای تظلمون ظلما

٧٠	أعلينا جناح كندة أن يغنم		غازيهم ومنا الجزاء

اللغات کندة ثور بن عفیر کا لقب ہے چونکہ اسنی باپ کی ناشکری کی تہی لہذا اسکا نام کندہ پڑ گیا تہا- یہاں قبیلہ یعنی بنی کندہ مراد ہے اصمعی فرماتے ہیں کہ کندہ نی بادشاہ کی خراج دینی میں کوتاہی کی جسپر بنی تغلب کو اسنی خراج وصول کرنے کے لیے بہیجا جسکے سبب مقتول ہوگئی اور انکی کچھ بہی پرواہ نکی گئی یہانتک کہ بادشاہ نی انکا قصاص بہی نہ لیا اس شعر میں انہیں جتادیا ہے اور بعض کا یہہ خیال ہے کہ کندہ نے بنی تغلب پر چڑھائی کی تہی اور انکا مال اسباب لوٹنے کے بعد انہیں قتل بہی کیا تہا- مگر ان سے غیرت نے نہ لوجی حرکت بہی نہ کی اور چپکے ہو رہے

المعنے کیا بنی کندہ کا گناہ ہمپر لازم آتا ہے - انکا غازی لوٹے اور ہم سے بدلہ ہو-

الاعراب جملہ ان یغنم آہ مصدر کی تاویل ہوکر کندہ سے بدل اشتمال واقع ہے یا جناح کا بدل ہے

٧١	أم علينا جرى إياد كما نيط		بجوز المحمل الأعباء

اللغات جری فعلی کی وزن پر بمعنے گناہ اور جنایت کے ہیں اے ملیبہ الانسان من ذنب وبلیة ایاد بن نزار بن معد ایک قبیلہ تہا جو عراق میں رہا کرتا تہا اور بنی تغلب کے اونٹ اسنے لوٹ لیے تہے نیط بصیغہ ماضی مجہول بروزن قیل نوط مصدر باب نصر بمعنی معلق کرنا آویزاں کرنا عرض کرنا [illegible] یعنی وسط اور بیچ کی ہے اجواز جمع محمل بصیغہ اسم مفعول تحمیل مصدر لادنا [illegible] لادو اونٹ اعباء جمع عب بروزن حمل مفرد بوجہہ-

المعنے کیا ہمپر ایاد کا گناہ ہے جس تم لیتے ہو جیسے لادو اونٹ کی بیچ پر بوجہہ رکھ دیا جاتے ہیں یعنی جیسے کہی اور کا بوجہہ اونٹ کی مرضی کے خلاف اسپر لاد دیتی ہیں ویسی ہی تم بہی ہمارے خواہ مخواہ کسی اور کا گناہ لگا دیتے ہو اور یہہ مضمون اس شعر سی مشابہ ہے ~ وکنت دعیا نیط فی اذناب

الاعراب کما نیط فعل مقدر کے ساتھ متعلق ہے جسپر سیاق دلالت کرتا ہے ای تظلمون علینا کما نیط [illegible] المحمل الاعباء

٧٢	ليس منا المضربون ولا قيس		ولا جندل ولا الحذاء

اللغات مضربون بصیغہ اسم مفعول تضریب مصدر [illegible] کانا فی الصحاح التضریب بین القوم الاغراء

تلوار ہی مارنا قیس سے مراد وہی مصلح ہے جسکا ذکر ہمنی شعر نمبر ۲۶ مین کیا جندل اور خذاء دونو نام ہین

المعنے قتل کرنیوالی یا فتنہ فسادڈالنیوالے تم مین سے نہین تہے دجیسے کہ تم خیال کر رہے ہو) اور نہ قیس اور نہ جندل اور نہ خذا جو اخیر صلح کے باعث ہوئے یعنی جب یہہ لوگ ہم مین سے نہین تہے بلکہ تمہارے طرفدار تہی تو پہر کیا وجہ ہے کہ اب تم ہمین ناحق طعن دیتے ہو اور اور ونکے گناہ ہمارے ذمہ لگا رہے

الاعراب مضروبون مع اپنے معطوف قیس جندل جنا ہ کے لیس کا اسم ہے منّا مع اپنے متعلق کے خبر مقدم ہے

۴۷	ام جنایا بنی عتیق فمن یغدر		فانّا من حربهم براءُ

اللغات جنایا جمع جنیہ مفرد معنے گناہ بنی عتیق کوئی قبیلہ ہوگا جسنے بنی تغلب کو کسی قسم کی تکلیف پونچائی ہوگی غدر عہد کا توڑنا براء بروزن جبان بری واحد تثنیہ مذکر مؤنث جمع مین مساوی ہے قال بعض الافاضل تحت قولہ انا منك براء لیستوی فیہ الواحد وغیرہ با کی کسرہ سے بہی بن سکتا ہے ظراف کی وزن پر اسحالت مین بری کی جمع ہوگا اور شجاع کے وزن پر بہی آیا ہے

المعنے کیا بنی عتیق کے گناہ ہمپر ہین (نہین) سو ہم تمسے اگر تم عہد شکنی کروگی بری ہین یا چونکہ تمہارے عہد شکنی کیحالت مین ہمین کوئی نہین پوچہہ سکتا کیونکہ تمہارے ساتہہ ہمارے تعلقات مربوط نہین ہین ویسے ہی اگر عتیق نے کوئی تم سے بری طرح معاملہ کیا تو ہم بہی اس گناہ کی نیچے نہین آسکتے اسحالت مین فانا جملہ مستانفہ ہوگا اور اگر بنی عتیق مخالفین سے سمجہے جائین اور انکی عہد شکنی بہی ثابت ہوجائے تو اسحالت مین یہہ معنے بہی ہوسکتی ہین کہ کیا ہم پر بنی عتیق کے گناہ پڑین گے جبکہ انہونے بیوفائی کی نہین بلکہ ہم تو تم سے اگر تم بیوفائی کرو بیزار ہین۔

۴۸	وثمانون من تمیم بایدیہم		رماحٌ صدورہن القضاءُ

اللغات تمیم ایک مشہور قبیلہ ہے ماخوذ من تم الشیٔ اذا اشتد وصلب قضاء مرنا یعلبہ علی قتل کرنا یہان

المعنے اور انکے ساتہہ اسّی بنی تمیم لڑے جنکے ہاتہہ مین ایسی نیزے تہے جنکے پہل موت یا قتل تہے۔ یہان اس قصہ کیطرف اشارہ ہے جسکا ذکر اغانی جلد ۹ مین ہے کہ ایکدفعہ عمر جو قبیلہ بنی سعد مناۃ مین تہا تغلبیون کے ایک قبیلہ پر جو بنی قطن کہلاتا تہا چڑہ آیا اور اسکی ہمراہی مین قبیلہ بنی تمیم کے اسّی سوار تہے یہہ قبیلہ تغلبیون کا بنی رزاح کہلاتا تہا اور بحرین کے قریب ایک قطعہ زمین پر جو اسوقت نطاع کے نام مشہور تہا سکونت رکہتا تہا ان اسّی سوارونے بنی رزاح کی خوب خبر لی اور کئی ایک انمین قتل کئے کسنے بہی انکا بدلہ نلیا۔

الاعراب ثمانون فعل محذوف کے فاعل ہونیکے لیئے مرفوع ہے اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ ثمانون مع اپنے تمیم فارسًا اور وہمشہ بایدیہم رماح کی متعلق ہو۔ اور دوسرا شعر خبر ہو۔

۷۵	تركوهم ملقين رأسوا	بشهاب يصمم مفرقا أسداءه

اللغات ترکوا بصیغہ جمع مذکر غائب ماضی معلوم یہان معنے جعلوا کی ہے ملقین بصیغہ مذکر اسم مفعول از باب تفعیل تلقیب مصدر تلوار سے پارہ پارہ کرنا آتو بصیغہ جمع مذکر غائب آتو ہے مصدر دو الیل ... نصر ینصر ہفا سے جمع تمیمہ منتر دلوث تبیعہ تقیم بصیغہ مضارع معلوم بر وزن یبنا اہمام مصدر بہرہ کرنا وصنہ حیات النبی علیہ ویتیم حمقاء ہدی کرنا ۔ اونٹون کا ایک خاص بیر دو سے ناکنا ۔

المعنی تغلب کے اونٹون نے پارہ پارہ کرڈیا اور دال تمیمہ متفرق ہوگئی کہ انکی ہدی بھی والجرن کا ... گردیتے تھے

الاعراب ترکوا جونکہ یہان معنے جعل ہے لہذا دو مفعول چاہتا ہے پہلا ہم ہے اور دوسرا ملقین یا تمیم ہم سی حال واقع ہے اور رمنہا الحداء حال واقع ہے جیسے متنبی کے اس شعر مین سد لولا مشاتہ اعدا صاو حتیا + لما الملنا بالی دو احنا سبلگہ کر یار ... سپلا اسی حال واقع ہے جیسے معنا انجیعہ بین ہے اور بیم کا مفعول محذوف ہے ای اذان المتاسیان ۔

۷۶	أم علينا جرى حنيفة أم ما	جمعت من محارب عبراء

اللغات حنیفہ ایک قبیلہ تہا جو بمقابلہ بنی بکر کے بنی تغلب کا حلیف تہا جنہین سے شمر بن عمر حنفی نے منذر بن ماء السماء کو جو کہی سے مار ڈالا تہا جسکا قصہ یون تہا کہ قبیلہ غسان کے بادشاہ حارث بن جبلہ نے اپنے شمر مذکور کو ایک سو نوجوان کے ساتھ منذر بن ماء السماء کی خدمت مین اس غرض سے بہیجا کہ بادشاہ اسی امان دیدے اور خاص جہات بڑے نیزین فارغ کرینگے اجازت دیجئے بادشاہ اس داؤ مین آگیا اور حارث کے اس شرط کی قبول کرنیکو ہوا جیسا کہ اچھی طرح سی شمر پر الطمینان ہوگیا تو ایکا یک موقع پاکر شمر نے منذر کو مار ڈالا اور اسکے ہمراہیون نے منذر کا سارا مال لوٹ لیا محارب لڑاکا اور ایک قوم ہی جو حنفی کا ہمراہ بستی مین تغلبیون کے مقابلہ پر کمر ہمت باندہی تہی عبراء زمین ہشمہ اقمت المعبر ابوالہ انا الشا القصد فی طبعہ من ابی ددہ اور قحط ناک سال بہی مراد لے سکتے ہین ۔

المعنی کیا ہمپر بنی حنیفہ کا گناہ ہے جو کچہہ زمین نے شرکی آدمی جمع کئے یا جو کچہہ قحط سالی نے لڑاکی جوان جمع کیئے یا بنی محارب کا گناہ ہو عبرا بستی مین جمع ہوئی تہی اس شعر سی عمر بن ہند کو بنی تغلب کے شرارت پر مطلع کرتا ہے کہ انہین کے ملیفون نے منذر بادشاہ کو مار ڈالا تہا اور قحط کی باعث اس قبیلہ کے سردار شمر بن عمر کے ساتھہ بہت آدمی جمع ہوگئی تہے جنہون نے منذر کو مار کر اسکا سارا مال اسباب لوٹ لیا تہا ۔

الاعراب ما جمعت سی پہلے جنایت مانا چاہیئے اور یا یہان معنی مرتہ یا ذوی العقول مراد ہین

۷۷	أم علينا جرى قضاعة أم ليس	علينا فيما جنوا أنداء

اللغات قضاعہ عمرو بن مالک بن حمیر کا لقب ہی جو اصل مین بمعنی چیتے کے ہی شجاعت کیلئے یہی یہی اسکا نام ہو گیا تہا یا اسلیئے کہ وہ اپنی قوم سے بہت دور چلا گیا تہا قال المجد او لا تقضاعہ عن قومہ انتہی اس قبیلہ نے بنی تغلب پر چڑہائی کرکے قبیلہ کندہ کیطرح اسی اچہی طرح سے اوٹا گہسوٹا تہا مگر ان بے غیرتون نے کچہہ بہی تلافی نکے اور کسی قسم کا بدلہ نلیا اَنداء جمع ندی مفرد تری مراد آلودگی وغیرہ۔

المعنے کیا بنی قضاعہ کا جرم ہمارا جرم ہے نہین بلکہ ان کے جرمون کا ہم پر کچہہ بہی نشان یا دہبہ نہین۔

الاعراب دوسرا ام لکے معنون مین ہے

۷۸	ثُمَّ جَاؤُا یَسْتَرْجِعُوْنَ فَلَمْ تُرْ	جَعْ لَهُمْ شَامَةٌ وَلَا زَهْرَاءُ

اللغات جاؤا بمعنے صاروا بہی ہو سکتا ہے یسترجعون بصیغہ مضارع معلوم استرجاع مصدر لوٹانا۔ لم ترجع بصیغہ واحدہ مؤنث غائبہ مجہول رجع متعدی سی ماخوذ ہی بمعنے لوٹانا شامۃ کالی اونٹنی زہراء سپید رنگت والی اونٹنی بولتے ہین ما لہ شامۃ ولا زہراء ای فقیر معدم۔

المعنے پہر بنی تغلب بنی قضاعہ سی اپنا مال وغیرہ واپس مانگنے لگے دیگر کچہہ فائدہ نہوا اور کالی یا سپید رنگت والی کوئی اونٹنی بہی انکی لیئے واپس نکی گئی۔

الاعراب اگر جاؤا بمعنے صاروا لیا جاوے تو اسحالت مین یسترجعون خبر ہے والا جاؤا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے

۷۹	لَمْ یُحِلُّوْا بَنِیْ رِزَاحٍ بِبَرْقَا	ءِ نِطَاعٍ لَهُمْ عَلَیْهِمْ دُعَاءُ

اللغات لم یحلوا بصیغہ جمع مذکر جحد غائب معلوم احلال مصدر اتارنا بنی رزاح نطاع کی تشریح گذر چکی ہے برقاء وہ زمین جو بسبب ریتی اور پتہرون کے چمکتے ہو دعاء کا صلہ جب علی ہوتا ہے تو اسوقت اسکی معنے بد دعا کی ہوتے ہین اور جب لام تو اسوقت بمعنی اچہی دعا کی آتا ہے۔

المعنے بنی رزاح کو انہون نے نطاع کی پتہریلے ریتی والی زمین مین ایسی حالت مین نہین اتارا کہ بنی رزاح انہین بد دعا دیتے ہون یعنی ایسی حالت مین نکے غارت کرنیوالون نے انہین رہنی ہی نہین دیا تاکہ کوئی کلمہ انکے مونہہ سی نکلے بلکہ بالکل مردی اور مقتول کر دیئے گئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ لہم علیہم دعاء بنی رزاح سی حال واقع ہے اور ببرقاء نطاع لم یحلوا کی متعلق ہے

۸۰	ثُمَّ فَاؤُا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْـ	ـرِ وَلَا یَبْرُدُ الْغَلِیْلَ الْمَاءُ

اللغات فاؤا بصیغہ جمع مذکر غائب فئ مصدر لوٹنا قاصمۃ بصیغہ اسم فاعل مؤنث قصم مصدر باب ضرب توڑنا ظہر پیٹہہ ظہور جمع قاصمۃ الظہر سی کمر توڑنیوالی مصیبت مراد ہی لا یبرد بصیغہ نفی معلوم برد مصدر باب ضرب ٹہنڈا کرنا متعدی بہی آگیا ہی یقال برد الماء وبردتہ فہو بارد ومبرود غلیل سوزش

المعنے پہر وہ کمر توڑنے والی مصیبت کے ساتہہ واپس ہوئی بجالیکہ انکے دلی جلن کو پانی ٹہنڈا نہین کرسکتا تہا

الاعراب جملہ لایبرد الغلیل آہ فآؤا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور تعلیل پر الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے ای غلیلہم

۸۱ | ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِ ذَاكَ مَعَ الْغَلَّاقِ | لَا رَأْفَةٌ وَلَا إِبْقَاءُ

اللغات غلاق بنی حنظلہ مین سے ایک شخص تہا جو نعمان بن منذر کے اونٹنیون پر تعینات تہا جب بنی تغلب سی عمرو بن ہند نے بمقابلہ قبیلہ غسان کے مدد چاہی تہے تو وہ نہایت سختی سے پیش آئے جسپر علاق بنی تغلب کی گوشمال کے لیئے بہیجا پڑا علاق نی انسے نہایت ہی سخت برتاؤ کیا اور مال لوٹنے کے علاوہ خون بہی کئی تہے رآفۃ مہربانی ابقاء بصلہ علی مہربانی کرنا - بدون صلہ باقی رکہنا

المعنے اسکی بعد علاق مع اور سوار دستے کے تم پر چڑہ آیا بجالیکہ اسی تمہاری حالت پر شفقت یا مہربانی نہین تہے

الاعراب لا رافۃ ولا ابقاء مین پانچ وجہین جائز ہین اور اسمین ضمیر مع صلہ محذوف ہے ای لا رافۃ لہ علیکم

۸۲ | وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيدُ عَلَى يَوْمِ | الْحَيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ

اللغات رب صفۃ مشبہ کا صیغہ ہے جسکے معنے مربی اور آقا کے ہین معرف باللام کی حالت مین اسکا اطلاق خدا پر ہی آتا ہے اور جب غیر ذوی العقول کیطرف مضاف ہو تو اسوقت ہر ایک مالک کو رب کہہ سکتے ہین جیسے رب الدین - رب المال اور اسی سے ہے حتی یلقاہا ربہا اور جب عاقل کیطرف مضاف ہونیکی حالت مین بہی بمعنی مطلق سردار اور آقا کی آجاتا ہے جیسی حدیث حتی تلد الامۃ ربہا مین ہے اور ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ مین قرآن مین ہے فیسقی ربہ خمرا الغرض سب متفق ہین کہ معرف باللام ہونیکی حالت مین اسکا اطلاق مخلوق پر نہین ہوتا ہان جب لام عوض اضافت کے ہو تو اس حالت مین بمعنی سردار کے آجاتا ہے جیسے اس شعر مین شہید شہادت دینے والا بصلہ علی مستعمل ہے جیسے آیہ وهو علی کل شیء شہید حیارین ایک خاص مقام ہے جہان بنی تشکر عمرو بن ہند کی ساتہہ رہے اور کمال وفاداری اور شجاعت سے دشمن کے مقابلہ پر جمی رہے بلاء آزمانا امتحان کرنا

المعنے یہی بادشاہ یعنے عمرو بن ہند ہمارا مربی اور آقا ہے اور حیارین کے لڑائی پر ہماری وفاداری کا سچا شاہد جبکہ امتحان ایک سخت امتحان تہا -

الاعراب البلاء مین لام عوض اضافت کی ہے ای بلاءہ اور یہہ جملہ یوم الحیارین سے حال واقع ہے -

تمت

خاتمۃ الکتاب

الحمد للہ کہ میری تمنا برآئی اور یہہ شرح میری جینے جی نہایت ہی جلدی سی ختم ہوی حقیقت یہہ ہے کہ خدا کی خوشی ہوتی ہے وہ ظہور مین آئی بغیر نہین رہ سکتے جیسے خداوند یمانہ کے فضل وکرم سے یہہ شرح ختم ہوگئی ہے ویسی ہی امید ہے کہ منطبع بھی ہوجائیگے چونکہ انسان ہمیشہ سے گنہگار رہا ہے اور خدا پاک کی ذات پر بھروسا کرنا اسکے نیچر مین داخل ہے لہذا امید ہے کہ اسکا حسن ظن اسکے لیے شفیع ہوگا۔ اور یہہ کتاب اسکے فضل سے علوم دینیہ کے حصول کا آلہ اور مقدمہ سمجھی جائیگے۔ آیندہ بحکم ؎ بضاعت نیاوردم الا امید + خدایا ز رحمت مکن نا امید + نیاز مند کے پاس تو کوئی بھی ایسا عمل نہین ہے جسے اس پاک ذات کی درگاہ مین پیش کرے البتہ دنیا کی جیل خانہ مین جس کام کے کوئی لائق ہوتا ہے وہی خدمت اس سے لی جاتی ہے مجھہ ناچیز سے یہی خدمت سہی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ وانا الراجی لی رحمتک وغفرانک العبد المنہمک فی السیئات والخطیات ظفر الدین جعل اخراہ خیرا من اولاہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم کتبتہ بیمینہ یوم الخمیس بتاریخ عشرین من رجب سنۃ الف وثلثمایۃ واربع من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ علی طبق رابع عشر من شہر افریل سنۃ الف وثمان مایۃ وسبع وثمانین فی بلدۃ لاہور صانہا اللہ تعالی عن الحور بعد الکور وانا ملازم فی بیت العلوم فیجناب حملنی علی ذلک الحاج اخی الفاضی نظیر حسن حفظہ اللہ عن طرائق الزمن ولا ارجو الا ان یقبل فی حیاتی ویغفر لی بعد مماتی وعلیہ توکلنا وھو حسبنا ونعم الوکیل۔

تحریر قلم جواہر رقم جناب مولوی محمد حسین صاحب آزاد شمس العلماء پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور

[بن]دہ آزاد ابتدا سے عرب کی علم ادب کا شائق۔ اور اب تک تحقیق کا طالب ہے۔ پہلے بھی سبعہ معلقہ کی کئی شرحین [لک]ھی ہین۔ ایسی مفصل شرح اب تک نہین لکھی گئی۔ ماہر مصنف نے ہر شعر کے بعد اول الفاظ کو کھولا ہے۔ کہ ماخذ کیا ہے؟ [او]ر صیغہ کیا ہے؟ لفظی معنے کیا ہین؟ اور یہان مراد کیا ہے؟ اور جس لغت کی کتاب سے درج کیا ہے اسکا حوالہ دیا ہے۔ بعد اسکو ترجمہ لکھا [ہے] اور اسطرح لکھا ہے کہ لفظی معنون سے ہر لفظ کے معنے جدا جدا معلوم ہوتے ہین۔ بعد اسکو اعراب کی توضیح کی ہے کہ قاعدہ نحوی کی تفہیم ہوجائے [اور م]واقع پر ایسی تحقیقین لکھی ہین جنسے عرب کے قدیم اور موجودہ رسوم ورواج سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ طلبای ہند کی استعداد [بڑھ]انے اور آسان سمجھہ مین آنے کو لیے یہ کتاب ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کیونکہ انہین کی زبان مین ہے۔ ۱۹ فروری ۱۸۸۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چکیدۂ خامۂ عنبر شمامہ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناظم متوطن ٹونک حال پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور

سچ پوچھیے تو بقائی روحانی اور حیات جاودانی خاص مصنفین کا حصہ ہے جو اپنے انفاس مسیحی سے شائستہ مضامین کو دلچسپ لفظوں کا لباس پہنا کر نئی زندگی بخشتے ہیں اور اپنی بنی نوع کے رفاہ اور تہذیب عام کے لیے اپنی عمر گران بہا کے قیمتی حصوں کے میدانوں کو دلی کوشش کی تخم ریزی اور سچی محنت کی آبیاری سے سرسبز و سیراب کرتے ہیں چنانچہ حال میں ایک کتاب تو مطبوع جسکا نام با عنوان علق نفیس ہے اور جسکی نسبت مدہ پوچھا گیا ہے میری نظر سے گذری اس کتاب میں قصائد سبعہ معلقہ کے (جو ایام جاہلیت کے ان مشہور اور نامی قصیدوں میں سے ہیں جو بڑے بڑے فاضل اور ادیبوں کے منبروں پر نہایت فخر اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں) پوری تشریح اور کافی توضیح اردو زبان میں کی گئی ہے۔ میں اگر غلطی پر نہیں ہوں تو میری رائے میں مصنف نے اس کتاب میں شرح نویسی کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور فخر و نازش کا کافی سرمایہ حاصل کیا ہے۔ مصنفین قصائد کے تاریخی حالات عہد جاہلیت کے رسوم و زعوم مشکل ترکیبوں کے بیانات کی آب تیرین سے اس چمن سخن کو تازگی اور طراوت دی گئی ہے لغات اور محاورات کی تحقیق و تنقیح میں بھی اشعار اساتذہ کے شگفتہ پھول جابجا کھلے ہوئے ہیں اشتقاق و صلات کی بیان پر بھی جو علم ادب کی جان ہے مصنف نے کافی توجہ کی ہے۔ میرا قیاس صحیح ہے تو بحیثیت مجموعی اس کتاب کو ان شروح کی نسبت جو اس سے پہلے تصنیف ہو چکی ہیں کل سر سبد سے تشبیہ دینا یا زیادہ مفید کہنا نازیبا نہ ہوگا۔ ملک اور والیان ملک نے قدرشناسی کی نگاہ سے دیکھا تو ہمکو امید ہوگی کہ عرب کی زبان کا کملایا ہوا باغ اب ہم بہت جلد شاداب اور لہلہاتا ہوا دیکھیں گے۔ آمین و الصلوٰۃ علی النبی الامین و آلہ الطیبین الطاہرین

مفتی محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار ریکار منشی محبوب عالم صاحب بن قاضی شمس الدین متوطن ضلع گوجرات

مژدہ بادا ای ساکنان خطۂ اقلیم ہند
چشمۂ آب زلال اندر جہان آمد پدید
از کمال فکر خود شرح قصائد کردہ است
محملے زین خوب در عالم کسی ہرگز نہ دید
یا رب از عین الکمال حاسد آتش دور دار

کز بہارستان معنے باد عنبر بو وزید
خوان معنے پہن در صحن جہان گسترده شد
آنکہ او را جان معنے میتوان گفتن سزید
حرف گیریہای حاسد چون اثر دارد درو
تا قیامت بادہ زعالم فتولش بر مزید
از نہ آبا ز فلک آواز بخ بخ ہا شنید

از برای تشنگان آب کوثر این نشان
کانہ لبیان عرب را من و ہم سلوا رسید
ناقہ علم ادب را محمل عالی بہ بست
ہیچ بشنیدی کہ از سگ جلا میگردد پلید
۱۸۸۸
سال طبعش را شہید اتم غو بضر نام کرد

اصلاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۱۳	جو بات دل میں نہانی چاہیے	موت
"	۱۶	دلی جاتیں	موتین
۱۵۱	۱۰	فلم یفخر	ولم یفخر

زیر قصیدہ لبید نمبر ۶ میں صبوح کے معنے صبوحی شراب کے بھی مناسب ہیں وان ذکرت عمن ذکرت خلافہ اور شمال کے معنے بایان ہاتھ لینا بہ نسبت دوسری معنوں کے زیادہ شائع ہے لہذا عنترہ کے شعر قرنت بأزهر بالشمال مقدم میں اسے مقدم سمجھنا چاہیے
فان تقديم الظرف وان كان متوسعا فيه والضرورة الشعرية هناك تؤيده لكن يرجح الاولى ما في بعض النسخ في الشمال ـ

To

T. C. LEWIS, M. A.,

Principal, Government College,
Lahore.

THIS BOOK

IS MOST RESPECTFULLY

DEDICATED

BY

HIS OBLIGED AND GRATEFUL SERVANT

THE AUTHOR.

3588

ILQ-I-NAFEES,

UW 46

OR

KEY



TO THE

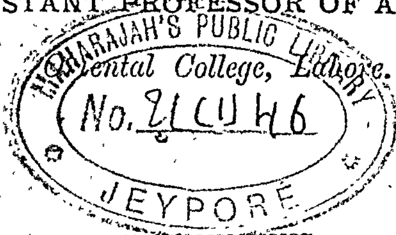
HISTORY AND WORKS OF THE SEVEN MOST ILLUSTRIOUS POETS OF ANCIENT ARABIA, WITH COPIOUS NOTES, EXPLANATORY, BIOGRAPHICAL, PHILOLOGICAL, &c., &c.

BY

QAZI ZAFARUDDIN, MAULVI FAZIL, &c.,

ASSISTANT PROFESSOR OF ARABIC,

Oriental College, Lahore.



3588

Lahore:

PRINTED AT THE NEW IMPERIAL PRESS, BY SAYYAD RAJAB ALI SHAH.

1888.

ALL RIGHTS RESERVED.